عنوان

ہچکیاں محبت کی

از

آمنہ محمود

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم

ہمارے بلاگ میں شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ حقوق بمعہ مصنفہ کے نام کے محفوظ ہیں۔کوئی بھی بغیر اجازت کے اس ناول سے متعلقہ کوئی بھی مسودہ بلاگ اور مصنف/مصنفہ کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں نقل کرنے والے بعد میں پیش آنے والے مسائل کا ذمہ دار خود ہو گا۔

نوٹ: ہمیں اپنے بلاگز Best Novel Collection(بہترین ناولز کا انتخاب)اور Novels Hi Novels(ناولز ہی ناولز) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

E.mail address: blognovel3@gmail.com or aqdathayat2018@gmail.com

Facebook Group: Best Novels Collection Official's

Facebook Page: Best Novels Collection Official's

انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر بلاگ پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ (انتظامیہ: بہترین ناولز کا انتخاب)

ہچکیاں محبت کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

برینڈ نیو مرسڈیز بلیک کلر کی جیسے ہی گیٹ پر پہنچی لان میں عترت جو مزے سے نرم گھاس پر ننگے پاؤں چل رہی تھی بھاگی بھاگی آئی بھائی آ گئے.......

دبیر نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور بازو کھول کر عترت کا استقبال کیا عترت کو نرمی سے ساتھ لگایا اور اس کا سر چوما.

سید دبیر حسین کی جان اگر کسی چیز میں ہے تو وہ صرف اور صرف عترت ہو سکتی ہے اس کے علاوہ کوئی اور نہیں...یہ الفاظ تھے ان کے اپنے....

بھائی کی جان کتنی دفعہ کہا ہے سردی لگ جائے گی موسم اچھا نہیں ہے وہ اسے اپنے ساتھ لگائے ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئے عالیہ بیگم پر نظر پڑتے ہی بہن کو چھوڑ کر ماں کے سر کا بوسہ لیا اور ان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا دوسری طرف جلدی سے عترت آ کر بیٹھ گئی

تمہیں نے اس کو بگاڑ دیا ہے روز نئی نئی فرمائشیں کرتی ہے دبیر نے آنکھ کے اشارہ سے عترت کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو اب کیا ہوا عترت نے شانے اچکائے جیسے کہ رہی ہو مجھے کیا پتہ

عالیہ بیگم نے دونوں کو دیکھ کر غصہ سے کہا اگر دونوں بہن بھائی کی انکھ مچولی ختم ہو گئی ہو تو میں کچھ کہو...دونوں ہسنے لگ گئے

اماں بی کیا ہے...... کیا کر دیا اب اس نے..

عترت جاؤ بوا کو کہو کھانا لگائے بھوک لگی ہے

ارے بیٹا تمہاری اور بھی دو بہنیں ہیں تم نے کبھی ان کے ساتھ اتنے چونچلے نہیں کیے کل اس نے بھی پرائے گھر جانا ہے کیا کرے گی وہاں جا کر.. تم جہیز میں ساتھ جاؤ گے...

دبیر کے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ آگئی. دونوں ہاتھوں سے ماں کو پکڑ کر چہرہ اپنی طرف کیا جو وہ ناراضگی سے موڑ گئیں تھی اماں بی میں نے عشرت اور ندرت کو بھی بہت پیار دیا ہے ہر خواہش پوری کرتا ہوں جو مانگتیں ہیں دیتا ہوں. کوئی شکایت کی انھوں نے میری..دبیر نے شکوہ کنان آنکھوں سے ماں کی طرف دیکھا... نہیں میرے بیٹے ایسی بات نہیں ہے وہ اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں. تو پھر..... کیا مسئلہ ہے.....

مسئلہ انھیں نہیں عترت کو ہے...

کیا ہوا عترت کو ابھی تو ٹھیک ٹھاک تھی میں نے خود دیکھا دبیر نے ٹائی ڈھیلی کرتے ہوا کہا اب وہ شوز اتار رہا تھا.....

سیدزادیاں لڑکوں کے ساتھ نہیں پڑھتین اور محترمہ فرما رہی ہی ں میں نے میڈیکل کالج میں داخلہ لینا ہے خبردار جو تم نے اس دفعہ اس کی حمایت کی سمجھے....عالیہ بیگم نے غصہ سے بیٹے کو دیکھا جو اب شوز کے ساتھ موزے اتار کے پاؤں پر پاؤں رگڑ رہا تھا.....اس کی شادی کرواور پھر اپنی طرف توجہ دو...

اچھا تو یہ بات ہے مسکراہٹ کے ساتھ ماں کی طرف دیکھا.....

جی بلکل اور حسب عادت آپ کو عترت کی فرمائش بری نہیں لگے گی بلکل ابھی تھوڑی دیر میں اپ کے منہ سے اس کی حمایت کے دلائل بھی آنا شروع ہو جائیں گے.....

.عالیہ بیگم بیٹے کی فطرت سے واقف تھیں... تو اس میں برا کیا ہے اچھا ہے گھر کا ڈاکٹر ہو گا ویسے بھی میں کافی عرصے سے سوچ رہا تھا ہمارے خاندان میں کوئی ڈاکٹر نہیں بنا سب نے ایم بی اے کیا ہے....

حد ہے دبیر... عالیہ بیگم غصہ سے اٹھیں اور واک واٹ کر گئیں جبکہ دبیر نے اندر اتی ہوئی عترت کو انگوٹھے سے اوکے کا سائن دیا جس کا مطلب تھا تمہارا کام ہو گیا.. اور خود مسکراتا ہوا روم میں فریش ہونے چلا گیا... پیچھے سے عترت نے آواز لگائی

You are best brother in the world i love u 😍

ڈیفنس ایریا میں بنا یہ پانچ کنال کا گھر اصل میں گھر کم اور فام ہاؤس زیادہ تھا اس سید ہاؤس میں کل چار لوگ رہتے تھے عالیہ بیگم جو بہت پرانے خیالات کی مالک تھیں بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ وہ آج کل کے دور میں پرانی روایات کو قائم رکھے تھی شوہر کی وفات کے بعد دوسری شادی نہیں کی اپنی زندگی ایک بیٹے اور تین بیٹیوں پر قربان کر دی. سید دبیر حسین شاہ اس گھر کا واحد چشم وچراغ اپنی خوبصورتی اور ذہانت سے اگلے کو ایک منٹ میں زیر کرنے والا وسیع و عریض بزنس کو سمبھالے ہوئے مگر جس چیز سے چڑ تھی وہ صنف نازک تھیچڑ کی وجہ یہ تھی کہ اس کے خاندان

سوشل سرکل اور آفس میں جتنی بھی لڑکیاں تھی وہ تمام اس پر ایسے مرتی تھیں جیسے شہد پر مکھیاں..یہی چیز چڑ کا باعث تھی...

باپ کے مرنے کے بعد اس نے بیٹا بھائی اور باپ کا کردار خوب نبھایا تھا.دو بہنوں کی شادی کر دی تھی عترت اس کی چھوٹی بہن اس کی جان تھی سب سے پیاری تھی اسے.....

....

حنین کے کمرے کا دروازہ زور سے کھلا بلکہ دھماکے سے کھلا ملک نذیر اس دفعہ جارحانہ عزائم سے داخل ہوئے وہ پچھلے دو گھنٹوں سے اپنے اکلوتے شہزادے کو واک کے لیے اٹھا رہے تھے حنین کی نظر جیسے ہی باپ پر پڑی ایک منٹ میں چھلانگ لگا کر واش روم بھاگا...بابا پلیززز صبح صبح نہیں میں کوئی لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں.مجھے صبح کی سیر کی تمام افادیت از بر ہو چکی ہے وہ اندر سے چلایا ساتھ ساتھ شاور کی آواز بھی آرہی تھی

ملک نزیر مسکراتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہے تھے غزالہ بیگم بھی مسکرا دیں تو بلاآخر آپ اپنے شہزادے کو اٹھانے میں کامیاب ہو ہی گئے ساتھ وہ بریڈ پر جیم لگا رہی تھیں جی بیگم صاحبہ وہ بھی اب کرسی کھینچ کر بیٹھ چکے تھے غزالہ بیگم نے بریڈ سلائس اور چائے کا کپ ملک صاحب کو پیش کیا اتنے میں حنین سیڑھیاں پھلانگتا ملک صاحب کی ساتھ والی کرسی پر براجمان ہوا ہائے موم ڈیڈ ....خوبصورت اور شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا بلیک پینٹ لائینگ والی بلیک شرٹ پہنے کف فولڈ کیے ایک ہاتھ میں بلیک سٹرپ والی گھڑی اس کے

حسن کومزید چار چاند لگا رہی تھی. بیٹا بات یہ ہے ملک صاحب نے ابھی بات شروع ہی کی تھی کہ حنین کھڑا ہو گیا ڈیڈی واپسی پر پلیز زززز صبح خراب نہ کریں یونی سے واپسی پر دیر ہو جائے گی موم کو پیار کرتے ہوئے انفارم کیا پھر گاڑی کی چابی اور ویلٹ لے کر یہ جاوہ جا......

یہ ملک ویلاز تھا جہاں تین لوگ رہتے تھے ملک نزیر بہت بڑے بزنس میں کڑوڑوں کی جائیداد کے مالک اور مسز نزیر یعنی غزالہ بیگم اور ان کی اکلوتی اولاد حنین ملک....

شادی کے آٹھ سال بعد حنین پیدا ہوا منتوں مرادوں سے مانگا گیا یہ بچہ عجیب تھا خوبصورتی بے انتہا تھی تو نالائقی بھی بے مثال... پچھلے چھ سالوں سے ایک ہی کلاس میں بار بار فیل ہو رہے تھے ان کے ساتھ والے لڑکے لڑکیاں شادی شدہ اور اپنا بزنس کر رہے تھے مگر حنین کو کوئی پرواہ نہیں تھی اس کے خیال میں ادے پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں میرے باپ پاس جو بھی ہے وہ میرا ہے پھر کیوں خامخواہ پڑھائی کر کے خود کو ذلیل کرو

ملک صاحب بھی ضد کے پکے تھے جب تک تم ایم بی اے نہین کر لیتے نہ تمہاری شادی کروں گا اور نہ ہی بزنس...

حنین ڈرائیونگ کر رہا تھا اس کی زندگی پانچ لوگوں کے گرد گھومتی تھی موم،ڈیڈ،زریاب،دبیر اور وہ پڑھاکو یعنی نرمین احمد....

....

کونین، کونین جلدی کرو مجھے دیر ہو رہی ہے. ہالہ نے غصہ سے تقریباً چیختے ہوئے کہا. کونین بائیک سٹارٹ نہ ہونے کی وجہ سے آگے ہی تپا ہوا تھا ہالہ نے اور جلتی پر تیل کا کام کیا. ہالہ بی آپ ایسا کرو کہ کیپ کرا کر ہسپتال چلی جاؤ. کیونکہ بائیک سٹارٹ نہیں ہو رہی. کونین نے شانے اچکا کر بے نیازی سے کہا......اس کے انداز پر ہالہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی. وہی روز والی بکواس شروع کر دی تم نے پتہ ہے میں کیپ پر نہیں جا سکتی پھر بھی.... جیسے ہی گیراج سے ان دونوں کے شور کی آوازیں بلند ہوئیں ثریا بیگم جلدی جلدی باہر آئیں ہالہ نے ماں کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا اس کی وجہ سے میں روز دیر سے پہنچتی ہوں. کونین نے بھی معصوم سی شکل بنا کر بائیک کی طرف اشارہ کیا میں کیا کروں نہ ابو نئی لے کر دیتے ہیں اور نہ ہی اس پر پیسے خرچ کرنے دیتے ہیں.

اچھا اچھا آج آفس سے آتے ہیں تو بات کرتی ہوں شاہ صاحب سے کہ تمہیں نئی بائیک لے دیں. کونین نے ماں کی طرف خفگی سے دیکھا.. کیا ہے امی گاڑی کی بات کرنا پلیززززز تمہیں پتہ ہے وہ نہیں مانے گئے امی سے پہلے ہالہ نے جواب دیا اچھا جاؤ احتیاط سے بائیک چلانا.....اگر چلی تب نا ہالہ اور کونین نے مشترکہ قہقہ لگایا....

یہ سید سبطین الحسن بخاری کی چھوٹی سی فیملی ہے وہ گورنمنٹ سرونٹ ہیں ایک بیٹا شجع الکونین بخاری جو ایم بی اے کر رہا ہے اور بیٹی ہالہ ڈاکٹری کا کورس کر کے ہاؤس جاب.....

....

نرمیں اپنے نام کی طرح نرم دل نرم گفتار نرم خو لڑکی تھی... شروع سے پڑھائی میں آؤٹ سٹینڈنگ پوزیشن ہولڈر اور گولڈ میڈل لسٹ اس کی ذہانت کے علاوہ ایک وجہ اس کے لائق ہونے کی یہ بھی تھی کہ اس کے والد ایم بی اے ڈیپارٹمنٹ کے ایچ او ڈی تھے بڑے بھائی نے بھی امریکہ سے پی ایچ ڈی کیا ہوا تھا اور آپی آرمی میں ڈاکٹر میجر تھی یعنی پورے گھر کا ماحول ہی پڑھائی والا تھا حنین کو جتنی شدید محبت نرمین سے تھی اس سے کئی گنا زیادہ چڑ اس کے باپ احمد مراد سے تھی بقول حنین سر مجھے محبت کی سزا دیتے ہیں اور پاس نہیں کرتے مگر کوئی بھی اس رائے سے متفق نہیں تھا.....

نرمین انٹامولا جی ڈیپاٹمنٹ سے کلاس لے کر نکل رہی تھی جب اسے دور سے حنین نظر آیا وہ آج اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی سو فوراً پلٹی مو بادہ وہ دیکھ نہ لے... تیز تیز قدم اٹھاتی کینٹین پہنچی ادھر ادھر دیکھا اسے سارہ نظر آگئی ہاتھ ہلاتے وہ اس کے ٹیبل پر پہنچی کہاں تھی کب سے تلاش کر رہی ہوں ؟؟؟ یہی ہون بیٹھو کیا لو گی ؟؟؟ برگر منگواؤں سارہ نے جانچتی نظروں سے پوچھا...ہاں منگوالو قدرے بیزاری سے جواب آیا......سارہ برگر کا کہہ کر لوٹی تو وہ اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر کچھ سوچ رہی تھی... کیا ہوا..یار مجھے لگتا ہے وہ اس دفعہ بھی فیل ہو جائے گا....

جو آخری امید بچی ہے شادی کی وہ ختم ہو جائے

میں کب تک پاپا کو منع کروویسے بھی سارے بہانے ختم ہو گئے ہیں اب تو میرا ایم ایس بھی مکمل ہو

جائے گا

....

گیٹ کھلتے ہی تین چار نوکر بھاگے ہوئے آئے ہر طرف حویلی میں شور مچ گیا چھوٹے خان آ گئے سب خوش تھے اور کیوں نہ خوش ہوتے سب کی جان تھی اس میں گورا رنگ بادامی آنکھیں لمبا قد ایسی پر سنیلٹی جو دیکھے دیکھتا رہ جائے قدرت نے حسن بے مثال دیا تھا اوپر سے رہتی سہتی کسر اچھے لباس نے نکال دی تھی

سردار زریاب علی خان آئے ہیں شہر سے جیسے ہی کمدار نے اطلاع دی ڈائنگ ٹیبل پر موجود ہر شخص خوشی سے چیخ اٹھا زریاب آیا عید ہو گئی افراسیاب ماہین دادی بیگم کوثر بیگم نسرین بڑے سردار دلاور علی خان اور سردار حشمت علی خان.....

سب نے کھانا چھوڑ دیا اور زریاب کو ملنے کے لیے کھڑے ہو گئے سوائے ماہ نور کے.... جس کے چہرہ پر خفگی نمایاں تھی منحوس کہیں کا آ گیا اب کچھ دن بہت برے کٹین گے تیرے ماہ نور نے دل میں سوچا اور چپ چاپ اپنے کمرے میں آ گئی

زریاب باری باری سب سے ملا اور اپنے بابا سردار دلاور علی خان سے بیٹھ گیا لالہ اچانک آ کر آپ نے سرپرائز دے دیا

افراسیاب نے کہا..

کیوں تمہیں اچھا نہیں لگا میرا آنا زریاب نے مصنوعی غصہ سے افراسیاب کو دیکھا

ارے لالہ کیا کہ رہے ہیں مجھے خوشی نہیں ہوئی سب لوگ افرایاب کی حیرت کو دیکھ کر ہسنے پر مجبور ہو گئے

زریاب بظاہر سب کے درمیان بیٹھا گپے لگا رہا تھا مگر دیھان سارا اس دشمن جاں کی طرف تھا

....

حسب عادت جناب حنین صاحب بلیک جینز اور پرنٹڈ شرٹ پہنے کف فولڈ کیے گھڑی باندھے گگلز لگائے موبائل ہاتھ میں پکڑے اسے خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے

دو دن سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں پوری یونی چھان ماری کہیں کوئی پتہ نہیں تمہارا....نہ کال اٹنڈ کرتی ہو نہ میسج کا جواب دے رہی ہو کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ،کیوں میرا دماغ خراب کر رہی ہو.....

تمہارا دماغ ہے؟ حیرت ہے مجھے کیوں اتنے عرصے میں پتہ نہیں چلا...

نرمین نے سر اٹھائے بغیر جواب دیا وہ اس وقت یونی کی بیک سائیڈ پر بیٹھ کر اسائیمنٹ بنا رہی تھی.......

گلاسس لگائے وہ ہمیشہ کی طرح بہت جاذب نظر لگ رہی تھی اس کے اس نرمی سے دیے گئے جواب پر حنین نے اپنی بڑی بڑی گول مٹول آنکھیں گھمائین........

اور پھر مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا

اچھا کیا مسئلہ ہے بتاؤ...اب کی بار لہجہ میں باکی نرمی تھی...

مسئلہ وہی ہے جو پچھلے چھ سال سے چلا آرہا ہے.....

ہنوز کام کرتے دھیمی آواز میں جواب آیا

یعنی....آنکھیں گھما کر نومین کو دیکھا اور اس کے ہاتھ سے پن چھین لیا...

کیا بتمیزی ہے...

.نرمین کو غصہ آیا

پھر بات کرو سیدھی طرح پہیلیاں مت بجھواؤ....

حنین تم پڑھتے کیوں نہیں ہو....میں بہت پریشان ہوں...نرمین کے لہجے میں بے سی تھی....

جبکہ حنین اپنا پسندیدہ کام یعنی پن سے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر نرمیں لکھ رہا تھا ٹیٹو سٹائل میں....

حنین......

نرمیں نے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا......سن رہا ہوں بہرہ نہیں ہون آگے بولا

کل پھر بابا کے دوست کی فیملی آئی تھی....

.لمبا سانس لے کر نرمین نے نظریں جھکا کر کہا وہ..میرا پرپوزل لے کر...

پہلی بار حنین نے نرمین کو ترچھی نظروں سے دیکھا....اور ہنسے لگ گیا......

لگتا ہے تم پنڈی کی آخری کنواری لڑکی ہو جسے دیکھو منہ اٹھا کر تمہارے گھر آجاتا ہے باقی لڑکیاں مر گئی ہیں کیا؟؟؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ویسے ہی میڈیا شور مچاتا ہے لڑکیوں کے رشتے کا بڑا مسئلہ ہے ؟؟ مجھے تو ایسا کچھ نہیں لگتا...

منع کر دو یار رررررررررر باپ اپنے کو.............

تمیز سے بات کرو بابا کے بارے میں تمہارے استاد بھی ہیں...

نرمین کو برا لگا

حنین نے شانے اچکا دیے اور گراؤنڈ میں ادھر ادھر دیکھنے لگا......

میں اور بہانے نہیں بنا سکتی اگر تم نے اس سال بھی سمسٹر کلیئر نہ کیا تو.....

آگے وہ کہہ نہ سکی بس اپنے ہونٹ کاٹنے لگی

حنین نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا جو کہ اداس نظر آ رہا تھا یار تیرے باپ ساتھ مسئلہ کیا ہے شادی کے لیے ایم بی اے ہونا ضروری نہیں ہے بس لڑکے کا میڈیکلی فٹ ہونا ضروری ہے اور وہ تو الحمداللہ میں ہوں وہ موقع دو دے کر دیکھیں....

آنکھ مارتے ہوئے نرمین کو دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی...

تم انتہائی ذلیل، کمینے اور بے غیرت انسان ہو میرا دماغ خراب ہے جو تمہارے ساتھ بحث کرتی ہوں....

نرمین کا صبر جواب دے گیا تھا وہ اپنی سب چیزیں سمیٹ کر جلدی سے اٹھنے لگی تبھی حنین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اسے معلوم تھا اب یہ روئے گی

چھوڑو حنین.....پلیززززز نرمین نے نم لہجے میں کہا

بیٹھو پھر وہ اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بیٹھ گئی مگر منہ دوسری طرف تھا ناراضگی کا اظہار تھا یہ.....

یار مجھے تیرے باپ کی قسم سے سمجھ نہیں آتی........

اکلوتا ہوں، بے پناہ مال و دولت ہے اتنا بڑا بزنس ہے خوش شکل ہوں...اور کیا چاہیے ہوتا ہے لڑکی والوں کو...

. مگر نہیں فضول ضد لگا رکھی ہے ایم بی اے کی.....

چلو میری تو خیر ہے مگر اپنی بیٹی کا ہی خیال کر لیں کتنی عمر ہوتی جا رہی ہے...

شرارت لفظوں میں ظاہر تھی اور تبسم ہونٹوں پر..

پہلی دفعہ نرمین نے مڑ کر دیکھا....

حنین کا مقصد بھی یہی تھا پیاری لگ رہی ہے 😍

Will you please shut up

نرمین کا صبر جواب دے گیا تھا.

تمہاری وجہ سے میں بابا کو منع کرتی رہی اب تمہیں میری عمر نظر آ رہی ہے کتنے گھٹیا ہو تم....

ناراض نہ ہو یار سچ تو یہی ہے جب سے ہمارا افیئر چل رہا ہے اگر تمہارے باپ نے تب سے ہماری شادی کر دی ہوتی تو اب وہ دو عدد بچوں کے نانا ہوتے اور تیسرا آنے والا ہوتا.....

کیونکہ مجھے اپنے اوپر پورا کنفیڈنس ہے.......

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین سر مارتی اتھ کھڑی ہوئی جیسے کہ رہی ہو تمہارا کوئی حال نہیں...

جبکہ حنین اپنی گول مٹول آنکھوں پر گگلز لگاتا ہاتھ جھارتا شانے اچکاتا کھڑا ہوا....سچ کہا ہے ایک ایک لفظ سارا پھڈا تمہارے باپ نے ڈالا ہوا ہے..

ٹھیک ہے تو تم نہیں پڑھو گے آخری فیصلہ ہے تمہارا...نرمین نے قدرے تحمل سے پوچھا.... حنین نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوا کہا.... نہیں نہیں نہیں

نرمین احمد اگر میں نے پڑھنا ہوتا تو بہت پہلے پڑھ چکا ہوتا حنین ملک نام ہے میرا مجھ سے کوئی اپنی بات منوا نہیں سکتا جب تک کے میں خود نہ ماننے کے موڈ میں ہوں....

چلو مجھے بھوک لگی ہے کینٹین سے کچھ کھاتے ہیں....

نہیں شکریہ.....

نرمین کہتی ہوئی چل پڑی اور وہ اسے جاتا دیکھنے لگا....

پاگل ہے بلکل پاگل شادی کا ایم بی اے سے کیا تعلق....وہ بھی شانے اچکاتا چل پڑا

سرداروں کی اس حویلی میں دو خاندان اباد تھے ایک سردار دلاور علی کان کا جس کے دو بیٹے زریاب علی خان اور افراسیاب علی خان تھے

جبکہ ان کے بڑے بھائی سردار حشمت علی خان کی تین صاحبزادیاں تھی ماہ نور جو زریاب سے دو سال بڑی تھی.ماہین جو افراسیاب کی ہم عمر تھی اور سب سے چھوٹی مہ پارہ تھی.....

مہ پارہ کو پیار سے پارو بلاتے تھے گھر کا آخری بچہ ہونے کی وجہ سے سب کی لاڈلی تھی خاص طور پر زریاب کی.... کیونکہ اس کی اپنی کوئی بہن نہیں تھی اس لیے وہ اسے اپنی بہن کہتا تھا.... ماہ نور نے اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا بہت اثر لیا. اس نے اپنے آپ کو سارے گھر والوں سے الگ تھلگ کر لیا وہ ایک کمرہ میں گوشہ نشین ہو گئی تھی سفید کپڑوں کے علاوہ کوئی رنگ نہیں پہنتی تھی نہ ہی کسی قسم کا زیور، میک اپ کرتی. بس جب کبھی خوش ہوتی تو اپنے نرم ملائم سفید موتیا اور گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہاتھ پاؤں پر مہندی لگا لیتی. اسے مہندی بہت پسند تھی. اس کا معمول اب صرف نمازیں، تسبیحات، وظائف اور نفلی روزے تھے گاؤں کی عورتیں اس سے دم درود کروانے آتیں یہی وجہ تھی کہ اب سارا گاؤں حتیٰ کہ گھر والے بھی اسے نور بی بی بلاتے تھے صرف ایک شخص تھا جو اسے ماہ نور کہتا تھا....

ماہ نور کی زریاب سے نفرت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی وہ سب کی ہمدرد تھی گاؤں کی عورتوں کے مسائل سنتی ان کے لیے دعائیں کرتی کسی کا برا نہ چاہتی زیادتی برداشت کرتی مگر زریاب کو نہ بخشتی تھی ہر وقت اس کے مرنے کی دعائیں مانگتی کیونکہ اس کے نزدیک وہ ایک منحوس انسان تھا جس کی وجہ سے آج اس کی یہ حالت تھی اگر وہ مر جائے تو سب پہلے کی طرح ہو جائے گا (مگر یہ صرف اس کی سوچ تھی اس کے مرنے سے جتنا نقصان ماہ نور کا ہونا تھا یہ اسے وقت نے بتانا تھا)

زریاب نے جیسے ہی اپنے کمرے میں قدم رکھا اسے تھکاوٹ کا شدید احساس ہوا ایک دو ڈرائیو کر کے گاؤں آیا سفر کی تھکاوٹ پھر سارا دن اپنے بابا دلاور علی خان اور تایا حشمت علی خان کے

ساتھ مل کر گاؤں کے مسائل سنے اور ان کے حل بھی تلاش کیے.اب وہ صرف سونا چاہتا تھا مگر......

وہ ابھی سو نہیں سکتا تھا کیونکہ ابھی تک وہ دشمن جان نظر نہیں آئی تھی.ویسے بھی جتنے دن وہ حویلی رہتا وہ اپنے کمرہ سے باہر نہیں نکلتی تھی

زریاب خود ہی ملتا تھا جا کر اسے.....زریاب نے گھڑی کی طرف نظر دوڑائی ابھی نو ہوئے تھے

کچھ سوچتے ہوئے اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا مطلب ابھی وہ نماز پڑھ کر تسبیحات پڑھے گی دس بجے فری ہو گئی.....چلو زریاب صاحب زنان خانے کی طرف.....

سرداروں کی حویلی بہت بڑی تھی اس حویلی کی ایک سائیڈ پر ڈیرہ تھا جہاں جیپ گاڑیاں اعلیٰ نسل کے کتے شکاری کتے گھوڑے بھینسیں بکریاں مرغیاں اور کالے شیروں کی نایاب جوڑی کے ساتھ ساتھ زریاب کے پسندیدہ ہرن بھی تھے.

ڈیرے کے ساتھ ہی مہمان خانہ تھا.

دوسری طرف مردان خانہ اور اس کے بلکل ساتھ زنان خانہ تھا.مردان خانے سے زنان خانے کا فاصلہ تقریباً پندرہ منٹ تھا.....

....

دبیر،زریاب اور حنین بہت اچھے دوست تھے زریاب اور دبیر نے ایم بی اے کے بعد بزنس

شروع کر دیا تھا جبکہ حنین مستقل یونی میں تھا حنین اور دبیر کے گھر اسلام آباد میں تھے لیکن زریاب نے یہاں اپاٹمنٹ لیا ہوا تھا. شام میں حنین اور دبیر اسی کے فلیٹ پر پائے جاتے.........

....

دبیر آفس میں بیٹھا کچھ فائلیں دیکھ رہا تھا جب اس کا سیکرٹری اندر داخل ہوا.....دبیر نے ایک نظر اس پر ڈالی اور کہا بولو کیا بات ہے ؟؟؟؟

سر وہ حنین صاحب آئے ہیں....

کتنی بار کہا ہے انھیں باہر نہ روکا کرو اندر بھیج دو ساتھ ہی دبیر نے فائل بند کر دی اور مسکرا کے دروازہ کی طرف دیکھنے لگا پتہ تھا ابھی کیا ہونے والا ہے....

بہت ہی بے شرمی ہے قسم سے دروازہ کھولتے ہوئے وہ اونچا اونچا بول رہا تھا. ہر دفعہ تمہارا سیکرٹری مجھے باہر انتظار کرواتا ہے کیا فائدہ دوست کے آفس میں آکر بھی بندہ یہی محسوس کرے کہ پاپا کے آفس میں آیا ہے یعنی کوئی عزت ہی نہیں....

.دبیر نے مسکراتے ہوئے کرسی کی طرف اشارہ کیا...

شکریہ میں یہاں بیٹھنے نہیں آیا. جب سے زریاب گاؤں گیا ہے ملاقات ہی نہیں ہو رہی چلو شاباش شرافت سے میرے ساتھ چلو... مگر کہاں....؟؟؟؟

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں نکالی (حنین کی آنکھیں تھیں تو کالی مگر ون الو کی طرح بلکل گول تھیں یہی وجہ تھی کہ اگر سو لوگ بھی ایک جگہ بیٹھیں ہوں تو حنین واضح ہوتا تھا اوپر سے اس کی شرارتی مسکراہٹ بھی اس کو نمایاں کرنے میں اہم کردار ادا کرتیں. دوستوں کی جان تھا یہ حنین)

اچھا اچھا بابا چلو اپنی آنکھوں کے سحر میں مبتلا نہ کرو....

دبیر نے چانیاں اور ویلٹ موبائل اٹھایا اور دونوں پارکنگ میں آگئے.......

....

ڈاکٹر رائحہ بخاری اپنی ڈیوٹی دے رہی تھیں جب اس کی نظر گھڑی پر پڑی...افففففف اتنی دیر کر دی ابھی تک مجھے کوئی لینے کیوں نہیں آیا...

یہ کہتی ہوئی وہ اپنا سامان سمیٹ کر exit door کی طرف چل پڑی پارکنگ میں آکر اس نے کوئی نمبر ڈائل کرتے ہوئے موبائل کان ساتھ لگایا....

آرہے ہو چلو ٹھیک ہے

یہ ڈاکٹر رائحہ بخاری ہے جن کو برنڈڈ گاڑیوں کا عشق کی حد تک شوق ہے بس نام کی ڈاکٹر ہیں والد کے اصرار پر ڈاکٹری کی.......

ورنہ بننا تو انٹیئنرڈیزائن چاہتی تھیں. اب ان کے پاس اس وقت فیشن کی فل اپ ڈیٹ ہے فرینڈز اور ریلیٹوز سب انہی سے مشورہ لیتے ہیں. چاہے کپڑوں کے بارے میں ہو، میک اپ کے، جوتوں

کے، جیولری، گھر کی ڈیکوریشن ہو یا کسی فنکش کی تیاری....

پوچھا رائحہ سے جاتا تھا کیونکہ وہ صرف چیز کے بارے میں نہیں بتاتی تھی بلکہ وہ کہاں سے ملے گی جگہ بھی بتاتی تھی. جس سے اگلے بندے کا تائم بچ جاتا تھا...

اور گاڑیوں کے بارے میں کمال انفارمیشن تھی. پارکنگ میں کھڑی گاڑی کا یوں ایکسرے کرتی کہ بندہ حیرت کے سمندر میں غرق ہو جاتا...

کتنے سال پرانی ہے.؟.. کون کون سے پارٹس اریجنل ہے؟ انجن کی کیا حالت ہے؟ اصل قیمت کتنی ہو گئی؟ اب یہ کتنے میں بکے گی؟ وغیرہ

اس لیے فرینڈز اور فیملیز کے لوگ اسی کے مشورے سے گاڑی خریدتے....

گاڑیاں اس کا پہلا عشق ہیں اگر کبھی میرے پاس بہت سا پیسہ ہوا تو میں پاکستان کا سب سے بڑا گاڑیوں کا شوروم بناؤں گی... یہ الفاظ ڈاکٹر رائحہ کے اپنے ہیں..

اب آپ خود اندازہ کریں وہ ڈاکٹر کیسی ہیں؟؟؟

یہ الفاظ ان کے کولیگز کے ہیں.

....

زریاب زنان خانے میں داخل ہوتے ہی پہلے کمرہ میں گیا جو اس کی تائی کو ثر اور ماہ نور کی ماں کا تھا.

سلام تائی اماں.. زریاب نے داخل ہوتے ہی سر جھکا کر تائی کو سلام کیا.....

تائی کی خوشی دیدنی تھی آگیا میرا شہزادہ ادھر آ......

تھک گیا ہے تائی نے لاڈ سے زریاب کا سر اپنی گود میں رکھا زریاب بیڈ پر سیدھا لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں. تیرے بال کتنے روکھے ہو رہے ہیں لا تیل کی مالش کر دو.........

نیکی اور پوچھ پوچھ....

زریاب واقعی ہی چاہ رہا تھا کوئی سر دبائے تائی نے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل سے تیل کی بوتل اٹھائی اتنی دیر میں دروازہ کھلا اور نسرین بیگم بھی آ گئی تو نواب صاحب یہاں تائی سے خدمت کروا رہے ہیں. انھوں نے زریاب کے پاؤں پر ہلکی سی چپت لگائی اور وہیں اس کے پاؤں گود مین رکھ کر بیٹھ گئی.

زریاب بیٹا تو شہر میں اپنا خیال نہیں رکھتا دیکھ کتنا کمزور ہو گیا ہے

ماں کی ممتا جاگ اٹھی....ایسی کوئی بات نہیں ماما.....میں ٹھیک ہون

زریاب ماں اور تائی اپنے نخرے اٹھوا رہا تھا جب نظر گھڑی پر پڑی ساڑھے دس....وہ زیر لب کہتا ہوا اٹھ بیٹھا

کیا ہوا کوثر بیگم کو فکر ہوئی کچھ نہیں بس چلتا ہوں نیند آ رہی ہے ماں اور تائی سے پیار لے کر وہ کمرہ سے باہر آیا........

اللہ کرے جاگ رہی ہو. ورنہ پھر کل رات تک انتظار کرنا پڑے گا دن میں اس سے ملنا نا ممکن بات ہے گاؤں کی عورتوں کا اتنا رش ہوتا ہے کہ بس.....

ماہ نور کا کمرہ زنان خانے کے آخر میں تھا کمرے کی کھڑکی لان میں کھلتی تھی اور ابھی بھی کھڑکی سے روشنی باہر آرہی تھی جس کا مطلب صاف ظاہر تھا کہ وہ ابھی جاگ رہی ہے

.زریاب نے دروازہ پر نوک کی.ماہ نور جانتی تھی اس وقت کون ہوگا اگر زریاب آج حویلی میں نہ ہوتا تو اسے تشویش ہوتی... مگر اب وہ جانتی تھی کہ وہی ہوگا دروازہ دوسری اور تیسری بار بجا...ماہ نور نے بیزاری سے کہا آجاؤ...

زریاب دروازہ کھول کر اندر آیا اور دروازہ بند کر کے اسی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اور ایک پاؤں پیچھے دروازے ساتھ لگائے وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا....

سفید کپڑے پہنے اور سفید دوپٹہ اچھے طریقے سے چہرے کے گرد لپیٹے وہ جائے نماز پر بیٹھی تھی

زریاب ماہ نور کے کمرے میں نہیں آتا تھا نہ ہی بیٹھتا تھا بس دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہتا اور پھر وہی سے چلا جاتا.....

کافی دیر کمرے میں دو نفوس کے ہوتے ہوئے بھی خاموشی رہی....پھر اس خاموشی کو زریاب کی آواز نے توڑا ہمیشہ کی طرح....

کیسی ہو؟؟؟؟

تم سے مطلب.... جیسی بھی ہوں ماہ نور نے بغیر دیکھے کہا....

زریاب نے اس کے جواب پر گردن نفی میں ہلائی جیسے کہ رہا ہو تم نہیں بدل سکتی....

تمہاری سرد مہری سے الجھنے سے تو بہتر تھا

ہم اپنی ذات کے قصے در و دیوار سے کہتے

پھر شکوہ زبان پر آیا... میں اتنی دور سے اتنے دنوں بعد آیا ہون بندہ اپنی شکل ہی دیکھا دیتا ہے.

زریاب کے شکوہ نے ماہ نور کے غصہ کو ہوا دی وہ پلٹی اور اٹھ کھڑی ہوئی...اب دونوں فاصلے پر مگر آمنے سامنے تھے.

مجھے تمہاری منحوس شکل دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے نفرت ہے مجھے تم سے کئی دفعہ کہ چکی ہوں سمجھ نہیں آتی تمہیں... پھر اپنی شکل لے کر میرے سامنے آجاتے ہو. مرتے کیوں نہیں ہو اب

ماہ نور تقریباً چیخ رہی تھی اور اس کی گوری رنگت سرخ ہو رہی تھی

زریاب نے لمبا سانس کھینچ کر خود کو نارمل کرنے کی پوری کوشش کی.....

کیا مسئلہ ہے تمہیں مجھ سے... میں نے تو کبھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائی...وہ آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی لے کر کہ رہا تھا......

تکلیف.......سردار زریاب علی خان

تمہیں تکلیف کا لفظ آتا ہے معنی نہیں......

منتیں مانی ہے تمہارے مرنے کی...

جس دن منت پوری ہو گی میں درگاہ پر چادر چڑھاؤں گی. پھولوں کی نہیں نوٹوں کی.....

ماہ نور غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی

زریاب کو ماہ نے کے الفاظوں نے بہت تکلیف دی وہ صرف اتنا ہی کہ پایا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہ نور........

مت نام لیا کرو میرا سب مجھے نور بی بی بولتے ہیں اور تم بھی یہی کہا کرو ویسے بھی میں تم سے بڑی ہوں احترام کیا کو میرا....

میرے لیے تم کل بھی ماہ نور تھی آج بھی اور آئندہ بھی ماہ نور ہی رہو گی....

زریاب نے اپنی بادامی آنکھیں جن میں تھکن نمایاں تھی ماہ نور کے چہرے پر گاڑتے ہوا کہا...

اور سنو یہ جو تم ہر وقت میرے مرنے کی دعائیں مانگتی ہو تم نے میری زندگی کے لیے رو رو کے دعائیں نہ مانگی تو میرا نام زریاب علی خان نہیں

اس کے ساتھ ہی وہ پلٹا مگر پھر ماہ نور کی طرف دیکھ کر کہا...

ماہ نور قدر نا کی جائے تو نعمتیں چھین لی جاتی ہیں

پھر چاہے وہ رزق ہو یا محبت!....

اور اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے.....

....

پارکنگ میں آکر دبیر نے ہچکی لی......

خیریت.... حنین نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں گھما کر پوچھا....

پتہ نہیں یار رات سے ہی آرہی ہین. مگر اب تھوڑی تھوڑی دیر بعد آرہی ہیں. میرے گلے میں درد بھی ہونے لگا ہے ساتھ ساتھ سینہ بھی بج رہا ہے... تکلیف دبیر کے چہرہ سے واضح تھی...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

چابیاں ادھر دے میں خود ڈرائیو کروگا.اپنی زندگی کا رزق نہیں لے سکتا..... حنین نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوا کہا.....

....

آج اتوار ہے کونین نے ہالہ بی کو صبح صبح کچن میں دیکھ کر پوچھا.....

جی.... مختصر جواب آیا

پھر آپ کچن میں کیا کر رہی ہیں????

اس وقت تو بستر میں ہونا چاہیے تھا...

اتوار کو تو آپ شام میں ہستال جاتی ہیں....

کونین نے تھرمس سے چائے نکالتے ہوا کہا

امی آج اپنا فیورٹ کام کر رہی ہیں اور مجھے ساتھ دینے کا حکم ملا ہے.....

ہالہ انتہائی بیزاری سے جواب دیا...

اہووووو...تو یہ بات ہے. کتنے لوگ ہیں؟ کب تک آئیں گے؟ لڑکا کیا کرتا ہے؟ کونین نے تجسس سے پوچھا.......

مجھے کیا پتہ...بس حکم ملا ہے آج چھٹی کرو گھر پر رہو اور بسسسسسسسس......

وہ منہ بناتی اپنے چائے کا کپ اٹھائے ٹی وی لاؤنچ میں آگئی...

پیچھے پیچھے کونین بھی اسی کے ساتھ الاؤنج میں آگیا...اداس کیوں ہو...

پتہ میں سوچتی ہوں تم لڑکے ٹھیک ہو؟؟؟؟؟؟؟؟

کیوں..کیسے ؟؟؟؟

کونین نے چائے کا سیپ لیا..

مطلب یہ شادی کی ٹینشن سے آزاد.جب تک دل کیا اپنا کیرئر بنانا...

پھر پسند کی لڑکی سے شادی کی...اور عیش..

جبکہ ہم بڑی ہوئیں نہیں کہ ماں باپ کو رشتے کی فکر پڑ گئی...

اب امی ابو کو دیکھ لو ہر ویک اینڈ پر کوئی نہ کوئی آجاتا ہے.مجھے تو اپنا آپ شو پیس لگ رہا ہے....

ہالہ بہت دکھی تھی...

اچھا چھوڑو........

قانون قدرت ہے تمہیں کب تک گھر رکھیں........

اب تم کوئی رکھنے کی چیز ہو خود سوچو.......

کونین نے بات مزاق میں ٹالی........

کونین کے بچے.......

.ہالہ چلائی اور ایک بار پھر دونوں بہن بھائی کی نہ ختم ہونے والی لڑائی شروع.........

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ریسٹورنٹ کی پارکنگ میں گاڑی رکی. دبیر کی ہچکیوں میں اضافہ ہوتا جارہا تھا...

یارر پھر کسی دن لنچ کریں گے ابھی گھر چلتے ہین. دبیر نے کہا

جی نہیں........

مجھے ابھی بھوک لگی ہے. اندر چل شرافت سے کھانے کے بعد تجھے کسی ڈاکٹر کو چک کراتا ہون...

حنین نے قطعی لہجے میں کہا..

کھانے کا آڈر دے کر حنین نے پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا....

زریاب کی خبر لو زرا... گاؤں جاکر ہمیں بھول جاتا ہے ساتھ ساتھ اس کا نمبر ڈائل کیا...

دو تین بار کال کرنے پر بھی فون اٹینڈ نہیں ہوا تو حنین کو غصہ آگیا......

پتہ نہیں اس پیرنی نے کیا جادو کیا ہوا ہے زریاب پر......

کتے کی طرح بے عزتی کرتی ہے پھر بھی بھاگا جاتا ہے.....

تکلیف کے باوجود دبیر مسکرانے لگا.......

آنے دے بچو زریاب کو بتاؤ گا وہ تیرا علاج بلکل ٹھیک کرتا ہے....

فلحال تو تجھے علاج کی ضرورت ہے.....

حنین نے اپنی گھول مٹول آنکھیں گھمائین.

اتنی دیر میں ویٹر نے کھانا ٹیبل پر لگا دیا...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اتنا زیادہ کھانا....

دبیر نے بمشکل بولا......

مجھ سے تو ایک نوالہ بھی نہیں کھایا جائے گا....

تو تجھے کس نے کہا ہے کھانے کو......

.حنین نے سکون سے جواب دیتے ہوئے کھانا شروع کیا...

یارررررر یہ تو سب کھا لے گا.اتنا آڈر تو ہم تب کرتے ہین جب زریاب ساتھ ہوتا ہے.......

دبیر نے احتجاج کیا

تو میں اپنے دوست کو مس کر رہا ہو اس کے حصے کا کھانا بھی نہیں کھا سکتا........

حنین نے معصومیت سے جواب دیا.....

یہ کونسا نیا طریقہ ہے مس کرنے کا.......

دبیر اب ہچکیوں سے اکتا چکا تھا اوپر سے حنین کیحر کتیں....

وہ زچ ہو رہا تھا

حنین نے شرارت سے دبیر کو دیکھا اور کہا...

کمبخت ھچکیاں رک ھی نہیں رہیں...

نا جانے کس کے دل میں اٹک گیا ہوں!......

یہ کیا بکواس ہے....

دبیر کو بلکل شعر پسند نہیں آیا.

میری جان اسے شعر کہتے ہین اور شاعر اس میں بتانا چاہ رہا ہے کہ یہ جو آپ کو ہچکیاں لگی ہیں اس کا مطلب ہے کہ کوئی حسنہ آپ کو بری طرح مس کر رہی ہے. کیونکہ موبائل کی ایجاد سے پچکیاں ہی مس کال تصور کی جاتیں تھیں.

حنین نے کانٹا ہاتھ میں پکڑ کر ادھر ادھر گھما کر بڑے مدبرانہ انداز میں ہچکی کا فلسفہ بیان کیا.....

مقصد دبیر کو تنگ کرنا تھا جو پورا ہو گیا

دبیر کرسی سے کھڑا ہو گیا میں جا رہا ہوں مزید تیری بکواس نہیں سن سکتا.....

ارے بابا رک ناراض نہ ہو حنین نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا.بل دے میں گاڑی سٹارٹ کر رہا ہوں

یہ کہتے ہوئے وہ ہوٹل سے نکل گیا....

....

کیسا رہا آج کا دن......

مہمانوں کے جاتے ہی شاہ صاحب نے ثریا بیگم سے پوچھا...

ٹھیک ہے سب، لڑکا بھی مناسب ہے ان کی فیملی بھی بڑی نہیں ہماری طرح چھوٹی سی ہے مگر.......

اتنا کہہ کر ثریا بیگم چپ ہو گئیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مگر کیا......

شاہ صاحب نے ثریا بیگم کے چہرے پر اداسی کے تاثرات دیکھ کر پوچھا...

شاہ صاحب ہم سادات سید ہیں کیا ہماری بیٹی کے نصیب میں سید نہیں...

میرا دل کسی اور کاسٹ میں رشتہ کرنے کو نہیں مان رہا.....
ہمممم تو یہ بات ہے شاہ صاحب نے بیگم کو دیکھ کر کہا

اب اگر ہالہ کے لیے کوئی سید زادے کا رشتہ نہیں آ رہا تو ہم کیا کریں اللہ کی مرضی......

میں پرانے زمانے کی طرح اتنی سی بات پر بیٹی کو گھر بیٹھا کر نہیں رکھ سکتا تھوڑی چھان بین کر کے

ہاں کر دیتے ہیں آگے اللہ ہماری بیٹی کے نصیب اچھے کرے....

بیگم کوثر آمین کہہ کر کمرہ سے باہر چلی گئی

اور شاہ صاحب نے ایک گہرا سانس خارج کیا کیونکہ ان کی بھی وہی خواہش تھی جو ثریا بیگم کی تھی

مگر قدرت سے کون لڑ سکتا ہے......

....

حنین نے ہسپتال کی ایمرجنسی کے پاس گاڑی روکی چل اتر دبیر کو دیکھتے ہوا کہا...

مگر یہاں........

دبیر نے حیرانگی سے جواب دیا...

یہاں نہیں تو اور کہاں جانا ہے....

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر دبیر کو دیکھا....

یار رررر مجھے سرکاری ہسپتالوں سے چڑ ہے کوئی پرائیویٹ کلینک دیکھ.......

چلو جی ایک تو تیری ناک پر کچھ نہیں چڑھتا.....

حنین نے گاڑی آگے بڑھا دی تھوڑی دور اسے ایک پرائیویٹ ہسپتال نظر آیا. چل ادھر چلتے ہیں

دبیر نے سر ہلا کر اجازت دے دی

ریسپشن پر بہت ہی خوبصورت لڑکی موجود تھی اسے دیکھتے ہی حنین کی طبیعت کھل اٹھی.....

کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اگر حسن کی قدر کرو تو حسن ملتا ہے......

میں اسی لیے بہت خوبصورت ہوں کیونکہ میں حسن کی قدر کرتا ہوں.....

میری زرا ڈاکٹر سے تیری اپائیٹمنٹ لے لو......

حنین کہتا ہوا رسپشن کی طرف بڑھ گیا...

ہمممم دبیر نے کہا

حنین نے مسئلہ بتایا رسپسنلسٹ نے انتہائی خوش اخلاقی سے ایک پیپر پر کچھ لکھ کر کمرہ نمبر نو کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہاں تشریف لے جائیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین شکریہ ادا کر کے دبیر کی طرف آیا.

چل کمرہ نمبر نو میں جا کر ڈاکٹر کو چیک کرا میں زرا نزمین کو کال کر لوا تتنے دنون سے بات نہین ہوئی.اس دن یونی میں لڑائی ہو گئی تھی..... حنین نے پیپر دبیر کو دیتے ہوئے کہا.....

کیوں لڑتا ہے اس معصوم سے....

دبیر نے پیپر لیتے ہوئے خفگی سے کہا.......

محبت سے بات کیا کر ہر وقت لڑتا نہ رہا کر....

میں عشق محبت کرنے کے لئے نہیں

ناک میں دم کرنے کے لئے پیدا ہوا ہوں.

حنین نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور موبائل نکال کر نمبر ملانے لگا....

دبیر نوک کر کے اندر داخل ہوا سامنے کرسی پر ایک میچور ڈاکٹر جبکہ سائیڈ پر ایک خوبصورت لڑکی حجاب کیے ہوئے موبائل ساتھ کھیل رہی تھی.شاید کوئی ٹرینی تھی یا جونئر ڈاکٹر....

جی بیٹھے...ڈاکٹر نے دبیر کو کہا

کب سے ہے یہ مسئلہ ؟؟؟

جی کل سے.......

دبیر نے جواب دیا بڑی ڈاکٹر نے اس لڑکی کو ڈاکٹر رائحہ کے نام سے بلایا.......

دبیر کو نام بہت پسند آیا

رائحہ مطلب چاند کے گرد روشنی کا دائرہ ہمم دبیر نے سوچا....

آپ کے خیال سے ہچکیاں کیوں آتیں ہیں.؟؟؟؟؟

بڑی ڈاکٹر نے رائحہ سے سوال کیا....

اس بار رائحہ نے موبائل بند کر کے ٹیبل پر رکھا اور بڑے اطمینان سے جواب دیا.....

یار ریہ جو ہچکیاں ہوتیں ہیں ان کا میڈیکل سے کوئی تعلق نہیں....

یہ اسے آتیں ہیں جسے محبت ہو وہ بھی شدید...

رائحہ کے جواب پر ڈاکٹر پریشان ہو گئی جبکہ دبیر کا تو منہ ہی کھل گیا.....

یہ تو بلکل حنین جیسی باتیں کر رہی ہے میں تو سمجھتا تھا وہ ایک ہی پیس ہے اپنی نوعیت کا مگر اس جیسے اور پیس بھی دنیا میں موجود ہیں اب احساس ہو رہا ہے.....

ڈاکٹر رائحہ بی سیر یس.....

بڑی ڈاکٹر نے تھوڑے سے غصے سے مخاطب کیا...

اصل میں معدے کی خرابی سے ایسا ہو جاتا ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں.........

بڑی ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ دبیر کو کہا

پھر رائحہ کو مخاطب کیا...

آپ پیشنٹ کو دوا لکھ کر دیں میں زرا وارڈ کا چکر لگا آؤں.......

بڑی ڈاکٹر اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے کمرے سے واک آؤٹ کر گئی.......

رائحہ کو پتہ تھا پیشنٹ کے جانے کے بعد اس کی اچھی خاصی کلاس ہو گئی مگر وہ کیا کرے اسے کوئی دلچسپی نہیں وہ تو شاہ صاحب کے کہنے پر آجاتی تھی کیونکہ یہ ہسپتال شاہ صاحب کے دوست کا تھا اور انھیں ڈاکٹر کی ضرورت تھی......

رائحہ نے اسی پیپر پر کچھ لکھا کر دبیر کو پکڑا دیا جو وہ رسپشن سے لایا تھا........

یہ دوائیاں یہین میڈیکل سٹور سے مل جائیں گی........

دبیر نے پوچھا

جی...

مختصر جواب آیا...

پتہ نہیں کیوں دبیر کو یہ لڑکی کچھ عجیب لگی باقی لڑکیوں کی طرح نہ تو اس نے دبیر کو کوئی اہمیت دی اور نہ ہی کسی قسم کی تعریف کی.......

وہ اس سے مزید بات کرنا چاہتا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے بس منہ سے یہی نکلا دوا کیسے اور کس ساتھ لوں....

رائحہ نے موبائل سے سر اٹھا کر دبیر کو دیکھا پھر سیدھی ہو کر بولی.....

پانی، دودھ، کافی، شربت، ڈرنکس اور قہوے کے ساتھ....

گاڑی، سڑک، آفس، لان، کچن، بیڈروم، ٹی وی لاؤنچ، بیڈ، صوفے پر........

کھڑے، بیٹھے اور لیٹے کسی بھی حالت میں لے سکتے ہیں....

ٹیبلٹس کچھ نہیں کہیں گی وہ برا نہین مناتی ایسی باتون کا....

آخر میں ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ دروزے کو دیکھا جیسے کہ رہی ہو اب مزید سر نہ کھائیں اور جائین.......

دبیر کے توطوطے اڑ گئے اس جواب پر.....

وہ سرف اتنا ہی کہہ سکا......

حنین پارٹ ٹو

....

حنین دبیر کو پیپر دے کر پارکنگ میں آ گیا وہ بار بار نرمین کا نمبر ٹرائی کر رہا تھا مگر رابطہ نہیں ہو رہا تھا اس کا مطلب ہے پڑا کو نے بلاک کر دیا ہے........

نرمین کی جب بھی حنین سے لڑائی ہوتی وہ اسے بلاک کر دیتی تھی

کیونکہ وہ اور کچھ کر نہیں سکتی تھی اتنا ہی بس چلتا تھا بیچاری کا........

دبیر ہکا بکا پیپر لے کر جانے لگا تو ڈاکٹر رائحہ کی آواز پر چونکا

اب iphone-8- plus کا زمانہ ہے

آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کو اب اپنا فون تبدیل کر لینا چاہیے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ یہ سب اپنے موبائل پر کچھ کرتی ہوئے بہت مصروف انداز میں بول رہی تھی

جیسے بیماری کے بارے میں احتیاطی تدابیر بتا رہی ہو.........

دبیر نے ایک نظر ہاتھ میں پکڑے اپنے iphone-6 -plus کو دیکھا اور ایک نظر رائحہ پر

ڈال کر باہر نکل گیا........

عجیب ڈاکٹر ہے بیماری کا کچھ پتہ نہیں اور موبائل کا latest model بتا رہی ہے

بیمار میں ہوں موبائل نہیں.......

دبیر کو بہت برا لگا کیونکہ اس وقت اس کے پاس جو فون تھا ویسا اس کے حلقہ احباب میں کسی کے

پاس نہ تھا.

حنین تو کئی بار اس کا فون مانگ چکا تھا

اور اس ڈاکٹر کو دیکھو کہتی آؤٹ آف فیشن ہے....

دبیر مسلسل بڑبڑا رہا تھا

اس نے ہمیشہ اپنے لیے اور اپنی چیزوں کے لیے تعریفی کلمات ہی سنے تھے مگر آج.......

پاگل ہے پاگل......

میں کیوں اپنا دماغ خراب کر رہا ہون...

اپنی ٹنشن میں دبیر نے غور ہی نہیں کیا کہ اس کی ہچکیاں اب رک چکی تھین....

میڈیکل سٹور سے دوا لیتے ہوئے ایک بار پھر رائحہ کی آواز ذہن میں گونجی کہ دوا کیسے لینی ہے...

اففففففففففف.....

دبیر نے جھر جھری لی کیا مصیبت ہے پاگل ڈاکٹر.......

وہ پارکنگ میں آیا تو آگے حنین صاحب کا لٹکا ہوا منہ دیکھا.....

اب تجھے کیا ہوا؟؟؟؟؟

میں ایسا منہ بناؤ تو بات بھی ہے مگر تیرے اس موڈ کی کیا وجہ.....

دبیر نے ابرو اچکائے اور فرینٹ سیٹ پر بیٹھ گیا..

حنین نے دونوں ہاتھوں نے اپنی کنپٹی دبائی پھر منہ پر ہاتھ پھیرتا ہوا لمبی سانس خارج کر کے خود کو نارمل کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا...

کیوں تیرا کیوں موڈ خراب ہونا بنتا ہے؟؟؟؟؟

حنین نے گاڑی سٹاٹ کرتے یوئے دبیر سے پوچھا....

یارررررر کیا بتاؤ.......

دبیر آنکھیں بند کر کے سیٹ سے ٹیک لگا چکا تھا

چل اب بتا بھی دے نخرے نہ کر

گاڑی نے صرف مارا دو تین دفعہ صرف مارنے کے بعد حنین نے گاڑی بند کر دی...

کیا ہوا...؟؟؟؟

دبیر نے آنکھیں کھول کر حنین کو اسی طرح ٹیک لگائے پوچھا...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یار تجھے پتہ ہے سات مقام ہوتے ہیں عشق کے....

دلکشی

انس

محبت

عبادت

عقیدت

جنون

اور

ہلاک.......

اور اس نے مجھے ہلاک کر دیا ہے...

تیرے یارررررکو...

یعنی حنین ملک کو.....

بہت مہنگی پڑنے والی ہے اسے یہ حرکت.....

حنین بہت غصہ میں تھا

اب وہ دوبارہ گاڑی سٹاٹ کرنے لگا...

تجھے اس سے شدید محبت ہے نا....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر نے سنجیدگی سے حنین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا...

میرے اور اس کے درمیان جو چیز شدت سے ہوتی ہے وہ صرف لڑائی ہے....

حنین نے مستقل غصہ سے جواب دیا....

حنین کیا مسئلہ ہے تیرے ساتھ کیوں اس بیچاری کو اپنے ساتھ لٹکایا ہوا ہے آر کر یا پار.....

دبیر نے سمجھاتے ہوئے کہا......

جس پر حنین ہنس پڑا دیکھ جانی میں اب کیسے آر پار کرتا ہوں.......

گاڑی اب مین روڈ پر چل رہی تھی

تو نے نہیں بتایا تیرا موڈ کیوں خراب ہے...

نارمل ہوتے ہی حنین نے دبیر سے سوال دھرایا

کچھ نہیں بس ڈاکٹر نے دماغ خراب کر دیا تھا شاید گھر سے لڑ کر آئی تھی پاگل.....

دبیر کو پھر رائحہ یاد آگئی...

گھر جائے گا یا آفس اتار دو میری گاڑی تیرے آفس کی پارکنگ میں کھڑی ہے میں نے وہ پک کرنی ہے چل پھر آفس ہی چل.....

اتنی دیر میں فون بجنے لگا....

حنین نے فون پکڑتے ہی مسکرا کر دبیر کو دیکھا...

اور کال اٹینڈ کی..

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مل گئی فرصت پیرنی سے....

دوسری طرف سے زریاب کا قہقہ سنائی دیا.....

سردار صاحب گاؤں جا کر ہم لوگ بھول جاتے ہیں بس کر اب واپس آ جا لگتا ہے

اس دفعہ پیرنی نے تجھے کچھ نہیں کہا....

حنین فون اٹینڈ کرتے ہی شروع ہو گیا.....

بس آ رہا ہون کل انشاءاللہ پہنچ جاؤن گا....

زریاب سے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ اس وقت ڈیرے پر تھا اور اپنے پسندیدہ ہرنوں کو پیار کر رہا تھا

جلدی آ جا یاررر تیری جدائی میں دبیر کو ہچکیاں لگ گئی ہیں

حنین نے شرارت سے دبیر کو دیکھا.....

کہا تو ہے کہ آ رہا ہوں زریاب مزاق سمجھا.....

دبیر نے حنین سے فون چھین لیا...

یارررراب آ بھی جا تین دن کا کہہ کر گیا تھا آج پانچ دن ہو گے آفس میں بہت کام ہے اوپر سے میری طبیعت ٹھیک نہیں عترت کا یونی میں داخلہ کرانا ہے بہت کام رکے ہوئے ہین.....

دبیر نے سنجیدگی سے کہا

اچھا کل تک آ جاؤ گا ...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب بھی اب سیریس تھا

چل پھر کل ملتے ہیں

Ok takecare bye

یہ کہتے ساتھ ہی دبیر نے فون بند کردیا.

....

نرمیں اپنے کمرے میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے گم سم سی بیٹھی تھی.

وہ شروع سے ہی کم گفتار تھی اسی وجہ سے اس کی کوئی خاص دوست نہیں تھی وہ اپنے کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی.

صرف سارہ سی تھوڑی بات چیت تھی مگر اس کا کریڈٹ بھی سارہ کو جاتا تھا.

حنین چلبلی طبیعت کا مالک تھا جو اسے پہلے دن سے ہی بہت پسند آیا تھا حالانکہ اس کے باپ احمد مراد نے اسے پہلے دن سے خبردار کیا تھا حنین سے...

حنین سے دور رہنا ایک نمبر کا نالائق اور فلرٹ انسان ہے بڑے ماں باپ کی بگڑی اولاد.......

یہ الفاظ تھے ان کے...

مگر پہلی نظر میں ہی نرمیں کو وہ بہت خوبصورت لگا.....

وہ تھا ہی خوبصورت اور اوپر سے اس کی حرکتیں، سونے پر سہاگا تھیں....

کوئی چاہ کر بھی اگنور نہیں کر سکتا تھا. وہ چیز ہی ایسی تھی

نرمین جب بھی حنین کو بلاک کرتی تھی ساتھ ہی اس کی اپنی زندگی بھی بلیک اینڈ وائٹ ہو جاتی....

نہ کسی کا میسج نہ کال آتی...

اور وہ خود تو کسی کو کرتی نہیں تھی

حنین کے ہی میسجز آتے کبھی جوکس، کبھی شاعری کبھی کچھ کبھی کچھ.....

فون بھی وہی کرتا تھا....

ابھی بھی وہ یہی سوچ رہی تھی اگر وہ اس کی زندگی سے چلا گیا تو کیا ہوگا.....

پتہ نہیں اسے مجھ سے محبت ہے بھی کہ نہیں.....

نہیں ہے اگر ہوتی تو ابھی تک ایم بی اے کر کے ڈیڈی کی شرط نہ پوری کر دیتا.......

وہ مجھے بے وقوف بنا رہا ہے......

نرمین خود ہی سوال کر رہی تھی اور خود ہی جواب دے رہی تھی......

جتنا پانی باہر بارش کی وجہ سے گر رہا تھا اتنا ہی نرمین کی آنکھوں سے گر رہا تھا.....

جنوری کا مہینا راولپنڈی میں بہت سرد ہوتا ہے اور اج سردی شدید تھی

....

زریاب نے فون بند کر کے سوچا کہ اب کیا کیا جائے وہ مسلسل کچھ سوچ رہا تھا ساتھ ساتھ ہرن کو پیار کر رہا تھا...

اصل میں مسئلہ یہ تھا کہ پچھلے دو دن سے وہ ارادہ کرتا شہر جانے کا مگر....

رات میں سردار دلاور علی خان نہ مانتے کیونکہ گاؤں کا راستہ بہت خراب تھا اور ان کی ساتھ والے گاؤں کے چوہدریوں سے دشمنی بھی تھی...

اور دن میں ماہ نور سے ملنا ناممکن تھا عورتوں کی رش ہوتی تھی زنان خانے میں جو نوری بی سے تعوّذ لینے آتیں تھیں....

وہ ماہ نور سے ملے بغیر جانا نہیں چاہتا تھا.....

بس اسی دن رات کے چکر میں دو دن گزر گئے

مگر اب دبیر سے بات کرنے کے بعد وہ سچ میں پریشان ہو گیا تھا کہ کیا کرے

جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے.....

کچھ سوچتے ہوئے وہ مسکرانے لگا......

پارو...پارو کرے گی مسئلہ حل

بوا دیکھو ابھی تک عترت بی بی تیار ہوئیں ہیں کہ نہیں...؟؟؟

دبیر نے ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوا کہا...

جی صاحب دیکھتی ہوں...

اونہہ کتنی دفعہ کہا کہ بوا صاحب نہ کہا کرو...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بیٹا ہوں آپ کا...

صبح صبح موڈ خراب کر دیا....

دبیر نے مصنوعی خفگی سے کہا....

ارے بیٹا ناراض کیوں ہوتے ہو اللہ تمہیں خوش رکھے ہم نوکروں کا مان رکھتے ہو تمہیں چاند سی دلہن دے......

کچن سے آتی عالیہ بیگم اور سیڑھیاں اترتی عترت نے ایک ساتھ آمین کہا...

جس پر دبیر مسکرا کر رہ گیا

عترت نے ماں کو سلام کر کے بھائی کے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

اچھا تو ہماری گڑیا کا آج پہلا دن ہے یونی میں بریڈ کھاتے ہوئے دبیر نے عترت سے پوچھا...

عترت کی خوشی دیدنی تھی جی بھائی اور آپ ہی مجھے یونی چھوڑے گئے اور واپسی پر آپ نے ہی مجھے لینا ہے عترت نے لاڈ سے کہا.....

عالیہ بیگم کا پارہ عترت کی فرمائش پر پھر ہائی ہوا...

اسے کوئی کام نہیں ہے جو تمہاری یونی کے چکر لگاتا رہے ڈرائیور ساتھ چلی جاؤ وہی لے بھی آئے گا...

اماں بی رہنے دیں اج کل آفس زیادہ کام نہیں ہے میں مینج کر لوں گا...

چلو تم نے تو فرض بنا لیا ہے اپنا اس کی ہر خواہش پوری کرنا اور ماں کی نہ سننا...

ثریا بیگم غصہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں..

کیا ہو گیا ہے؟؟؟ صبح صبح.....

آپ کی باتیں بھی تو مانتا ہوں کونسی خواہش ہے جو پوری نہیں کی ...

دبیر نے لاڈ سے ماں کو دوبارہ کرسی پر بیٹھایا ..

عترت بھی کھڑی ہو گئی اور ماں کے گرد اپنے بازو حائل کر کے بولیں.....جی بتائیں بھائی کو.....

جب بھی شادی کا کہتی ہوں مانتا نہیں ہے ایک ہی خواہش ہے اس کے سر پر سہرا دیکھو.....

کتنی لڑکیاں دیکھیں کوئی پسند نہیں آتی کیا کروں میں.....

یہ کہہ کر عالیہ بیگم رونے لگیں

عترت نے بھائی کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو غلط ہو گیا صبح صبح اب سمبھالیں....

دبیر نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیے اور کرسی سے کھڑا ہو کر ماں کے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

ٹھیک ہے میں نے سوچا تھا پہلے عترت کی شادی ہو جائے مگر اگر آپ کو گھر کا سکون عزیز نہیں ہے تو لے آئیں بہو........

شرارت سے بولتے ہوئے کہنے لگا پھر مجھے شکایت مت کرنا کہ آج اس نے یہ کر دیا وہ کر دیا میں کسی چیز کا ذمے دار نہیں ہونگا

.اور ہاں جو لڑکی آپ کو پسند ہے وہی ٹھیک ہے جس دن بارات لے کر جانی ہو مجھے بتا دینا....

دبیر نے بھی روز روز کی بحث سے جان چھڑائی اور مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا....

ویسے بھی اسے خود سے کوئی لڑکی پسند نہیں تھی سو جو بھی ہو ٹھیک ہے

عترت اور بیگم عالیہ دونوں نے حیرت سے دبیر کو دیکھا........

جیسے یقین کر رہیں ہوں کہ سچ کہہ رہے ہو....

پھر بھائی کی طرف داد دینے والی نظروں سے عترت نے دیکھا

دبیر نے مسکراتے ہوئے ماں کے سر کا بوسہ لیا

چلیں ڈاکٹر صاحبہ باقی کا یونی میں حیران ہو لینا ابھی دیر ہو رہی ہے عترت نے ماں کو خوشی سے چوما

آج تو سچ مچ بہت اچھا دن ہے.......

گاڑی جیسے ہی گھر سے باہر نکلی عترت نے پر جوش طریقے سے پوچھا

بھائی آپ نے ابھی جو کچھ اماں بی کو بولا ہے وہ صرف مسکا تھا یا سچ مچ ہم چاند جیسی بھابی تلاش کریں

بری بات عترت...دبیر نے مصنوعی غصہ دکھایا

ایسے کہتے ہیں...میں نے اماں بی کو مسکا نہیں لگایا..سچ کہا ہے

اور ہاں خیال سے یہ جو چاند جیسی بھابیاں ہوتیں ہیں نا وہ دن میں تارے بھی دکھاتی ہیں

اور ہنسنے لگ گیا جبکہ عترت نہ منہ بنا لیا

تھوڑی دیر خوش نہ ہونے دینا

اچھا بابا موڈ اچھا کرو اور میری بات غور سے سنو دبیر نے سنجیدہ لہجہ میں کہا

عترت نا سمجھی سے بھائی کو دیکھنے لگی

میں نے تمہارے فون میں حنین اور زریاب کا نمبر سیو کر دیا ہے اگر کبھی میرا نمبر نہ ملے تو ان میں سے کسی کو کال کر لینا. میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہی ایم بی اے کا ڈیپارٹمنٹ ہے یونی میں کسی بھی قسم کا کوئی بھی مسئلہ ہو تو حنین پاس چلی جانا او کے

عترت نے ہاں میں سر ہلایا

چلو شاباش اب اترو نیچے اور میں لینے آجاؤ گا پریشان نہ ہونا.

دبیر نے یونی کی پارکنگ میں گاڑی روکتے ہوئے کہا

شکریہ.....

عترت کہتی ہوئی جب تک یونی کا گیٹ کراس نہیں کر گئی دبیر وہیں کھڑا رہا

....

زریاب نے زنان خانے میں قدم رکھا اور کریمو خالہ کو بھیجا پارو کو بلانے کے لیے..

تھوڑی دیر میں پارو آتی ہوئی نظر آئی زریاب کھڑا ہو گیا اور مسکراتے ہوئے پارو کی طرف دیکھنے لگا...

جی لالا آپ نے بلوایا...

پارو نے زریاب کے قریب آتے کہا...

ہاں ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو زریاب نے اپنے پاس جھولے میں جگہ بناتے ہوئے کہا..

اب دونوں لکڑی کے بنے بڑے سے جھولے میں جھولا جھول رہے تھے...

پارو میں آج شہر واپس جا رہا ہوں اگر کچھ منگوانا ہو تو بتا دو میں اگلی دفعہ جب آؤں گا تو گڑیا کے لیے لیتا آؤں گا..

زریاب نے بڑے پیار سے کہا..

لالا مجھے ٹیبلٹ چاہیے پارو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا...

مگر تم کیا کرو گی اس کا....

ابھی تم چھوٹی ہو....؟؟؟

زریاب نے آنکھیں دیکھائی...

وہ ہنسنے لگ گئی....

لالا سمجھے نا... میری ساری فرینڈز پاس ہے اور پھر افراسیاب پاس بھی تو ہے آخر میں منہ بنا کر کہا...

اچھا تو اصل مسئلہ افراسیاب کے ٹیبلٹ سے ہے...

زریاب نے پارو کے سر پر چت لگاتے ہوئے کہا....

وہ لالا مجھے اپنا ٹیبلٹ نہیں دیتا.. پارو نے منہ بنایا...

مگر وہ تو بڑا ہے کالج جاتا ہے جبکہ تم چھوٹی ہو ابھی سکول جاتی ہو...

زریاب نے سمجھانے والے انداز میں کہا...

اچھا تو پھر پوچھا کیوں تھا کیا چاہیے ؟؟؟

پارو نے ناراضگی سے کہا...

زریاب ہنسنے لگا...

میں نے یہ تو نہیں کہا کہ لے کر نہیں دوں گا.

تو پھر...؟؟؟؟ پارو نے حیرانگی سے زریاب کو دیکھا

سمجھایا ہے کہ ابھی تمہیں اس کی ضرورت نہیں....

.لیکن اگر تمہاری خواہش ہے تو پھر مل جائے گا...

زریاب نے پارو کی طرف مسکراتے ہوئے کہا..

اچھے لالا...آپ سب سے اچھے ہیں...پتہ میں آپ کو بہت مس کرتی ہون...پارو نے لاڈ سے

زریاب کے بازو ساتھ ٹیک لگالی..

اچھا اچھا اب زیادہ مکھن نہ لگاؤ...

زریاب نے اس کے گرد اپنا بازو حائل کرتے ہوئے کہا....

اچھا کیوں بلایا تھا پارو نے کچھ یاد آنے پر بولا....

وہ اصل میں پارو لالا کی گڑیا اب زریاب بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا خارش کرنے لگا.....

لالا اب آپ مکھن لگا رہے ہیں...

پارو نے کہا تو دونوں ہنسنے لگے

پارو میں نے شہر جانے سے پہلے تمہاری آپا سے ملنا ہے تم کچھ مدد کر سکتی ہو...

زریاب نے مدد طلب نظروں سے پارو کو دیکھا...

بس اتنا سا کام..........

پارو نے زریاب کو دیکھ کر رہا

میں بندوبست کر کے بتاتی ہوں آپ کو...

....

ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ماہ نور صوفے پر دونوں پاؤں سمیٹے بیٹھی باہر لان کو دیکھ رہی تھی

مرد عورت پر اتنا ظلم کیوں کرتا ہے.....؟؟؟؟

اس کے ذہن میں اب بھی گاؤں کی عورتوں کے مسائل گھوم رہے تھے

عورت نازک ھوتی ھے اور مرد سخت جاں ...

اس کے باوجود عورت مرد کا تھپڑ بھی سہ لیتی ھے اور مرد اس کی اونچی آواز بھی برداشت نہیں کر سکتا....

یہ کیا بات ہوئی...؟؟؟

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب دستک کی آواز پر چونکی....

اس وقت کون ہو سکتا ہے یہ وقت تو میرے آرام کا ہے سب کو پتہ ہے پھر بھی.....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اللہ خیر کرے.... آجاؤ

زریاب اندر آتے ہی اپنے مخصوص انداز میں کھڑا ہو گیا مگر اس بار ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے تھے وہ جانے کے لیے بلکل تیار تھا بس اک نظر اسے دیکھنے آیا تھا ہمیشہ کی طرح...

تم ابھی تک گئے نہیں...؟؟؟؟

اتنے دن ہو گئے تمہیں آئے ہوئے میں تو سمجھی چلے گئے ہو

ماہ نور کو اسے دیکھتے ہی حیرانگی ہوئی

آج تک تم سے ملے بغیر گیا ہوں.....

جواب جاؤں گا...

زریاب نے مسکرا کر جواب دیا

مجھے یہ منحوس شکل دکھانا ضروری ہے.........

ماہ نور کو اس کی مسکراہٹ نے غصہ دلا دیا

نہیں.....

مگر مجھے یہ پیاری شکل دیکھنا ضروری ہے

فوراً جواب آیا

زریاب ایک بات کہوں مانو گے؟؟؟؟

ماہ نور نے قدرے نرم لہجہ میں کہا...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہاں کیوں نہیں...بولو

زریاب نے فوراً حامی بھر لی

تم خود کشی کرلو....کمال سفاکی سے کہا گیا

کیا!!!!!!!!!!؟؟؟؟؟؟؟؟

زریاب کو اس فرمائش کی امید نہیں تھی

مگر خود کشی حرام ہے ؟؟؟

گناہ ہے ؟؟؟

اور میں کیوں کروں ؟؟؟؟

زریاب بے بسی سے بولا

ماہ نور اب کھڑی ہو گئی تھی رخ بھی زریاب کی طرف تھا جیسے ہی اس نے مہرون کارپٹ پر دو قدم چلے....

زریاب کی نظر اس کے پاؤں پر پڑی اور نظریں وہیں تھم گئیں....

موتیے جیسے سفید نرم ملائم پاؤں اپنا ہی وزن پڑنے پر گلابی ہو رہے تھے.

حنین ہمیشہ پوچھتا تھا تجھے اس میں کیا چیز بہت پسند ہے ؟؟؟؟

زریاب نے سوچا

اگر حنین کو پتہ چل جائے کہ مجھے ماہ نور کے پاؤں پسند ہیں

توجو حشر وہ میرا کرے گا وہ میں حشر تک یاد رکھوں گا............

اس کے ساتھ ہی چہرے پر مسکراہٹ آگئی.......

اور سماعتوں سے ماہ نور کی آواز ٹکرائی....

دھوکا دینا بھی گناہ ہے؟؟؟

دوسروں کا حق مارنا بھی گناہ ہے؟؟؟

مگر تم یہ دونوں کام کرتے ہو اس وقت ڈر نہیں لگتا اللہ سے...

رہی بات کیوں خودکشی کرو؟؟؟

تو میری دعاؤں میں اثر نہیں ہے اس لیے میں چاہتی ہوں تم خود ہی اپنے آپ کو مار لو.....

ماہ نور کیا مسئلہ ہے تمہین مجھ سے.........؟؟؟؟

ہزار دفعہ کا پوچھا ہوا سوال پھر پوچھا

تمہاری اردو بہت خراب ہوتی جا رہی ہے سردار زریاب علی خان مجھے تم سے مسئلہ نہیں...

بلکہ میرے تمام مسائل کی جڑ تم ہو......

اب پھر ماہ نور آپے سے باہر ہو رہی تھی

زریاب نے بحث کو ختم کرنا چاہا ہمیشہ کی طرح

تایا سائیں نے تمہارے لیے کچھ کتابیں منگوائیں تھیں یہ لے لو اب وہ ہاتھ آگے کیے اسے کتابیں دے رہا تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہ نور چلتے ہوئے اس کے بلکل قریب آگئی دونوں میں فاصلہ صرف ایک کتاب جتنا تھا....

شفاف چہرہ چمکتی آنکھیں سفید دوپٹہ اس کی پاکیزگی کی نشانی....

ماہ نور اس دنیا کی سب سے خوبصورت اور پاکیزہ لڑکی ہے یا مجھے لگتی ہے....؟؟؟؟

زریاب نے سوچا اور کتابیں اسے دے دیں

سانس خارج کر کے ان لمحوں کو ذہن میں نقش کرتے زریاب نے کہا...

ماہ نور میں واپس جا رہا ہوں.....

ابھی یہ الفاظ پورے ادا بھی نہیں ہوئے تھے کہ ماہ نور کی آواز آئی...

اللہ کرے واپس نہ آؤ....

اک دکھ کا سایہ زریاب کے چہرے پر لہرایا اور پھر مسکرا دیا.

ماہ نور مجھے لگتا ہے جس دن تم نے مجھے دعا دی اس دن ضرور مر جاؤں گا...ایسے مرنے والا نہیں...

چلتا ہوں اپنا خیال رکھا کرو پہلے سے بہت کمزور ہو گئی ہو شاید اب دیر سے چکر لگے

اگر کوئی شخص آپ سے مُحبت کر ہی لے تواُس کو رُلانے سے گریز کریں!!!

کیونکہ اُس کی آنکھوں سے آنسو نہیں قطرہ قطرہ کر کے آپ کی مُحبت بہہ جائے گی!!!

اللہ حافظ

کہتے ہوئے زریاب کمرہ سے نکل گیا

....

حنین اپنے کمرے میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا....

اچھا تو نرمین بی بی اب تمہارے بھی پر نکل آئے ہیں...

اج پندرہ دن ہو گئے مگر تم نے مجھے unblock نہیں کیا...

وہ ایک ہاتھ سے موبائل پکڑے دوسری ہاتھ کی ہتھلی پر مسلسل گھما رہا تھا...

اب تم مجھے تنگ کرو گی؟؟؟

مجھے.....

یعنی حنین ملک کو....

جب کہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے جو مجھے تنگ کرتا ہے وہ خود کتنا تنگ ہوتاہ...

ایسا ہے تو ایسا ہی سہی....

Wait and watch my dear..

I m coming on my way..

Let see what happens with you...

حنین سیڑھیاں اتر رہا تھا ساتھ ساتھ مام مام کی آوازیں دے رہا تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

غزالہ بیگم کچن سے باہر آئیں...

کیا ہے؟؟

کیوں اتنا شور مچا رہے ہو.؟؟

مام مین زرا آپ کی بہو کی خیریت پتہ کرنے جا رہا ہون؟؟؟

شاید رات دیر ہو جائے پریشان نہیں ہونا اور ڈیڈ کو نہیں بتانا ......

ماں کو دونوں بازؤں سے تھامے وہ آہستہ سے کہہ رہا تھا

کیا ہوا نزمین کو؟؟؟

غزالہ بیگم کو تشویش ہوئی

کچھ نہین بس سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے دماغ خراب ہو گیا ہے.....

حنین نے لاپرواہی سے کہا اور شرارت آنکھون سے واضح تھی

اللہ رحم کرے کیسے لگی چوٹ؟؟

دوا لی اس نے..؟؟؟

اتنی پیاری بچی ہے نظر لگ گئی ہو گی...

غزالہ بیگم نے پیار سے کہا

وہی تو پتہ کرنے جا رہا ہوں کہ کیسے لگی چوٹ..؟؟؟

دوا بھی دے کر آؤں گا اور نظر کی آپ بلکل فکر نہ کریں ایسی اتاروں گا کہ آئندہ نہیں لگے گی....

ماں کو آنکھ مارتے ہوئے جواب دیا

اپنی گاڑی کی چابیاں موبائل اور ویلٹ اٹھاتے گیراج کی طرف بڑھ گیا...

....

عترت دبیر کو خداحافظ کہتی یونی میں داخل ہوئی.

وہ آج بہت خوش تھی اس کے خوش ہونے کی دو وجوہات تھیں.

ایک اس کا خواب پورا ہو گیا تھا یعنی وہ اب میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہے.

دوسرا آج دبیر بھائی نے شادی کے لیے ہاں کر دی....

وہ خوشی خوشی یونی میں پھر رہی تھی لوگوں سے پوچھتی وہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ پہنچی......

آج اس کی پہلی کلاس تھی وہ ٹائم پر ساری کلاسس اٹینڈ کر رہی تھی.....

ایک بجے وہ تمام کلاسس سے فری ہو کر جب اپنے بیگ میں سے موبائل نکالتے چل رہی تھی تو

اچانک اس کی ٹکر کسی سے ہوئی اور موبائل زور سے دور زمین پر جا گرا.....

گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا.

اوہ...ایم سوری....مین زرا جلدی میں تھی مجھے پتہ نہیں چلا...سوری اگین

ہالہ جو اپنے دیھان میں جلدی جلدی یونی کے exit door کی طرف بڑھ رہی تھی ٹکرانے کی

وجہ سے رکی اور معزرت خواہ نظروں سے عترت کو دیکھنے لگی....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اوراس کے موبائل کو جواب اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہا تھا

یہ سمارٹ فون بھی بس نازک سے ہوتے ہیں ہاتھ سے گرے نہیں کہ اللہ کو پیارے ہو گئے

ہالہ نے موبائل اٹھا کر عترت کو دیتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں.......

عترت نے معزرت قبول کرتے ہوئے جواب دیا

ساتھ ہی وہ بہت محبت بھری نظروں سے ہالہ ک دیکھ رہی تھی...

آپ بہت پیاری ہیں...

عترت سے رہا نہ گیا تو آخر ہالہ سے کہ دیا.

عترت کی بات پر ہالہ کھلکھلا کر ہنس پڑی....

تم بھی بہت پیاری ہو گڑیا....

جیسے ہی ہالہ نے کہا عترت نے پوری آنکھیں کھول کر ہالہ کو دیکھا..

کیا ہوا اس کی حیرت کو نوٹ کرتے ہوئے ہالہ نے پوچھا...

کچھ نہین...

وہ اصل میں مجھے میرے بھائی بھی گڑیا کہتے ہین.

عترت نے وضاحت دی..

اچھا اچھا...

ہالہ نے اثبات میں سر ہلایا

میرا نام سیدہ عترت حسین ہے

میرا آج پہلا دن تھا یونی میں...

میں نے میڈیکل میں داخلہ لیا ہے.

آپ بھی یہیں پڑھتی ہیں...؟؟؟

کیا نام ہے اپ کا...؟؟؟

عترت نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے ہالہ سے پوچھا.

نہیں یاررر میں نے یہین سے ڈاکٹری پاس کی ہے اب تو ہاؤس جاب بھی مکمل ہونے والی ہے.....

میرا نام ہالہ ہے چھوٹا بھائی مجھے پیار سے ہالہ بی بولتا ہے تم بھی چاہو تو بول سکتی ہو..

ہالہ نے مسکرا کر عترت کو جواب دیا...

اور ہاں ہم لوگ بھی سید ہیں بلکل سادات سید ہیں.

تمہیں اگر کبھی بھی کسی بھی قسم کی پڑھائی میں ہیلپ چاہیے ہو تو مجھ سے رابطہ کر سکتی ہو یونی کے ساتھ ہی جو ہسپتال ہے میں وہاں ڈیوٹی دے رہی ہوں

بہت بہت شکریہ ہالہ بی...

عترت نے خوشدلی سے کہا

ادھر آؤ گراؤنڈ میں بیٹھتے ہیں میرا بھائی تھوڑی دیر میں آتا ہو گا پھر میں گھر چلی جاؤں گیتب تک باتیں کرتے ہیں....

تم نے کس کے ساتھ جانا ہے..؟؟؟

ہالہ نے عترت سے پوچھا

بھائی نے کہا تھا جب فری ہو تو کال کر دینا لیکن میرا تو فون ٹوٹ گیا ہے عترت نے منہ بناتے ہوئے کہا

سوری یارر غلطی سے ہوا ہالہ پھر شرمندہ ہوئی

لیکن مین تمہاری مدد کر سکتی ہوں اگر تمہیں اپنے بھائی کا فون نمبر یاد ہے تو لو کال کر لو....

ہالہ نے اپنا فون اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

عترت نے موقع کو غنیمت جانا اور دبیر کو کال کرنے لگی...

مگر بار بار بل جانے کے باوجود جب کال اٹینڈ نہیں ہوئی تو اس نے رونے والی شکل بنالی...

میں اب گھر کیسے جاؤں گی؟؟؟

زریاب اور حنین کا نمبر اسے زبانی یاد نہ تھا اور وہ کبھی گھر سے اکیلے کہیں نکلی بھی نہیں تھی

ہالہ کو وہ چھوٹی سے کوئی سکول گرل لگی....

پریشان نہ ہو میرا بھائی ابھی آتا ہو گا تم ہمارے ساتھ چلو ہم تمہیں گھر چھوڑ دیں گے

عترت نے حامی بھر لی..

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....

زریاب اس وقت باباسائیں اور تایاسائیں سے گلے مل کر اپنی گاڑی میں بیٹھ رہا تھا.

یہ افراسیاب جیپ میں کیوں بیٹھا ہوا ہے ؟؟؟؟

زریاب نے جیپ پر نظر ڈال کر پوچھا

جہاں افراسیاب شکاری کتوں اور تین مسلح افراد ساتھ موجود تھا

پتر سائیں جب تک تمہاری گاڑی گاؤں سے نکل نہیں جاتی یہ تمہاری نگرانی کریں گے آج کل

چوہدریوں ساتھ پھر گڑ بڑ چل رہی ہے....

تایاسائیں نے جواب دیا

بس کر دیں یہ دشمنیاں اب.....زریاب نے چڑ کر کہا

اچھا اچھا اب تو جا اور پہنچ کر اطلاع کر دیں.اس کے ساتھ ہی گاڑی کا دروازہ بند کر دیا

....

دبیر آفس میں بیٹھا کافی دیر سے اپنے موبائل کو ٹیبل پر رکھ کر گھور رہا تھا....

کیا مجھے اسے بدل لینا چاہیے ؟؟؟

مگر کیوں.؟؟؟؟

ہاں مجھے بدل لینا چاہیے...

اتنا پیسہ ہے میرے پاس کیا فرق پڑتا ہے اگر میں تین چار لاکھ کا فون خرید لوں.آخر کماتا کس لیے

ہوں وہ خوامخواہ اپنے آپ کو نیا موبائل خریدنے کے لیے دلائل دے رہا تھا.......؟؟؟
ہمممم

کچھ سوچتے ہوئے دبیر نے انٹر کام اٹھا کر سیکٹریری کو اندر آنے کا کہا..

اور دروازے کو دیکھنے لگا...

جی سر آپ نے بلایا...عاصم نے اندر داخل ہوتے ہی مودبانہ لہجے میں کہا...

عاصم جاؤ مارکیٹ سے iphone-8 -plus لے کر آؤ....

مجھے اپنا فون تبدیل کرنا ہے

جی سر....

مگر ابھی تین مہینے تو ہوئے ہیں اپ نے فون منگوایا تھا...

سیکٹریری کچھ الجھی نظروں سے دبیر کو دیکھ رہا تھا

ہاں مگر اس وقت مجھے اندازہ نہیں تھا کہ 8 plus- مارکیٹ میں آچکا ہے...

دبیر نے اپنی انگلی نچلے ہونٹ پر پھیرتے ہوئے پر سوچ انداز میں جواب دیا...

سر میری info کے مطابق iphone 8 -plus ابھی ہماری مارکیٹ میں نہیں پہنچا اور

اگر پہنچا ہے تو شاید کراچی سے ملے.......

عاصم نے دبیر سے کہا
ہمممم.....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ایسا کرو تم جاؤ...

دبیر نے عاصم کو جانے کا اشارہ کیا

جی بہتر...اور عاصم حیران ہوتا چلا گیا.

اگر فون ابھی پاکستانی مارکیٹ میں نہیں آیا تو اس نے مجھے فون بدلنے کا مشورہ کیوں دیا....؟؟؟

دبیر کچھ الجھ گیا

....

عترت اور ہالہ جب یونی کی پارکنگ میں پہنچے تو کونین پہلے سے وہاں موجود تھا ہالہ نے عترت اور کونین کا تعارف کرایا.

سب سے پہلے جس بات کا جھٹکا عترت کو لگا وہ کونین کی بائیک تھی

ہالہ بی آپ بائیک پر گھر جائیں گی...

عترت نے حیرانگی سے پوچھا...

وہ آج تک بائیک پر نہیں بیٹھی تھی گھر میں گاڑیاں موجود تھیں جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا

دوسرا جھٹکا اس بات کا لگا جب ہالہ نے کہا چلو عترت تمہیں گھر چھوڑ دیں.....

تو اس کی پوری آنکھیں کھل گئی...

بائیک پر ہم تینوں کیسے بیٹھیں گے...

بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا

جیسے ساری دنیا بیٹھتی ہے ہم تو صرف تین ہیں لوگ تو پوری فیملی بیٹھا لیتے ہیں.اب کی بار جواب کونین کی طرف سے آیا

پہلے کونین بیٹھا پھر ہالہ اور آخر میں عترت.....

عترت بری طرح کانپ رہی تھی ایک تو وہ کبھی بائیک پر بیٹھی نہیں تھی دوسرا جس طرح وہ بیٹھی تھی اسے لگتا تھا وہ بیچ سڑک میں گر جائے گی....

عترت کو اب افسوس ہو رہا تھا کہ اسے ہالہ ساتھ نہیں بیٹھنا چاہے تھا اس کی آنکھیں بند تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے....

کونین نے بیک مرر میں دیکھا تو اس کی ہنسی نکل گئی..

ہالہ بی اپنی ہمسائی کی خبر لو اور اسے زور سے پکڑو یہ نہ ہو کے راستہ میں ہی رہ جائے...اور زور سے قہقہ لگایا

ہالہ نے پیار سے عترت کو اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا. تم نہیں گرتی بے فکر رہو اور کونین کی بات کا برا نہ مناؤ.....

اس کی عادت ہے بکواس کرنے کی...

میں تمہارے ساتھ ہوں آنکھیں کھولو شاباش....

عترت نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں اسے اپنے پیچھے بس گاڑیاں وینیں اور تیزی سے چلتے بائیک نظر آئے....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں...

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ عترت کے گھر کے سامنے کھڑے تھے

یہی ایڈریس بتایا تھا...

کونین نے تصدیق چاہی.....

عترت نے آہستہ آہستہ آنکھیں اور اپنے گھر کا گیٹ پہچانتے ہی شور مچا دیا

میرا گھر آ گیا

میں گھر پہنچ گئی

مجھے لگتا نہیں تھا میں زندہ پہنچو گی....

ہالہ بی اسے منع کرو یہ نا ہو کہ لوگ ہمیں کڈنیپر سمجھین. اور نیکی گلے پڑ جائے....

کونین نے عترت کی حالت دیکھتے ہوئے ہالہ سے کہا..

ہالہ بھی عجیب نظرون سے عترت کو دیکھ رہی تھی

جواب گیٹ کی بل بجا رہی تھی اور ساتھ ساتھ آو نچا او نچا رو بھی رہی تھی...

میرے خیال سے ہمیں یہاں سے واپس چلے جانا چاہیے اسی میں ہماری بہتری ہے.......

کونین نے ہالہ کی طرف دیکھ کر آنکھ کے اشارے سے پوچھا

ہالہ نے بائیک پر بیٹھتے ہوئے کہا چلو....

ویسے عجیب لڑکی ہے....

نہ شکریہ ادا کیا نہ اندر آنے کو کہا...

ہالہ کو بھی اس کے رویہ سے حیرت ہوئی.....

....

دبیر میٹنگ سے فارغ ہو کر اپنے روم میں آیا....

جیب سے موبائل نکالا تو اس پر پانچ مسڈ کالز تھیں کسی unknown number سے...

یہ کون ہے ؟؟؟ کہتے ہوئے کال بیک کی....

ہالہ ابھی واش روم میں فریش ہونے جا رہی تھی جب اس کا موبائل بجا...

اب کون ہے ؟؟؟ ہالہ بڑبڑاتی کال اٹینڈ کرنے لگی. لیکن un known number دیکھ کر رک گئی...

یہ کس کا نمبر ہے ؟؟؟

کال اٹینڈ کروں یا رہنے دوں ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ کال end ہو گئی...

ہالہ کندھے اچکاتے دوبارہ واش روم کی طرف بڑھی اس سے پہلے کہ وہ واش روم کا ڈور بند کرتی موبائل دوبارہ بجنے لگا....

افففففف...

کون ہے..؟؟؟

ہالہ نے کال اٹینڈ کی...

ہیلو....دبیر کے موبائل سپیکر سے نسوانی آواز ابھری

جی آپ کون؟؟؟دبیر نے پوچھا

کال آپ نے کی ہے میں نے نہیں؟؟؟ہالہ نے شائستگی سے جواب دیا

وہ دراصل محترمہ آپ کے نمبر سے پانچ مسڈ کالز مجھے موصول ہوئیں ہیں. دبیر نے وضاحت دی

کیاااااامیں نے؟؟؟کتنے بجے؟؟؟

ہالہ کے لہجہ میں حیرت تھی جسے دبیر نے بھی محسوس کیا

یہی کوئی ایک ڈیڑھ بجے...

ہالہ نے ذہن پر زور دیا کہ وہ ایک ڈیڑھ بجے کہاں تھی تو عترت یاد آگئی

جی وہ میں نے نہیں ایک لڑکی نے کی تھی یونی میں اس کے بھائی نے لینے آنا تھا مگر....

ابھی اتنا ہی بول پائی تھی کہ دبیر کی نظر گھڑی پر پڑی جو تین کا ہندسہ کراس کر رہی تھی اور منہ سے نکلا عترت...

جی بلکل یہی نام تھا ان کا..ہالہ نے تصدیق کی

کہاں ہے عترت میری بات کرائیں...دبیر بے چین ہو کر کرسی سے کھڑا ہو گیا

اسے تو ہم گھر ابھی ابھی ڈراپ کر کے آئے ہیں...ہالہ ابھی کچھ بتانا چاہ رہی تھی مگر فون بند ہو گیا

اتنا سننا تھا کہ دبیر ویلٹ اور چابیاں ٹیبل سے اٹھاتا آفس سے باہر نکل آیا

عجیب بہن بھائی ہیں نہ شکریہ نہ کچھ اسے عترت کا رویہ بھی یاد آگیا...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

موبائل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے وہ واش روم کی طرف بڑھ گئی

....

گارڈ نے گیٹ کھولا تو عترت بھاگتی ہوئی لاؤنج میں پہنچی...

اماں بی اماں بی.... وہ روتے ہوئے پکار رہی تھی..

اللہ رحم عالیہ بیگم عترت کی آواز پر جلدی سے کمرے سے باہر نکلی..

ماں کو دیکھتے ہی عترت ان سے لپٹ گئی اور رونا شروع کر دیا

عالیہ بیگم کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا آج تک عترت نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا

دبیر کہاں ہے؟؟؟ اچانک عالیہ بیگم کو خیال آیا کہ عترت کیسے آئی ہے؟؟؟

وہ بھائی مجھے لینے نہیں آئے... روتے روتے عترت نے ساری بات اماں بی کو بتادی....

اچھا..... وہ لمبا سانس کھینچ کر

جبکہ عترت ابھی تک رو رہی تھی

تم رو کیوں رہی ہو؟؟ بس کرو اب...

اللہ بھلا کرے ان کا...

جیسے ہی اماں بی نے کہا...

عترت کو ہالہ کا خیال آیا وہ چپ ہو کر اماں بی کو دیکھنے لگی..

اب کیا ہوا؟؟؟ عالیہ بیگم نے عترت کو یوں ایکدم چپ ہوتے دیکھ کر کہا

اماں میں نے ان لوگوں کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا نہ ہی اندر بلوایا کھانے کا وقت ہو رہا تھا...

عترت کو سخت افسوس ہو

....

جیسے ہی بلیک مرسڈیز گیٹ پر رکی...

عترت بھاگی بھاگی باہر آئی

دبیر نے گاڑی وہی روک کر چابیاں گارڈ کو دی جس کا مطلب تھا تم پارک کر دو

اور جلدی سے عترت کو اپنے ساتھ لگالیا...

بھائی کے گلے لگتے وہ پھر رونے لگی...

ایم سوری میری گڑیا...

دبیر عترت کو مسلسل سوری بول رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کے سر کے بوسہ بھی لے رہا تھا.

دونوں بہن بھائی ایک ساتھ لاؤنج میں داخل ہوئے...

عالیہ بیگم کی نظر ان پر پڑی تو برسنے لگیں..

اگر تم دونوں بہن بھائی کا رومنس ختم ہو گیا ہو تو کھانا کھالیتے ہیں...

دبیر نے عترت کی طرف دیکھا اور پھر اماں بی کی...

ابھی تک کھانا نہیں کھایا چار بج رہے ہیں...

اسی حیرت ہوئی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پہلے آپ کی لاڈلی کو چپ کرانے میں اتنا وقت لگا پھر مہارانی فرماتی ہیں بھائی ساتھ کھانا کھاؤں گی...

اب بولو میں کیا کروں...

مجھ بوڑھی کو بھی بھوکا رہنا پڑا...

اماں بی نے دبیر کو عترت کی شکایت لگائی

چلو اٹھو شاباش میں خود تمہیں کھانا کھلاتا ہوں

ڈائننگ ٹیبل پر تینوں کھانا کھا رہے تھے.

پتہ بھائی میں کیوں اتنا رو رہی تھی...؟؟؟؟

عترت نے معصوم شکل بنا کر کہا...

کیوں.....؟؟؟ دبیر نے چاول کا چمچہ منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا

ایک تو بھائی میرا موبائل ٹوٹ گیا تھا مجھ سے.......

عترت نے جان بوجھ کر ہالہ کا نام نہیں لیا...

دوسرا مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ اگر میں بائیک سے گر گئی تو مجھے چوٹ بھی لگے گی اور لوگ میرا مزاق بھی بنائے گے...

عترت نے سچ بولتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں تم میرا فون لے لو.....

جیسے ہی دبیر نے یہ الفاظ کہے...

حالہ کو جھٹکا لگا...

بھائی آپ والا فون...اتنا مہنگا

اسے یقین نہیں آ رہا تھا...

تم رکھ لو میں نے ویسے ہی اور لینا ہے..

دبیر نے مسکرا کر جواب دیا.اس کے ذہن میں رائحہ کی آواز گونج رہی تھی.

"آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کو اپنا فون تبدیل کر لینا چاہیے"

عترت کی آواز نے دبیر کو ہوش میں لایا..

پتہ بھائی حالہ بی بہت اچھی ہیں اور پیاری بھی...

حالہ کا ذکر کرتے ہوئے عترت کی آنکھوں میں عجیب چمک تھی جسے اماں بی اور دبیر دونوں نے ہی نوٹ کیا

پیاری کا تو پتہ نہیں لیکن اچھی تو وہ ہیں دبیر نے اپنی فون کال کے بارے میں بتا...

اسے افسوس ہوا کہ شکریہ بھی ادا نہیں کیا لیکن وہ یہ بات عترت کو بتا کر مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا آگے ہی وہ گلٹی فیل کر رہی تھی.

عترت حالہ کے بارے میں دبیر کو ایک ایک بات بتا رہی تھی جو دبیر دلچسپی سے سن رہا تھا.

مگر اماں بی بظاہر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کچھ اور سوچ رہیں تھی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....

نرمین جب بھی اداس ہوتی تو شاعری پڑھتی یا لکھتی...

اب بھی وہ اپنا پسندیدہ کام کر رہی تھی. یعنی اپنی ڈائری میں نظم لکھ رہی تھی

آج بارش ہوئی
میں نے تھاما قلم

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
سلگا سلگا سا من

لکھنا چاہا مگر
لفظ مانے نہیں

اے میرے ہمنشیں
سوچ کی سرزمیں

تیری یادوں کی ایسی
چلی پھر ہوا

لفظ ملنے لگے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہاتھ ہلنے لگے

یاد میں پھر تیری
دل کی سوکھی زمیں

کچھ ایسے تر ہوگئی
میں پھسلنے لگی

یاد کر کے پھر تجھے
من مچلنے لگا
تیری دید کے لیے
آنکھ روتی رہی
دیر تک پھر جان جاں
بارش ہوتی رہی ۔۔۔
بارش ہوتی رہی ۔

دروازے پر دستک ہوئی...

چھوٹی بی بی یہ انویلپ کوئی صاحب دے کر گئے ہیں کہتے ہیں. اپنی بی بی کو دے دیں.

دینو بابا لفافہ زمین کو دے کر چلے گئے

نرمین نے انویلپ کھولا

پیپر پر تحریر واضح الفاظ میں لکھی تھی اور جسکی لکھائی میں تھی نرمین وہ اندھیرے میں بھی پہچان سکتی تھی

"ان پندرہ دنوں میں تم نے میرا جتنا دماغ خراب کرنا تھا کر دیا ہے. اب میری بات غور سے سنو... عشق کا آٹھواں مقام بھی ہوتا ہے اور وہ ہے

کڈنیپ

اگر تم چاہتی ہو میں اس مقام پر نہ پہنچوں تو تیس سیکنڈ کے اندر اندر مجھے unblock کرو ورنہ میں اگلے تیس سیکنڈ لگاؤں گا عشق کے آٹھویں مقام پر پہنچنے میں".....

تحریر پڑھتے ہی نرمین کے منہ سے بے ساختہ نکلا...

"حنین"

نرمین فطرتاً ڈرپوک لڑکی تھی وہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ڈر جاتی تھی. حنین کو یہ بات معلوم تھی اور وہ اکثر اپنی بات منوانے کے لیے اس کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھاتا...

نرمین نے جیسے ہی حنین کو unblock کیا میسج ٹون بجی

اب جلدی سے اچھے بچوں کی طرح مجھے اپنی شکل دیکھاؤں؟؟؟(حنین)

میں کل یونی آؤں گی.(نرمین)

میں ابھی کی بات کر رہا ہوں سمجھ نہیں آ رہی. جلدی سے باہر آؤ.....(حنین)

اتنی تیز بارش ہے مجھے سردی لگ جائے گی

پلیززززز حنین تمہیں معلوم ہے مجھے فلو ہو جاتا ہے نرمین نے مسکین سی شکل بنا کر میسج ٹائپ کیا

چلو ٹھیک ہے. تمہاری مرضی

Choose the one option

1. Flue

2. Kidnap

حنین کا میسج موبائل سکرین پر جگمگایا اس کی آنکھوں کی طرح...

نرمین بیچاری مرتی کیا نہ کرتی اٹھ کر نیچے گیٹ کی طرف چل پڑی.

لاؤنج میں سے گزرتے ہوئے میڈ کو چائے اور انڈے ابالنے کا کہا

باہر شدید بارش ہو رہی تھی. اور حنین سوئیٹر کہنیوں تک اوپر کیے بڑے مزے سے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا جیسے ہی نرمین کی نظر حنین پر پڑی وہ چیخ پڑی.....

پاگل ہو...؟؟؟

بیمار ہونا ہے..؟؟

اندر آؤ....

کہتی ہوئی واپس مڑی پیچھے پیچھے حنین بھی اندر داخل ہو گیا. مگر لاؤنج میں پہنچنے سے پہلے ہی نرمین کو آواز دے کر روکا.. ....

نرمین میں تو تمہیں دیکھ کر چلا جاتا

میرا مسئلہ اتنا ہی تھا کہ تم مجھے unblock کر دو

پر مام نے کہا ہے کہ تمہاری نظر بھی اتارنی ہے

وہ اپنی گول مٹول آنکھیں مٹکا کر کہہ رہا تھا

نرمین نے نا سمجھی کے انداز میں مڑ کے حنین کو دیکھا.....

جو ہاتھ پیچھے باندھے کھڑا تھا

تو پھر اتار لوں تمہاری نظر.......

اور ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہا تھا

نرمین حنین کو نہ تو کہہ نہیں سکتی تھی......

بس ہلکا سا سر ہلا دیا

مگر اگلے ہی پل اس کی روح فنا ہو گئی

. حنین نے پیچھے سے اپنا ہاتھ آگے کیا تو اس کے ہاتھ میں کالے بیل کا کٹا ہوا "سر" تھا. گردن پر

خون تھا بارش کے قطرے پڑنے کی وجہ سے وہ ٹپک رہا تھا اتنی موٹی موٹی آنکھیں، بڑے بڑے

سینگ اور زبان منہ سے لٹک رہی تھی

حنین نرمین کی طرف بڑھا....

مام نے کہا تھا سات چکر نرمین کے گرد اس سر کے کاٹنے ہیں.

اور ہر چکر میں یہ سر زمین کے سر ساتھ ٹچ بھی کرنا ہے.

پھر کبھی اسے نظر نہیں لگے گی اور تمہیں تو پتہ ہے میں اپنی ماں کا کتنا فرمابردار ہوں.......

وہ دل جلانے والی مسکراہٹ سے نرمین کی طرف دیکھ رہا تھا جو خوف سے زرد پڑ چکی تھی

حنین پلیززززا ایک سردی دوسرا ڈر وہ بری طرح کانپ رہی تھی

تم کیا چاہتی ہو...؟؟؟

میں تمہاری خاطر اپنی ماں کی نافرمانی کروں....؟؟؟

وہ اپنی گول مٹول آنکھوں میں بلا کی معصومیت لے کر پوچھ رہا تھا

جب کہ نرمین کی حالت قابل رحم تھی.

تب حنین نے محسوس کیا کہ اگر مزید نرمین کو ڈرا تو یہ بے ہوش بھی ہو سکتی ہے اور لینے کے دینے بھی پڑ سکتے ہیں.

اس لیے اس نے ہمدردانہ نظروں سے نرمین کو دیکھتے ہوئے کہا

چلو ٹھیک ہے میں ماں کی بات تمہاری خاطر نہیں مانتا مگر میری ایک شرط ہے...

نرمین کانپتے ہوئی بولی

کی.کی.کی.کیاااااا؟؟؟

تم مجھے دو منٹ میں سو بار پیپر پر لکھ کر دو کہ آئندہ مجھے بلاک نہیں کرو گی.....

مگر اتنے تھوڑے ٹائم میں کیسے..؟؟؟ نرمین کو شرط عجیب لگی

ٹھیک ہے پھر میں تمہاری نظر اتار لوں... حنین نے کہتے ساتھ ہی بیل کا سرا اوپر اٹھایا........

نہیں رکو.......

میں لکھتی ہوں نرمین کہتے ساتھ ہی جلدی سے اندر گئی اور ٹیلی فون سٹینڈ پر پڑی ڈائری اور پن اٹھا لائی.

چلو تمہارا ٹائم شروع ہوا. حنین نے گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا

بارش میں اور تیزی آگئی تھی ٹھنڈی ہوا بھی چلنے لگی تھی

نرمین نیچے لاؤنج کی سیڑھیوں پر بیٹھی جلدی جلدی کانپتے ہاتھوں سے لکھ رہی تھی

جبکہ حنین اسے مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ ڈرپوک لڑکی بھی اللہ کی ایک رحمت ہوتی ہے جیسے یہ بارش.....

چلو ٹائم اوور ہوا تمہارا....

بتاؤ کتنی دفعہ لکھا........

حنین نے انگلی کے اشارے سے اسے لکھنے سے روکا...

نرمین نے بیچارگی سے منہ بنایا...

حنین میں نے بہت کوشش کی ہے مگر صرف تیس بار لکھا گیا... سوری

وہ تقریباً رو دینے کو تھی سردی سے اس کے اتھ پاؤں اور ہونٹ نیلے ہو رہے تھے

اچھا چلو ٹھیک ہے حنین نے احسان کرنے والے انداز میں کہا..

نرمین نے سکھ کا سانس لیا

چلو اب اندر آ جاؤ....

میں نے تمہارے لیے چائے اور انڈے بوائل کروائے ہیں تم بارش میں پوری طرح بھیگ چکے ہو...

نرمین نے نرمی سے کہا جو اس کی شخصیت کا خاصا تھا

نہیں شکریہ مجھے دیر ہو رہی ہے

اور ہاں اب تم نے یہ کاغذ اپنے کمرے لی کبڈ پر چسپاں کرنا ہے اور دن میں تین بار اس کاغذ کو پڑھنا ہے. تا کہ تمہیں یاد رہیے کہ آئیندہ حنین ملک کو بلاک نہیں کرنا

ٹھیک ہے

نرمین نے صرف اثبات میں سر ہلایا

اور ہاں یہ لو... حنین نے پینٹ کی جیب سے کچھ دوائیاں نکال کر نرمین کو دیں. دوائیاں اچھی طرح پیک ہونے کی وجہ سے گیلی ہونے سے بچ گئیں

یہ کس کی دوائی ہے...نرمین نے پوچھا

تمہاری... حنین نے سنجیدگی سے کہا

مگر مجھے کیا ہوا ہے....؟؟؟نرمین کو حیرت ہوئی

ہوا نہیں... مگر ابھی تھوڑی دیر میں ہو جائے گا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اب کی بار حنین کے الفاظ میں شرارت تھی

کیا....؟؟؟نرمین ابھی بھی نا سمجھی سے بولی

نزلہ،زکام،اور بخار

مسکرا کر جواب دیتے حنین پلٹا اور گیٹ سے باہر نکل گیا

....

زریاب کی گاڑی اسلام آباد ٹول پلازہ پر کھڑی تھی جب حنین کی کال آئی...

ہیلو...زریاب نے کال اٹینڈ کی

کہاں ہے تو نکمے......حنین کی شرارتی آواز آئی

اسلام آباد ٹول پلازہ...زریاب نے جواب دیا

شکر ہے تو آ گیا...اجازت دے دی تھی پیرنی نے.....بد عاؤں کے ساتھ... حنین مزے لے کر کہہ رہا تھا

چل بکواس نہ کر مطلب کی بات بول...زریاب کو ماہ نور کے لیے برا لگا حنین کا یہ کہنا..

اچھا تو اپارٹمنٹ پہنچ کر میرے لیے چائے بنا اور اگر ساتھ میں انڈے بھی ابال دے تو مزا آ جائے گا..

حنین نے کہا

خیریت.....انکل نے گھر سے نکال دیا اس موسم میں..؟؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کیا کارنامہ اب کی بار سرانجام دیا ہے..؟؟؟؟زریاب نے ہنستے ہوئے کہا

کارنامہ تو سرانجام دیا ہے....

حنین کے ذہن میں نرمین کا چہرہ آگیا....

مگر آکر بتاؤں گا میں آدھے گھنٹے تک پہنچ رہا ہوں...

یہ کہتے ہی حنین نے فون بند کر دیا

زریاب نے حیرت سے فون دیکھتے ہوئے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا. پتہ نہیں اب کس کی شامت آئی ہے حنین کے ہاتھوں.....

اور وہ ٹول پلازہ کراس کر کے اسلام آباد میں داخل ہو گیا

....

دبیر کسی کام سے مارکیٹ آیا تھا پھر کسی سوچ کے تحت خود فون کی تلاش کرنے لگا کافی گھومنے پھرنے کے بعد آخر کار اسے اپنی مطلوبہ چیز یعنی iphone-8 -plus مل گیا.....

وہ خوشی خوشی اپنی گاڑی میں بیٹھا سم تبدیل کر کے فون کے فیچر چیک کر رہا تھا اور دل میں رائحہ کی چوائس کو داد دے رہا تھا فون مہنگا ضرور تھا مگر تھا زبردست....

اتنے میں کسی نے گاڑی کا شیشہ بجایا...دبیر نے سرسری سی نظر سے شیشہ کو دیکھا اور پھر موبائل کی طرف متوجہ ہوا.....

یہ کیا وہ چونکا....

مجھے اب وہ نظر بھی آنے لگ گئی ہے.....

اسے لگا گاڑی کا شیشہ رائحہ بجا رہی ہے....

اتنے میں پھر شیشہ بجنے کی آواز آئی..دبیر نے گاڑی کا ڈور کھولا تا کہ اس کی اپنی بھی تصیح ہو جائے

کیونکہ گاڑی آٹو لاک تھی اس لیے باہر سے دروازہ نہیں کھولا جا سکتا تھا

مگر دروازہ کھلتے ہی دبیر حیران رہ گیا...

وہ واقعی ہی ڈاکٹر رائحہ تھی

کیسے ہیں....؟؟؟؟؟؟

رائحہ نے فرینٹ پر بیٹھے ہی بڑے دوستانہ لہجہ میں پوچھا...

دبیر اس کی اچانک آمد پر حیران تھا اوپر سے اس کا رویہ اسے کچھ سمجھ نہیں آئی.....

جواب دینے کی بجائے الٹا سوال پوچھا...

آپ ڈاکٹر رائحہ ہی ہیں نا..؟؟؟

جی بلکل....رائحہ نے جواب دیا

دبیر نے محسوس کیا کہ ہسپتال کی نسبت رائحہ کا رویہ آج کافی دوستانہ ہے جو کسی خطرے کی گھنٹی

ہے. لیکن اب وہ پہلے سے نارمل تھا.

وہ یہ بھول گیا تھا کہ رائحہ کے ساتھ نارمل رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے

آپ یہاں کیسے..؟؟؟دبیر نے پوچھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جیسے آپ..؟؟ مسکرا کے جواب دیا

نہیں میرا مطلب ہے میں تو یہاں شاپنگ کے لیے آیا تھا اور آپ..؟؟؟

دبیر نے بات آگے بڑھائی اس مزا آرہا تھا بات کرنے میں....

میں بھی اسی لیے آئی ہوں کیونکہ یہاں کوئی فری میڈیکل کیمپ تو لگا نہیں ہوا.....

مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی

دبیر کو حنین کی بات یاد آگئی

"اگر لڑکی بغیر کسی وجہ کے مسکرائے تو سمجھو گڑ بڑ ہے"

گاڑی میں اب تھوڑا باتوں کا وقفہ آیا. جسے رائحہ نے توڑا

ہم ڈاکٹر بھی انسان ہی ہوتے ہیں ہماری بھی سوشل لائف ہوتی ہے جیسے ایک عام انسان کی..

دبیر نے نوٹ کیا کہ جب سے رائحہ گاڑی میں بیٹھی ہے وہ وقفہ وقفہ سے بیک مرر میں دیکھ رہی ہے....

استنے مین ایک red colour

کی sports car قریب سے گزری جس میں دو لڑکے بیٹھے تھے. جنھوں نے دبیر کو کافی گھور کر دیکھا.....

اچھا تو یہ بات تھی....دبیر کے چہرے پر مسکراہٹ پہلی بار آئی

اچھا آپ ان لڑکوں سے بچنے کے لیے میری گاری میں بیٹھین؟؟؟

دبیر نے رائحہ کو دیکھتے ہوئے کہا

جی بلکل.... خلاف توقع سچ جواب آیا جس کی دبیر کو امید نہین تھی.

آپ کو مجھ سے ڈر نہیں لگا.....

اگر میں اب آپ کو جانے نہ دو تو..

ابھی دبیر کا جملہ پورا نہیں ہوا تھا کہ رائحہ دبیر کی طرف بڑھی اور اس کے بلکل قریب ہو گئی. دبیر رائحہ کی ایسی حرکت کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے ایک دم پیچھے سیٹ ساتھ لگ گیا.

رائحہ نے سٹیرنگ کے نیچے سے گاڑی کا door unlock کیا اور جلدی سے نیچے اتر گئی یہ سب اتنا اچانک تھا کہ دبیر کو سمبھلنے کا موقع نہ ملا

اب رائحہ گاڑی کے door ساتھ لگی سیریس کھڑی تھی

وہ اپنی پہلی والی ٹون میں واپس آچکی تھی

مسکراہٹ کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا.

دیکھو مسٹر پہلی بات یہ کہ دو کی نسبت ایک کا مقابلہ کرنا آسان ہوتا ہے اس لیے مجھے تم سے ڈر نہین لگا

دوسرا تم اپنی گاڑی بدلو اس پر بہت سکر یچ پڑے ہوئے ہیں مجھے تو اس کا انجن بھی اور یجنل نہیں لگ رہا ابھی بیچ دو ورنہ اچھی قیمت نہین ملے گی.

رائحہ نے ناقدرانہ سی نظر دبیر کی بلیک مرسڈیز پر ڈالی...

جو کے دبیر کو سخت ناگوار گزری

ابھی وہ کچھ کہنے کے لی منہ کھول ہی رہا تھا کہ گاڑی کا دروازہ زور سے بند ہوا اور رائحہ کا آخری جملہ

دبیر کے کانوں میں گونجا

"آپ کو نہیں لگتا آپ کو اپنا پرفیوم بھی تبدیل کرنا چاہیے"

اسکیوزمی........

دبیر نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے رائحہ کو روکا

جی....رائحہ مڑی

مجھے latest perfeume کے بارے میں اتنی معلومات نہیں

پلیززز آپ کچھ برینڈ کے نام بتا دیں تا کہ مجھے تبدیل کرنے میں آسانی ہو..

دبیر نے رائحہ کو شرمندہ کرنے کی کوشش کی...

کیونکہ وہ جانتا تھا ایک لڑکی کو men پرفیومز کے بارے میں کچھ زیادہ پتہ نہین ہوگا

مگر رائحہ کے جواب نے ایک دفعہ پھر دبیر کے طوطے اڑا دیے

میں اپ کو پانچ مشہور men برینڈز بتا دیتی ہوں آپ ان میں سے چیک کر لیں.

1. Calvin Klein

2.Yves Saint Laurent

3.Dolce & Gabbana

http://bestnovelscollection.blogspot.com

4.Giorgio Armani

5.Burberry

ویسے مجھے ان ٹاپ فائف فرفیومز میں تیسری اور پانچویں brands بہت پسند ہیں آگے آپ کی مرضی....

ڈاکٹروں کے انداز میں مشورہ دیتی اب وہ جا چکی تھی

....

دبیر کو رائحہ پر بہت غصہ آ رہا تھا. ہر کسی سے اپنی تعریفیں سنتا آیا تھا لوگ اسے اور اس کی چیزوں کو سراہتے تھے. مگر وہ ہر بار اسے تضحیک کا نشانہ بناتی ہے سڑکوں پر بغیر وجہ کے گاڑی گھماتے شام ہو گئی تھی اور بارش بھی تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی دبیر نے ایک ہوٹل کی پارکنگ میں گاڑی روکی

پاگل بلکل پاگل...

دبیر نے سٹرینگ پر مکے مارے..

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اپنا غصہ کیسے نکالے..

وہ ایک دفعہ پھر اس کی بے عزتی کر گئی تھی...

دبیر نے زریاب کو کال کی...

زریاب اس وقت راستے میں تھا دبیر کی کال پر چونکا..

ہیلو کافی مصروف انداز میں بولا

جب کہ دوسری طرف سے دبیر کی غصہ سے بھری آواز ابھری

پاگل ہے بالکل پاگل ہے...

گھر سے لڑ کر آتی ہے. اور مجھ پر شروع ہو جاتی ہے. اسے میری ہر چیز میں خرابی نظر آتی

ہے... دبیر نے اونچا اونچا بولنا شروع کیا..

زریاب کو کچھ سمجھ نہین آیا

کون...؟؟؟

پاگل....؟؟؟

وہ صرف اتناہی کہہ سکا

وہ بلکل حنین ہے حنین

دبیر پھر بولا

کون حنین ہے؟؟

اب کی بار زریاب الجھن کا شکار ہوا اسے کچھ سمجھ نہین آ رہی تھی آج سے پہلے دبیر نے کبھی اس

طرح بات نہیں کی تھی

یارررررر

وہ لڑکی پاگلوں کی ڈاکٹر ہے شاید مگر.....

وہ کبھی بھی کسی کو بھی کسی بھی وقت پاگل کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے.

زریاب میں پاگل ہو جاؤں گا اگر اب مجھے وہ دوبارہ ملی تو...

دبیر کو خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہتا جارہا ہے اسے شدید دکھ تھا کبھی کسی صنف نازک نے اس طرح اس کی تذلیل نہیں کی تھی

دبیر رک میں آتا ہوں مجھے تیری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی..

زریاب اب کی بار سچ مچ پریشان ہو گیا تھا.

دبیر نے اپنی کنپٹی سہلاتے ہوئے کود کو نارمل کرنے کی کوشش کی..

میں ٹھیک ہوں......

اب کی بار اسکی آواز نارمل تھی

چل پھر بات کرتا ہوں اور زریاب کی بات سنے بغیر کال کاٹ دی

....

زریاب اپاٹمنٹ میں داخل ہوتے سیدھا اپنے کمرے میں گیا.

ڈریسنگ ٹیبل پر گھڑی اتار کر رکھی اور موبائل بھی، الماری سے کپڑے نکالے اور جوتے اتار کر سلیپر پہنے اور واش روم میں فریش ہونے چلا گیا.

ابھی وہ فریش ہو کر نکلا ہی تھا کہ اس کا موبائل بجنے لگا. لگتا ہے حنین کی کال ہے زریاب زیرِ لب

بڑبڑایا.اور موبائل اٹھانے لگا جس پر

Dabeer calling....

لکھا آرہا تھا

ہیلو...زریاب نے خوش دلی سے کہا

کہاں تک پہنچا ہے....؟؟؟ یا ابھی تک تجھے گاؤں کی ہوائیں سلام کہہ رہیں ہیں. دبیر پہلے کی نسبت

اب فریش لگ رہا تھا

نہیں یاررر...فلیٹ پر ہوں. حنین کی کال آئی تھی کہہ رہا تھا چائے بنا اور انڈے بھی ابال میں آرہا

ہوں تھوڑی دیر میں...

زریاب فون پر دبیر کو بتاتے ہوئے کچن میں پہنچ چکا تھا.

کیوں خیریت..؟؟؟اس وقت تیرے پاس کیون آرہا ہے...دبیر نے قدرے حیرت سے پوچھا

پتہ نہیں آئے گا تو کچھ پتہ چلے گا.زریاب نے کہا

زریاب وہ میں نے تجھ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے مگر حنین کے سامنے نہیں.....

دبیر نے رازدلانہ لہجے مین کہا

ٹھیک ہے پھر کل آفس میں بات کرتے ہین. مگر ابھی تو آ کتنے دن ہوئے اکٹھے چائے نہیں

پی..زریاب نے کہا

اچھا آتا ہوں...بائے

کہتے فون بند کر دیا

زریاب کی کوکنگ بہت اچھی تھی وہ کالج کے زمانے سے ہی کوکنگ کر رہا تھا اور اپنے فلیٹ کے سارے کام بھی خود ہی کرتا تھا صرف کپڑے لانڈری والے کو جاتے اور وہیں سے پریس ہو کر آتے.

زریاب نے ابھی ایک چولہے پر چائے اور دوسرے پر انڈے ابالنے کے لیے پانی رکھا ہی تھا کہ کسی نے گھنٹی پر ہاتھ رکھا اور پھر اٹھانا بھول گیا..

زریاب نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا...اور پھر ساتھ ہی اس کا اپنا منہ کھل گیا

تو اتنا گیلا کیسے ہو گیا..؟؟؟

کہاں سے آ رہا ہے..؟؟

پیدل آیا ہے کیا...؟؟؟

تیری گاڑی کدھر ہے..؟؟؟

ابھی وہ اور بولتا مگر حنین نے اس کی بات کاٹ دی....

کیا بیویوں کی طرح بحث کر رہا ہے سائیڈ پر ہو اور خود زریاب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

زریاب دروازہ بند کرتا حنین کی طرف گیا. جو زریاب کی الماری سے اب کپڑے نکال رہا تھا. زریاب کو دروازے میں کھڑا دیکھ کر بولا.......

میرے واش روم سے واپس آتے چائے اور انڈے لے آ...اگر مجھے زندہ دیکھنا چاہتا ہے تو سخت

سردی لگ رہی ہے کہتا ہوا...

واش روم کی طرف بڑھ گیا

زریاب ٹرے میں چائے اور انڈے سجائے کمرہ میں داخل ہوا لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر مبہوت رہ گیا..

حنین ابھی ابھی واش روم سے نکلا تھا کالی شلوار قمیض اور سرخ ولوٹ کی واسکٹ میں وہ غضب کا لگ رہا تھا ماتھے پر کچھ گیلے بال چمک رہے تھے. جو اس کے حسن کو مزید چار چاند لگا رہے تھے.

حنین شلوار قمیض نہیں پہنتا تھا صرف پینٹ شرٹ پہنتا تھا.اس لیے زریاب کو حیرت ہو رہی تھی

حنین نے جب اپنی طرف زریاب کو یوں ساکت کھڑے دیکھا تو بول پڑا....

کس طرح دیکھ رہا ہے میں کوئی تیری بیوی نہیں جو شادی کے دوسرے دن نہا کر نکلی ہوں....

اور ڈریسنگ ٹیبل سے برش لے کر بالوں مین پھیرنے لگا.

حنین کی بات پر زریاب نے قہقہ لگایا اور ٹرے ٹیبل پر رکھ دی...

یاررر...

حنین قسم سے بہت پیارا لگ رہا ہے تو شلوار قمیض پہنا کر.اس وقت تو کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا ہے.

زریاب نے کھلے دل سے اسے سراہا...

اتنے میں ڈور بل بجی

لگتا ہے دبیر آگیا.

کہتے ساتھ زریاب ڈور کی طرف بڑھا.....

توقع کے عین مطابق دروازہ کھلتے ہی دبیر اندر داخل ہوا زریاب سے ملا. اب دونوں کمرے میں اگے پیچھے داخل ہوئے

مگر اب دبیر کی حنین پر نظر پڑتے ہی وہی حالت تھی جو تھوڑی دیر پہلے زریاب کی تھی.

دبیر کو یوں اپنی طرف دیکھتے ہوئے حنین کو غصہ آگیا..

تم دونوں نے میرا ریپ کرنا ہے کیسی گندی نظروں سے دیکھ رہے ہو جب کہ زدیاب صوفے پر بیٹھا ہنس رہا تھا.

حنین تو کتنا پیارا لگ رہا ہے.

دبیر نے کہتے ہوئے حنین سے ہاتھ ملایا اور زریاب کے ساتھ بیٹھ گیا

جبکہ حنین نیچے کارپٹ پر ہیٹر کے سامنے بیٹھنے لگا

چل چائے پکڑا اور انڈے کی پلیٹ بھی دے.

حنین نے زریاب سے کہا

زریاب نے باری باری دونوں کو چائے دی جبکہ انڈوں پر حنین نے قبضہ کر لیا...

گاؤں میں سب خیریت تھی. دبیر نے زریاب کی طرف دیکھتے پوچھا.

ہاں یارررر.... شکر ہے اللہ کا

تیری پیرنی کیسی ہے...؟؟؟

حنین نے سوال کیااور ساتھ شرارت سے مسکرایا

اس کی شرارت سمجھ کر زریاب نے جواب دیا

"جیسی پہلے تھی بلکل ویسی ہے".

یعنی... بتمیززززز

حنین نے زریاب کو دیکھ کر کہا

اور آنکھیں مٹکائی

حنین بازززز آجا... کتنی دفعہ منع کیا ہے تجھے اثر کیون نہیں ہوتا

زریاب نے مصنوعی غصہ سے کہا

اب ہر کوئی نرمین تو نہیں ہوتا...وہ بیچاری معصوم سی تیرے ہتھے چڑھ گئی ہے..دبیر نے لقمہ دیا

واہ کیا بات ہے معصوم اور نرمین...

اچھی خاصی بدمعاشیاں کرتی ہے میرے ساتھ پتہ نہیں تم لوگوں کو معصوم کیسے لگتی ہے.یہ جو میں

اتنا گیلا ہوا ہوں اسی کی مہربانی ہے.......

اتنا کہتے ہی حنین نے پورا واقعہ سنادیا...

افسوس ہے تجھ پر...زریاب نے سر مارتے ہوئے کہا

اب کبھی بلاک نہیں کرے گی

ورنہ جو عشق کا نواں مقام ہے بڑا خطرناک ہے میں سیدھا اس پر پہنچوں گا...

حنین نے جواب دیا وہ ساتھ ساتھ انڈوں سے انصاف بھی کر رہا تھا

یار یہ تجھے عشق کے مقام کیسے پتہ چلتے ہیں..؟؟؟

زریاب نے پوچھا

جبکہ دبیر بظاہر چائے پی رہا تھا لیکن ذہن میں رائحہ کا خیال آ رہا تھا ان دونوں کی باتیں سنتے...

بیٹا جی... یہ جو عشق کے مقام ہیں نا یہ میرے جیسے مردوں کے لیے ہیں... تیرے جیسے رن مرید اس زمرے میں نہیں آتے....

اور قہقہ لگایا....

تو رن مریدی کی آخری سٹیج پر ہے.......

حنین نے زریاب پر پورا تبصرہ کر دیا.

اب زریاب نے پھیکی سی مسکراہٹ سے حنین کو دیکھا اور کہا.....

میں نے بھی کچھ تو کیا ہو گا..؟؟؟ وہ پاگل تو نہیں ہے...؟؟؟ جو مجھے ایسا کہتی ہے...؟؟؟ میں یہی deserve کرتا ہوں..

اب کی بار زریاب بہت سنجیدہ تھا. جسے حنین اور دبیر نے نوٹ کیا

اچھا چھوڑو کن باتوں میں الجھ گئے ہو مجھے دیر ہو رہی ہے دبیر نے موبائل پر ٹائم دیکھتے ہوئے پیالی ٹرے میں رکھ دی اور جانے کے لیے کھڑا ہو گیا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ایک منٹ، ایک منٹ تو نے اپنا موبائل کب تبدیل کیا..؟؟؟

حنین نے پوچھا

آج ہی... دبیر نے جواب دیا

واہ کیا بات ہے تیری اور تیری چوائس کی..... حنین نے ستائشی نظروں سے فون کو دیکھا

دبیر حنین اور زریاب سے ملتا کمرے سے باہر آ گیا

یار مجنوں مجھے وہاں سے میرا موبائل پکڑا زرا خبر لوں....؟؟؟

خبر لوں.... یا خبر دوں...؟؟

زریاب نے موبائل حنین کو دیتے پوچھا

نہیں اس کی لینی ہے وہ جو نازک مزاج ہے مجھے کیا ہونا ہے میں ٹھیک ہوں...

حنین نے فون پکڑتے جواب دیا

زریاب برتن اٹھاتے کچن میں جانے لگا جب حنین نے کہا مجھے تکیہ اور کمبل بیڈ سے پکڑا دے اور جاتے ہوئے لائٹ آف کر دے

زریاب کے کمرے سے نکلتے ہی حنین نے نرمین کو کال کی.

دوسری بل پر ہی کال اٹینڈ ہو گئی.

کیسی ہو؟؟؟ حنین نے پوچھا

ٹھیک ہوں..؟؟ نرمین کی آواز میں فلو کے واضح آثار تھے

لگ تو نہیں رہا..؟؟ حنین کا اشارہ فلو کی طرف تھا

یہ بھی تمہاری مرہون منت ہے. نرمین نے جواب دیا

حنین نے قہقہ لگایا... تو نہ الٹے کام کیا کرو.. نہ سزا ملا کرے

اور کچھ کہ بس.... نرمین نے ناراضگی سے کہا

ناراض ہو...؟؟؟ میں آؤں. حنین نے پوچھا

نہیں ناراض.... مہربانی فرما کر تم نہ آنا. دوسری طرف سے فوراً جواب آیا

ارے اتنا غصہ... ہر بار نظر اتارنے تھوڑا آؤں گا... بندہ منانے بھی آسکتا ہے. عاجزی سے کہا حنین نے

نہیں میں تمہارا آنا afford نہیں کر سکتی.. آواز میں خفگی تھی

چلو مرضی ہے تمہاری... آرام کرو

بائے

حنین نہیں کہتے ہوئے کال بند کر دی

پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد نرمین کو میسج کیا

I am sorrryyyy😩😩😩

اور موبائل سائیڈ پر رکھ کر کمبل اوڑھنے ہی لگا تھا کہ میسج ٹون بجی نومین کا ریپلائے تھا

سنو بہت برے ہو تم!!!!_____

پر تم سے اچھا بھی کوئی نہیں لگتا😍!!!_____

حنین نے مسکراتے ہوئے کمبل اوڑھ لیا

....

ماہ نور صوفے پر سر ٹکائے باہر لان میں برستی بارش کو دیکھ رہی تھی.اس کی آنکھوں میں بھی نمی تھی.وہ بارش دیکھتے دیکھتے دور کہیں ماضی میں کھو گئی

)ماہ نور کا ماضی(

ڈائننگ ٹیبل پر حویلی کے سب افراد ناشتہ کر رہیے تھے جب ڈرتے ڈرتے ماہ نور نے سردار حشمت علی خان سے کہا..

بابا میں آج کھیتوں میں چلی جاؤں کچھ دیر....؟؟؟

اس کی کوئی ضرورت نہیں حویلی میں ہر چیز موجود ہے باہر جا کر کیا کرو گی...؟؟

ماہ نور کی امید کے عین مطابق نہ میں جواب آیا.

اب اس نے اپنے چچا سردار دلاور علی خان کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا.اس حویلی میں ماہ نور شروع سے جس شخص کی لاڈلی تھی وہ اس کے چچا تھے جو بچپن سے ماہ نور کو بہت پیار کرتے تھے ان کی اپنی بیٹی نہیں تھی وہ ماہ نور کو اپنی بیٹی مانتے تھے.

جانے دیں بھائی صاحب.. کونسا روز روز جاتی ہے سرسوں پھولی ہوئی ہے بہار ہے کھیت

خوبصورت لگ رہیے ہیں سب بچیاں جارہی ہین اسے بھی جانے دیں.اور ہماری کونسی کسی سے دشمنی ہے جو جوں ڈر کر اپنے بچے چھپاتے پھریں.

دلاور علی نے ماہ نور کی حسب عادت حمایت کی.

اللہ نہ کرے جو ہماری دشمنی کسی سے ہو.....

اچھا چلی جاؤ پر ساتھ کمدار اور اس کی بیٹی جو عمر میں ماہ نور سے بڑی تھی نوری کو بھی لے جانا.

حشمت علی نے اجازت دیتے ہوئے تنبیہ بھی کر دی.

شکریہ بابا جان میں جلدی آجاؤں گی..

اور پیار سے چچا کو دیکھا

ناشتہ سے فارغ ہو کر سب اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے

ماہ نور نے اپنے کمرے میں آتے ہی کپڑے تبدیل کیے.

اس نے سرخ چوڑی پاجامے کے ساتھ بیلو کلر کی کامدار فراک پہنی ساتھ بلو کلر کا ڈوپٹہ جس کے کنارے سرخ کام تھا اچھے سے اوڑھ لیا.اسے تیار ہونے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی خدا نے حسن اسے بے مثال دیا تھا منہ دھو لیتی تو چاند شرماتا.

بقول شاعر

خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے

یہ نازنینوں کے بنانے سے نہیں بنتی

کمدار اور نوری کے ساتھ وہ کھیتوں میں پہنچ چکی تھی...

ہائے... نوری کتنے اچھے لگ رہے ہیں پیلے پیلے پھول.......

ماہ نور نے خوشی سے کہا

جی بی بی.. ہم تو روز ہی دیکھتے ہیں مجھے تو کچھ خاص نہیں لگتے.......

نوری نے جواب دی.

اچھا تم ادھر ٹہرو..... میں کچھ پھول توڑ لاؤں..؟؟؟

گلدستہ بنائے گے... ماہ نور کہتی ہوئی سڑک سے کھیت میں اتر گئی.

وہ پھول چنتی چنتی کھیتوں میں گھومتی کافی دور نکل گئی. جب اسے اپنے پیچھے کسی کا احساس ہوا. اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک خوبصورت نوجوان سفید شلوار قمیض اور پشاوری ٹوپی پہنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا.

کون ہو تم..؟؟؟ نوجوان نے جانچتی نظرون سے پوچھا

میں لڑکی ہوں. نظر نہیں آ رہا.

ماہ نور نے غصہ سے جواب دیا. آخر سرداروں کی بیٹی تھی ڈرنا تو سیکھا نہین تھا.

اچھا.......... میں سمجھا کوئی پری ہے.....؟؟؟ حور ہے...؟؟؟؟

نوجوان سے مسکرا کر جواب دیا

پری اور حور...؟؟؟ اس وقت....؟؟؟ یہاں...؟؟؟؟

وہ تورات میں ہوتیں ہیں. جو کہانیاں بچپن میں سنی تھیں اس حساب سے ماہ نور نے جواب دیا.

ہاں بلکل.... یہ تو اپنی اپنی نظر ہے.... کسی کو رات میں نظر آتیں ہیں.. تو کسی کو دن میں..

نوجوان نے اب دلچسپی سے ماہ نور کو دیکھتے ہوئے جواب دیا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ گاؤں کی عام لڑکی نہیں ہے. کیونکہ گاؤں والے پوٹھواری زبان بولتے تھے اردو کوئی نہیں بولتا تھا جو بولتا بھی تھا اس کا لہجہ اردو والا نہیں تھا. لیکن ماہ نور شستہ اردو بول رہی تھی جو اردو کی اعلیٰ قسم ہے

کس کی بیٹی ہو...؟؟؟؟نوجون نے پوچھا

ماہ نور نے اپنے ڈوپٹہ میں بہت سے پھول اکٹھے کر لیے تھے سوال سن کر مڑے بغیر بولی... سردار دلاور علی خان کی...اور ہاتھ کے اشارے سے بتانے لگی یہ سارے کھیت میرے بابا کے ہین.

جس پر نوجوان ہنسا پڑا.....

فلحال تو آپ چوہدریوں کے کھیت میں کھڑی ہیں. وہ جو ٹیوب ویل دیکھ رہیں ہیں اس نے انگلی سے ایک طرف اشارہ کیا. وہاں تک سرداروں کی زمین ہے آگے سے ہماری یعنی میرے بابا چوہدری محمد علی کی ہے.

اوہ... سوری.. ماہ نور کو شرمندگی ہوئی.

کوئی بات نہیں. آج سے یہ کھیت بھی آپ کے ہوئے. جب دل چاہے آجایا کرین. کوئی کچھ نہیں کہے گا.

اور آپ یہ پیلے پھول کیوں چن رہیں ہین یہ تو نفرت کی اور ناراضگی کی نشانی ہوتے ہین...؟؟؟؟

ماہ نور نے اس کی طرف منہ کر کے کہا اپنی اپنی سوچ ہے اسی کے انداز میں جس میں تھوڑی دیر پہلے نوجوان نے کہا تھا. ورنہ میرے نزدیک یہ بہار کی علامت ہین خوشی کی علامت ہیں لوگ مایوں مہندیوں پر یہی کلر پہنتے ہیں...

Interestinggggggg...

تم تو کافی دلچسپ ہو

.میرا نام چوہدری اسد علی ہے میں ابھی ایک ہفتہ پہلے انگلینڈ سے انٹاملولوجی میں ماسٹرز کر کے واپس آیا ہوں. اپنے بابا کا اکلوتا بیٹا ہون.

اسد نے ماہ نور سے اپنا تعارف کرایا

میں ماہ نور ہوں اپنے بابا کی اکلوتی بیٹی نہین ہون اور میں نے میٹرک کیا ہے دو سال پہلے...

ماہ نور نے اسی کے انداز میں جواب دیا اور ہنسنے لگی...

اسد اسے غور سے دیکھنے لگا وہ ہنستی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی بل آخر بول پڑا

تم اس وقت بلکل ladybird لگ رہی ہو..

جس پر ماہ نور کی ہنسی کو بریک لگی...

اتنی چھوٹی....اس نے اپنی آنکھین سے کھول کر کہا

ہاں اتنی چھوٹی.....وہ اپنی بات پر قائم تھا

.آگے کیوں نہیں پڑھا...؟؟؟؟ماہ نور سے پوچھا

میرے کزن نے پڑھنے نہیں دیا. کہتا ہے کالج جا کر لڑکیاں خراب ہو جاتیں ہیں. اور بابا نے بات مان لی ماہ نور نے افسوس سے بتایا.

اونہہ... یہ تو دقیانوسی سوچ ہے. اسد کو افسوس ہوا

ماہ نور اب کھیت سے نکل کر سڑک پر چڑھنے لگی جب ٹھوکر لگنے کی وجہ سے اس کے کچھ پھول نیچے گر گئے....

آپ نے میرے پھولوں کو نظر لگا دی.

پھول چنتے اسد کو دیکھ کر ماہ نور نے کہا

نظر تو لگائی ہے مگر پھولوں کو نہیں...

یہ کہتے اسد نے سارے پھول ماہ نور کے ڈوپٹہ میں واپس ڈال دیے..

اب دونوں سڑک پر چل رہیے تھے ساتھ ساتھ مگر فاصلہ پر..

آپ کل دوبارہ پھول توڑنے آئیں گی.. اسد نے کچھ بے چینی سے پوچھا

نہیں... کل تو جمعرات ہے میں تو درگاہ پر جاؤں گی. ماہ نور نے جواب دیا

آپ درگاہ کیوں جاتیں ہیں؟؟؟؟ اسد نے پوچھا

کیونکہ میں منت مانتی ہوں اور جب منت پوری ہو جاتی ہے تو پھولوں کی چادر چڑھانے جاتی ہون. ماہ نور نے کہا

اوہ.. اچھا.... اگر میں بھی منت مانو تو پوری ہو گئی؟؟؟؟

اسد نے ماہ نور کا منت پر ایمان دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں کیوں نہیں...ماہ نور نے جواب دیا

چلو پھر کل درگاہ پر ملتے ہیں. پکا تم آؤں گی نا...اسد نے تصدیق چاہی

میں تو ہر جمعرات کو جاتی ہوں اور فقیروں کو پیسے بھی دیتی ہوں.ماہ نور نے تفصیل بتائی

اچھا پھر تو میں بھی فقیر ہوں آپ مجھے بھی کچھ دیں...؟؟؟

وہ اب اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ماہ نور کو دیکھ رہا تھا

آپ دیکھنے سے فقیر تو نہیں لگتے..؟؟؟ماہ نور نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے کہا

پہلے نہیں تھا مگر ابھی تھوڑی دیر پہلے میرا سب کچھ لٹ گیا.اب اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا ہوا تھا

ابھی ابھی وہ کیسے..؟؟ماہ نور نے حیرت سے پوچھا

اسد نے اس کی آنکھوں کے سامنے اپنا ہاتھ لاتے ہوئے تین چٹکیاں بجائیں.....

اور بولا

ایسے...ایسے...ایسے...

پھر دونوں ہنسنے لگے...

وہ جو سامنے گاڑی کھڑی ہے شاید آپ کی ہے..اسد نے ماہ نور سے تصدیق چاہی

جی میری ہے....ماہ نور نے کہا

کمدار نے ماہ نور کے آتے ہی بیک ڈور اوپن کیا اور ڈرائیور اپنی سیٹ سمبھال کر بیٹھ گیا کمدار اور

نوری بھی اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے.

میں کل آپ کا انتظار کروں گا اسد نے کہتے ہوئے ماہ نور کی سائیڈ کا ڈور مسکرا کر بند کر دیا

بیک مرر میں ماہ نور اسے دیکھتی رہی یہاں تک کہ وہ نظر آنا بند ہو گیا اور اس کی جگہ دھول مٹی نے لے لی....

ماہ نور گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگی...

وہ جب بھی ماضی سوچتی یہی ہوتا.

اللہ کرے زریاب تم مر جاؤ ....

میری خوشیوں کو کھا گئے....

....

عترت نے خوشی سے اماں بی کے گلے میں اپنی بانہیں ڈال لی

اماں سچ مچ آپ جائیں گی میرے ساتھ ہالہ بی کے گھر شکریہ ادا کرنے... عترت نے جوش سے پوچھا

لڑکی تیری تسلی نہیں ہوتی کہہ تو دیا ہے اتوار کو چلیں گے اور کتنی بار کہوں تو یقین آئے گا

اماں بی نے لاڈ سے عترت کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

اماں بی اگر آپ کو ہالہ بی اچھی لگی تو بات کریں گی نا.. عترت نے صبح سے کوئی دسویں بار اپنا سوال دہرایا

کہہ تو دیا ہے کروں گی اب جان چھوڑ میری...اور ہاں کل پتہ پوچھ آنا چلیں گئے اتوار کو میں بھی دیکھو کیسی لڑکی ہے جس کی دونوں بہن بھائی تعریفیں کر رہیے ہیں.

عترت نے خوشی سے سر ہلا دیا

....

عترت آج سارا دن ہالہ کو یونی میں تلاش کرتی رہی مگر وہ نہیں ملی. بلآخر مایوس ہو کر ہسپتال جانے کا ارادہ کیا.

پہلے دن جو کچھ عترت ساتھ ہوا اس کی وجہ سے دبیر نے عترت کے لیے ایک ڈرائیور اور گاڑی مخصوص کر دی وہ سارا دن یونی کی پارکنگ میں رہتی جب بھی عترت فری ہوتی گھر واپس آ جاتی تھی.

ابھی عترت نے پارکنگ میں قدم رکھا ہی تھا کہ کونین نظر آ گیا. وہ ہمیشہ کی طرح اپنی بائیک سے سر کھپا رہا تھا

ہیلو.......

عترت نے ڈرتے ڈرتے کونین کو مخاطب کیا اس نے کبھی لڑکوں سے بات نہیں کی تھی شاید وہ کونین سے بھی نہ کرتی مگر ایڈریس معلوم کرنا تھا

کونین نے مڑ کر دیکھا اور عترت کو پہچان کر شرارت سے بولا....

آج بھی لفٹ چاہیے ؟؟؟

مگر سوری میم آج تو بائیک آپ کو لفٹ دینے کے موڈ میں نہیں

اس نے کندھے اچکائے ویسے بھی میری بائیک احسان فراموشوں کو پسند نہیں کرتی.

عترت کچھ شرمندگی سے بولی

وہ اصل میں، میں کبھی بائیک پر نہیں بیٹھی مجھے لگ رہا تھا میں گر جاؤں گی اس لیے مجھے بہت رونا آ رہا تھا جب گھر پہنچی تو میرا دل اماں بی سے ملنے کو تڑپ رہا تھا. میں شرمندہ ہوں اپنی اس دن کی حرکت پر....

کونین کو امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی شرمندہ ہو جائے گی اس لیے اسے حیرت سے دیکھا اور کہا

Seriouslyyyyyyy.....

جی...

اور اسی لیے میں اور میری اماں بی آپ کے گھر آنا چاہتے ہیں شکریہ ادا کرنے کے لیے مگر....

اتنا کہہ کر عترت رک گئی

مگر کیا..؟؟؟

کونین نے ابرو اچکا کر کہا

وہ مجھے آپ کے گھر کا ایڈریس معلوم نہیں.....

اچھا تو یہ بات ہے.......

کونین اب ہاتھ باندھے بائیک ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا

وہ کیا ہے نا...... مس....؟؟؟؟

عترت.... عترت نے اپنا نام بتایا

جی.... مس عترت

یہ جو آپ کی اتنی لمبی چوڑی گاڑی ہے یہ ہمارے محلہ میں داخل نہیں ہو سکے گئی اور آپ کو پیدل چلنا پڑے گا. جس کی وجہ سے آپ کو پھر رونے کا دورہ پڑ سکتا ہے. اس لیے میں نے آپ کا شکریہ قبول کیا. گھر آنے کی ضرورت نہیں.

کونین نے کہتے ہوئے پھر بائیک پکڑ کر کک لگائی...

مگر مجھے تو ہالہ بی کا شکریہ ادا کرنا ہے.....

عترت نے کونین کو جاتے دیکھ کر جلدی سے اونچی آواز میں کہا

کونین نے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

مس جی... میں سنتا ہوں بہرہ نہیں اور اب سیدھا ہو کر کڑے تیوروں سے عترت سے مخاطب ہوا.....

بائیک میں چلا رہا تھا؟؟؟ ہالہ بی نہیں......

شکریہ صرف میرا بنتا ہے وہ میں نے قبول کیا اب کیوں گھر جانے کی ضد کر رہی ہیں....

وہ میں خود ہالہ بی کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں. اور پکا نہیں روؤں گی....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

عترت نے مسکین شکل بنا کر کونین کی طرف دیکھا

کونین کو ہنسی آئی مگر وہ دبا گیا ٹھیک ہے آپ ایڈریس نوٹ کریں

....

دبیر آج صبح جلدی آفس آ گیا تھا کیونکہ وہ زریاب ساتھ رائحہ کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا. زریاب ابھی نہیں آیا تھا اور دبیر کمرے میں چکر کاٹ کاٹ کے تھک گیا تھا.

زریاب کو کال کرتا ہوں وہ بڑبڑایا.

مگر ڈائل نمبر ون پر نظر پڑتے ہی ہالہ کا خیال آ گیا.

دبیر شرم کر کچھ اس لڑکی کا شکریہ ہی بول دے. اس نے اپنے آپ کر سرزنش کرتے ہالہ کو کال کی....

تیسری بل پر کال اٹینڈ ہو گئی

اسلام وعلیکم

پیاری سی آواز دبیر کے سپیکر میں ابھری...

وہ میں دبیر بات کر رہا ہوں سلام کا جواب دیتے ہوئے دبیر نے اپنا تعارف کروایا

کون دبیر...؟؟؟ سوری میں نے پہچانا نہیں.

ہالہ نے جواب دیا

ہالہ اس وقت ہسپتال میں کافی مصروف تھی اس لیے لمبی بات نہیں کرنا چاہتی تھی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا. جلدی سے بولا

جی میں عترت کا بھائی.....

اچھا پھر...ہالہ نے جواب دیا

وہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا. دبیر فوراً اصل موضوع کی طرف آیا

نہین اس کی ضرورت نہیں...

میں زرا مصروف ہوں برا مت منائیے گا. یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی

عجیب لڑکی ہے اس دن بولنے سے رک نہیں رہی تھی اور آج سننے کے لیے تیار نہیں.

اتنے میں افس کا دروازہ کھلا اور زریاب اندر داخل ہوا

کیا بات ہے فون کو کیوں گھور رہا ہے مانا کافی مہنگا ہے پر اس کا مطلب یہ نہیں کہ بندہ اپنے آس پاس سے بے خبر ہو جائے. اور ہنستے ہوئے دبیر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا

دبیر نے مسکرا کر فون ٹیبل پر رکھا اور چلتا ہوا زریاب پاس آ گیا

بہت خاص بات ہے کیا...؟؟؟؟

زریاب نے پاس کھڑے دبیر کو آنکھیں اچکا کر آہستہ آواز میں کہا....

ہاں بھی اور نہیں بھی...؟؟؟ دبیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور زریاب کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر آ بیٹھا.

یار تو ٹھیک تو ہے؟؟ تیری حرکتیں کچھ مشکوک نظر آ رہی ہیں...؟؟؟

زریاب نے دبیر کے ماتھے کو ہاتھ لگاتے ہوئے مصنوعی فکر مندی سے کہا. جس پر دبیر کا قہقہ بلند ہوا

یار مجھے خود بھی سمجھ نہیں آرہی کہ کہاں سے شروع کرو.

دبیر نے پر سوچ انداز میں کہا

جہاں مرضی سے شروع کر میں سمجھ لوں گا. زریاب نے حوصلہ دیتے کہا

اچھا پھر وعدہ کر حنین کو نہیں بتائے گا..؟؟

کیونکہ وہ بہت زچ کرتا ہے. دبیر نے انتہائی سنجیدگی سے زریاب کو ہے

ٹھیک ہے تو بتا کیا بات ہے..؟؟

اب میں الجھن کا شکار ہو رہا ہوں ؟؟؟

زریاب نے اکتا کر کہا

پتہ یار جب تو گاؤں میں تھا تو......

دبیر نے بتانا شروع کیا

....

نرمین کوریڈور سے گزر رہی تھی جب پیچھے سے حنین نے آواز دی...

رک پڑھاکو......رک

کیا بتمیزی ہے..؟؟؟

ساری زندگی ایسے ہی رہنا.

نرمین نے خفگی سے پیچھے مڑ کر کہا اور آگے چل پڑی

اتنی دیر میں حنین بھی نرمین کے قریب پہنچ چکا تھا.اب حنین الٹے قدموں سے چل رہا تھا اور منہ نرمین کی طرف تھا. جبکہ نرمین سیدھی قدم اٹھا رہی تھی مگر منہ حنین کی طرف تھا

آرام سے بیٹھ کر بات سنو میری...

حنین نے کہا

مجھے کچھ نہیں سننا...

نرمین نے ناراضگی سے کہا

یارررر تیرے ساتھ مسئلہ کیا ہے سوری بولی تھی نا......

حنین نے یاد دلایا

ہاں جی.......

آپ کے احسانات یاد ہیں مجھے پورا ہفتہ بیمار رہی ہوں.

نرمین نے آہستہ سے جواب دیا

نرمین تجھے تو لڑنا بھی نہیں آتا. جتنا آہستہ تو غصہ میں بول رہی ہے اتنا تو میں سرگوشی میں بھی نہیں بولتا اور ہنسنے لگ گیا. جبکہ نرمین سنجیدہ تھی

حنین تم پلیززززز MBA کر لو نا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین نے رک کر ایک ہاتھ اپنی کمر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ جس میں فولڈر تھا حنین کے سر پر مارا

اوچ چ چ چ چ چ چ چ.....

ظالم لڑکی اتنے زور سے مارا ہے

ابھی زریاب اور دبیر کہتے ہیں کہ تم معصوم ہو...؟؟؟

حنین نے اپنا سر سہلاتے ہوئے نرمین سے کہا اب وہ نرمین کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل رہا تھا

نرمین نے فولڈر کو سینے سے لگا رکھا تھا.

حنین پلیززززز کرلو نا!!!!MBA پلیززززز

نرمین نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا

تیرے لیے میری جان بھی حاضر ہے مگر یہ MBA میرے بس کی بات نہیں.

اتنا کہہ کر حنین نے گاڑی کی چابیاں اچھالی جو سیدھے اوپر لگے بلب پر لگیں. اور ایک زوردار آواز کے ساتھ وہ زمین پر گرا..

اس کوریڈور میں سارے پروفیسروں کے کمرے تھے یہاں سٹوڈنٹس کا آنا منع تھا نرمین تو اپنے بابا سے ملنے آئی تھی. مگر یہ حنین پتہ نہیں کہاں سے ٹپک پڑا تھا بلب کے ٹوٹتے ہی وہ غائب ہو گیا تھا جبکہ تمام پروفیسر اپنے آفس کے دروازے میں کھڑے نرمین کو گھور رہیے تھے

....

اس وقت نرمین یونی کے ایڈ.ں سٹریشن روم میں موجود تھی. سامنے تین بڑے پروفیسر زاور ایک طرف نرمین کے باباپروفیسر احمد مراد بیٹھے تھے.

جی تو آپ کہہ رہی ہیں آپ نے بلب نہین توڑا...؟؟

ایک پروفیسر نے طنزیہ نظروں سے نرمین کو دیکھا

سر میں بتا چکی ہوں کہ مین نے بلب نہین توڑا آپ یقین کیون نہین کرتے.

نرمین بیچارگی سے بولی...

اس نے کبھی گھر میں شرارت نہین کی تو یونی میں کیا کرے گی....

اب کی بار نرمین کے بابا نے پروفیسر زکی جیولری سے مخاطب ہو کر رہا

سر آپ خاموش رہین یہ یونی کے ڈسپلن کا معاملہ ہے ہمیں پوچھ لینے دیں.

ایک پروفیسر نے احمد مراد کو چپ کراتے ہوئے نرمین سے سوال کیا

بیٹا اگر آپ نے نہین توڑا تو پھر کس نے توڑا ہے. کیونکہ کوریڈور میں آپ کے سوا کوئی اور نہین تھا.

نرمین حنین کا نام لینا نہیں چاہتی تھی اسے آگے ہی دو دفعہ warning letter جاری ہو چکا تھا اگر اب وہ حنین کا نام لیتی تو اسے یونی سے نکال دیا جاتا. جو نرمین نہیں چاہتی تھی.

جب پروفیسروں نے سوالات کی بوچھار کی تو نرمین نے اسی میں عافیت سمجھی کہ سارا الزام اپنے سر لے لے...

Sir i m sorry .....

نرمین نے معافی مانگ لی مگر اس کی انکھوں میں آنسو آگئے

اسے کبھی کسی ٹیچر سے ڈانٹ نہیں پڑی تھی ہمیشہ سب نے تعریف ہی کی تھی مگر آج حنین کی وجہ سے اچھی خاصی کلاس ہو گئی تھی.

ایک تو آپ سر احمد مراد کی بیٹی ہین دوسرا آپ ایک لائق سٹوڈنٹ ہیں تیسرا آپ نے کبھی یونی ڈسپلن کی خلاف ورزی نہیں کی اس لیے آپ کو ہم warning letter اشو نہین کر رہیے مگر.....

next time be careful

یہ کہتے جیولری نے نرمین کو جانے کا اشارہ کیا

روم سے باہر آتے ہی احمد مراد بول پڑے....

نرمین بولو تمہارے ساتھ حنین تھا..؟؟؟

یہ حرکت اسی کی ہو سکتی ہے...؟؟

وہی ایسے کاموں کا ماہر ہے.

بولو...جواب دو.؟؟

جبکہ نرمین سر جھکائے باپ ساتھ چل رہی تھی.

احمد مراد نے اپنے آفس میں آتے ہی نرمین کو بیٹھنے کا اشارہ کیا.

اور خود فائلیں سمیٹنے لگے

زمین بہت ہی حساس لڑکی تھی چھوتی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جاتی. یہ تو بہت بڑی بات تھی اس کے لیے.. وہ اب بیٹھی رو رہی تھی. جب احمد مراد کی نظر زمین پر پڑی تو انھیں دکھ ہوا آخر لاڈلی بیٹی تھی چلو اب چپ کرو کوئی بات نہین معاملہ رفع دفع ہو گیا ہے.

بری بات روتے نہیں میں فائلیں سمیٹ لوں پھر گھر چلتے ہیں.

زمین نے ہاں میں سر ہلا دیا

اسے حنین پر سخت غصہ آرہا تھا. پر سمجھ نہیں آرہی تھی کہ غصہ نکالے کیسے...؟؟؟

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے اپنا موبائل آف کر دیا

....

دبیر نے ساری بات بتا کر ایک گہرا سانس لیا. اب وہ چھت کو گھورنے کے ساتھ ساتھ ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھ کر مسلسل ہلا رہا تھا.

ہممممم.......

تو یہ ہے جناب کی خاص بات......

زریاب نے مسکرا کر کہا

اگر تو نے حنین جیسی بے غیرتیاں کرنی ہیں تو بتا دے میں آئندہ تجھ سے بھی کوئی بات نہیں

کروں گا.

دبیر نے مصنوعی غصہ سے مکا مارتے زریاب کو کہا

نہیں یار تو، تُو سیریس ہو گیا ہے. میرا مطلب ہے مجھے ان سب باتوں میں کچھ خاص نہیں لگا.....

سوائے اس کے کہ لڑکی ذہین ہے.

No dout l m lmpressed with her Intelligence....

زریاب نے رائحہ کو سراہتے ہوئے کہا

دبیر نے زیرِ لب مسکرا کر رہا.

اس کی تعریف کرنے کو نہیں کہا. میری بات سمجھ..؟؟؟

حالانکہ اسے تعریف اچھی لگی تھی.

کیا سمجھو...؟؟؟

تو کچھ بتائے تب نا!!!!!.

تیری باتوں سے جو میں نے محسوس کیا کہہ دیا. زریاب اب بغور دبیر کے چہرے کے اتار چڑھاؤ

دیکھ رہا تھا.

یاررر..؟؟؟

دبیر نے ہاتھ بالوں میں پھیرتے ہوئے زریاب کی طرف پریشانی سے دیکھ کر کہا میں خود

confuse ہوں. میرے ساتھ یہ پہلی بار ایسا ہوا ہے مجھے رہ رہ کی کا خیال اور باتیں یاد آ جاتیں

ہیں. بتااب کیا کروں..؟؟؟

اچھاتو یہ بات ہے زریاب ذو معنی انداز میں مسکرایا

لگتاہے تجھے پہلا مکاٹھیک نہین لگا......

دبیر نے خفگی سے زریاب کو دیکھا.

اس سے پہلے کہ زریاب کچھ کہنے کے لیے اپنا منہ کھولتا.

دھماکے سے آفس کادروازہ کھلااور حنین برق رفتاری سے زریاب اور دبیر کے درمیان پھنس کر بیٹھ گیا.

کتنی دفعہ منع کیاہے تجھے اس حرکت سے.....

زریاب غصہ سے کہتااٹھ کر کرسی پر بیٹھ گیا.

حنین کا یہ فیورٹ کام تھایونی میں بھی جب وہ دولوگوں کواکٹھا بیٹھادیکھتابیچ میں گھس جاتا.دبیر تو کچھ نہیں کہتا تھا مگر زریاب اس حرکت سے سخت چڑتا.

کیاہورہاتھایہاں...؟؟؟

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھوں سے باری باری دبیر اور زریاب کو دیکھا کر کہا

بیٹا تیرا رشتہ طے کررہے تھے.دبیر نے حنین کے بال ٹھیک کرتے مسکرا کر کہا.

کتنی دفعہ منع کیاہے میرے بالوں کا سٹائل خراب نہ کیا کر.......

اب وہ اپنے بال ٹھیک کررہا تھا.

یار یہ جو تو مرغے کی طرح اوپر بال بناتا ہے مجھے اچھے نہیں لگتے اس طرح تو لڑا کا مرغا لگتا ہے

دبیر نے حنین کے سپائکس کی طرف اشارہ کیا. جس پر زریاب اور دبیر ہنسے لگے

حنین بال ٹھیک کرتا اب کمرہ کے اندر چکر کاٹ رہا تھا

بس کر دے...اب اور کتنے چکر کاٹے گا....؟؟؟

دبیر نے کہا

یاررررر.......

پتہ آج مجھ سے ایک کام الٹا ہو گیا؟؟؟

حنین نے رک کر دونوں کی طرف دیکھتے افسوس سے کہا

یار تو "*آج*" کی جگہ "*ہمیشہ*" کا لفظ استعمال کر تو زیادہ مناسب رہیے گا

زریاب نے ہنستے ہوئے کہا

حنین اب دبیر ساتھ دوبارہ بیٹھ گیا تھا. یار میں خود الٹ کام نہیں کرتا. وہ میرے الٹ کام ہو جاتا ہے

.مجھے تو لگتا ہے تو الٹا پیدا ہوا تھا بلکہ تیری اولاد بھی الٹی پیدا ہو گئی. زریاب نے کہا اور دبیر نے اس کے ساتھ مل کر قہقہ لگایا.

کیاااااا...؟؟؟

میری اولاد الٹی..

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھمائیں.اور کہا

میں نرمین کو فون کر کے بتاتا ہوں کہ زریاب تجھے بد عائیں دے رہا ہے.

زریاب چیخ پڑا

میں کیوں اس معصوم کو بدعائیں دوں گا...؟؟؟

پہلی بات یہ کہ آپ کی معصوم نے آج مجھ پر تشدد کیا ہے.اور دوسرا یہ کہ تم نے پیرنی سے بدعائیں دینا سیکھ لیں ہیں ابھی تو تم نے کہا میری اولاد الٹی ہو گئی....؟؟؟تو انڈریکٹ نرمین کو بد عادی.

ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حنین دبیر اور زریاب کے قابو آئے.زیادہ تر انہیں دونوں کی سختی آتی تھی اس کے ہاتھوں.. مگر اب وہ قابو آیا ہوا تھا.

تم جیسے دوستوں سے بندہ اکیلا اچھا کہتے ساتھ حنین نے باہر کی طرف قدم بڑھایا.اس سے پہلے وہ باہر نکلتا دبیر نے اسے پکڑ کر صوفے پر بیٹھا دیا. چل بتا کیا ہوا کیوں پریشان ہے

پہلے کچھ کھانے کو منگوا بہت بھوک لگی ہے... حنین نے دبیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

دبیر نے انٹر کام کی طرف ہاتھ بڑھایا.جب حنین نے بولنا شروع کیا.

یار میں نرمین نے آج یونی ملنے گیا تھا......

....

زریاب کافی کا مگ لے کر ٹیرس پر آ گیا.اسے پودے کوئی خاص پسند نہیں تھے.بس ایک پودا Moneyplant لگا ہوا تھا جس کی بیلیں پورے ٹیرس میں پھیلی ہوئیں تھیں.یہ پودا بھی

اس لیے لگایا تھا کیونکہ ماہ نور کا کہنا تھا یہ جس گھر میں ہوتا ہے وہاں دولت کی ریل پیل ہوتی ہے۔ کاروبار خوب پھلتا پھولتا ہے

زریاب نے ایک ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں موبائل......

کافی دیر سوچنے کے بعد اس نے ماہ نور کا نمبر ڈائل کیا۔ ہمیشہ کی طرح بل بجتی رہی مگر کال اٹینڈ نہیں ہوئی۔ وہ دن میں دو تین بار اس کا نمبر ضرور ڈائل کرتا تھا۔

جب تجھے پتہ ہے کہ وہ تجھ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تو کیوں کال کرتا ہے...؟؟؟

زریاب نے اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہا

"بڑی عجیب ہے اس دل کی خواہش........

ایک شخص میرا ہونا نہیں چاہتا

اور دل اسے کھونا نہین چاہتا"

اس نے کچھ دیر سوچنے کہ بعد یہ میسج ٹائپ کر کے ماہ نور کو سینڈ کر دیا

....

عترت کے لیے گفٹ لینے دبیر جب ایک گفٹ شاپ میں داخل ہوا تو اسے وہاں کاؤنٹر پر کچھ جانی پہچانی آوازیں سنائی دیں۔ جب اس نے غور کیا تو وہ مسکرا کے ان آوازوں کی سمت بڑھ گیا۔

رائحہ نے سیلز بوائز کی دوڑیں لگوائی ہوئی تھیں مجھے men watches کی بیسٹ کلیکش

چاہیے.

آپ مجھے

1.Audemars

2.vacheron

3.Patek

4.Blancpain

5.Chopard

6.Rolex

ان برینڈ میں سے کسی کی بھی latest collection دیکھیں.

دبیر نے رائحہ کو مخاطب کیا.

اسکیوز می ڈاکٹر رائحہ...

رائحہ نے مڑ کر دیکھا.

کیا آپ میری glasses خریدنے میں مدد کریں گی.مجھے کوئی تجربہ نہیں ہے.؟؟؟

دبیر glasses استعمال نہیں کرتا تھا نہ ہی اسے glasses کا شوق تھا بس رائحہ کو دیکھ کر

اسے شرارت سوجھی وہ اس دن والا بدلہ لینا چاہتا تھا.

جی کیوں نہیں....

رائحہ نے انتہائی خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ حامی بھرلی.

دبیر کے ذہن میں ایک بار پھر حنین کے الفاظ گونجے.

"اگر لڑکی بغیر وجہ کے مسکرائے تو سمجھو کچھ گڑ بڑ ہے"

مگر یہاں شاپ میں کیا گڑ بڑ ہو سکتی ہے...؟؟

دبیر نے سوچا

رائحہ نے شاپ کیپر کو

1.Ray-Ban

2. Oakley

3.Giorgio

4. Brooks Brothers

5.polo Ralph Lauren

برینڈ کی glasses دیکھانے کو کہا....

ساتھ ہی ایک گھڑی کی طرف اشارہ کر کے اسے پیک کرنے کو کہا

اور اب وہ انتہائی انہماک کے ساتھ دبیر کے لیے glasses سلیکٹ کر رہی تھی.اس چیز سے

بے نیاز کے دبیر اس کی ہر ہر حرکت کو نوٹ کر رہا ہے.

یہ لڑکی کیا چیز ہے؟؟ کبھی بہت معصوم لگتی ہے کبھی سنجیدہ، کبھی مغرور،اور کبھی بہت زیادہ ہمدرد

دوست....

یہ کسی کو بھی متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے کم از کم میں اس سے متاثر ہوں.

دبیر نے بظاہر رائحہ کو دیکھتے ہوئے دل میں اقرار کیا.

یہ glasses میرے خیال سے بہترین ہے آپ یہ لے لیں.رائحہ نے مسکرا کر دبیر سے کہا

ٹھیک ہے آپ پیک کر دیں شاپ کیپر سے مخاطب ہوتے دبیر نے اپنا کریڈٹ کارڈ والٹ سے نکالا

آپ کا شکریہ ڈاکٹر رائحہ....

دبیر نے مسکرا کر رائحہ کی طرف دیکھا

شکریہ کی کوئی بات نہیں.بس آپ میری سروسز کر payment کر دیں.اب وہ سیریز تھی مسکرا نہیں رہی تھی.

کیاااااا....؟؟؟؟؟

کونسی سروسززززززز؟؟؟؟

دبیر اب حیرت کے سمندر میں غوطہ لگا رہا تھا.

میں نے ابھی ابھی آپ کو glasses خریدنے میں مدد دیں.آپ کے کہنے پر..؟؟؟

وہ اب سوالیہ انداز میں دبیر کو پوچھ رہی تھی.؟؟؟

جی مگر.....

اس سے پہلے دبیر کچھ کہتا وہ بول پڑی.

دیکھنے میں تو آپ بزنس مین لگتے ہیں وہ سر سے پاؤں تک دبیر کو دیکھتے ہوئی بولی. مگر آپ کو یہ نہیں معلوم کے ساری مارکیٹ Idea کی ہوتی ہے اود میں نے آپ کو بہترین سروس دی glasses خریدنے کے لیے اس لیے اب آپ میری سروسز کی payment کریں گے.

رائحہ نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا.

مگر آپ مجھے پہلے بھی مشورہ دے چکی ہیں اس وقت آپ نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی؟؟ پھر اب کیوں.

دبیر الجھا

اسوقت میں نے اپنی مرضی سے دی تھی مگر اب آپ کے کہنے پر میں نے اپنا قیمتی وقت آپ کو دیا.اس لیے چپ چاپ میری watch کی payment کر دین.

دبیر نے بے بسی سے شاپ کیپر کو گھڑی کا بل بھی کریڈٹ کارڈ میں سے کاٹنے کو کہا...

رائحہ گھڑی لے کر جانے لگی پھر کسی خیال کے تحت دو قدم الٹے چل کر دبیر کے برابر رکی.

"آپ کو نہیں لگتا آپ کو اپنا والٹ بھی تبدیل کرنا چاہیے".

اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے شاپ سے باہر نکل گئی.

دبیر ابھی رائحہ کی بات ٹھیک سے سمجھ بھی نہ پایا تھا کہ اس کے طوطے ایک بار پھر بل دیکھ کر اڑ چکے تھے.

Watch payment=40000

....

نرمین دن کو یونی سے واپس گھر آئی تو بہت اپ سیٹ تھی کھانا کھائے بغیر سو گئی. شام کے وقت اس کی آنکھ کھلی تو وہ حیران ہو گئی اس وقت شام کے پانچ بج رہیے تھے.

وہ فریش ہونے کے لیے الماری سے کپڑے نکالنے لگی جب اس کی نظر الماری پر چپکے کاغز پر پڑی. تو مسکراہٹ خود بخود ہونٹوں کو چھو گئی.

کپڑے چھوڑ کر موبائل آن کیا.

اور کپڑے لے کر فریش ہونے واش روم کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ میسج ٹون بجی...

امید کے عین مطابق حنین کا میسج تھا.

اچھا کیا جو بلاک نہیں کیا...؟؟؟

ورنہ بی بی تمھیں میری پر سنیلٹی اور ایٹیٹوڈ کا تو پتہ ہی ہے.......

"پر سنیلٹی تو ہے ہی ایٹیٹیوڈ بھی لش ہے

تیری فرینڈ لسٹ سے زیادہ، میری بلاک لسٹ میں رش ہے"

نرمین نے مسکرا کر جواب سینڈ کیا

نرمین بچے...... تیری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو کیسی باتیں کر رہی ہے؟؟؟اور کس سے کر رہی ہے؟؟؟؟اندازہ ہے تجھے

حنین کا حیرت بھرا جواب آیا

جی بلکل اندازہ ہے. میں نرمین احمد اپنے پورے ہوش وحواس میں حنین ملک سے بات کر رہی ہوں. تمہارا کیا خیال ہے صرف تمہاری پر سنیلٹی اور ایٹیوڈ ہے. باقی دنیا ان چیزوں سے بے نیاز ہے

نرمین نے جواب دیا

پہلے مجھے شک ہوا تھا مگر اب یقین ہے نرمین تو ٹھیک نہیں.... آج کے واقعہ نے تیرے ذہن پر بہت اثر کیا ہے 😔 😔 .

اداس ایموجی کے ساتھ حنین کا جواب آیا

حنین یہ جو اللہ نے تمہیں اتنی بڑی بڑی گول مٹول الو جیسی آنکھیں دی ہیں. ان سے میرا میسج غور سے پڑھو. اگر تم نے یہ سمسٹر کلیئر نہیں کیا تو پھر مجھے کچھ نہ کہنا... میں شادی کر کے کسی اور کے ساتھ چلی جاؤں گی ویسے بھی بقول تمہارے میری عمر بہت زیادہ ہوتی جا رہی ہے.

نرمین نے دھمکی آمیز لہجے میں حنین کے میسج کا جواب دیا

نرمین......یارررررر

کیا ہوا ہے تمہیں...؟؟؟

کیسی باتیں کر رہی ہو..؟؟؟ جان لو گی میری...؟؟؟

اب وہ شرارت پر اتر آیا تھا.

ٹھیک ہے تمہاری مرضی ہے تین مہینے ہیں کچھ کر سکتے ہو تو کر لو ورنہ........

"میری شادی کی بریانی کھانے کے لیے تیار رہو".

نرمین نے میسج ٹائپ کر کے موبائل رکھ دیا.

کچھ دیر انتظار کرتی رہی مگر جب حنین کا جواب نہیں آیا تو کپڑے پکڑ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی.

ماہ نور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں برش کرنے لگی تھی جب کسی خوشگوار یاد نے اسے اپنے احاطہ میں لے لیا

)ماہ نور کا ماضی(

آج حویلی میں بہت چہل پہل تھی. ہر کسی کا چہرہ خوشی سے دھمک رہا تھا اور کیوں نہ ہوتا آخر آج کا دن ان سب کے لیے بہت خاص تھا سردار دلاور علی خان بار بار زنان خانے کے چکر لگا رہیے تھے. سب تیاریاں مکمل ہیں نا. کوئی کمی نہ رہ جائے. وہ بار بار بیگم کوثر اور بیگم نسرین سے پوچھتے....

تو وہ ہنس پڑتیں......

کیا ہو گیا ہے آپ کو آج..؟؟

کہہ تو دیا سب ٹھیک ہے پھر کیوں آ جاتے ہیں. جائیں مہمان خانے میں، مہمان آنے والے ہوں گے....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بیگم نسرین نے کہا

پتہ ہے بس تسلی کرنے آیا تھا

میں چاہتا ہوں چوہدریوں کو پتہ چلے کس خاندان میں رشتہ کر رہے ہین. وہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں کہ ماہ نور ان کی بہو بن رہی ہے. اگر ان کا لڑکا اکلوتا ہے پڑھا لکھا اور خوبصورت ہے تو ہماری بیٹی بھی کسی سے کم نہیں اور تمہیں تو معلوم ہے مجھے ماہ نور اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز ہے. سردار دلاور علی خان نے کہا

وہ کافی جذباتی ہو رہے تھے

آج چوہدریوں نے شادی کی تاریخ پکی کرنے آنا تھا.

جب چوہدری اسد کا رشتہ ماہ نور کے لیے آیا تھا تو حویلی میں کسی کو بھی اعتراز نہ تھا کیونکہ خاندان میں ماہ نور کے ساتھ کا جوڑ موجود نہیں تھا اس لیے اس کی شادی خاندان سے باہر ہی ہونی تھی. مگر اتنا اچھا رشتہ،.....

یہ تو کسی نے نہیں سوچا تھا...؟؟؟

گاؤں میں صرف دو حویلیاں تھیں ایک سرداروں کی اور دوسری چوہدریوں کی..

دونوں زمین دار خاندان تھے ہم پلہ بھی تھے اس لیے فوراً ہاں کر دی گئی

مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا. عورتوں کو ماہ نور کے کمرے میں بیٹھایا گیا. وہ بار بار ماہ نور کے صدقے واری جا رہیں تھیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہ نور اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہی تھی.

مردوں نے فیصلہ کیا کہ آنے والے جمعہ کو بعد نماز عصر ماہ نور اور اسد کا نکاح پڑھایا جائے گا

اور پندرہ دن بعد ان کی جمعے کے دن ہی رخصتی ہو گی.

دن پرِ لگا کر اڑ رہے تھے. سب کچھ بہت اچھا ہو رہا تھا.

آخر کار وہ دن آن پہنچا جس دن ماہ نور اور اسد کا نکاح تھا.

ماہ نور کے سسرال سے بہت ہی خوبصورت اور مہنگے کپڑے جوتے اور جیولری آئی تھی.

جسے دیکھ کر نسرین بیگم اور کوثر بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہیں

تھی جس نے ان کی بیٹی کے نصیب اتنے اچھے لکھے

نکاح کے وقت جس بات نے سب کو چونکا دیا وہ ماہ نور کا حق مہر تھا.اسد نے اپنے حصے کی ساری

زمینیں ماہ نور کو حق مہر میں دے دیں تھیں.

اس پر جہاں سردار دلاور علی خان اور سردار حشمت علی خان خوش تھے وہاں حیران بھی...

کیا قسمت پائی ہے ماہ نور نے اتنے لاڈ تو ہم نے نہیں اٹھائے جتنے اس کے سسرال والے اٹھا رہے

ہیں.

سردار حشمت علی خان نے سوچا.اور دل ہی دل میں اپنے رب کا شکر ادا کیا.

نکاح کے بعد اسد نے ماہ نور سے ملنے کی خواہش ظاہر کی...

سردار حشمت علی خان کو یہ بات پسند نہیں آئی مگر سردار دلاور علی نے اجازت دے دی

بیٹا ویسے مناسب تو نہیں ہے مگر ہم آپ کی خواہش پوری کر دیتے ہیں جب تک کھانا نہیں لگتا آپ بات کر سکتے ہیں. مگر...

سردار دلاور علی خان نے ماہ نور کے کمرے کے باہر اسد کو چھوڑتے ہوئے کہا...

جی میں آپ کی بات سمجھ سکتا ہوں. بس کچھ بات کرنی ہے مجھے میں زیادہ وقت نہیں لوں گا.

اسد نے ادب سے جواب دیا.

اور کمرے کا دروازہ کھولتا اندر قدم رکھا.....

ماہ نور پر نگاہ پڑتے ہی وہ بت بن گیا...؟؟؟

ماہ نور ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی تھی. وہ کوئی افسرا، پری یا حور لگ رہی تھی. کم از کم اس دنیا کی نہیں لگ رہی تھی.

جب کافی دیر اسد اسے کھڑا دیکھتا رہا تو ماہ نور کو ہنسی آگئی..

اچھی نہیں لگ رہی...؟؟اس نے شرارت سے اسد کو دیکھتے پوچھا

ماہ نور کی آواز نے اسے حقیقت کی دنیا میں واپس لایا.

اسد چلتا ہوا ماہ نور کے بلکل پاس آگیا اب ماہ نور کی پشت اسد کے سینے ساتھ لگی تھی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو مرر میں دیکھ رہے تھے

کچھ تو کہو..؟؟؟

ماہ نور کو اسد کی خاموشی اچھی نہیں لگ رہی تھی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سمجھ نہیں آ رہی تمہیں دیکھو... یا.. بات کروں..؟؟

اسد نے محبت بھرے لہجے میں کہا

دیکھ کر بھی بات کی جا سکتی ہے..؟؟

ماہ نور کی آواز میں خوشی اور شرارت دونوں کے رنگ موجود تھے.

ماہ نور میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ...

آج سے میری ہر چیز تمہاری ہے تم جو کہو گی وہ میں کرون گا. تم میری پہلی محبت ہو. مجھے شرم نہین یہ اقرار کرنے مین کہ تم میری پہلی نظر کی محبت ہو. ماہ نور میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا. وعدہ ہے تم سے...

اسد محبت سے چور لہجے میں ماہ نور کے کان میں سر گوشی کر رہا تھا.

تم نے اتنا زیادہ حق مہر کیوں رکھا..؟؟؟

ماہ نور نے مر میں آنکھیں اچکا کر کہا.

وہ زمینیں اسی دن سے تمہاری ہو گیئن تھیں جب تم مجھے ان کھیتون میں ملی تھی. میں نے کہا تھا یہ آج سے تمہاری یاد نہیں.....

اسد نے ماہ نور کے سر پر اپنی گال رکھتے کہا. ماہ نور خوشی اور شرم سے سرخ پڑنے لگی

اچھا میں آج بہت خوش ہوں. مانگو مجھ سے کچھ...

اسد نے ماہ نور سے پوچھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہ نور نے کچھ دیر سوچ کر کہا

میں آگے پڑھنا چاہتی ہون...؟؟؟

بس...؟؟؟اسد ہنس پڑا

لڑکی کچھ اور بھی مانگو....

کچھ زیادہ...

اتنا مانگو کہ مجھے دینے کا مزا آئے اور تمہیں لینے کا...

اسد مرر میں دیکھ کر بول رہا تھا.

اچھا......

پھر مجھے ساری دنیا کی سیر کرنی ہے میں کبھی گاؤں سے باہر نہیں گئی. میں نے تو گاؤں بھی پورا نہین دیکھا....

ماہ نور نے افسردگی سے کہا

ہاں یہ ہوئی نا بات.....

چلو سمجھون تمہاری خواہش پوری کر دی میں نے....

ہم شادی کے بعد ورلڈ ٹور پر جائیں گے....

اسد نے مسکرا کر کہا

سچ.....

ماہ نور نے آنکھیں کھول کر بے یقینی سے اسد کو دیکھا

اب کیا جان لو گی...؟؟؟

ایک تو ویسے ہوش اڑا رہی ہو میرے اوپر سے آنکھیں تو نہ دکھاؤں....

میں نے ابھی جینا ہے تمہارے ساتھ....

ایسے تو میں جلدی مر جاؤں گا.

اسد نے ماہ نور کے گرد اپنی بازوؤں کو حائل کرتے کہا

چاہے جانے کا احساس ایک عام انسان کو کوہ ہمالیہ بنا دیتا ہے وہ اپنے آپ کو بہت خاص سمجھنے لگتا

ہے. یہی حالت اب ماہ نور کی تھی وہ آسمانوں میں اڑنے لگی تھی.

جب فون کی آواز پر وہ چونکی اور اب وہ مرر میں اکیلی تھی اس کے خوابوں کا شہزادہ کہیں کھو گیا تھا.

فون پکڑا تو اس پر

Zeryab calling...

آ رہا تھا.

اللہ کرے تو مر جائے زریاب تو کیوں نہیں مرتا. تو مرے گا تو میری سزا ختم ہو گی یہ کہتے وہ پھر

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

....

دبیر نے صبح صبح عترت کو تیار دیکھا تو کافی حیران ہوا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ اس وقت لان میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا.

خیر ہے گڑیا اتوار والے دن اتنی صبح......اور اتنی تیاری....

ابرو اچکا کر پاس آتی عترت سے کہا

بھائی آپ ہمارے ساتھ چلیں گے ؟؟؟

عترت نے بیٹھتے ہوئے پر جوش انداز میں کہا

گڑیا ویسے تو مجھے کافی کام ہے. لیکن اگر تم اصرار کرو گی تو میں چلنے کو تیار ہوں.

دبیر نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا

ہم ہالہ بی کے گھر جا رہے ہین ؟؟؟

عترت نے خوش ہوتے ہوئے کہ

"ہم" سے کیا مراد ہے ؟؟؟؟ دبیر نے ہم پر زور دیتے ہوئے پوچھا

"ہم" مطلب "ہم....."

عترت نے مزید کنفیوژ کرنے کے لیے کہا

گڑیا...میرے خیال سے تم ابھی اتنی بڑی نہیں ہوئی کے مجھے چکر دے سکو...؟؟؟

معاملہ کیا ہے..؟؟؟

دبیر نے عترت کی پونی کھینچتی ہوئے کہا

بھائی.....عترت نے کہتے ساتھ ہی دبیر کے پاس کھڑی ہو کر کان میں آہستہ سے کہا

ہمیں انگلی کے اشارے سے اپنی طرف اشارہ کیا پھر اندر کی طرف انگلی گھما کر بولی اور اماں بی کو

اس گھر میں رونق چاہیے......

یعنی......دبیر نے جملہ ادھورا چھوڑ کر عترت کو دیکھا

یعنی کہ میں اور اماں بی آج آپ کے لیے چاند جیسی دلہن دیکھنے جارہے ہیں. اگر آپ بھی چاہیں تو

ہمارے ساتھ جاسکتے ہیں.

عترت کہتے ساتھ ہی سیدھی کھڑی ہوگئی. اور آنکھوں سے پوچھنے لگی. چلنا ہے کہ نہیں...

ہممممم......

تو یہ بات ہے. اب میں اپنی بیگم کے معاملہ میں تمہارے اوپر بھروسہ نہیں کر سکتا اس لیے میں

بھی ساتھ جاؤں گا. کہتے ساتھ ہی کھڑا ہوگیا.

سچ............

عترت چیختے ہوئے دبیر ساتھ لگ گئی

مچ...........

دبیر نے عترت کو اپنے ساتھ لگایا اور اندر کی طرف بڑھ گیا

....

دبیر گاڑی میں بیٹھے مسلسل رائحہ کے بارے میں سوچ رہا تھا.

کیا چیز ہو تم ڈاکٹر رائحہ بخاری..؟؟؟؟

دبیر نے موبائل نکال کر حنین کو میسج کیا کہ وہ زریاب کے فلیٹ پر پہنچے.

کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا اور میں کچھ نہ کچھ تو کروں گا.ڈاکٹر رائحہ بخاری تمہارا....

یہ کہتے وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا

....

زمین کے میسج نے حنین کا پارہ ہائی کر دیا تھا.وہ اب کمرے میں مسلسل چہل قدمی کر رہا تھا.

بڑی آئی.....

"میری شادی کی بریانی کھانے کے لیے تیار رہو"

زمین کی بچی تجھے تو بعد میں دیکھتا ہوں اور اچھے سے بتاؤں گا کہ حنین ملک کو دھمکی دیتے کیسے ہیں...؟؟؟

مگر پہلے زرا ڈیڈ کی خبر لے لو..؟؟؟

وہ کیا ہے ناااا.....سیانے کہتے ہیں پہلے اپنے گھر سے شروع کرو.

حنین نے دل میں سوچتے ہوئے ملک نزیر کے کمرے کی طرف رخ کیا

جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا ملک صاحب جو بیگم غزالہ ساتھ شطرنج کھیلنے میں مصروف تھے بولے...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

آؤ بیٹا آؤ... دیکھو تمہاری ممی کتنی بری طرح ہار رہی ہیں

جبکہ غزالہ بیگم نے شکر کا کلمہ پڑھا کہ اب ان کی جان چھوٹ جائے گی.

آپ جانتے ہیں مجھے شطرنج کھیلنا نہیں آتی پھر بھی آپ مجھے ہرا کر خوش ہوتے ہیں. ہمت ہے تو میرے شہزادے کو ہرا کر دیکھائیں اور ساتھ ہی اپنی جگہ حنین کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

مام اب آپ دیکھیں میں کیسے ڈیڈ کو ہراتا ہوں. حنین نے بیگم غزالہ کی جگہ بیٹھتے ہوئے ملک نزیر کی طرف شرارت بھرے انداز میں کہا

بیٹا جی آپ ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے کہ مجھے ہرا سکیں.

ملک نزیر نے ہنستے ہوئے دوبارہ شطرنج کو ترتیب دیا

ٹھیک ہے پھر شرط لگی اگر آپ جیتے تو میں آپ کو MBA کر کے دیکھاؤں گا...

اور اگر میں جیتا تو آپ وہ کریں گے جو میں کہوں گا..؟؟

منظور

ساتھ ہی بیگم غزالہ کی طرف دیکھا جیسے ان کی حمایت چاہ رہا ہو.

ہاں جی اب بولیں منظور ہے میرے بیٹے کی شرط.؟؟؟

غزالہ بیگم کو معلوم تھا کہ حنین ہار جائے گا اور اسی بہانے اس کا MBA کلئیر ہو جائے گا. انھوں نے آنکھوں کے اشارے سے ملک صاحب کو ہاں کرنے کے لیے کہا

ٹھیک ہے اگر تم دونوں ماں بیٹے کی ضد یہی ہے تو مجھے منظور ہے ملک صاحب نے حمایت کر دی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پکا ڈیڈ آپ اپنی بات پر قائم رہیں گے ؟؟؟

حنین نے تصدیق چاہی

پکا.... میں اپنی بات پر قائم رہوں گا غزالہ بیگم آپ گواہ رہنا.

ملک نزیر نے غزالہ بیگم کو گواہ بنایا.

ٹھیک ہے چلیں پہلی چال میں چلتا ہوں حنین نے کھیل شروع کیا....

پھر دیکھتے دیکھتے حنین نے بازی مارلی (یہ الگ بات کہ اس نے بھرپور چیٹنگ کی ماں باپ کی نظر مین اپنی باتوں سے دھول جھونک کے)

...Yahoooooo i m winner you are looser

حنین چلایا...

نزیر صاحب نے پیچھے ہارنے والے انداز میں صوفے سے ٹیک لگاتے حنین کو اپنا مطالبہ پیش کرنے کو کہا. جبکہ غزالہ بیگم نے افسوس سے ملک حاحب کو دیکھا

آپ کا بھی بس مجھ پر ہی چلتا ہے حنین کو تو ہرا نہیں سکے غصہ سے کہتی غزالہ بیگم کمرہ سے واک آؤٹ کر گئیں.

جی ڈیڈ تو اب ڈیل کی طرف آتے ہیں. حنین نے دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھتے ہوئے انگلیوں کا کراس بنا کر ملک صاحب سے کہا.

جی بولیں برخوردار میں اپنی بات پر قائم ہون. ملک صاحب نے حنین کو دیکھتے ہوئے کہا

ڈیڈ میں آپ کو دو آپشن دے رہا ہوں ان میں سے ایک پوری کر دیں.

1. مجھ سے اس گھر میں اکلوتے بیٹے والا سلوک نہیں ہوتا تو پھر میں اکلوتا کیوں رہوں...؟؟؟

مجھے ایک بہن یا بھائی لا کر دیں. ساتھ ہی شرارت سے ملک صاحب کو دیکھا

یہ کیا بکواس ہے؟؟؟ ملک صاحب غصہ سے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے. (حنین آٹھ سال بعد پیدا ہوا تھا اور ڈاکٹرز نے انھیں بتا دیا تھا کہ غزالہ بیگم اب ماں نہیں بن سکتیں) فضول بات میں یہ نہیں کر سکتا. دوسری آپشن دو

ٹھیک ہے پھر آپ کو دوسری آپشن پر اعتراز نہیں ہونا چاہیے

2. آپ آج ہی نرمین کے گھر میرا رشتہ لے کر جائیں گے اور نکاح کی تاریخ طے کے کے آئیں گے.

(حنین نے پہلی شرط جان کر رکھی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا اگر وہ صرف رشتے کی بات کہے گا تو ملک صاحب نہیں مانے گئے)

کچھ دیر سوچنے کے بعد ملک صاحب نے دوسری آپشن مان لی.

.You are great papa i love u

حنین نے ملک صاحب کو جھپی ڈال کر کہا

اب وہ کمرے سے باہر آتا غزالہ بیگم کو آوازیں لگا رہا تھا.

موم آپ کو ڈیڈ بلا رہے ہیں کوئی ضروری بات کرنی ہیں انھوں نے آپ سے...

ساتھ ہی جیب سے موبائل نکالا

نرمین بی بی اب تمہاری باری دھمکی کیسے دیتے ہیں یہ اب میں بتاتا ہوں........

....

دبیر عترت اور اماں بی ہالہ کے گھر کی طرف رواں دواں تھے. عترت اور اماں بی نے بہت سی چیزیں لیں تھی. عترت کی خوشی دیدنی تھی.

دبیر عترت کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا. اللہ اسے ہمیشہ خوش رکھیں. میں نے اسے بہت پیار سے پالا ہے. آمین. وہ دل ہی دل میں اس کے لیے دعائیں کر رہا تھا.

لو بھئی تمہارے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچ گئے. دبیر نے گلی کے موڑ پر کھمبے کے ساتھ گاڑی روکتے ہوئے کہا...

یہ کیسی جگہ ہے اماں بی کو حیرت ہوئی...؟؟؟

چھوٹی چھوٹی گلیوں کا یہ ایک متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا محلہ تھا جب بندہ ڈیفنس سے نکلتا ہے تو اسے ایسی جگہیں زرا زیادہ ہی عجیب لگتی ہیں.

جو ایڈریس عترت نے دیا تھا اسی پر لایا ہوں. دبیر نے کندھے اچکا کر سینٹر مرر میں پیچھے بیٹھی اماں بی کو مخاطب کر کے کہا جو انہایت بیزاری سے ارد گرد کا جائزہ لے رہیں تھیں.

کافی گندا محلہ ہے ویسے عترت کی ہالہ بی کا.......

دبیر نے چڑانے والے انداز میں عترت کو دیکھا. جو آگے ہی اماں بی کی باتوں پر منہ بنائے بیٹھی تھی.

اماں بی بری بات ہے جگہ سے کیا فرق پڑتا ہے. ہالہ بی تو اتنی پڑھی لکھی اور پیاری ہیں. ہالہ کے نام پر عترت کی آنکھوں میں غصہ کی جگہ محبت نے لے لی.

توبہ کرو بی بی. میں اپنے اکلوتے بیٹے کا رشتہ اتنی گندی جگہ کرو گی. جیسی جگہ ہوتی ہے ویسے ہی رہنے والے........

آپ کو کوئی حق نہیں کسی کی بے عزتی کرنے کا....

نہیں جانا تو نہ جائیں مگر ہالہ بی کو کچھ مت کہیں وہ بھی ہماری طرح سید ہیں. اب عترت کی آنکھوں میں غصہ کے ساتھ ساتھ نمی بھی تھی.

دبیر گاڑی موڑو ہمیں نہیں جانا یہ کوئی جگہ ہے گاڑی تک گلیوں میں نہیں جاتی. جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر اور گٹر ابل رہے ہیں. مجھے تو حیرت ہے ایسی جگہ رہتے ہوئے وہ اتنی مہنگی یونیورسٹی میں کیسے پڑھی.

اماں بی نے دبیر کو حکم دیتے ہوئے کہا

دبیر جو کافی دیر سے اماں بی اور عترت کی تکرار سن کر مسکرا رہا تھا. بلآخر بول پڑا.

اماں بی میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ اتنی مہنگی یونیورسٹی میں وہ پڑھی کیسے..؟؟؟؟

دبیر اب گاڑی موڑنے کی کوشش کر رہا تھا. مگر سڑک کی چوڑائی کم ہونے کی وجہ سے مشکل پیش آ رہی تھی

جبکہ عترت کا موڈ بری طرح آف ہو چکا تھا. جسے دبیر اور اماں بی نے نوٹ کیا مگر اسے چھیڑا نہیں.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

واپسی پر سارے راستے عترت خاموش رہی اماں بی اور دبیر نے ہلکی پھلکی باتیں کیں مگر عترت نے کسی بات میں حصہ نہیں لیا.

جب گاڑی پورچ میں پہنچی تو عترت سیدھی لان کی طرف آگئی جبکہ اماں بھی اندر چلی گئیں.

دبیر گاڑی پارک کر کے سیدھا عترت پاس آگیا وہ جھولے پر بیٹھی پھولوں کو دیکھ رہی تھی. دبیر بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا. اب دونوں بہن بھائی جھولا جھول رہے تھے مگر خاموشی سے...

جب کافی دیر تک عترت نہیں بولی تو دبیر نے اپنا بازو عترت کے گرد حائل کرتے ہوئے لاڈ سے کہا

گڑیا مجھ سے کیوں ناراض ہو؟؟ میں نے کیا کیا ہے؟؟ میں تو لے کر گیا تھا نا تمہیں؟؟؟

اب اماں بی نہیں مانی تو میرا کیا قصور...؟؟؟؟

عترت پھر بھی کچھ نہیں بولی

گڑیا ادھر دیکھو..؟؟؟

میری طرف....پلیززززز.

دبیر نے منت بھرے لہجے میں کہا.....

مجھے آج بہت دکھ پہنچا ہے. میں نے کبھی آپ کو یا اماں بی کو غریبوں سے نفرت کرتے نہیں دیکھا. بلکہ آپ دونوں گھر کے نوکروں سے بھی اتنی عزت سے بات کرتے ہیں. مجھے بھی آپ لوگوں نے ہمیشہ یہی سیکھایا ہے کہ انسان کی قدر کرو پیسے کی نہیں. مگر آج میں نے آپ دونوں

کے قول و فعل میں تضاد دیکھا ہے۔

ہالہ بھی ہماری طرح سید ہیں ان کے والد گورنمنٹ ملازمت کرتے ہیں اچھے گریڈ کے افسر ہیں ان کا بھائی اسی یونیورسٹی میں آپ کی طرح MBA کر رہا ہے۔ وہ جب چاہیں اچھی جگہ گھر لے سکتے ہیں۔ مگر پتہ کیوں نہیں لیتے۔۔۔؟؟؟

عترت نے رک کر دبیر کو دیکھا جو اسے بہت غور سے فیکھ رہا تھا۔ اور پھر بولی

اس لیے کہ وہ لوگوں کی قدر کرتے ہیں پیسے کی نہیں محلے کے سب لوگ ان کی عزت کرتے ہیں ان کے دکھ سکھ میں کام آتے ہین۔ وہ محلہ ان کی فیملی ہے اور سب کو اپنی فیملی عزیز ہوتی ہے۔

رہی بات رشتے کی تو ایک دفعہ مل تو لیتے ہالہ بی سے، بغیر دیکھے آپ نے ان کو ریجیکٹ کر دیا محلے کی وجہ سے حالانکہ ہم نے ہالہ بی کو اپنے گھر لانا ہے ان کے محلے کو نہیں۔ مگر۔۔۔

عترت کچھ دیر چپ کر کے بولی۔

مگر بھائی آپ deserve ہی نہیں کرتے ہالہ بی کو۔۔۔

اتنا کہتی وہ آنکھوں میں آنسو لیے اندر کی طرف بھاگ گئی۔

دبیر عترت کے جانے کے بعد کچھ دیر سوچتا رہا پھر اماں بی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

زریاب اپنے فلیٹ کی بالکنی میں کھڑا دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھے ایک گھر کو گھور رہا تھا۔ کیونکہ اس گھر پر شادی کی لائیٹنگ لگی ہوئی تھیں۔ اور دیکھتے دیکھتے زریاب ماضی میں پہنچ گیا۔

)زریاب کا ماضی(

سردار حشمت علی خان زریاب سے بہت پیار کرتے تھے. ان کا اپنا کوئی بیٹا نہ تھا. اور وہ پہلا بیٹا تھا اس خاندان کا.. اسے گھر کے ہر فیصلے میں اہمیت دی جاتی بلکہ یوں کہنا درست ہو گا کہ جو وہ کہتا وہی ہوتا..

زریاب اپنی گاڑی میں پیپرز سے فارغ ہو کر حویلی پہنچا تو حویلی کو دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے... پوری حویلی کو دلھن کی طرح سجایا گیا تھا. حویلی میں خوب گہما گہمی تھی مگر اس سب کی وجہ زریاب کو سمجھ نہیں آ رہی تھی...

وہ جیسے ہی سردار دلاور علی کے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے تایا حشمت کو بھی پایا دونوں سے ملنے کے بعد اس نے حویلی کی سجاوٹ کے بارے میں سوال کیا

یہ سب کیا ہو رہا ہے بابا سائین...؟؟

بیٹا دو دن بعد ماہ نور کی شادی ہے. ساتھ ہی انھوں نے تمام تفصیل بتا دی جسے سنتے ہی زریاب ہتھے سے اکھڑ گیا. اتنا سب کچھ حویلی میں ہوا اور آپ لوگوں نے مجھے بتانا بھی پسند نہیں کیا؟؟ میرے بغیر ہی نکاح بھی کر دیا. شادی کا بھی نہ بتاتے میں واپس شہر جا رہا ہوں. زریاب ناراضگی سے کہتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا.

مگر سردار حشمت علی خان نے اسے بازؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا.

بیٹا سائیں آپ کی پڑھائی کے خیال سے نہیں بتایا تھا. تم اس گھر کے چراغ ہو ایسا کبھی مت سوچنا کہ

ہم لوگ تمہیں اہمیت نہیں دیتے صرف تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتے تھے. زریاب تایا کو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اس لیے چپ ہو گیا. مگر اب سارا غصہ ماہ نور پر نکلنا تھا

زریاب کا ہم عمر بھی گھر میں کوئی نہین تھا ماہ نور اس ساتھ کھیلتی نہین تھی. زریاب کو بچپن سے ہی ماہ نور کو تنگ کرنے کا مزا آتا. وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا جب چھوٹی تھی تو پٹائی بھی کر دیتا. ماہ نور اسے کچھ کہہ نہیں سکتی کیونکہ سردار حشمت علی خان زریاب کو کچھ کہنے نہیں دیتے تھے. ماہ نور نے میٹرک کے بعد آگے پڑھنے کی خواہش ظاہر کی شاید گھر والے مان بھی جاتے مگر زریاب نے یہ کہہ کر ماہ نور کو کالج میں داخلہ نہیں لینے دیا کہ میں شہر میں رہتا ہوں مجھے معلوم ہے کالج میں کیا کچھ ہوتا ہے کالج میں جا کر لڑکیاں خراب ہو جاتیں ہیں.

سرداد حشمت علی خان ماہ نور کو زیادہ پسند نہیں کرتے تھے ان کا کہنا تھا کہ یہ بچی منحوس ہے کیونکہ جب سے یہ پیدا ہوئی ہے اس کے بعد سے بیٹیاں ہی پیدا ہوئیں. اور میری نسل رک گئی. جبکہ زریاب قسمت والا ہے اس کے بعد بھی بیٹا پیدا ہوا

زریاب باپ کے کمرے سے نکل کر سیدھا ماہ نور پاس گیا جو بہت زیادہ خوش تھی. اور پیاری بھی لگ رہی تھی.

بہت خوش ہو تم...؟؟؟

مگر یہ خوشی زیادہ دیر تک رہے گی نہیں...

زریاب نے ماہ نور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

خلاف معمول ماہ نور نے ہنس کر جواب دیا

دیکھو زریاب میں اب اس گھر سے ہمیشہ کے لیے جا رہی ہوں اس لیے میں چاہتی ہوں کہ اب ہم اپنی دشمنی ختم کر دیں.

اچھا...دوستی اور تم سے.... کبھی نہیں..

اور ہاں تم یہ بات دل سے نکال دو کہ تم اس گھر سے کہیں جا سکتی ہو...؟؟؟؟

جو لینے آئیں گے وہ لے کر جائیں گے....

ماہ نور نے تپا دینے والے انداز میں کہا

اچھا پھر میں بھی دیکھتا ہوں کیسے لے کر جاتے ہیں؟؟؟ گولی مار دوں گا اسے جو لینے آئے گا تمہیں..

یہ کہتے زریاب وہاں سے چلا گیا مگر ماہ نور کو پریشان کر گیا

زریاب کو ماہ نور سے محبت نہیں تھی اور نہ ہی وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا اسے بس غصہ تھا کہ گھر والوں نے اس سے مشورہ کیوں نہیں کیا. گھر والوں کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا مگر ماہ نور پر اپنا غصہ نکال گیا

زریاب کو یہ غصہ کتنا مہنگا پڑنے والا تھا اس کا اسے اندازہ نہین تھا

ڈور بل کی آواز نے زریاب کو ماضی سے حال میں پہنچایا.

....

عترت کے سر میں دو تین دن سے بہت درد تھا اسے اماں بی اور دبیر کے رویے نے بہت دکھ دیا

تھا۔یونی میں بھی اس کا دل نہیں لگ رہا تھا کچھ دیر گراؤنڈ میں بیٹھ کر وہ اب کینٹین کی طرف گئی کہ کافی پی لیتی ہوں سردی بھی بہت ہے آج مگر....

وہاں جا کر وہ ایک مصیبت میں پھنس گئی ہوا یہ کہ اس وقت کینٹین بلکل خالی تھی اور کچھ آوارہ لڑکے وہاں بیٹھے موبائل پر فلم دیکھ رہے تھے۔عترت کاؤنٹر پر کافی کا کہہ کر پلٹی تو وہ لڑکے اس کی طرف دیکھ کر بولنا شروع ہو گئے۔پریشانی میں اس کا جسم ہلکا ہلکا کانپنے لگا وہ خود کو کمپوز کرتی جلدی سے کینٹین سے نکل جانا چاہتی تھی۔جب ان لڑکوں میں سے ایک نے عترت کا راستہ روک لیا۔

آپ یونی میں نئی ہیں؟؟؟

وہ عترت کے قریب ہوتا ہوا بولا

اتنے میں دوسری سائیڈ سے دوسرا لڑکا آ گیا

ہم سے دوستی کریں گی؟؟؟

پھر تیسرا

ہم اتنے برے نہیں...

اور سب لڑکے عترت کی زرد ہوتی رنگت سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور اسے ڈرا رہے تھے۔

عترت تو بیہوش ہونے والی تھی اگر سے پیچھے سے کوئی آواز نہ دیتا۔

کونین کینٹین میں داخل ہوا تو ایک طرف لڑکوں کا شور سنا۔یہ تو روز کا معمول تھا مگر جب وہ آڈر کر کے ٹیبل پر بیٹھنے لگا تو اس کی نظر عترت پر پڑی وہ تیزی سے اس طرف بڑھا اور ساتھ میں عترت کو

آواز بھی دی.

کونین کی آواز پر عترت کے ساتھ وہ لڑکے بھی پلٹے.

عترت نے ان لڑکوں کے پلٹتے ہی جلدی سے کونین کی طرف قدم بڑھائے اور اس کی جان میں جان آئی.

جی کیا مسئلہ ہے ؟؟؟

آپ لوگوں کے ساتھ........

کونین نے لڑکوں سے مخاطب ہو کر کہا

کچھ نہیں بس ویسے ہی شغل کر رہے تھے اور ساتھ ہی کینٹین سے باہر چلے گئے.

کونین نے عترت کے چہرے کو دیکھا تو اسے بہت دکھ ہوا. آپ یہاں بیٹھیں میں کھانے کے لیے کچھ لاتا ہون. اتنا کہہ کر کونین کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا. جبکہ عترت نے اللہ کا شکر ادا کیا

تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھ میں فرنچ فرائز اور دو کافی کے کپ لیے واپس لوٹا

یہ لیں مس عترت کھائیں...

کونین نے دوستانہ لہجے میں کہا

شکریہ......

عترت کے ابھی تک حواس جگہ پر واپس نہیں آئے تھے

آپ ان کو اتنا سیریس مت لیں یونی میں ایسا ہوتا رہتا ہے بس اکیلی مت آیا کریں. ویسے بھی وہ

صرف معصوم لڑکیوں کو تنگ کرتے ہیں. خیر چھوڑیں کافی لیں.

جب عترت کافی دیر تک کچھ نہیں بولی تو کونین نے بولنا شروع کیا اسے عترت پر بہت ترس آرہا تھا

اج بہت سردی ہے..؟؟؟

کونین نے پوچھا

جی وہ تو ہے.......

عترت نے مختصر جواب دیا

آپ آئیں نہیں پھر..؟؟؟

کونین کے سوال پر عترت شرمندہ ہو گئی

وہ بس...... نہیں آسکی

اس نے جھوٹ بولا

آپ جھوٹ بول رہیں ہیں آپ اتوار کو آئیں تھی.؟؟

جیسے ہی کونین نے کہا عترت نے حیرے سے کونین کو دیکھا

زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہمارے محلے میں بڑی گاڑی بہت کم آتیں ہیں اور جب بھی آتیں ہیں دھوم مچ جاتی ہے کہ کس کے گھر آئی ہے.

کونین نے ایک فرنچ فرائز منہ میں ڈالتے ہوئے عترت کو دیکھا جس کے چہرے پر واضح حیرت تھی.

ویسے بھی اس وقت میں اور ہالہ بی چھت پر کپڑے پھیلا رہے تھے. اتوار کو ہمارے محلے کے تقریباً ہر گھر میں واشنگ مشین لگی ہوتی ہے کیونکہ سیوریج کا نظام پرانا ہے اس وجہ سے گلیاں گندی ہو جاتیں ہیں کوڑے والے بھی اتوار کو چھٹی کرتے ہیں تو سونے پر سہاگہ ہو جاتا ہے مطلب گند ڈبل پھیلتا ہے.

وہ کچھ دیر رکا اور پھر بولا

گاڑی بڑی تھی آپ کے بھائی ٹھیک ریورس نہیں کر رہے تھے لگتا وہ ایسے علاقے میں پہلی بار آئے تھے. میں اور ہالہ بی چھت سے دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے تھے.

بات کے آخر میں کونین نے مسکرا کر عترت کو دیکھا جس کا مطلب اسے شرمندگی سے نکالنا تھا

I am sorry am really sorryyy

عترت نے کونین سے کہا اور نظریں جھکا لیں.

کونین کو وہ سچی لڑکی بہت اچھی لگی کچھ دیر سوچنے کے بعد کونین نے فرینچ فرائز عترت کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

Friendsssss.....??????

عترت نے حیرانگی سے کونین کو دیکھا جس نے تھوڑی دیر پہلے اس کی مدد کی تھی. پھر مسکرا کر ایک فرینچ اٹھالی

سوری میں لڑکا لڑکی کی دوستی پر یقین نہیں رکھتی.

عترت نے جواب دیا

کونین نے سر سے پاؤں تک عترت کو بغور دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر کہا

"رشتہ پر یقین رکھتی ہیں میں آپ سے رشتہ جوڑنا چاہتا ہوں".

عترت کو تو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہوا. وہ تو اظہارِ محبت کے بارے میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی اور یہ تو ڈائریکٹ پرپوزل تھا.

جب کہ بولنے کے بعد کونین کو بھی احساس ہو گیا تھا کہ کیا بول گیا ہے؟؟؟فرطِ جزبات میں کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے مگر اب پیچھے ہٹنا بے وقوفی ہے کیونکہ تیر کمان سے نکل گیا تھا

....

ہالہ جیسے ہی ہسپتال کی پارکنگ میں پہنچی کونین نے جلدی سے بائیک آگے لا کر روک دی.

بیٹھیں ہالہ بی جلدی سے مجھے آج آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے..؟؟

صبر کرو بیٹھ رہی ہوں تم کیوں آج ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو.؟؟؟

ہالہ نے بائیک پر بیٹھتے ہوئے کہا

بس ہالہ بی کیا بتاؤں بہت گڑ بڑ کر دی میں نے....

کونین نے بائیک چلاتے ہوئے کہا

کیا گڑ بڑ کر دی ہے میرے بھائی نے....

ہالہ نے کونین کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

ہالہ بی کیا خیال ہے شوارمہ کھائیں گی ؟؟؟ کونین نے آفر ماری

نیکی اور پوچھ پوچھ...

ہالہ نے ہنستے ہوئے کہا

تبھی کونین نے ایک فاسٹ فورڈ کارنر پر بائیک روکی اور آڈر دینے کے بعد دونوں بہن بھائی اندر چلے گئے

ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے ہالہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

کونین نے ہالہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے افسردگی سے کہا

ہالہ بی آپ کو یاد ہے وہ لڑکی جس کو ہم ڈیفنس چھوڑنے گئے تھے

ہاں بھئی یاد ہے. عترت نام ہے شاید...

ہالہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

ہاں وہی کونین نے تصدیق کی

تو اس میں کیا خاص بات ہے ؟؟؟

یہ بات تو اب کافی پرانی ہو گئی ہے. اور وہ دیکھو ویٹر آ گیا

ہالہ نے ویٹر کی طرف اشارہ کیا

ویٹر ان کا آڈر لگا کر اب جا رہا تھا

جب کونین نے ہالہ کو بتایا کہ میں نے اس لڑکی کو آج پرپوز کیا ہے

ہالہ کا شوارمے والا ہاتھ جو منہ کی طرف جارہا تھا رک گیا اور اس نے بے یقینی کی حالت میں کونین کو دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ جو میں نے سنا وہ ٹھیک ہے..؟؟؟

پھر کونین نے اسے ساری بات ایک سانس میں بتادی.

ہالہ کچھ دیر تو سکتے کی حالت میں رہی پھر زور زور سے ہنسنے لگی...

کیا ہوا ہالہ بی... کونین نے ہالہ کو یوں ہنستا ہوا دیکھا تو بول پڑا

مسٹر کونین آپ کو کس نے کہا تھا کہ اتنی بڑی چھلانگ لگاؤ. جب کہ پتہ بھی ہے کہ وہ لوگ کتنے امیر ہیں یاد نہیں اس کے گھر کا گیٹ کیسا تھا..؟؟؟ آپ نے اپنی اوقات سے بڑھ کر کام کیا ہے

ویسے شاباش بنتی ہے یہ کہہ کر ہالہ نے تالی بجائی

ویسے اچانک یہ سب کرنے کی وجہ..؟؟؟؟ ہالہ اب سیریس تھی.

وہ ہالہ بی آج بہت اداس تھی مجھ سے دیکھا نہیں جارہا تھا میں اسے کچھ اور کہنا چاہ رہا تھا مگر منہ سے کچھ اور نکل گیا.

کونین نے صاف گوئی سے کام لیا.

اچھا تو اب پھر مسئلہ کیا ہے؟؟؟

ہالہ اب شوارمہ کھا رہی تھی.

ہالہ بی مسئلہ یہ ہے کہ میرا پرپوزل سن کر وہ ناراض نہیں ہوئی اور نہ ہی اس نے غصہ کیا بس چپ کر

گئی. مجھے ڈر ہے کہ وہ کچھ دن بعد ہاں نہ بول دے. اگر اس نے ہاں بول دی تو کیا ہو گا..؟؟؟امی بابا کو کیا کہوں گا...؟؟؟

کونین شوارمہ نہیں کھا رہا تھا.

ہالہ نے اپنا شوارمہ کھانے کے بعد ٹشو سے ہاتھ صاف کیے اور کونین سے پوچھا

میں تمہارا شوارمہ کھا سکتی ہوں؟؟؟ کیونکہ تم تو کھا نہیں رہے.

کھالو ہالہ بی کھالو اگر کہو تو میں اور بھی منگوا دو. مگر میرے مسئلہ کا حل بتاؤ..؟؟؟

کونین نے شوارمہ ہالہ کو دیتے ہوئے کہا

کونین اتنی پریشانی کی بات نہیں تم صبح یونی جا کر سے کہہ دینا کہ میں نے کل مذاق کیا تھا کیونکہ تم کل پریشان تھی.اور بس.....

دیکھو وہ لڑکی بہت اچھی ہے اور پیاری بھی مگر.....

ہمارے اور ان کے سٹیٹس میں بہت فرق ہے. ہم لوگ تو ان جیسوں سے دوستی نہیں کر سکتے رشتے داری تو دور کی بات ہے. سیانے کہتے ہیں چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ.

ہالہ نے سمجھاتے ہوئے کونین کو دیکھا اور کونین نے ہاں میں سر ہلا دیا

....

عترت جب سے یونی سے آئی تھی اپنے کمرے میں بند تھی.اس کی زندگی میں یہ پہلا واقعہ تھا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیساری ایکٹ کرے. مگر عجیب بات جو اسی لگ رہی تھی وہ یہ تھی کہ

اسے کونین پر غصہ بلکل بھی نہیں آرہا تھا.کافی دیر وہ کمرے میں ٹہلتی رہی پھر تھک کر ٹیرس پر چلی گئی.اور سوچنے لگی.....

دبیر بھائی اور اماں وہاں سے دلہن لانے کو تیار نہیں...؟؟؟

تو مطلب یہ ہوا کہ وہاں سے دلہن آ نہیں سکتی.....

مگر جا تو سکتی ہے.....

اس سوچ کے ساتھ ہی اس کے چہرہ پر عجیب سی خوشی ظاہر ہوئی. جیسے وہ ہالہ کی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہ رہی ہو.

میں کونین سے ہی شادی کروں گی. گندے محلہ میں.......

اور پھر ہنسنے لگی

دبیر کو جب اماں بی نے رات میں بتایا کہ عترت نے دوپہر کا کھانا نہیں کھایا اور جب سے آئی ہے کمرے سے باہر نہیں نکلی تو وہ اسے دیکھنے اس کے کمرے میں چلا گیا تین دفعہ دروازہ نوک کرنے پر جب دروازہ نہ کھلا تو وہ ہنڈل گھما کر اندر آگیا

عترت ٹیرس پر تھی اور اسے معلوم تھا کون ہوگا اسی لیے اٹھی نہیں...؟؟؟

دبیر عترت کے پاس بیٹھ گیا اور اسے اپنی بازؤں میں لے لیا....

گڑیا اتنی سردی ہے یہاں کیا کر رہی ہو..؟؟؟

کچھ نہیں بس ویسے ہی عترت نے جواب دیا

ناراض ہو..؟؟؟

نہیں.

تو اتنے دنوں سے شکل پر بارہ کیوں بج رہے ہین؟؟

دبیر نے عترت کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا

ویسے ہی بتایا تو ہے آپ یقین نہین کرتے.. عترت نے جواب دیا

اچھا پھر خوش ہو کر دیکھاؤں؟؟

دبیر نے کہا

بھائی آپ کو پتہ ہے میں سچ مچ آج بہت خوش ہوں.

عترت نے دبیر سے الگ ہوتے ہوئے کہا

اچھا.....ایسی کیا بات ہے مجھے بھی تو پتہ چلے.؟؟؟

دبیر نے عترت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

آپ کو ہی بتاؤں گی اور کس کو بتاوٗں گی پر تھوڑا صبر کریں نا.

چلیں میں آپ کو کافی بنا کر پلاتی ہوں. عترت نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دبیر بھی کھڑا ہو گیا. نہیں گڑیا پہلے کھانا

اور دونوں ٹیرس سے کمرے کی طرف بڑھ گیا.

....

حنین گھر سے نکلا تو زمین کی کلاس لینے تھا مگر راستے میں دبیر کا میسج ملنے کی وجہ سے زریاب کے فلیٹ پہنچ گیا.

جب حنین زریاب کے فلیٹ پہنچا تو زریاب اور دبیر ٹی وی لاؤنج میں خاموشی سے بیٹھے تھے حنین سلام کر کے عادت کے مطابق دونوں کے درمیان بیٹھ گیا. زریاب چپ کر کے کچن میں چلا گیا جبکہ دبیر مکمل خاموش تھا. کچھ دیر بعد زریاب کافی کے تین مگ لے آیا اور لا کر ٹیبل پر رکھ دیے.

حنین دونوں کو مسلسل دیکھ رہا تھا جب مزید دس منٹ تک دونوں خاموش رہے تو حنین کا صبر جواب دے گیا

تم دونوں نے مجھے چارلی چیپلن کی مووی دیکھنے کے لیے بلایا ہے؟؟؟

حنین کی بات پر زریاب مسکرایا مگر دبیر پھر بھی خاموش رہا

کچھ بتاؤ گے کہ کیا مسئلہ ہے یا پھر میں جاؤں..؟؟

فضول میں ٹائم ضائع کر رہے ہو میرا اتنی دیر تو میں کسی حسینہ کو نہیں دیکھ سکتا جتنی دیر سے تم لوگوں کی شکلیں دیکھ رہا ہوں.

اب کی بار زریاب نے قہقہ لگایا.

یار بات دراصل یہ ہے کہ.....

زریاب نے ابھی بات شروع ہی کی تھی کہ دبیر نے ٹوک دیا.

حنین یار مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے مگر تو وعدہ کر میری بات سن کر مزاق نہیں اڑائے

گا.....؟؟

دبیر نے منت بھرے لہجے میں کہا

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر شرارت سے زریاب کو دیکھا اور پھر دبیر کی طرف منہ کر کے بولا بات کیا ہے..؟؟

دبیر نے ایک لمبا سانس لیا اور رائحہ کی پہلی ملاقات سے لے کر آخری ملاقات تک سب بتا دیا بتانے کے بعد دبیر نے آنکھیں بند کر لیں اور زریاب اب حنین کو دیکھ رہا تھا. دونوں کو اندازہ تھا کہ حنین خوب مذاق اڑائے گا. مگر اندازہ کے برعکس حنین کچھ دیر چپ رہا پھر غصے سے لاؤنج میں ٹہلنے لگا.....

سخت افسوس ہے مجھے تجھ پر دبیر میں نے کبھی سوچا بھی نہین تھا کہ تو کسی لڑکی کے ہاتھوں الو بنے گا. زریاب تو خیر رن مریدی میں PHD کر رہا ہے مگر تُو تو میرے پر جاتا. ایک لڑکی تجھے 40000 کا ٹیکا لگا گئی وہ بھی دن دہاڑے.....

شرم آنی چاہیے تجھے مجھے یہ امید نہیں تھی.

حنین نے دکھ سے نفی مین سر ہلایا..

حنین مجھے تو تُو معاف کر دے زریاب نے ہاتھ جوڑے 🙏

کیون تجھے کیوں معاف کر دوں. تیرے ہی ساتھ رہتا ہے یہ سارا دن اپنے جیسا بنا دیا اسے...

حنین اب زریاب پر برس پڑا

حنین وہ بہت تیز لڑکی ہے یقین کر میں کچھ کر ہی نہیں پاتا.

دبیر نے بے بسی سے کہا

بات سن میری سید دبیر حسین شاہ یہ جو مرد ہے نا یہ صرف اپنی من پسند عورت کے ہاتھ بے وقوف بنتا ہے. اس لیے ڈرامے نہ کر سیدھی بات کر وہ بات جو تو چھپا رہا ہے. یہ جو عشق ہے نا اس کی مشک بہت بری ہے سو گز کے فاصلہ سے بھی آجاتی ہے اور بڑوں بڑوں کی مت مار دیتی ہے یقین نہیں آتا تو اپنے سردار زریاب علی خان کو دیکھ لے....

ساتھ ہی زریاب کی طرف دیکھا کر مسکرایا

اچھا خاصا سمجھدار انسان ہے مگر ایسے گاؤں جاتا ہے جیسے اسے وہاں بہت ضروری کام ہو......؟؟

اب حنین باقاعدہ قہقے لگا رہا تھا.

زریاب نے مصنوعی غصہ سے حنین کو دیکھا

تجھے دبیر کے مسئلہ کے لیے بلایا ہے اور تو میری ہی مسلسل کلاس لے رہا ہے.

ہاں تو دبیر صاحب اب آپ بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟؟؟

اب حنین دبیر سے مخاطب ہوا

یار مجھے اس کا بائیوڈیٹا چاہیے.

دبیر نے جواب دیا

ٹھیک ہے مل جائے گا مگر...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر دبیر کی طرف دیکھا اور کہا

مجھے اپنی سروسیز کی payment چاہیے..

اور خوب قہقہے لگائے.

صوفے پر جتنے بھی کشن تھے دبیر نے سب کے سب حنین کو دے مارے

یار تم لوگ میری قدر نہیں کرتے کتنے ضروری کام سے جا رہا تھا مگر تم لوگوں کے کہنے پر میں یہاں آگیا...

حنین نے منہ بنایا

ضروری کام....؟؟؟اور تجھے

زریاب نے حیران ہو کر کہا

جی جناب میں نرمین کی طرف جا رہا تھا مگر دبیر نے میسج کر کے بلا لیا اس اپنی سٹائلو کو 40000 سروسز کے نام پر دے دیے اور میرے لیے صرف کشن بچے....

وہ اب معصوم شکل بنا رہا تھا

نرمین پاس کیوں جا رہا تھا خیریت...؟؟ دبیر نے پوچھا

بس پیار آ رہا تھا اس پر.. 😉

سوچا ایک نظر دیکھ آؤں.. 😉

حنین اب شرارت سے مسکرا رہا تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ جو تجھے اس پر آتا ہے وہ پیار ہے..؟؟؟

زریاب نے لقمہ دیا

نہیں جو پیرنی کو تجھ پر آتا ہے وہ پیار ہے

حنین نے جواب دیا

اب تینوں ہنس رہے تھے

حویلی کے تمام افراد اس وقت کھانے کی میز پر موجود تھے. عموماً جمعہ کے دن کھانا اکٹھا ہی کھایا جاتا تھا. سردار حشمت علی خان نے سردار دلاور علی خان کی طرف دیکھ کر پوچھا.

اب تو زریاب سیٹ ہو گیا ہے بزنس بھی اس کا ترقی کر رہا ہے. آگے کیا سوچا ہے اس کے بارے میں....

کیا سوچنا ہے اس کا بھائی صاحب.....؟؟؟

اب شہر ہی رہے گا. گاؤں تو رہ نہیں سکتا ویسے بھی میں نہیں چاہتا کہ وہ گاؤں رہے آپ جانتے تو ہیں سارے مسائل کو....

افراسیاب ہے ہمارے پاس یہ کہتے ہوئے انھوں نے پاس بیٹھے افراسیاب کو فخر سے دیکھا.

ہمم....

ٹھیک کہتے ہو تم. مگر میں سوچ رہا تھا کہ زریاب کی اب شادی کر دینی چاہیے. گاؤں میں اس کا کوئی

مستقبل نہیں. وہیں شہر کی کوئی لڑکی دیکھ لو اب اس نے ساری زندگی وہیں رہنا ہے.

ہماری حویلی اب افراسیاب آباد کرے گا. سردار حشمت علی خان نے قدرے دکھ سے افراسیاب کو دیکھتے ہوئے کہا

کوثر بیگم اور نسرین بیگم نے زریاب کی شادی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا

ہم شہر کیسے لڑکی تلاش کریں گے... ؟؟؟ کسی کو جانتے ہی نہیں.

ان کی بات پر سب ہنس پڑے

میرے ایک دوست کی بیٹی ہے بہت خوبصورت اور پڑھی لکھی میرا خیال ہے زریاب کے لیے ٹھیک رہے گی.

سردار حشمت علی خان نے کہا

ٹھیک ہے بھائی صاحب جیسے آپ کی مرضی... ویسے بھی وہ آپ کا ہی بیٹا ہے. سردار دلاور علی خان نے کہا

لیکن بابا سائیں لالا سے پوچھ لیں شاید انھیں شہر میں کوئی لڑکی پسند ہو ؟؟؟

افراسیاب نے گفتگو میں حصہ لیا

ٹھیک ہے اس سے بھی پوچھ لو...

سردار حشمت علی خان نے کہا

ماہین اور ماہ پارہ نے خوشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا. اور سرگوشی کی بہت مزا آئے گا

سب کچھ نہ کچھ بول رہے تھے سوائے ماہ نور کے وہ چپ چاپ کھانا کھا کر اٹھ گئی

....

نرمین اپنے کمرے میں بیٹھی اسائمنٹ بنا رہی تھی جب دینو بابا نے آکر کہا کہ نیچے حنین صاحب آئے ہیں.

کیا..؟؟؟

کون آیا ہے..؟حنین

نرمین نے حیرت سے پوچھا

جی حنین صاحب آئے ہیں اور آپ کو بلا رہے ہیں.

اچھا میں آتی ہوں بابا اپ چائے کے ساتھ کچھ لے کر آئیں.

نرمین نے ڈوپٹہ گلے میں ڈالا اور ہاتھ میں پن پکڑے جلدی سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی

حنین ڈرائنگ روم کی الماری کے سامنے کھڑا تھا جس میں بے شمار ٹرافیاں اور شیلڈ زپڑی تھیں. آہٹ پر پلٹا. بلیک شرٹ اور کیمل کلر کی پینٹ میں غضب کا لگ رہا تھا.

توبہ کتنا لوہا جمع کیا ہوا ہے تم لوگوں نے....

حنین نے نرمین کی طرف دیکھ کر کہا

نرمین نے گلاسس اتار کر ہاتھ میں پکڑے اور جواب دیا.

مسٹر حنین یہ لوہا نہیں ہے بلکہ آپا بھائی بابا اور میری ٹرافیان اور انعامات ہین تمہاری طرح نالائق

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نہیں. یہ پڑھے لکھے لوگوں کا گھر ہے سمجھے

یہ کہتی وہ اب حنین نے بلکل سامنے تھی.

میرے خیالات اس پڑھے لکھے خاندان کے بارے میں کچھ مختلف ہیں...

حنین نے کہتے ہوئے اپنی گول مٹول آنکھوں سے گلاسس اتار کر شرٹ مین لگا دیے.

مطلب...؟؟

نرمین نے الجھ کر دیکھا

میرے نزدیک PHD کا مطلب پھرا ہوا دماغ ہے. اس طرح تمہارا باپ اور بھائی میرے حساب سے فارغ ہین اور وہ تمہاری میجر بہن اسے تو آرمی نے سہی جگہ رکھا ہوا ہے یعنی ہنگو....

پیچھے بچی تم...

اگر تم نے بھی PHD کر لی تو پورا خاندان پاگل خانے کے لیے پرفیکٹ ہے.

دوسرے لفظوں میں یہ پڑھا لکھا خاندان اصل میں پاگلوں کا ٹبر ہے.

حنین اب تپا دینے والی مسکراہٹ سے نرمین کو دیکھ رہا تھا. شرم آنی چاہیے تمہیں بکواس کرتے ہوئے نرمین کو اب غصہ آگیا تھا

تم اپنے آنے کا مطلب بتاؤ اور رفو چکر ہو. ماما بابا گھر پر نہیں ہیں. شکر کرو ورنہ بابا تمہیں بتاتے...

نرمین نے دھمکانے والے انداز میں کہا

یار تجھے دیکھنے آیا تھا تیری یاد آرہی تھی اور ساتھ ہی نرمین کی طرف حنین نے قدم بڑھایا.

حنین تم ٹھیک تو ہو؟؟

نرمین نے حنین کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کے نرمین پیچھے ہٹتی حنین نے نرمین کا ہاتھ جس میں گلاسس پکڑی ہوئی تھی پر زور سے اپنا ہاتھ مارا اور گلاسس زمین پر گر گئی.

یہ کیا بتمیزی ہے...

نرمین جلدی سے گلاسس اٹھانے لگی تو حنین نے اوپر پاؤں مار دیا جس کی وجہ سے گلاسس ٹوٹ گئی.

اوہ.............سوری نرمین

وہ اب معصوم شکل بنا کر کہہ رہا تھا.

یو ایڈیٹ اب میں اپنی اسائمنٹ کیسے بناؤں گی..؟؟ نرمین چلائی

یار میں بنوا دیتا ہوں چلو میرے ساتھ........ حنین نے آفر ماری

میں نہیں جا رہی تمہارے ساتھ بابا ناراض ہوتے ہیں. وہ آنے والے ہونگے. نرمین نے سچ سے کام لیتے ہوئے کہا

ہممممم.....

تو اب اسائیمنٹ کیسے لکھوں گی...؟؟؟

حنین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پریشانی سے نرمین کو دیکھا جو بہت پریشان نظر آرہی تھی. میں باہر جا رہا ہوں تم جلدی سے آجاؤں اگر گلاسس لینے ہیں تو.....

اور میں جانتا ہوں تم اپنی پڑھائی پر کمپرومائز نہیں کرتی.

وہ اب شانے اچکاتا گلاسس لگانے لگا

گھر پر کوئی نہیں ہے بابا جب آئیں گے تو گلاسس لا کر دیں گے پر پھر تو بہت دیر ہو جائے گی کیا کروں نرمین شش و پنج میں مبتلا تھی جب اسے حنین کی آواز آئی.

میرا تمہیں اغوا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے. آگے تمہاری مرضی ہے میں جا رہا ہوں

اچھا میں آتی ہوں مگر تم مجھے جلدی ڈراپ کر دینا پلیززز؟؟؟

نرمین نے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہا

حنین نے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے تھوڑا سا جھک کر کہا

جو حکم بندہ حاضر ہر.....

(اور دل میں کہا تم چلو تو سہی آگے میری مرضی) اور مسکرانے لگا

نرمین گاڑی میں آکر بیٹھی تو حنین نے گاڑی سٹارٹ کر دی. تھوڑی دور جا کر نرمین کو احساس ہوا کہ یہ راستہ مارکیٹ کی طرف نہیں جاتا.

یہ کہاں جا رہے ہو..؟؟

نرمین نے حنین کی طرف دیکھ کر پوچھا

ہسپتال...؟؟حنین نے بغیر دیکھے مسکرا کر کہا

مگر کیوں...؟؟؟نرمین کو حیرانگی ہوئی

میں نے گائینا کالوسٹ سے ٹائم لیا ہے حنین نے بہت سیریس انداز میں جواب دیا

کیااااااا....؟؟؟مگر کس کے لیے ؟؟؟

نرمین کو جھٹکا لگا وہ اب پورا حنین کی طرف گھوم گئی تھی.

ماما کے لیے......

حنین نے نرمین کی حیرانگی کو انجوائے کرتے ہوئے کہا

بے شرم انسان کم از کم ماں باپ کو تو معاف کر دیا کرو. مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی. نرمین اب بگڑ چکی تھی

کول ڈاؤن یارررر....

اب اگر بابا کو ماما کی فکر نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں بھی ان کی فکر چھوڑ دوں. اتنا بڑا گھر ہے اور کوئی رونق نہیں تمہارے بابا نے میری شادی ہونے نہیں دینی کہ گھر میں کچھ رونق لگے تو میں نے سوچا کہ میں خود ہی رونق کا بندوبست کر لوں. اچھا آئیڈیا ہے نااا...

آخر میں حنین نے داد طلب نظروں سے نرمین کو دیکھا جو اسے انتہائی غصے سے دیکھ رہی تھی.

شٹ اپ.....اور نرمین نے ڈیش بورڈ پر پڑا ٹشو کا ڈبہ حنین کے منہ پر مارا

اوچچچچچ.....

کتنی ظالم ہو تم کتنا تشدد کرتی ہو مجھ پر پھر بھی سب تمہیں مظلوم سمجھتے ہیں

اور اتنی پڑھی لکھی ہو پر صرف ایک ہی گالی آتی ہے shutup اور گالیاں نہیں آتیں مثلاً

1.Bullshut

2.fuck of ur ass

3.fuck of ur mother

اس سے پہلے حنین اور کچھ بولتا زمین بول پڑی.

کتنی گندی گالیاں دے رہے ہو شرم کرو کچھ اگر لوگ سنے گے تو کیا کہیں گے ؟؟؟

زمین نے افسوس سے حنین کو دیکھا

لوگوں کو سمجھ آئیں گی تب نا!!!........ حنین نے قہقہ لگایا

مگر مجھے تو سمجھ آرہی ہیں. زمین نے جواب دیا

تو کس نے کہا تھا اتنا پڑھنے لکھنے کو پتہ چلا کتنا نقصان ہو تا زیادہ پڑھے لکھے ہونے کا بندہ ہر بات سمجھ جاتا ہے اور پھر پریشان رہتا ہے میں اسی لیے لڑکیوں کی زیادہ پڑھائی کے خلاف ہوں جب یہ بیویاں بنتی ہیں تو بہت تنگ کرتیں ہیں حنین نے تبصرہ کیا

میرے خیال سے تمہیں اپنا جملہ ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے تم صرف لڑکیوں کی نہیں بلکہ لڑکوں کی پڑھائی کے خلاف ہو. تبھی پڑھتے نہیں ہو...

نومین نے چڑ کر جواب دیا.اور گاڑی میں حنین کا قہقہ گونجا.

تم مجھے کتنے اچھے سے جانتی ہو قسم سے نرمین

I lovvee uuu😍😍😍

ساتھ ہی ہسپتال کی پارکنگ میں گاڑی رکی.

چلو شاباش نیچے اترو. حنین نے نرمین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

میں کیوں اتروں تم جاؤ. تمہارا مسئلہ ہے.

نرمین نے جواب دیا

پاگل.......گائنی کی وارڈ میں عورتوں کو مسئلہ ہوتا ہے مردوں کو نہیں نیچے اترو حنین نے نرمین کی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

نرمین نے دکھ سے حنین کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا.

حنین گاڑی لاک کرتا ریسپشن کی طرف نرمین ساتھ بڑھ گیا

مجھے آج تمہاری باتوں سے بہت جھٹکا لگا ہے. نرمین نے حنین کے ساتھ چلتے ہوئے کہا.

ہائے میری جان ابھی تو بہت جھٹکے رہتے ہیں اور زیر لب مسکرایا

ریسپشنلسٹ نے مسکرا کر پیشنٹ کا نام پوچھا. تاکہ پرچی بنا کر ڈاکٹر پاس بھیج سکے

حنین نے اپنے ساتھ کھڑی نرمین کو مسکرا کر دیکھا پھر ریسپشنلسٹ کو نرمین ملک نام بتایا. جس پر نرمین کو دوسرا جھٹکا لگا

کیا بکواس ہے میرا نام نرمین احمد ہے نرمین ملک نہیں اور میں پیشنٹ نہیں

نرمین کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

پر میرا دل کرتا ہے کہ ساری دنیا تمہیں نرمین ملک کے نام سے جانے. بلکہ مجھے ابھی ابھی ایک آئیڈیا آیا ہے میں صبح کے اخبار میں ایک اطلاع عام دیتا ہوں کہ آئندہ نرمین احمد کو نرمین ملک کے نام سے پکارا اور لکھا جائے. کیسا آخر میں نرمین کو دیکھا جو غصہ سے سرخ پڑ رہی تھی. اس سے پہلے نرمین کچھ کہتی ریسپشنلسٹ نے حنین کو مخاطب کیا

سر یہ آپ کی پرچی ہے آپ پلیز زز کمرہ نمبر نو میں تشریف لے جائیں اور ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے راہنمائی بھی کی.

حنین نے شکریہ کے ساتھ پرچی لی اور نرمین کو کمرہ کی طرف اشارہ کیا

جیسے ہی نرمین اور حنین کمرے میں داخل ہوئے سامنے ڈاکٹر رائحہ بخاری اور ایک سینئر ڈاکٹر نے مسکرا کرانھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا.

)اچھا تو یہ ہے ڈاکٹر رائحہ دیکھنے میں تو عام سی ہے. اسی لیے کہتے ہیں سیانے بندہ کی جب عقل ماری جائے پھر اسے کچھ سمجھ نہیں آتی. دبیر مجھے افسوس ہے تیری چوائس پر.... حنین دل میں سوچتا کرسی پر بیٹھ گیا.(

سینئر ڈاکٹر نے نرمین کی طرف دیکھ کر پوچھا کتنا عرصہ ہو گیا شادی کو...؟؟

کیاااا... نرمین نے بے یقینی سے حنین کو دیکھا.

جی چھ سال ہو گئے ہیں مگر اولاد نہیں ہے مجھے تو کوئی فکر نہیں ہے مگر یہ پریشان رہتی ہے حنین نے

پریشان نرمین کی طرف دیکھ کر ڈاکٹر کو جواب دیا

حنین کے جواب پر نرمین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے.

ڈاکٹر نے نرمین کو دیکھا تو حوصلہ دینے والے انداز میں کہا اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے دیکھے کتنے اچھے ہسبنڈ ہیں آپ کے جب وہ پریشان نہیں تو آپ کیوں پریشان ہو تیں ہیں اور ساتھ ہی حنین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہم کچھ ٹیسٹ لکھ دیتے ہیں آپ پہلے وہ کروالیں اور ڈاکٹر رائحہ کو مخاطب کر کے کہا آپ انھیں ٹیسٹ لکھ دیں.

حنین یہی چاہتا تھا اس کے بعد حنین نے بے شمار سوال ڈاکٹر رائحہ سے کیے یہاں تک کہ رائحہ کا صبر جواب دے گیا.

مہربانی فرما کر اب آپ جا سکتے ہیں. رائحہ نے اپنی جان چھڑائی

حنین سے پہلے نرمین کھڑی ہو گی. دونوں آگے پیچھے کمرے سے باہر نکلے.

میں تمہیں جتنا گھٹیا سمجھتی تھی تم اس سے زیادہ گھٹیا ہو نرمین نے باہر آتے ہی غصہ سے کہا

آہستہ یہ ہسپتال ہے یونی نہیں

حنین نے جواب دیا

پارکنگ میں آکر دونوں گاری میں بیٹھے نرمین مسلسل رو رہی تھی. اسے بہت دکھ ہوا حنین کی حرکت کا......

کیا ہے رو کیوں رہی ہو...؟؟؟

حنین نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا

Will u plzz shutup

نرمین نے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا.

پھر وہی ایک گالی......

حنین بڑبڑایا اور گاڑی چلانے لگا.

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی صرف نرمین رو رہی تھی جس کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی حنین نے اسے چپ کرانے کی زحمت نہیں کی تھی.

تھوڑی دیر بعد نرمین خود بخود چپ کر گئی.

حنین نے ایک آپٹیکل لنز شاپ پر گاڑی روکی اور خود اندر جا کر تھوڑی دیر میں نرمین کے لیے پنک فریم والی انتہائی خوبصورت Ray.ban والوں کی گلاسس لے آیا.

یہ لو اپنے گلاسس تمہارے باپ نے جو لے کر دیے تھے اس سے زیادہ اچھے اور مہنگے ہیں. ساتھ ہی گاڑی سٹارٹ کر دی.

نرمین کو گلاسس پسند تو بہت آئے مگر اس نے تعریف نہیں کی اور پکڑ کر لگا لیے. اگر تمہیں میرے گلاسس کا نمبر معلوم تھا تو مجھے ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی..؟؟؟

کتنی پیاری لگ رہی ہو اب حنین نے مسکرا کر نرمین کے سوال کو اگنور کیا .

حنین تمہیں پتہ ہے کہ تم انتہائی گھٹیا انسان ہو..؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین نے سوالیہ انداز میں کہا

جی ہاں ابھی ابھی آپ نے ہی بتایا ہے۔ حنین نے سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

کم از کم انسان میں اتنی انسانیت ہونی چاہیے کہ اگر ایک بندہ رو رہا ہے تو اسے چپ ہی کرا دو۔ نرمین نے گلہ کرتے ہوئے باہر دیکھا

اگر بندہ رو رہا ہو تو اسے چپ کروانا چاہیے۔ لیکن اگر لڑکی رو رہی ہو تو یہ غلطی نہیں کرنی چاہیے

کیونکہ میری جان اگر روتی لڑکی کو چپ کراؤں تو جہاں اس نے دس منٹ رونا ہے وہاں وہ آدھا گھنٹہ روئے گی۔ لیکن اگر اسے چپ نہ کرایا جائے تو وہ خود بخود تھوڑی دیر میں چپ کر جائے گی یہ میرا تجربہ ہے جیسے ابھی تم نے خود ملاحظہ کیا......

اشارہ نرمین کی طرف تھا۔

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے تجربے بس مجھے گھر چھوڑ دو میرا سر گھوم رہا ہے۔ اب تک تو بابا بھی آ گئے ہونگی۔

نرمین نے پریشانی سے کہا۔

کچھ کھاؤں گی..؟؟

چلو تمہیں کچھ کھلاتا ہوں۔

حنین نے فاسٹ فورڈ کی طرف گاڑی موڑتے ہوئے کہا۔

نہیں مجھے کچھ نہیں کھانا بابا آ گئے ہونگے بس مجھے گھر چھوڑ دو۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین نے حنین کی طرف دیکھ کر کہا

چلو جیسے تمہاری مرضی....

حنین نے گاڑی ریورس کی اور نرمین نے گھر کے سامنے آکر روکی.

اوہ شٹ بابا آگئے نرمین نے گیٹ سے گیراج میں کھڑی گاڑی دیکھ کر کہا

نرمین بی بی تمہارا تو آج برا دن ہے اب جاؤ اور اپنے چنگیز خان کے سوالوں کا جواب دو اسی لیے کہا تھا کہ کچھ کھا لو تاکہ انرجی آجائے ڈانٹ کھانے کے لیے مگر تم میری بات مانتی ہی نہیں ہو.

اب حنین ہمدردی سے نرمین کو دیکھ رہا تھا.

دفع ہو جاؤ یہاں سے سب تمہاری وجہ سے ہوتا ہے نرمین گاڑی سے اتری اور زور سے دروازہ بند کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی

....

حنین نرمین کو چھوڑ کر گاڑی ریورس کرنے لگا جب سامنے سے ملک نزیر اور بیگم غزالہ کی گاڑی آتے ہوئے نظر آئی....

اوشٹ کس ٹائم پر آئے ہیں. چنگیز خان تو آگے ہی گرم ہوا ہوا ہے.

حنین نے گاڑی ملک نزیر کی گاڑی کے برابر کر کے روکی اب دونوں باپ بیٹے آمنے سامنے تھے مگر گاڑیوں کا رخ مخالف طرف تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بیٹا جی اگر خود ہی رشتہ لینے آنا تھا تو ہمیں زحمت دینے کی وجہ.....

ملک صاحب نے مسکرا کر رہا مطلب صاف ظاہر تھا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟

آپ کو تو پتہ ہی ہو گا ڈیڈ کہ سسرال میں بڑی کشش ہوتی ہے بندہ بھاگا بھاگا آتا ہے میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے. حنین نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

حنین..... بیگم غزالہ نے مصنوعی غصہ کا اظہار کیا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے آپ جائیں اور نکاح کی تاریخ لے کر آنا. میں اس گلی کے چکر لگا لگا تھک گیا ہوں بندے تو بندے مجھے تو اس گلی کے کتے بھی پہچاننے لگے ہیں اور گاڑی آگے بڑھا دی

نرمین ٹی وی لاؤنج سے گزر رہی تھی جب احمد مراد نے آواز دی

نرمین بیٹا ادھر آؤ...

جی بابا وہ کہتی ہوئی ان کی طرف بڑھ گئی

کہاں گئی تھیں..؟؟؟

انھوں نے پاس بیٹھتی ہوئی نرمین نے پوچھا

بابا وہ مجھ سے گلاسس ٹوٹ گئے تھے میں نے اسائنمنٹ بنانی تھی. اس لیے....

ابھی نرمین نے پورے الفاظ ادا نہیں کیے تھے کہ دینو بابا نے آکر بتایا کہ مسٹر اینڈ مسسز نزیر ملک آئے ہیں.

نرمین کے ساتھ ساتھ احمد مراد بھی حیران ہو گئے.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اچھا انھیں ڈرائنگ روم میں بیٹھائیں اور نرمین سے مخاطب ہو کر کہا اپنی امی کو بھیجوں اور چائے پانی کا انتظام کرو.

نرمین ماں کو پیغام دیتی کچن میں آگئی. مگر اسے مسلسل بے چینی تھی ابھی وہ حنین کے ساتھ واپس آئی تھی مگر حنین نے اسے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا.

ڈرائنگ روم میں اس وقت مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی. ملک نزیر اپنی بات کہہ کر جواب کے منتظر تھے. جب کافی دیر تک احمد مراد اور ان کی بیگم نے کچھ نا کہا تو بیگم نزیر بول پڑیں.

بھائی صاحب ہم نرمین کو اپنی بیٹی بنا کر رکھیں گے میرے گھر میں اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے بس ایک بیٹی کی کمی ہے وہ آپ پوری کر دیں. میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے کہ نرمین کو ہم بہت خوش رکھیں گے. ہم سائل بن کر آئے ہیں ہماری جھولی بھر دیں ہمیں خالی ہاتھ نہ لوٹائیں. ہمیں آپ کی تمام شرطیں بغیر سنے منظور ہیں.

مگر پلیز حنین کے MBA والی بات رہنے دیں. وہ اس کے بس کی بات نہیں.

جیسے ہی بیگم نزیر نے یہ کہا احمد مراد بول پڑے.

بات دراصل یہ ہے کہ MBA حنین کے لیے کوئی مسئلہ نہیں. مجھے خود یہ مسٹری سمجھ نہیں آ رہی. ہر سال حنین MBA کے پیپرز دیتا ہے اور زبردست نمبروں سے پاس ہوتا ہے لیکن وہ اپنے پیپرز نہیں دیا. کبھی کسی ایسے لڑکے کے پیپرز دیتا ہے جو اچانک پیپرز کے نزدیک بیمار ہو جاتا ہے، کبھی کسی غریب لڑکے کے جو کسی وجہ سے فیس جمع نہیں کرا سکتا اور یونی چھوڑ جاتا ہے وہ ہر

سال کسی نا کسی لڑکے کے پیپر زدے کر ان کا مستقبل محفوظ بناتا ہے. جس پر مجھے فخر ہے چھپا کر کرنے والی نیکی اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے. مگر مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ وہ اپنی ڈگری کیوں حاصل نہیں کر رہا.

آپ کو یقین ہے کہ حنین ایسا کرتا ہے. ؟؟؟

ملک نزیر نے کچھ بے یقینی سے پوچھا.. ؟؟

جی میں اس کی رائیٹنگ پہچانتا ہوں وہ ببل سٹائل میں لکھتا ہے اور ایسا ہمارے ڈیپاٹمنٹ میں اور کوئی نہیں لکھ سکتا.

پہلی دفعہ ملک نذیر کو اپنے بیٹے حنین پر فخر محسوس ہوا. اور ان کی آنکھیں نم ہو گئیں.

لیکن مجھے یہ مسٹری سمجھ آگئی ہے. وہ MBA کرے یا نا کرے اسے اس سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ میری جائیداد اور کاروبار کا اکلوتا وارث ہے.

مگر وہ دوسروں کے پیپر ز اس لیے دیتا ہے تا کہ ان کے مستقبل خراب نہ ہوں. مجھے اپنے بیٹے پر فخر ہے

ملک نزیر نے بیگم غزالہ کی طرف دیکھ کر کہا

لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ وہ MBA کرے میں لوگوں کو کیا بتاؤں گا کہ میرا داماد صرف گریجویٹ ہے... ؟؟؟

احمد مراد نے کہا

آپ بے فکر رہیں اب میری زمیداری ہے اسے MBA کرانا بس آپ نرمین کو ہماری بیٹی بنا دیں

ملک صاحب نے کہا

ٹھیک ہے تو پھر نرمین آج سے آپ کی ہوئی. احمد مراد نے کہتے ہوئے ملک صاحب کو جھپی کی دعوت دی جسیے ملک صاحب نے خوشی خوشی قبول کیا اور ڈرائنگ روم میں مبارک باد کی صدائیں گونجی

....

ماہ نور چپ چاپ اپنے کمرے میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر لیٹ گئی. اس کی آنکھیں بند تھیں. مگر وہ بند آنکھوں سے اپنا ماضی دیکھ رہی تھی. وہ جتنا ماضی کو بھولنے کی کوشش کرتی اتنا ہی کچھ ایسا ہوتا کہ اسے شدت سے پھر ماضی یاد آجاتا. ابھی بھی یہی ہوا تھا زریاب کی شادی کی باتیں سن کر اس کے اپنے زخم ہرے ہوگئے. کیا دن تھا وہ.........

)ماہ نور کا ماضی(

آج ماہ نور کی بارات تھی. ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں. ماہ نور نے ایک نظر خود کو آئینہ میں دیکھا. پھر عجیب سا غرور محسوس کیا. ڈریسنگ ٹیبل سے گجرے پکڑ کر پہنتے ہوئے اس نے سوچا کہ میں کتنی خوبصورت اور خوش نصیب ہوں. اللہ مہربان ہے مجھ پر....

وہ سرخ اور گولڈن کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی. اگر دنیا میں حور کو دیکھنا ہے تو مجھے دیکھ لو مجھ سے

زیادہ حسین نہیں ہو گی.ماہ نور نے اپنے سراپے پر نظر ڈال سوچا اور پھر ہنسنے لگی...

کیا ہو گیا ہے مجھے...؟؟؟

کہ اتنے میں ماہین بھاگی بھاگی آئی....

آپا بارات آگئی. قسم سے اتنے پیارے لگ رہے ہیں اسد بھائی...

ماہین نے ماہ نور کی طرف دیکھ کر پر جوش انداز میں کہا

حیا کے مارے ماہ نور کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور اس نے نظریں جھکا کر دھیمی آواز میں پوچھا

نرمین مجھ سے بھی زیادہ....

جواب اس کی امید کے عین مطابق ملا.

نہیں آپا......

آپ کی تو بات ہی کچھ اور ہے دیکھ لینا اسد بھائی دیکھتے ہی ہوش کھو بیٹھے گے...

ماہین نے پہلے حیرت سے اور پھر شرارت سے بات ختم کی.

اتنے میں ماہ نور کے سسرال کی عورتیں بھی کمرے میں کوثر بیگم اور نسرین بیگم ساتھ داخل ہوئیں.

ہر کوئی ماہ نور کی بلائیں لے رہا تھا.ماہ نور کی ساس اس کے صدقے جا رہیں تھیں کہ اللہ نے اسے چاند جیسی بہو دی ہے. سب عورتیں باری باری ماہ نور کو پیار کرتیں اور دعائیں دیتیں مل رہیں تھیں.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب اپنے کمرے میں تھا سب کے کہنے کے باوجود وہ بارات کا استقبال کرنے باہر نہیں گیا تھا. کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ سب کو اپنی غلطی کا احساس ہو اور آئندہ کبھی وہ مجھ سے کوئی بات نہ چھپائیں.

بارات جیسے ہی حویلی پہنچی چوہدریوں کا شاندار استقبال کیا گیا. ساتھ ہی ہوائی فائرنگ کا بھی سلسلہ شروع ہوا دونوں طرف کے لوگ فائرنگ کر رہے تھے. خوشی میں کسی کو کسی کی ہوش نہیں تھی کہ کون کیا کیا کر رہا ہے.

اسد بیحد خوش تھا. اس نے جسے چاہا تھا آج وہ اس کی ہو جانی تھی ہمیشہ کی لیے مگر تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا.

زریاب اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا جب باہر شور مچا کہ دولہے کو گولی لگ گئی وہ فوراً کمرے سے باہر نکلا.

ادھر عورتوں میں بھی شور برپا ہو گیا کچھ عورتیں زور زور سے رونے لگیں کچھ ماہ نور کو کوسنے لگیں کہ دلہن ہی منحوس ہے. ماہ نور کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک کیا ہو گیا ہے. پوری حویلی میں کھلبلی مچ گئی تھی. اس سے پہلے کہ ماہ نور کسی سے کچھ پوچھتی ماہین بھاگی بھاگی آئی...

آپا اسد بھائی کو گولی لگ گئی ہے.

ماہ نور کے ذہن میں زریاب کی بات گردش کرنے لگی.

"تو میں اسے گولی مار دوں گا"

ماہ نور اپنے حواس کھونے لگی اود پاگلوں کی طرح چیخنے چلانے لگی...

زریاب نے مارا ہے

زریاب نے مارا ہے

مجھے پتہ ہے یہ زریاب نے کیا ہے....

وہ روتی جا رہی تھی اور کہتی جا رہی تھی. اسے معلوم نہیں تھا کہ اس کے یہ الفاظ اسی کے لیے موت کا پھندا ثابت ہونگے.

وہاں پر موجود اسد کی رشتے دار عورتوں نے بھی سب سنا اور دیکھا.

چند منٹ میں شادی کا گھر موت کدہ بن گیا.

یہاں سے سرداروں اور چوہدریوں کی نہ ختم ہونے والی دشمنی اور ماہ نور کی بد نصیبی کا آغاز ہوا.

)چالیس دن بعد(

اسد کے کفن دفن کے بعد نے علاقے کے معززین کا جرگہ بلوایا. کیونکہ چوہدری اور سردار دونوں ہی پولیس اور عدالت کے چکر میں پڑنا نہیں چاہتے تھے.

سب سے پہلے جرگہ نے جو ڈیمانڈ کی وہ پہلے سے سردار دلاور علی خان اور حشمت علی خان کو معلوم تھی.

چوہدریوں کی طرف سے مطالبہ آیا.

خون کا بدلہ خون

یعنی اسد کے بدلہ زریاب

یہ بات کسی بھی صورت دونوں بھائیوں کو یعنی سردار دلاور اور حشمت علی خان کو منظور نہیں تھی. کیونکہ وہ زریاب کو بے گناہ سمجھتے تھے. زریاب نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر سب لوگوں کے سامنے قسم کھائی تھی کہ میں نے گولی نہیں چلائی. اور افراسیاب نے گواہی بھی دی تھی. مگر چوہدری ماننے کو تیار نہ تھا. ان کا کہنا تھا کہ ماہ نور کو زریاب نے اس قتل کے بارے میں پہلے ہی بتا رکھا تھا اور سرداروں نے ہمیں دھوکے سے بلا کر ہمارے اکلوتے بیٹے کا قتل کیا ہے تا کہ علاقے میں ان کے برابر کا کوئی نہ ہو.

زریاب کی قسم کھانے کے بعد سرداروں کی حویلی میں سب اسے بے گناہ سمجھتے تھے سوائے ماہ نور کے.....

ہم معزرت خواہ ہیں آپ کا یہ مطالبہ پورا نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارا بچہ بے گناہ ہے آپ اس مطالبے کے علاوہ جو بھی مطالبہ کریں گے ہم وہ من و عن قبول کریں گے.

سردار حشمت علی خان نے جرگہ سے کہا

زریاب اگر گنہگار ہوتا تب بھی سردار حشمت علی خان نے ایسا نہ ہونے دیتے اب تو پھر وہ بے گناہ تھا

چوہدری اسی مطالبے پر اڑے ہوئے تھے. مگر مزید خون خرابے سے بچنے کے لیے باقی معززین

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نے انھیں ایک اور بات پر راضی کر لیا.

سردار دلاور تو ماننے کے لیے تیار نہ تھے مگر سردار حشمت علی خان نے انھیں یہ کہہ کر چپ کروا دیا کہ ماہ نور میری بیٹی ہے اور میں اپنی بیٹی کو زریاب پر قربان کرتا ہوں.

ہمیشہ کی طرح بیٹے کو بچانے کے لیے پھول جیسی بیٹی کو زندہ در گور کر دیا گیا.

جرگہ نے زریاب کی جان ان شرائط پر بخشی...

1. ماہ نور ساری زندگی اسد کے نام پر بیٹھی رہی گی یعنی وہ اسد کی بیوہ بن کر زندگی گزارے گی اس کی اب کسی سے شادی نہیں ہو سکتی جیسے ہی چوہدری خاندان میں کوئی لڑکا شادی کے قابل ہوا ہم ماہ نور کو بیاہ کر لے جائیں گے. کیونکہ ہماری زمینیں اس کے نام ہیں اور ہم اپنی جائیداد غیروں میں نہیں جانے دیں گے

2. ماہ نور سفید رنگ کے علاوہ کسی بھی رنگ کا کپڑا نہیں پہنے گی.

3. ماہ نور کسی شادی، میلہ میں یا گاؤں سے باہر نہیں جا سکتی. صرف حویلی میں رہے گی

4. جب تک ماہ نور ان باتوں پر عمل کرے گی چوہدری کسی قسم کا نقصان زریاب کو نہیں پہنچائے گے.

5. زریاب گاؤں میں مستقل نہیں رہے گا صرف ملنے آسکتا ہے.

جب تک سرداران شرائط پر عمل کرتے رہیں گے زریاب کو چوہدریوں کی طرف سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مگر جیسے ہی دونوں فریقوں میں سے کسی ایک نے بھی معاہدے کی خلاف ورزی کی تو دوسرا فرق خود بخود آزاد ہو جائے گا.

اس معاہدے کے ساتھ ہی یہ فیصلہ کیا گیا کہ زریاب کو مستقل شہر شفٹ کر دیا جائے. زریاب وہیں یونی میں پڑھا اور پھر وہیں بزنس کرنے لگا. سردار دلاور علی خان نے اسے وہاں ایک پر آسائش فلیٹ لے دیا تھا.

جبکہ اس فیصلہ کے بعد زریاب بلکل بدل گیا. اس نے کچھ نہیں کیا تھا. مگر پھر بھی اس کی وجہ سے ماہ نور کو سزا ملی. یہ بات اسے چین نہیں لینے دیتی تھی. اس کے دل میں ماہ نور کی نفرت نے ہمدردی کی جگہ لے لی اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ یہ ہمدردی محبت میں بدل گئی. وہ ماہ نور کی محرومیوں کا ازالاں کرنا چاہتا تھا. مگر کر نہیں پاتا تھا. اسے اس سارے واقعے نے یہ سبق سیکھایا تھا کہ

"زبان سے معاف کرنے میں وقت نہیں لگتا مگر دل سے معاف کرنے میں عمریں بیت جاتی ہیں اس لیے سوچ سمجھ کر زبان کا استعمال کیا کریں کہ دل کی عدالت سے ہر کوئی اتنی جلدی بری نہیں ہوتا...

اس فیصلے نے جہاں زریاب کو بدلا وہیں ماہ نور پر بھی ان مٹ نقوش چھوڑے. وہ ہر دم خوش رہنے والی زریاب سے لڑنے جھگڑنے والی ہنستی مسکراتی لڑکی ایک دم چپ کر گئی. دنیا کی ہر چیز سے منہ موڑ لیا اسے اپنے برے لگنے لگے محبت کی جگہ دل میں نفرت نے ڈیرے ڈال لیے. خاص طور پر

اپنے بابا اور زریاب کو اپنا دشمن سمجھنے لگی. زریاب کی قسمیں کھانے اور گھر والوں کے یقین دلانے کے باوجود وہ زریاب کو مجرم سمجھتے ہوئے اس کے مرنے کی دعائیں مانگنیں لگی. وہ چاہتی تھی کہ زریاب مر جائے اس طرح اس کے خاوند کا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا اور وہ بھی پابندیوں سے آزاد ہو جائے گی. گھومے پھرے گی. رنگین کپڑے پہنے گی. مگر فلحال اس کی دعائیں قبول نہیں ہو رہیں تھیں.

اب بھی وہ ماضی اور حال کے تانے بانے بن رہی تھی جب موبائل کی گھنٹی بجی. اور وہ ہوش کی دنیا میں واپس آ گئی.

ڈریسنگ ٹیبل سے فون اٹھایا تو زریاب کا میسج چمک رہا تھا

"تُجھے اس قدر ہیں شکایتیں،
کبھی سُن لے میری حکایتیں۔
تُجھے گر نہ کوئی ملال ہو،
میں بھی ایک تُجھ سے گلہ کروں؟
نہیں اور کُچھ بھی جواب اب
میرے پاس تیرے سوال کا۔
تُو کرے گا کیسے یقیں میرا،
مُجھے تو بتا دے میں کیا کروں؟"

زریاب دن میں دو تین بار کالز اور میسجز ضرور کرتا تھا.

اللہ کرے زریاب تو مر جائے. میری سزا ختم ہو. تو مرتا کیوں نہیں. اللہ جی آپ پلیز زز میری دعا قبول کر لیں. میں جینا چاہتی ہوں اس طرح نہ میں زندوں میں ہوں نہ مردوں میں.....

یہ کہہ کر ماہ نور نے اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اور رونے لگی

کونین آج یونی میں داخل ہوتے وقت عترت کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ اسے کس طرح بتائے گا کہ کل میں نے مزاق کیا تھا. ابھی وہ اپنی ہی دھن میں MBA ڈیپاٹمنٹ کی طرف جا رہا تھا جب اسے کسی کی آواز نے روکا. کونین نے مڑ کر دیکھا تو وہ عترت تھا.

سنیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے.

کونین نے ایک نظر اسے سر سے پاؤں تک دیکھا وہ اس دن والی ڈرپوک عترت نہیں لگ رہی تھی. بلکہ آج وہ کافی پر اعتماد تھی. نفیس کپڑے پہنے سلیقے سے حجاب کیے وہ شرافت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر رہی تھی.

جی...... کونین نے جواب دیا اور ساتھ ہی پورا اس کی طرف گھوم گیا.

ابھی صبح صبح تھی کوریڈور میں کافی رش تھا سٹوڈنٹس اور ٹیچرز سب آ جا رہے تھے.

ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں. یہاں بہت شور ہے عترت نے پوچھا

ابھی تو میری کلاس ہے پھر ملتے ہیں کونین نے مسکرا کر ٹالنا چاہا.

مگر مجھے ابھی بات کرنی ہے. عترت نے اپنی فطرت کے مطابق ضد کی....

جیسے وہ دبیر سے کرتی تھی اور وہ مان جاتا تھا.

اچھا......

دو منٹ انتظار کریں میں اپنی attendance لگوالوں.

کونین کہتا ہوا اپنے ڈیپارٹمنت کی طرف بڑھ گیا.

عترت وہیں کوریڈور میں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی اور آنے جانے والوں کو دیکھنے لگی.

کونین کلاس میں جا کر دوستوں ساتھ گپ شپ کرنے لگا پھر پروفیسر صاحب لیکچر دینے آ گئے. کونین نے آرام سے لیکچر اٹینڈ کیا. وہ مکمل طور پر بھول گیا کہ عترت کو انتظار کا کہہ کر آیا تھا.

عترت کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی وہ کبھی گھڑی کو دیکھتی اور کبھی ڈیپاٹمنٹ کی طرف. جب کافی دیر ہو گئی اور کونین نہیں آیا تو اس کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی. حالانکہ کونین نے کبھی عترت سے محبت کے دعوے نہیں کیے تھے نا ہی وہ دونوں روز ملتے تھے مگر پتہ نہیں کیوں عترت کو بہت رونا آ رہا تھا. کونین مجھے کیسے نظر انداز کر سکتا ہے..؟؟؟؟

دس بجے کے قریب وہ آنسو صاف کرتی سیڑھیوں سے اٹھی اور اپنے ڈیپاٹمنٹ کی طرف چلنے لگی

جب اس کے کان میں حنین کی آواز پڑی.

دبیر کی گڑیا ایک منٹ رکو....

حنین کسی لڑکی کو بہن نہیں کہتا تھا. اس کا کہنا تھا جب اللہ نے مجھے بہن نہیں دی تو میں خود کیوں

بہن بناؤں. ہاں میں بھابی بنا سکتا ہوں اس طرح کم از کم دوستوں کا تو بھلا ہو گا. جس ہر دبیر اور زریاب خوب ہنستے..

آپ حنین بھائی... عترت نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے جواب دیا جبکہ آنکھیں نم تھیں.

ہاں.......

مگر تم یہاں کیا کر رہی ہو..؟؟؟

یہ تو تمہارا ڈیپاٹمنٹ نہیں....

کونین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر پہلے ڈیپارٹمنٹ کی طرف اشارہ کیا پھر عترت کو دیکھا.

بس ویسے ہی.... عترت کو جب کچھ نہیں سوجھا تو یہ کہہ دیا.

چلو میرے ساتھ کینٹین چلتے ہیں.

حنین نے عترت کا جائزہ لیتے ہوئے کہا.

کچھ دیر میں دونوں کینٹن میں موجود تھے. کینٹین تقریباً خالی تھی. کونین کافی کے دو کپ اور دو پراٹھا رول لے آیا جسے دیکھ کر عترت نے کیا

بھائی صبح صبح اتنا میں نہیں کھاؤں گی..؟؟؟

اچھا مت کھانا میں دونوں کھالوں گا تم بس بل دے دینا. حنین نے کہتے ہوئے کافی کا کپ عترت کو پکڑیا اور خود پراٹھا رول کھانے لگا

عترت کافی کا مگ پکڑے سوچوں میں گم تھی جب حنین کی آواز پر چونکی....

کون ہے وہ..؟؟؟

حنین بظاہر پراٹھا کھا رہا تھا مگر دیھان سارا عترت پر تھا.

کو کو کون ن ن...بھائی

عترت چوری پکڑے جانے پر عجیب شرمندہ ہوئی اور اس نے ہاتھ میں کافی کا کپ زور سے پکڑا

عترت میری طرف دیکھو اور بات غور سے سنو. یہ جو میری آنکھیں ہیں نا. یہ سامنے والے کا ایک منٹ مین ایکسرے کر لیتی ہیں کہ وہ اس وقت کیا سوچ رہا ہے اور اس کے ساتھ کیا چل رہا ہے. اوپر سے یونی کا چھ سالہ تجربہ بھی ہے. اب سچ سچ بتاؤ اس میں تمہارا افائدہ ہے اگر تم دبیر کی بہن نہ ہوتیں تو مجھے تم سے کوئی غرض نہیں تھی مگر اب میں تمہارے ساتھ کچھ برا ہوتا دیکھ نہیں سکتا سمجھیں اب شروع ہو جاؤ شروع سے.....

آپ کو کیسے پتہ چلا...؟؟

عترت کو حیرت ہوئی حنین کی باتوں سے..؟؟؟

تم ایک اناڑی چور ہو اور یہ تمہاری پہلی چوری ہے بس....

یہ کہتے حنین نے کندھے اچکائے اور ٹشو سے ہاتھ صاف کرنے لگا.

عترت نے کونین کی پہلی ملاقات سے لے کر آخری ملاقات کی سب تفصیل حنین کو بتا کر کہا

پلیز ز ز ز بھائی کو نہیں بتانا وہ رو دینے کو تھی...

عترت کے منہ سے یہ بات سنتے ہی حنین نے قہقہ لگایا. بھائی کی تو تم فکر نہ کرو. وہ بھی آج کل یہی

شغل فرما رہا ہے اس کا کیس بھی میرے پاس ہے.....

عترت نے نا سمجھی سے حنین کو دیکھا

دبیر کی تم فکر نہ کرو میں اسے کچھ نہیں بتاؤں گا.اور اب تم میری بات غور سے سنو...

عترت یہ یونی ہے. تمہیں ہر روز رنگ رنگ کے لوگ ملیں گے کوئی تمہاری تعریف کرے گا.؟

کوئی تمہیں آئی لو یو بولے گا.؟

کوئی تمہیں اس بات کا یقین دلائے گا کہ تم اس کے لیے سب کچھ ہو اور وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا.؟؟

کوئی پرپوز کرے گا...؟؟

مگر یہ سب دھوکا ہے.

سب جھوٹ ہے.

یہاں پر تم دیکھوں گی روز بریک اپ ہوتا ہے نئ جوڑیاں بنتی ہیں.

آج ایک لڑکا کسی ساتھ نظر آئے گا تو کچھ دنوں بعد وہی لڑکا کسی اور لڑکی ساتھ محبت کا اقرار کر رہا ہو گا.

یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ تم یہاں کسی کی بات کو سیریس نہیں لو گی.اور اگر کبھی تمہیں لگے کہ کوئی تمہارے ساتھ مخلص ہے تو تم سب سے پہلے مجھے بتاؤ گی. میں خود دیکھوں گا اسے اگر وہ مجھے ٹھیک لگا تو پھر میں جانوں اور دبیر تمہارا اس میں نام نہیں آئے گا.اور تمہیں اپنی محبت مل

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جائے گی. مگراس کے لیے تمہیں مجھ سے سچ بولنا پڑے گا. ٹھیک ہے یہ کہہ کر حنین نے عترت کی طرف دیکھا جو پہلے آنے جانے والوں کو دیکھ رہا تھا.

ٹھیک ہے بھائی میں ایسا ہی کروں گی آپ ملیں گے کونین سے......؟؟؟

یہ کہتے عترت نے نگاہین جھکالیں.

ہاں کیوں نہیں ضرور ملوں گا.

اورہاں ایک اور کام تم آج گھر جاکر سو دفعہ میرا نمبر لکھوں گی تاکہ تمہیں اچھی طرح یاد ہو جائے. حنین نے انگلی اٹھاکر عترت کو حکم دینے والے انداز میں کہا

اچھا... مگر میرے موبائل میں آپ اور زریاب بھائی کا نمبر سیو ہے عترت نے جواب دیا

نمبر سیو ہونے سے کچھ نہیں ہوتا موبائل گم سکتا ہے بیٹری لو ہو سکتی ہے تم یاد کروں گی زبانی جیسے چھوٹا بچہ ٹو کا ٹیبل یاد کرتا ہے. کبھی بھی کہیں بھی تمہیں کوئی تنگ کرے یونی میں ستائے تم مجھے کال یا میسج کر دینا میں یہیں ہوتا ہوں سمجھی. حنین نے انگلی عترت کے سر پر رکھتے ہوئے کہا

چلو میں تمہیں تمہارے ڈیپارٹمنٹ میں چھوڑ آؤں.

اب دونوں کینٹین سے نکل کر کوریڈور میں ساتھ ساتھ چل رہے تھے جب عترت نے حنین سے سوال کیا.

اگر یہاں سب جھوٹی محبت کرتے ہیں تو آپ بھی نرمین آپی کو چیٹ کر رہے ہیں.؟؟؟

عترت کو حنین کی باتیں زیادہ پسند نہیں آئیں تھیں.

عترت کے سوال پر حنین نے آنکھیں گھما کر عترت کو دیکھا اور ہنسا.

یارر روہ اسپیشل کیس ہے اسے پھر کسی دن ڈسکس کریں گے.

ویسے وہ بہت معصوم ہیں.

عترت نے حنین کو دیکھ کر کہا

پتہ نہیں تم لوگوں کو وہ اتنی معصوم کیوں لگتی ہے میرے خیالات اس کے بارے میں ایسے نہیں ہیں.

حنین نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا

پھر آپ کے خیالات ان کے بارے میں کیسے ہیں...؟؟

عترت نے سادگی سے پوچھا

حنین اس کی بات پر ہنس پڑا. تمہیں کیوں بتاؤں یہ تو میں نے ابھی تک اسے بھی نہیں بتائے.

آپ کو ان میں کیا خاص لگتا ہے؟؟؟

عترت انٹرویو کے موڈ میں تھی.

اُس میں کچھ خاص نہیں بس یہی خاص لگتا ہے

اب دونوں خاموشی سے چل رہے تھے یہاں تک کے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ آگیا.

اچھا میں چلتی ہوں.

عترت کہتی ہوئی جانے لگی جب حنین نے بلایا

تمہیں میری باتیں بری لگیں. لیکن جب تم یہاں وقت گزاروں گی تو مان لو گی کہ میں نے سب ٹھیک کہا تھا. تم بہت معصوم ہو دبیر نے تمہیں بہت لاڈ سے پالا ہے میرا دل نہیں کرتا کہ تم ٹھوکر کھاؤں. خود تجربہ نہ کروں میری باتیں مان لوں. پہلی محبت کی چوٹ ساری زندگی ستاتی ہے. حنین اب دکھ سے کہہ رہا تھا اور نظروں میں زریاب کا چہرہ تھا.

عترت بغیر کچھ کہے کلاس کی طرف بڑھ گئی جبکہ حنین اسے دیکھتے ہوئے زیرِ لب کو نین دہرانے لگا

....

دبیر اپنی سوچوں میں گم گاڑی چلا رہا تھا جب اچانک ایک بوڑھا بابا اس کی گاڑی کے سامنے آ گیا. بریک لگانے کے باوجود اسے چوٹ لگی سوری بابا جی دبیر جلدی سے گاڑی سے اترا اور انھیں اٹھاتے ہوئے بولا.

کوئی نہیں پتر تھوڑی ہی سٹ لگی اے.

وہ پنجابی میں بولے

بابا جی آپ کہاں جا رہے تھے آئیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہون.

نہیں نہیں پتر بس ٹھیک ہوں میں خود چلا جاؤں گا.

بابا جی نے جواب دیا

نہیں آپ میرے ساتھ پہلے ہسپتال چلیں پھر میں آپ کو خود اپ کے گھر چھوڑ دوں گا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر نے بابا کو ہسپتال لا کران کی پرچی بنوائی۔اوراب وہ دونوں OPD ڈیپارٹمنٹ کے باہر کھڑے ڈاکٹر کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہے تھے تا کہ ڈاکٹر انھیں دیکھ کر ڈریسنگ روم میں بھیج دے۔دبیر اپنے موبائل میں بزی تھا جب ڈاکٹر رائحہ کی آواز کانوں میں پڑی۔

زراسی چوٹ لگتی ہے تو ہسپتال بھاگے آتے ہیں اتنی ڈریسنگ گھر میں بھی ہو سکتی ہے مگر نہیں....

وہ کسی مریض پر غصہ کر رہی تھی۔

دبیر کچھ سوچ کر اس کی طرف بڑھ گیا۔

آپ کو ڈاکٹر کس نے بنایا ہے انتہائی بتمیز ہیں آپ..؟؟

میڈیکل کا تو کچھ پتہ نہیں ہے میں آج آپ کی کمپلین کرون گا ۔

دبیر نے اس کے پاس پہنچ کر قدرے اونچی آواز میں کہا اسے اپنے 40000 بھی یاد آگئے تھے۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں آپ میری کمپلین کریں گے..؟؟؟

رائحہ نے پلٹ کر دبیر سے خوش ہوتے ہوئے کہا

جی میں مزاق نہیں کر رہا۔

دبیر نے سیریس انداز اختیار کیا

چلیں تو پھر میرے ساتھ آئین۔

رائحہ نے ہاتھ کے اشارے سے ایک طرف چلنے کو کہا

دبیر حیرت سے اس کے ساتھ چل پڑا۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ دونوں ایک کوریڈور سے گزر رہے تھے جہاں بہت سے آفس تھے. شاید ہسپتال کا مینجمنٹ ایریا تھا. رائحہ مسلسل بول رہی تھی.

آپ نے سہی سے کمپلین کرنی ہے انھیں بتانا ہے کہ میں ایک بتمیز ڈاکٹر ہوں مریضوں سے میرا رویہ ٹھیک نہیں میں ڈیوٹی hours میں سوتی رہتی ہوں مریض ٹھیک چیک نہین کرتی اور نا ہی میڈیسن مریض کے مطابق دیتی ہوں اب وہ ایک کمرہ کے پاس پہنچ چکے تھے. جب رائحہ نے تھوڑا دبیر کے قریب ہو کر کہا کوشش کرنی نوکری کے ساتھ ساتھ وہ میرا ڈاکٹری لائسنس بھی کینسل کر دیں. بڑے لوگوں کی بات سنتے ہیں غریب کی کمپلین کی کوئی اہمیت نہیں یہ کہہ کر اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا اور خود جانے لگی مگر پھر اپنے ہی پاؤں پر گھوم گئی.

آپ نے پرفیوم تبدیل نہیں کیا؟؟ قسم سے سر گھوم جاتا ہے اس کی smell سے پتہ نہیں آپ کے فرینڈز کیسے بیٹھتے ہوں گے اپ کے پاس اور ناگواری سے دبیر کو دیکھا.

تو آپ کو کس نے کہا ہے میرے پاس ہونے کو..

دبیر کو آگے ہی اس کی بکواس سے غصہ آیا ہوا تھا وہ اسے ڈرانا چاہ رہا تھا مگر یہاں کیس ہی کچھ اور تھا....

کیوں آپ کے پاس آنے پر پابندی ہے...؟؟؟

رائحہ کہتی ہوئی چلی گئی مگر دبیر اس کی بات سوچ کر مسکرانے لگا.

"کوئی پابندی نہیں آپ پاس آسکتی ہیں"

....

حنین نے عترت کو اس کے ڈیپارٹمنٹ میں چھوڑا اور خود موبائل نکال کر نرمین کو کال کرنے لگا.

پتہ نہیں کیا کہا ہے چنگیز خان نے....

مجھے کوئی کچھ بتاتا نہیں نرمین کال اٹینڈ کرو یارررر

بار بار کال کرنے کے باوجود جب کال اٹینڈ نہیں ہوئی تو حنین نے نرمین کے لیے میسج چھوڑ کر موبائل جیب میں ڈال دیا

....

موبائل چارجنگ پر لگا کر نرمین اپنے نوٹس بنانے میں گم تھی جب اس کی ماما کمرے میں داخل ہوئیں.

نرمین نیچے کارپٹ پر بیٹھی اپنے ارد گرد کتابیں پھیلائے دنیا جہان سے بے خبر تھی جب مسز احمد کی بات پر چونکی

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری شادی اب کر دی جائے تاکہ ہم بھی اپنی ذمہ داری سے فارغ ہوں جائیں. ہم نے تمہارا رشتہ طے کر دیا ہے.

اتنا کہنا تھا کہ نرمین نے ماں کی طرف حیرانگی سے دیکھا اور کہا کس سے...؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تمہارے بابا کے دوست کے بیٹے ساتھ....

یہ کہہ کر مسز احمد نے نرمین کے تاثرات نوٹ کیے.

مگر ماما آپ لوگوں نے مجھے کہا تھا کہ حنین کو آخری موقع دیں گے....؟؟

وہ اب روہانسی ہو گئی تھی

ہاں مگر میرا اور تمہارے بابا کا خیال ہے کہ وہ تمہارے ساتھ سیریس نہیں ہے اور ہم اس کی وجہ سے تمہیں گھر نہیں بیٹھا سکتے. سمجھی اب تم سارا دیھان اپنی پڑھائی پر دو اور اس کے بعد تمہاری شادی ہے ہم مزید کچھ نہیں سنے گے.

مسز احمد نے قدرے غصہ سے کہا اور روم سے جانے لگیں مگر پھر کسی خیال کے تحت رک کر نرمین سے مخاطب ہوئیں

اگر تم چاہو تو اس لڑکے کو دیکھ سکتی ہو میرے پاس تصویر ہے اس کی دیکھاوں...؟؟؟

نہیں میں نے نہیں دیکھنی تصویر جب سب کچھ آپ لوگوں نے فائنل کر دیا ہے تو میرے دیکھنے یا نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا.

نرمین نے روٹھے ہوئے لہجے میں جواب دیا

مسز احمد کو یہی امید تھی نرمین سے وہ مسکراہٹ دانتوں میں دبا کر کمرے سے باہر آ گئیں.

تھوڑی دیر رونے کے بعد نرمین کو حنین پر شدید غصہ آیا اس نے حنین کو کال کرنے کے لیے فون چارجنگ سے اتارا تو وہاں حنین کا میسج جگمگا رہا تھا

When u free then call me plzzzz i hv an urgent "
"work

جہنم میں جاؤں تم اور تمہارے ضروری کام...

غصہ میں نرمین نے فون کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی. اب اس کا پڑھنے کو بلکل دل نہیں کر رہا تھا.

....

حنین کافی دیر نرمین کے جواب کا انتظار کرتا رہا وہ اب کافی پریشان اور اداس ہو گیا تھا آج سے پہلے کبھی نرمین نے ایسا نہیں کیا تھا کہ حنین کے میسج کا جواب نہ دے وہ پر سوچ انداز میں یونی کی پارکنگ میں آکر اپنی گاڑی تلاش کرنے لگا جب اس کی نظر ڈاکٹر رائحہ پر پڑی ایکدم اداسی غائب ہو گئی اور اس کی جگہ شرارت نے لے لی

حنین نے جیب سے موبائل نکال کر سب سے پہلے رائحہ کی تصویر کھینچی پھر دبیر کو تصویر کے ساتھ یہ میسج سینڈ کیا

"مسٹر دبیر آپ آج مجھے شاپنگ کروا رہے ہیں..؟؟؟ اگر نہیں تو آج تمہاری stylooo کی میرے ہاتھوں خیر نہیں"

میسج سینڈ کر کے وہ رائحہ کی جانب بڑھ گیا.

دبیر اس وقت ایک میٹنگ میں تھا جب اس کا موبائل بیپ کیا.

رائحہ پارکنگ ایریے میں کسی کا انتظار کر رہی تھی جب اس کی نظر حنین پر پڑی اس دن ہسپتال میں ہونے والی ساری گفتگو یاد آتے ہی چہرے پر نا گوار آثار ظاہر ہوئے. یہ پاگل کہاں سے آگیا. رائحہ اپنے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے بڑبڑائی.

اتنے میں حنین اس کے قریب پہنچ گیا.

ہیلو......ڈاکٹر رائحہ بخاری

حنین نے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ سجائے رائحہ کو مخاطب کیا.

رائحہ اس کے انداز پر کچھ پریشان ہو گئی. یہ بندہ کچھ گڑبڑ ہے اس نے دل میں اقرار کیا اور بمشکل مسکرا کر جواب دیا

حنین اب بلکل رائحہ کے مدمقابل تھا اور انداز ایسا تھا جیسے برسوں سے جانتا ہو.

آپ پارکنگ میں گاڑیوں کے ایکسرے کر رہی ہیں یا کسی کا انتظار...؟؟؟

اپنی گول مٹول آنکھوں سے اس نے ایک نظر پارکنگ میں کھڑی گاڑیوں پر ڈالی اور دوسری رائحہ پر....

حنین کی نظرون سے رائحہ کافی کنفیوژ ہو گئی مگر گاڑیوں کے بارے میں سن کر چہک اٹھی. یہ اس کا پسندیدہ ٹاپک تھا.

جی بس گاڑیوں کو ہی دیکھ رہی ہون. رائحہ نے جواب دیا.

مجھے بھی گاڑیاں پسند ہیں سوچتا ہوں ایک شوروم کھولوں حنین نے ہوا میں تیر چلایا جو بلکل نشانہ پر

لگا

سچی......رائحہ نے پرجوش ہو کر جواب دیا

مچی.......اس نے آنکھیں گھما کر جواب دیا.

میں بھی شوروم کھولنا چاہتی ہوں مگر.......

رائحہ نے اپنی خواہش بیان کرتے ہوئے حسرت سے حنین کو دیکھا.

گڈ.....حنین نے تعریفی انداز میں کہا

اگر آپ دلچسپی رکھتی ہیں اور شوروم جوائن کرنا چاہتی ہیں تو ہم دونوں پارٹنر بن سکتے ہیں میں پیسہ لگاؤں گا اور آپ اپنا دماغ مگر........

یہ کہتے ہوئے اس نے رائحہ کو دیکھا

مگر کیا......؟؟؟؟

رائحہ نے فوراً سوال کیا

مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ آپ گاڑیوں کے بارے میں ایک اچھی انفارمیشن رکھتی ہیں..؟؟؟

حنین نے اسے چیلنج کرتے ہوئے کہا اور جواب وہ ملا جو وہ چاہتا تھا

آپ مجھ سے اسی وقت پارکنگ میں کھڑی کسی بھی گاڑی کے بارے میں پوچھ سکتے ہین..؟؟

رائحہ نے پراعتماد لہجہ میں جواب دیا.

ٹھیک ہے پھر ایک گیم کھیلتے ہیں میں جس گاڑی پر ہاتھ رکھوں گا آپ مجھے اس کے بارے میں

تفصیل دیں گی. اگر آپ نے درست انفارمیشن دی تو آپ جیتیں ورنہ میں....

حنین نے کندھے اچکائے

اتنی دیر میں پارکنگ میں لڑکے اور لڑکیوں کی کافی رش لگ گئی. کیونکہ چھٹی ٹائم تھا ویسے بھی جہاں حنین کھڑا ہوتا وہاں رش لگ ہی جاتی سٹوڈنٹس کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی نا کوئی تماشہ کرنے والا ہے اور ابھی بھی یہی ہو رہا تھا.

رائحہ نے ایک نظر ارد گرد دیکھا اور حنین کی طرف دیکھ کر ہاں میں سر ہلا دیا.

حنین رائحہ کو لے کر ایک گاڑی کے پاس رکا اور بونٹ پر ہاتھ مار کر بیٹھ گیا.

اس کے بارے میں بتائیں..؟؟؟

حنین کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ تھی. جو رائحہ کو عجیب لگ رہی تھی. پر عجیب کیا تھا یہ سمجھ سے باہر تھا.

حنین سے نظریں ہٹا کر جو اس وقت موبائل پر مصروف تھا رائحہ نے گاڑی کو غور سے دیکھا. جبکہ حنین نے دوسرا میسج دبیر کو کیا

"جانی بات کچھ یوں ہے کہ تیری styloo. میرے بچھائے ہوئے جال میں پھنس گئی ہے ابھی تیرے پاس ٹائم ہے میرے ساتھ شاپنگ کے لیے حامی بھر دے ورنہ میں اس کے ساتھ date مارنے لگا ہوں 😉"

دبیر اور زریاب دونوں اس وقت میٹنگ روم میں تھے دوسری دفعہ پھر میسج ٹون بجی. زریاب نے

دبیر کو موبائل چیک کرنے کا اشارہ کیا لیکن دبیر نے کوئی توجہ نہیں دی۔ دبیر میسج کم ہی پڑھتا تھا کیونکہ وہ کسی کو خود میسج نہیں کرتا تھا اس لیے زیادہ تو کمپنی والوں کے پرموشن میسجز یا حنین کے میسجز ہوتے جسے وہ بعد میں فرصیت سے پڑھ لیتا تھا جبکہ زریاب ضرور میسج چیک کرتا کیونکہ اسے امید رہتی تھی کہ شاید کسی دن ماہ نور جواب دے دے۔

میسج کر کے حنین نے موبائل جیب میں ڈالا اور چھلانگ مار کر بونٹ سے اتر گیا۔ جی ڈاکٹر صاحبہ معائینہ ہو گیا...؟؟؟

جی پوچھیے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہین..؟؟؟ رائحہ نے جواب دیا

ہمممممم.......آپ میرے صرف ایک سوال کا جواب دیں گئی ہاں میں یا نہ میں......

حنین نے شہادت کی انگلی رائحہ کی طرف کھڑی کرتے ہوئے کہا

بسسسسسسسس...؟؟؟؟

رائحہ نے پر اعتماد لہجہ میں جواب دیا جیسے اس کے لیے یہ کوئی مسئلہ نہ ہو

جی بس ایک سوال کیونکہ نہ آپ پاس زیادہ وقت ہے اور نہ میرے پاس...

حنین نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا

پوچھیں....؟؟؟ رائحہ نے کہا

یہ گاڑی سپورٹس کار ہے یا نہیں...؟؟؟

اب کی بار حنین کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یہ کیا بات ہوئی...؟؟؟

رائحہ سچ مچ پریشان ہو گئی تھی اسے ایسے کسی سوال کی امید نہیں تھی

(بات دراصل یہ تھی کہ گاڑی عام تھی مگر اس کے پارٹس تبدیل کر کے سپورٹس کار کی شکل دی گئی تھی. اب اگر رائحہ ہاں کہتی تب بھی ہار جاتی کیونکہ وہ سپورٹس کار نہیں تھی نہ کہتی تب بھی ہار جاتی کیونکہ وہ دیکھنے میں سپورٹس کار تھی رائحہ کا خیال تھا کہ حنین گاڑی کے ماڈل، پارٹس اور قیمت کے بارے میں پوچھے گا مگر یہاں تو صورتِحال ہی کچھ اور تھی)

رائحہ کو اس قسم کی سچویشن کا پہلی دفعہ سامنا تھا سارا نالج دھرے کا دھرا رہ گیا تھا اس نے بیچارگی سے حنین کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا.

Ok I am looser

رائحہ نے ہاتھ کھڑے کیے.

جس پر حنین ہنس پڑا.

اب آپ کو مجھے ٹریٹ دینی پڑے گی. زیادہ دور نہیں جانا یہ جو سامنے فاسٹ فورڈ ہے یہیں سے شوارمہ کھلا دیں.

ٹھیک ہے چلیں.....رائحہ نے کہا

مگر جھٹکا رائحہ کو تب لگا جب حنین نے اسی گاڑی کا فرینٹ ڈور کھول کر رائحہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا

یہ چیٹنگ ہے ؟؟؟رائحہ نے بیٹھتے ہوئے کہا

حنین نے مسکرا کر دیکھااود گاڑی چلانے لگا

جب گاڑی آپ کی اپنی تھی تو مجھ سے اس کے بارے میں پوچھنے کا مطلب..؟؟؟

آپ تو پہلے سے ہی اس کے بارے میں جانتے تھے. پھر...؟؟؟

رائحہ نے الجھتے ہوئے کہا

ڈاکٹر صاحبہ باقی باتیں اندر چل کر کرتے ہیں ریسٹورنٹ آگیا ہے پھر دونوں آگے پیچھے اندر داخل ہوئے حنین نے رائحہ کو ایک طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا جبکہ خود کاؤنٹر سے شوارمہ اور ڈرنکس لے کر آیا

جی اب بتائیں... کیا پوچھنا چاہتی ہیں ؟؟؟حنین نے ڈرنک اور شوارمہ رائحہ کو دیتے ہوئے کہا

وہ اپنی دونوں کہنیوں کو ٹیبل پر رکھ کر رائحہ سے مخاطب تھا.

یہ جو گاڑی آپ کی ہے خاصی عجیب و غریب ہے..؟؟؟

رائھہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا

جی بلکل میری ہر چیز ہی عجیب ہے گاڑی، محبوبہ اور دوست..... حنین نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ رائحہ بول پڑی

"اور آپ خود بھی..."

یہ بات سن کر حنین نے قہقہ لگایا.

کافی ذہین ہیں آپ، میں آپ سے متاثر ہوئی......رائحہ نے شوارمہ کھاتے ہوئے کہا

شکریہ......

مگر ایسی بھی کوئی بات نہیں ایک دنیا آپ سے بھی متاثر ہے حنین نے جواب دیا. ذہن میں دبیر کا

چہرہ آیا

مطلب......رائحہ نے پوچھا

کچھ نہیں.......بس ہر انسان میں اللہ نے ایک ایسی صفت رکھی ہوتی ہے جو اسے دوسروں سے

ممتاز کرتی ہے

حنین نے وضاحت دی

پھر تو آپ میں صفات ہوئیں. رائحہ نے شوارمہ ختم کرتے ہوئے ٹشو سے ہاتھ صاف کیے

نہیں ایسی بھی کوئی بات نہیں....

حنین نے جواب دیتے ہوئے کہا

???..Friendssss

رائحہ کو حنین کافی دلچسپ لگا

ok friendsss

رائحہ نے حامی بھرلی

چلیں پھر میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں کافی دیر ہو گئی ہے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....

دبیر اور زریاب جب فری ہو کر واپس آفس آئے تو دبیر نے زریاب کو کھانا منگوانے کا کہا اور خود موبائل نکال کر میسج پڑھنے لگا. مگر جیسے ہی حنین کے میسجز پڑھے اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی. رائحہ کی تصویر کو دیکھ کر زیرِلب دبیر نے کہا

"تم کہاں ملی اس شیطان کو؟؟"

اور حنین کو میسج کیا.

"اگر تم یہ گھٹیا حرکتیں نہ بھی کرتے تو میں تمہیں شاپنگ کرا دیتا. مگر اب نہیں...."

حنین اس وقت رائحہ کے گھر سے واپس آ رہا تھا دبیر کا میسج پڑھ کر مسکرا دیا

"جانی میں تیرے سسرال سے پہلا کھانا کھا کر آ رہا ہوں اگر اپنی styloo کا بائیو ڈیٹا معلوم کرنا ہے تو زریاب کو لے کر جناح سپر (اسلام آباد کی مشہور مارکیٹ) آ جا."

پھر کسی خیال کے تحت نرمین کو میسج کیا

"خدا کبھی کسی کو۔!!

کسی کے Reply 😥

کا محتاج نہ کرے..!! 😭"

اور مسکراتے ہوئے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھ دیا

....

دبیر نے حنین کا میسج پڑھا اور زریاب کی طرف موبائل بڑھا دیا

پھر اب کیا کرنا ہے وہ جان نہیں چھوڑے گا؟؟؟؟

زریاب نے مسکراتے ہوئے کہا

کھانا کھا کر چلتے ہیں. دبیر نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

زریاب آفس میں دبیر ساتھ لنچ کر رہا تھا جب اس کا موبائل بجا

نمبر دیکھتے ہی نہایت ادب سے سلام کیا اور خیریت پوچھی

دوسری طرف سے پتہ نہیں کیا کہا گیا کہ زریاب نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا اور جی اچھا کہہ کر فون بند کر دیا

زریاب کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے. جسے دیکھ کر دبیر نے پوچھا

خیریت ہے کس کا فون تھا..؟؟؟

ہاں سب خیریت ہے باباسائیں کا تھا جمعہ کو گاؤں آنے کا کہا ہے.

زریاب نے کھوئے ہوئے لہجہ میں بتایا

اچھا....دبیر نے زریاب کو دیکھ کر کہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتا زریاب نے دبیر کو یاد دلایا کہ سپر مارکیٹ جانا ہے ورنہ اس شیطان نے ہنگامہ کر دینا ہے. جس پر دبیر سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہو

کونین ڈیپارٹمنٹ سے گیارہ بجے کے قریب نکلا اس کے دوست بھی اس کے ساتھ تھے وہ سب مل کر کینٹن کی طرف جا رہے تھے جب گراؤنڈ کی سیڑھیوں پر عترت بیٹھی ہوئی نظر آئی

اوشیٹ... یہ کیا کیا میں نے..؟؟؟ کیسے بھول گیا...؟؟؟

کونین کو اپنی صبح والی حرکت یاد آگئی وہ شرمندگی سے سر مارتا ہوا دوستوں کو خدا حافظ کہتے عترت کی طرف بڑھ گیا.

عترت بظاہر آنے جانے والوں کو دیکھ رہی تھی مگر سوچ حنین کی باتوں کو رہی تھی جب کونین کی آواز پر چونکی

کیسی ہیں؟؟؟

کونین نے دوستانہ مسکراہٹ سے عترت کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

ٹھیک ہوں، مختصر جواب آیا

ناراض ہیں....؟؟؟

کونین نے عترت کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا

نہیں میں کیوں ناراض ہونے لگی. عترت نے جواب دیا جبکہ لہجے میں ناراضگی صاف ظاہر تھی.

سوری عترت مجھے یاد نہیں رہا. تم نے انتظار کیا ہو گا..؟؟؟

کونین نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں مجھے ہی آپ کو سمجھنے میں غلطی ہوئی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

عترت ایک دم بہت اداس ہو گئی

پتہ نہیں کیوں کونین کو اس کا اداس ہونا اچھا نہیں لگا تھوڑی دیر دونوں خاموش رہے پھر کونین نے ہمت کر کے ہالہ بی کے بتائے ہوئے مشورے پر عمل کرنے کا سوچا

عترت میں نے جو کچھ اس دن کہا تھا وہ......

ابھی اتنا ہی کونین بولا تھا کہ عترت بول پڑی

"وہ سب جھوٹ تھا مجھے آپ سے کوئی دلچسپی نہیں".

یہی کہنا چاہتے ہیں نا آپ مجھے معلوم ہے مگر پلیز زحمت کہیں اور جائیں.

بات ختم کرتے عترت کا لہجہ کچھ نم ہو گیا جسے کونین نے محسوس کیا.

کہنا تو وہ یہی چاہتا تھا مگر جس طرح عترت نے کہا اسے برا لگا

نہیں یہ بات نہیں ہے میں تو یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ پھر آپ نے میرے بارے میں کیا سوچا.....؟؟

ایک دفعہ پھر کونین غلط بول گیا اور بولنے کے بعد احساس ہوا اپنی بات کا....

عترت نے مڑ کر کونین کو دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ کیا کہا...؟؟؟

کونین خود بخود پھنستا جا رہا تھا اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ سوچتا کچھ تھا بولتا کچھ تھا اور ہوتا کچھ تھا.

کیا کہا آپ نے ابھی ابھی....؟؟؟

عترت اب پوری طرح کونین کی طرف مڑ کر بیٹھ گئی.

وہ میں پوچھ رہا تھا کہ آپ نے میرے بارے میں کیا سوچا...؟؟

کونین نے اپنی بات دہرائی

مجھے آپ بہت اچھے لگنے لگے ہیں. عترت کی اداسی ایکدم غائب ہو گئی اور اس کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی.

کونین نے عترت کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا یہ لڑکی کتنی سادہ اور معصوم ہے اسے تو کوئی بھی بڑی آسانی سے بے وقوف بنا کر اپنا کام نکلوا سکتا ہے اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو کسی غلط لڑکے کے ہاتھ نہ لگ جائے.

کیا ہوا کیا سوچ رہے ہیں...؟؟؟

جب کافی دیر کونین کچھ نہ بولا تو عترت بول پڑی.

عترت تم بہت بے وقوف ہو. کونین نے کہا

جی.....یہ تعریف ہے یا.......

عترت نے حیران ہوتے ہوئے کہا

دونوں......

اور کونین ہنس پڑا

اچھا تم نے صبح کونسی بات کرنی تھی. کونین نے عترت سے پوچھا

وہ آپ حنین ملک کو جانتے ہین..؟؟؟عترت نے کہا

اسے کون نہیں جانتا میں کئی بار ملا ہوں اس سے، سینئر ہے ہمارا......

کونین نے جواب دیا

آپ ان سے ایک دفعہ مل لیں پلیززززز...

عترت نے جیسے ہی یہ کہا کونین کو شدید حیرت ہوئی یہ بات کرنی تھی..؟؟؟

وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا

عترت نے نظریں جھکا کر جواب دیا. جی یہی کہنا تھا.

....

آج حویلی میں کافی خاموشی تھی دن کو چوہدریوں کے کچھ لوگ آئے تھے نہ جانے کیا بات ہوئی تھی مگر ان لوگوں کے جانے کے بعد سردار دلاور اور سردار حشمت ڈیرے پر پریشان بیٹھے تھے کہ....

سردار دلاور علی خان نے کہا

بھائی پھر کیا سوچا ہے مجھے تو یہ ٹھیک نہیں لگ رہا میرا دل مطمئن نہیں....

سردار حشمت علی خان نے دکھ سے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے سردار دلاور علی خان کو دیکھ کر کہا

کیا کر سکتے ہیں...؟؟؟

مجبوری ہے اب اس کے نصیب ہی ایسے ہیں میں کیا کروں..؟؟؟

تم ایسا کرو زریاب کو فون کر کے بلا لو پچھلی دفعہ ہی بہت ناراض ہوا تھا یہ کہہ کر وہ زنان خانے کی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

طرف چل پڑے. جبکہ سردار دلاور زریاب کو کال کرنے لگے

ماہ نور اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھی تھی جب ماہین نے آکر کہا

آپا آپ کو باباسائیں بلا رہے ہیں.

ماہ نور نے ماہین کی طرف حیرت سے دیکھا اور پوچھا

مجھے.....؟؟

جی آپ کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا ہے

ویسے آپا کوئی خاص بات ہے سب ہی موجود ہیں باباسائیں کے کمرے میں..،ماہین نے اپنے طور پر خبر دی

چلو دیکھتے ہیں پھر کیا بات ہے؟؟ماہ نور ماہین کر ساتھ چلتی ہوئی سردار حشمت علی خان کے کمرے کے باہر پہنچی. جہاں ماہ پارہ اور افراسیاب پہلے سے موجود تھے.

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟؟

ماہ نور نے مصنوعی غصہ سے پوچھا

آپا ہمیں بھی تو پتہ چلے کیا خاص بات ہے..؟؟؟

افراسیاب نے جواب دیا

اچھا ٹھیک ہے پھر کھڑے رہو. یہ کہتی ہوئی ماہ نور کمرے میں داخل ہو گئی.

سردار حشمت علی خان ماہ نور سے بات نہیں کرتے تھے بہت کم بلاتے وہ بھی کسی کام کی صورت

میں یہی وجہ تھی کہ ماہ نور کو اپنے باپ سے نفرت اور ڈر لگتا تھا۔ابھی بھی جیسے ہی اس کی نظر اپنے بابا پر پڑی وہ کانپنے لگی

جی بابا سائیں آپ نے بلوایا سلام کرنے کے بعد ماہ نور نے نظرین جھکا کر کیا

ہاں بیٹھو......

انھوں نے اپنے پاؤں کی طرف بیڈ پر بیٹھنے کا کہا جبکہ سردار دلاور علی اور بیگم نسرین دونوں صوفے پر براجمال تھے اور ماہ نور کی ماں سردار حشمت علی خان کی دائیں جانب بیٹھی تھی۔

ماہ نور نے ایک نظر سب پر ڈالی اور بیٹھ گئی۔سب کی آنکھیں سرخ تھیں سوائے سردار حشمت علی خان کے.....

تمہیں یہ بتانے کے لیے بلایا تھا کہ ہم نے ماہین کا رشتہ افراسیاب سے کر دیا ہے گھر کا بچہ ہے دیکھا بھالا اور زریاب کے لیے میں نے اپنے دوست کی بیٹی پسند کی ہے آرہا ہے جمعہ کو پھر افراسیاب اور زریاب کی اکٹھی رسم کریں گے

)ماہ نور کے اندر خطرے کی گھنٹیاں بج رہیں تھیں مگر جو باتیں بابا نے بتائیں ان سب کا میرے سے کیا لینا دینا۔یہ تو سب خوشی کی باتیں ہیں۔وہ ذہن میں سوچنے لگی(

مبارک ہو بابا سائیں....ماہ نور نے مبارک دی

خیر مبارک خیر مبارک...

سردار حشمت نے جواب دیتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور ہاں آج چوہدری محمد علی (اسد کا باپ) آیا تھا تمہارے لیے رشتہ لے کر....

ماہ نور کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا

وہ اس کے بھائی (اسد کا چچا) کی بیوی فوت ہو گئی ہے بیچارہ بے اولاد ہے کڑوڑوں کی جائیداد ہے مگر وارث نہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہم تمہارا نکاح اس سے کر دیں اس طرح جرگہ کی شرط بھی پوری ہو جائے گی اور دونوں خاندانوں میں دوبارہ رشتہ کی وجہ سے دشمنی بھی نہیں رہے گی. اور بیچارے کو وارث بھی مل جائے گا.

مجھے تو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں لڑکے کی عمر بس کچھ زیادہ ہے یہی کوئی پچاس سال کا ہو گا مگر لگتا نہیں ہے.

اب کی بار سردار حشمت علی خان کی آواز تھوڑی لڑکھڑائی....

جمعہ کو زریاب اور افراسیاب کی دعائے خیر کے بعد تمہارا نکاح ہے اور اتوار کو رخصتی.....

اپنا سامان پیک کر لو ہم تمہیں دھوم دھام سے رخصت کریں گے آخر تم ہماری بیٹی ہو.

پھر انھوں نے ایک سانس خارج کرتے ہوئے ماہ نور سے سرسری سا پوچھا تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے.....؟؟؟؟

یہ کہہ کر انھوں نے ماہ نور کی طرف دیکھا جو سر جھکائے بات سن رہی تھی

ماہ نور نے اپنا سانس بحال کیا اور ایک شکوہ کناں نظر اپنے چچا پر ڈالی جنہوں نے ماہ نور کو اپنی طرف دیکھتا پا کر نظر پھیر لی (چچا سائیں اچھا نہیں کیا آپ نے میرے ساتھ مجھے آپ سے بہت سی

امیدیں تھیں آپ تو مجھے بہت پیار کرتے تھے بیٹی کہتے تھے. تو فیصلہ ہوا میں آپ کی بیٹی نہیں آپ کو بھی اپنا بیٹا عزیز ہے ماہ نور نے دل میں سوچا) اور کہا

مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے جیسا آپ کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی بابا سائیں میں آپ کی حکم عدولی کا سوچ بھی نہیں سکتی اور ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی.

بابا سائیں اجازت

ہاں ٹھیک ہے اللہ خوش رکھے جاؤ آرام کرو. اسی میں ہم سب کی بہتری ہے اپنا دل برا نہ کرنا بندہ بہت شریف اور اچھا ہے خیال رکھے گا تمہارا...

سردار حشمت علی خان نے ماہ نور کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

ماہ نور جیسے ہی کمرے سے نکلی باہر ماہین اور ماہ پارہ منہ پر ہاتھ رکھ کر رو رہیں تھی. ماہ نور کو دیکھ کر اس سے لپٹ گئیں.

کیا ہوا کیوں رو رہی ہو مبارک ہو تمہیں ماہ نور نے پہلے ماہین کو اور پھر افراسیاب کو دیکھ کر کہا

افراسیاب نے منہ پھیر لیا جبکہ ماہین اور زیادہ رونے لگی.

آپا یہ غلط ہے ظلم ہے.....

ماہین نے روتے ہوئے کہا

اچھا چپ کرو کچھ نہیں ہوا میں خوش ہوں تم کیوں اداس ہو چلو ہٹو مجھے جانے دو. ماہ نور دونوں کو خود سے الگ کرتی اپنے کمرے میں آ گئی.

اسے رونا نہیں آرہا تھا نہ ہی غصہ آرہا تھا. عجیب سی حالت تھی. وہ بیڈ پر بیٹھ گی اُور سوچنے لگی یہ

میرے اپنے ماں باپ ہیں.......؟؟؟

اور آنکھوں کے پورے بھیگنے لگے

"جینے والے نے ہی ہمت سے گزاری ہو گی

زندگی تُو نے رعایت تو نہیں کی ہو گی"

....

ہالہ نے دروازہ کھولا تو کونین کو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے لیٹے دیکھا.

کیا ہوا ہے..؟؟؟ کھانا کیوں نہیں کھایا...؟؟؟ ہالہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

کیا بتاؤ ہالہ بی....

کونین اٹھ کر بیٹھ گیا اور گود میں تکیہ رکھ لیا

کچھ تو ہے..؟؟؟ ہالہ نے جانچتی نظروں سے کونین کو دیکھا

کونین نے اپنی اور عترت کی ساری روداد سنا دی.

اچھا تو یہ بات ہے......

ہالہ نے پر سوچ انداز میں جواب دیا

میں اسے جھوٹی امید دلانا نہیں چاہتا. مگر وہ اتنی معصوم ہے کہ اس کو ہرٹ کرنے کا بھی دل نہیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کرتا.

کونین نے بے بسی سے ہالہ کو دیکھا

اچھا ایک بات بتاؤ وہ تمہیں لگتی کیسی

ہے مطلب اس سے تمہیں محنت شحبت ہو سکتی ہے..؟؟؟

ہالہ نے پوچھا

کونین نے فوراً نفی میں سر ہلایا.

سوچنا بھی نہ ہالہ بی میں اور محبت..؟؟ وہ بھی اس بے وقوف لڑکی سے....never ever

مجھے آپ جیسی لڑکیاں اچھی لگتی ہیں. مضبوط اپنے مسئلہ خود حل کرنے والی........

جبکہ وہ تو بلکل بچوں کی طرح behave کرتی ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ضد کرنا، ایکدم خوش ہو جانا، اور دوسرے کی انگلی پکڑ کر چلنا

کونین نے سامنے دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا جیسے عترت اس کے سامنے بیٹھی ہو

ہمممم.... مگر یہ باتیں ایسی نہیں کہ ان کی وجہ سے کسی سے محبت نہ ہو سکے. اور رہی بات میری تو میں تو میں ہوں. میرا کوئی مقابلہ نہیں. ہالہ نے آخر میں اپنے فرضی کالر جھاڑے

اب دونوں بہن بھائی ہنس رہے تھے.

ویسے ایک بات کہوں ہالہ نے کونین کا موڈ نارمل ہوتے دیکھ کر کہا

چلو ہالہ بی اب آپ بھی پوچھ کر بات کریں گی...؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کونین نے حیرت سے جواب دیا

مجھے عترت پہلے دن سے ہی بہت پسند ہے وہ یونی کی باقی لڑکیوں جیسی نہیں ہے بہت سادہ ہے پہلی ملاقات میں ہی مجھے اپنے بارے میں سب کچھ سچ سچ بتانے لگ گئی پھر ہماری کاسٹ کی بھی ہے اگر سٹیٹس اشو نہ ہوتا تو میں بخوشی اسے اپنی بھابی بنا لیتی.

کہتے ہوئے ہالہ نے کونین کے ناک پر اپنی انگلی ماری جو بڑی سنجیدگی سے اس سن رہا تھا.

یہ تو سچ ہے کہ وہ انتہائی بے وقوف ہے مجھے تو اس سے ڈر آتا ہے اپنی انھیں بے وقوفیوں کی وجہ سے کہیں پھنس نہ جائے.

کونین نے فکرمند لہجہ میں کہا

اچھا چھوڑو ہمیں کیا......

وہ کیا کرتی ہے کیا نہیں یہ اس کا مسئلہ ہے ہمارا نہیں.......

تم میرے ساتھ کچن میں چلو اور کھانا کھاؤ میں نے بھی ابھی تک نہیں کھایا....

یہ کہتے ہی ہالہ نے کونین کا بازو کھینچا اور کونین نے گود سے تکیہ نکال کر بیڈ پر پھینک دیا اور خود ہالہ ساتھ چل پڑا.

....

زریاب اور دبیر جیسے ہی جناح سپر پہنچے تو حنین کو پارکنگ میں پایا.

آگے تم دونوں.....ویسے حد ہوتی ہے بندے کے سست ہونے کی جتنی دیر میں تم بلیو ایریے سے

یہاں پہنچے ہوا تنی دیر میں تو میں ٹیکسلا سے ہو آتا.

حنین انھیں دیکھتے ہی شروع ہو گیا.

یار سوری میٹنگ تھی اس لیے دیر ہو گئی تو اپنی لسٹ نکال کیا کیا لینا ہے.؟؟

دبیر نے صلح جو انداز میں کہا جبکہ زریاب گاڑی لاک کر رہا تھا اور کچھ الجھا الجھا لگ رہا تھا.

اس کے منہ پر کیوں بارہ بجے ہوئے ہیں...؟؟؟؟

حنین نے زریاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دبیر سے پوچھا

کہاں بارہ بجے ہوئے ہیں بلکل ٹھیک ہوں...

دبیر کی بجائے زریاب نے جواب دیا

اچھا چھوڑو تم دونوں کیوں پارکنگ میں تھیٹر لگا رہے ہو. بتاؤ لینا کیا ہے...؟؟؟

دبیر نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا

دبیر کی بات سن کر حنین کے چہرے پر مسکراہٹ عود آئی.

یار وہ کیا ہے نا کہ میں تو چھوٹی موٹی شاپنگ کرنے کے چکر میں تھا مگر جب میں تیری styloo کو گھر چھوڑنے گیا تو اس نے مجھے کہا کہ

"حنین تم اپنا موبائل تبدیل کر لو دبیر کے پیسوں سے.."

اب وہ اپنی گول مٹول آنکھوں میں شرارت سے مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہا تھا. جبکہ زریاب نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو نہیں بدل سکتا اور دبیر نے حنین کی شرارت کو سمجھ کر کہا

"فون بدلنے کا مشورہ اس نے یقیناً دیا ہو گا یہ تبدیلی کی بیماری ہے اسے مگر میرے پیسوں سے.... یہ جھوٹ ہے"

مطلب تو مجھے موبائل نہیں لے کر دے رہا..؟؟؟؟

حنین نے سوالیہ نظروں سے دبیر کو دیکھا

میں نے کب کہا نہیں لے کر دے رہا..؟؟؟

چل بتا کونسا لینا ہے...؟؟؟دبیر نے کھلے دل سے آفر ماری

تیرے جیسا لینا ہے. جیسے ہی حنین نے کہا دبیر جو پارکنگ سے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا حنین کی طرف مڑتے ہوئے بولا

"تین لاکھ کا"

تو کیا میں تین لاکھ کا موبائل استعمال نہیں کر سکتا.styloo کو تو تین ملاقاتوں میں 40000 دے سکتا ہے اور مجھے جو تیرے ساتھ پچھلے دس سال سے ہوں لاتعداد کام کیے میں نے تیرے ابھی بھی تیرا ہی کام کر کے آ رہا ہوں اور تیرے چکر میں میرے والی ناراض ہو گئی ہے

(حنین کو فوراً زمین کا خیال آیا شاید ہسپتال والی بات سے ناراض ہو)اور تو بے شرموں کی طرح مجھ سے پوچھ رہا ہے

"تین لاکھ"

تم دونوں کماتے ہو اور میں سٹوڈنٹ ہوں تمہیں تو چاہیے کہ مجھے پاکٹ منی دیا کرو.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے کھڑے کھڑے پہلے دبیر کی اور آخر میں زریاب کی کلاس لے ڈالی

دبیر کو اپنے اوپر اس وقت سخت غصہ آرہا تھا نہ وہ 40000 والی بات حنین کو بتاتا اور نہ آج اس کے ہاتھوں ایموشنلی بلیک میل ہوتا.

اچھا ٹھیک ہے چل لے کر دیتا ہوں. دبیر نے ہار مانتے ہوئے کہا

وہ تینوں ایک موبائل شاپ کے اندر داخل ہو رہے تھے جب زریاب کی نظر شاپ کے باہر لگے سٹال پر پڑی. دبیر اور حنین شاپ میں داخل ہو کر موبائل دیکھنے لگے جبکہ زریاب اس سٹال سے ایک پازیب کا جوڑا دیکھتے ہوئے بولا

بھائی یہ پائل کی جوڑی دیکھائیں...؟؟؟

ساتھ ہی ماہ نور کے پاؤں خیالوں میں پائل م پہنے ہوئے دیکھے. ابھی وہ اسی سحر میں تھا جب حنین کی آواز پر چونکا

یہ کس کے لیے لے رہا ہے..؟؟؟

جو تیری حالت ہے تجھے پائل کی نہیں چوڑیوں کی ضرورت ہے..؟؟اور قہقہ لگایا

حنین کسی وقت تو معاف کر دیا کر زریاب نے بیچارگی سے کہا

بتاناااا کس کے لیے لے رہا ہے...؟؟

پیرنی کے لیے...؟؟؟

حنین نے خود ہی سوال کیا اور پھر خود ہی جواب دے دیا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یار حد ہے تجھے اس کے پاؤں پسند ہے....؟؟

تو، تُو سچ مچ کا مرید ہے اس کا....اس کے پاؤں میں جا کر بیٹھ جا بے شرم مجھے تجھ سے یہ امید نہیں تھی تو نے تورن مریدی کے سارے ریکارڈ توڑ دیے افسوس ہے مجھے تجھ پر......

حنین نے آخر میں افسوس سے زریاب کے کندھے پر ہاتھ رکھا.

اچھا رہنے دیں زریاب نے شاپ کیپر کو پائل واپس کرتے ہوئے کہا

نہیں دے دیں اسے رات نیند نہیں آئے گی... حنین نے شاپ کیپر سے واپس پائل لیتے ہوئے کہا

اتنے میں دبیر حنین کا موبائل لے آیا مگر دونوں کو بحث کرتا دیکھ کر آنکھوں سے زریاب سے پوچھا

"اب کیا ہوا..؟؟ حنین کیوں ہنگامہ کر رہا ہے..؟؟"

زریاب کے بولنے سے پہلے حنین بول پڑا.

یہ پیرنی کے لیے پائل لے رہا ہے مگر مانتا نہیں کہتا ہے ویسے ہی اچھی لگی تو لے لی. اب تو بتا میں نے اور تو نے "ویسے" کیوں نہیں لی...؟؟؟

اور سوالیہ نظروں سے دبیر کو دیکھا

دبیر نے مسکرا کر حنین کے گلے میں ہاتھ ڈالا اور بولا

یار بس کر جانے دے کیوں بات کی کھال اتار رہا ہے میں نے تجھے تین لاکھ کا موبائل لے کر دیا ہے

توخوش ہو پچاس روپے کی پائل کے پیچھے اپنا خون نہ جلا...

یار میں واپس کر رہا ہوں تو واپس بھی نہیں کرنے دے رہا.

زریاب نے دبیر کو اپنی صفائی دی

کیونکہ مجھے معلوم ہے تو ہمارے جانے کے بعد دوبارہ آئے گا پائل لینے......

میں تجھے تیری ماں سے بھی زیادہ جانتا ہوں میرے ساتھ ڈرامے نہ کیا کر....

حنین نے زریاب کو قدرے غصہ سے جواب دیا. جبکہ زریاب خاموش ہو گیا

اچھا چلو شام ہو رہی ہے حنین تو مجھے اور زریاب کو نئے موبائل کی خوشی میں کافی پلا.

دبیر نے سب کا موڈ نارمل کرتے ہوئے کہا

اب تینوں ایک کافی شاپ میں کافی پی رہے تھے جب حنین نے رائحہ کے بارے میں ساری تفصیل دبیر کو دیتے ہوئے کہا

چل اب میسج کر کے نرمین کو ساری صورتِ حال سے آگاہ کر....

اگر میں نے بتایا تو وہ یقین نہیں کرے گی..؟؟

تو اسی قابل ہے..زریاب نے کافی کا سیپ لیتے ہوئے کہا

اور تو بدعاؤں کے....

حنین نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا

کیا مسئلہ ہے تم دونوں کو چپ کر جاؤ......

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر نے دونوں پر ایک نظر ڈال کر کہا اور نرمین کو میسج کیا

"نرمین حنین میرے کام سے ہسپتال گیا تھا وہاں صرف گائنی وارڈ ہے اس لیے کسی فیمیل کا ہونا ضروری تھا تو وہ تمہیں ساتھ لے گیا پلیز ززاس سے ناراض نہ ہو میں تمہیں سوری کرتا ہوں."

اور میسج سینڈ کر دیا

زریاب کا حال بھی مالاکنڈ ڈوثرن والا ہے. حنین نے کافی ختم کرتے ہوئے کہا..

مطلب....؟؟؟

زریاب اور دبیر دونوں نے ایک ساتھ پوچھا

مطلب یہ کہ جیسے سارے ملک کا موسم صاف ہو تو تب بھی محکمہ موسمیات والے مالاکنڈ ڈوثرن میں مطلع ابر آلود اور گرا چمک سے بارش ہی بتاتے ہیں. یعنی ملک میں کہیں بارش ہو نہ ہو مگر مالاکنڈ ڈوثرن میں ضرور ہوتی ہے. بلکل اسی طرح ساری دنیا خوش ہو سکتی ہے مگر زریاب نہیں اس کے منہ پر اداسی ہی چھائی رہتی ہے.

نین نے تبصرہ ختم کرتے کرسی سے ٹیک لگالی.

نہیں یار آج باباسائیں کا فون آیا تھا اس لیے پریشان ہوں..؟؟

وہ انھوں نے میرا، افراسیاب اور ماہ نور کا رشتہ کر دیا ہے جمعہ کو ماہ نور کا نکاح ہے. مجھے بلایا ہے دل نہیں کر رہا جانے کو.....

آگے بھی میری وجہ سے اس کی خوشیاں خراب ہوئیں میں نہیں چاہتا اب کی بار بھی کچھ ایسا

ہو.......

پر سمجھ نہیں آرہی کیا بہانہ بناؤں کہ میں نہیں آسکتا.....

زریاب نے ساری تفصیل بتا کر حنین کو دیکھا

چلو یہ کیا بات ہوئی...؟؟؟

دبیر نے کہا

جبکہ حنین خاموش رہا

تو نہیں کچھ کہے گا....؟؟؟

زریاب نے اسے خاموش بیٹھے دیکھ کر پوچھا

کیا کہوں محبت اتنی ہے کہ اس کے سوا کچھ دیکھائی نہیں دیتا.اور ہمت اتنی بھی نہیں کہ اس کے لیے کچھ کر سکے. دکھ ہے تجھ پر بات نہ کر مجھ سے...

حنین نے اتنا کہہ کر منہ پھیر لیا

تو کیا کروں میں بول...؟؟

زریاب نے حنین کی بات کے جواب میں غصہ سے کہا

کہہ دے اپنے گھر والوں سے کہ تو اسے پسند کرتا ہے اور اسی سے شادی کرے گا تھوڑا ہنگامہ ہو گا پھر بات ختم ہو جائے گی.

حنین نے حل بتایا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یاراس طرح تووہ میرے سے اور بھی نفرت کرے گی..؟؟

زریاب نے اپنے اندیشہ سے آگاہ کیا

زریاب کی بات سنتے ہی حنین نے ہنساشروع کردیااور ہنستے ہنستے دبیر کے کندھے پر سر رکھ دیا.اسے یوں ہنستا ہوادیکھ کر زریاب مزید پریشان ہو گیا.

حنین نے ہنسنے کے بعد زریاب سے کہا.....

"آگے تووہ صبح شام تیرے نام کی تسبیح پڑھتی ہے درگاہ پر تیری زندگی کے لیے چراغ جلاتی ہے تیرے راستے میں پھول بچھاتی ہے.....؟؟؟"

پھر کچھ دیر رک کر بولا جہاں اتنی نفرت تجھ سے کرتی ہے وہاں دو تین کلو کے مزید اضافہ سے کچھ فرق نہیں پڑنا.اسے اپنا زبردستی بنالے پھر وہ خود بخود تیرے ساتھ ٹھیک ہو جائے گی.بیوی زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہ سکتی کیونکہ اس کے پاس اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے خاوند کے علاوہ کوئی اور چوائس نہیں ہوتی.

بیٹا جی محبوبہ کے نکاح کے چھوارے کھانا بہت مشکل کام ہے اور تیرے جیسا عاشق کم از کم یہ برداشت نہیں کر پائے گا.آگے تیری مرضی میں تو چلا.

ساتھ ہی اپنی چابیاں اور موبائل اٹھا کر کھڑا ہو گیا.اسے کھڑا دیکھ کر دبیر اور زریاب بھی کھڑے ہو گئے.فلیٹ پر نہیں چلے گا.زریاب نے روک کر کہا

نہیں فلحال تو سسرال جاؤں گا بہت پریشان کیا ہے مجھے آج پڑھاکو نے اب اس کی باری ہے پریشان

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہونے کی....

اور پارکنگ کی طرف بڑھ گیا.

حنین نے گاڑی سٹارٹ کرتے ایک دفعہ پھر موبائل چیک کیا مگر کوئی میسج یا مسڈ کال نہ تھی. حنین اس وقت نرمین کے گھر جانا نہیں چاہتا تھا وہ دن بھر کی ڈرائیونگ سے تنگ آ چکا تھا. نرمین کا گھر راولپنڈی میں تھا جبکہ حنین کا اسلام آباد میں. آتے جاتے دو گھنٹے لگ جانے تھے اور وہ اس وقت آرام کرنا چاہتا تھا سو اس نے ایک آخری کوشش کی نرمین کے گھر نہ جانے کے لیے...

اور ایک میسج ٹائپ کیا

"نرمین میں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے بات کرو. اگر اب بھی تم نے جواب نہ دیا تو میں سیدھا عشق کے آٹھویں مقام پر پہنچوں گا پھر مجھ سے گلہ نہ کرنا"

اور جواب کا انتظار کرتے ہوئے گاڑی سڑک پر لے آیا. ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ نرمین کی مسڈ کال آئی. (وہ کال نہیں کرتی تھی کیونکہ اس کا کہنا تھا تمہاری فضول بکواس کے لیے میں اپنا بیلس ضائع نہیں کر سکتی)

شکر ہے پڑھا کو ڈرپوک ہے بے شک ڈرپوک لڑکی بھی اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور نرمین کو ہنستے ہوئے کال کرنے لگا جو دوسری بل پر اٹینڈ ہو گئی

کہاں ہو صبح سے... کتنے میسجز اور کال کیے..؟؟؟

حنین نے چھوٹتے ہی کئی سوال کر ڈالے.

یہیں ہوں گھر پر......زمین کی آواز میں لرزش دکھ اور نیند کے واضح آثار تھے. جسے حنین نے محسوس کیا

کیا ہوا ہے تمہیں..؟؟؟؟

حنین نے پریشانی سے پوچھا اور گاڑی سڑک کنارے روک دی

مجھے اپنے ضبط پہ ناز تھا

سرِ بزم شام یہ کیا ہوا

میری آنکھ کیسے چھلک پڑی

مجھے رنج ہے یہ برا ہوا

زمین جو صبح سے اپنے آنسو روکے بیٹھی تھی حنین کے پوچھنے پر رونے لگی

کیا ہوا ہے بتا کیوں نہیں رہی کیوں اتنا سسپنس create کر رہی ہو..؟؟؟

حنین اب الجھ گیا تھا پہلے کبھی زمین نے ایسا نہیں کیا تھا. زمین کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں.

اور پھر وہ ہچکیاں بھی آہستہ آہستہ دم توڑتی گئیں

مگر زمین کچھ نہ بولی اب وہ پہلے سے بہتر اپنے اپ کو محسوس کر رہی تھی. حنین نے حسبِ عادت اسے چپ نہیں کروایا تھا. جب دس پندرہ منٹ گزر گئے تو حنین کی آواز سپیکر سے ابھری

اگر تمہارا موڈ اب مزید ڈرامہ کرنے کا نہیں ہے تو بتا دو کیا ہوا ہے میں بہت تھکا ہوا ہوں.

یار پلیززز بات ختم کرو.

حنین نے اکتا کر بولا

بات ختم ہو گئی ہے حنین ہمیشہ کے لیے میرا ابا بانے رشتہ طے کر دیا ہے اور دو ماہ بعد شادی ہے. ان کا کہنا ہے کہ وہ مجھے تم جیسے ناقدرے کو نہیں سونپ سکتے جو شخص تمہارے لیے MBA نہیں کر سکتا وہ زندگی میں تمہارا کیا خیال رکھے گا. اور مجھے بھی تم سے اب کوئی خاص امید نہیں مگر مجھے تم سے بہت شدید محنت ہے میرا دل نہیں مانتا کہ میں تمہاری جگہ کسی اور کو دوں. پر کیا کروں میرے بس میں کچھ نہیں میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے. وقت کے ساتھ شاید سب نارمل ہو جائے مگر میں تمہیں کبھی بھول نہیں پاؤں گی. مجھے لگتا ہے میں مر جاؤں گی

اور ایک بار پھر وہ زور زور سے رونے لگی.

حنین کو اتنی سیریس سچویشن کا اندازہ نہیں تھا وہ جو ہر وقت زریاب کا مزاق اڑاتا تھا بولتے اس کی زبان نہیں رکتی تھی اب تالو سے چپک گئی تھی.

تم انسان نہیں ہو جانور ہو مگر شاید جانور سے بھی بدتر تمہارے سینے میں دل نہیں تم دوسروں کے جزبات نہیں سمجھ سکتے تمہیں کسی کی تکلیف سے فرق نہیں پڑتا تم بس اپنے آپ سے پیار کرتے ہو یہ جو ہم سب تمہاری بکواس برداشت کر لیتے ہیں اس کی وجہ یہ نہیں کہ تم کوئی آسمان سے اتری مخلوق ہو بلکہ اس لیے برداشت کرتے ہیں کیونکہ ہم سب تم سے پیار کرتے ہیں تم مجھے اب فون اور کال مت کرنا پلیززززز......

نرمین نے کہا

اچھاٹھیک ہے نہیں کرتا تم پلیز زز کھانا کھا کر دوائی لو اور سونے کی کوشش کرو اور ہاں پریشان مت ہونا میں صبح کچھ کرتا ہوں حنین نے نرمین کو تسلی دینا چاہی.

تم کچھ نہیں کر سکتے حنین ملک.....

اگر کر سکتے تو چھ سال بہت ہوتے ہیں اور ساتھ ہی کال کاٹ دی.

حنین کچھ دیر سوچتا رہا کہ نرمین کو کیسے تسلی دے پھر ایک میسج ٹائپ کیا اور اسے سینڈ کر دیا.

"اپنے دل سے کہہ دو کسی اور کی محبت کا نہ سوچے.

ایک میں ہی کافی ھوں تجھے ساری عمر چاہنے کے لیے."

حنین آج صبح خلافِ معمول دیر سے اٹھا اسے ایک طرف خوشی تھی کہ اس کی نیند پوری ہو گئی تو دوسری طرف حیرت بھی کہ آج ڈیڈ نے مجھے واک کے لیے نہیں اٹھایا. وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو اسے گھر میں کافی خاموشی لگی. نوکرانی کو بلا کر ناشتہ لانے کو کہا اور پوچھا

موم کہاں ہیں نظر نہیں آ رہیں..؟

اس سے پہلے حنین ڈائنگ ٹیبل پر ناشتہ کے لیے بیٹھتا نوکرانی کی بات سن کر دوبارہ کھڑا ہو گیا.

بی بی اور صاحب جی ہسپتال گئے ہیں وہ بتا رہیں تھی کہ کسی احمد صاحب کی بیٹی کو نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ایمرجنسی میں ہے.

کیا!!!!!...؟؟؟؟دماغ ٹھیک ہے تمہارا جو منہ میں آیا بکواس کر رہی ہو.اور جیب سے موبائل نکال کر نرمین کو کال کرنے لگا.

نرمین کا نمبر بند جا رہا تھا کچھ سوچتے ہوئے حنین نے ملک نزیر کو کال کی.جو فوراً اٹینڈ ہو گئی.

ڈیڈ کیا ہوا ہے نرمین کو....؟؟

حنین نے بے قراری سے پوچھا

بیٹا اسے رات نروس بریک داؤن ہوا ہے CMH کی ایمرجنسی میں داخل ہے ہمیں صبح مسز احمد کا فون آیا تھا ہم نے تمہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا.اب جاگ گئے ہو تو جلدی سے ہسپتال آ جاؤ.اس کی حالت اچھی نہیں ابھی تک بیہوش ہے .

ملک نزیر نے مکمل تفصیل بتاتے ہوئے ہسپتال آنے کا کہا

اچھا ٹھیک ہے حنین نے سب سن کر فون بند کر دیا اور بغیر ناشتے کیے گاڑی میں بیٹھ کر دبیر کے آفس چلا آیا.

دبیر اور زریاب صبح صبح آفس میں سارے دن کی میٹنگ کو ڈسکس کر رہے تھے جب حنین اندر داخل ہوا اور چپ کر کے صوفے پر بیٹھ گیا.

کیا ہوا ہے ڈیڈ نے گھر سے نکال دیا آج یونی نہیں جانا تھا..؟؟؟

زریاب نے اسے یوں چپ بیٹھا دیکھ کر سوال کیا

یار آج کی تازہ خبر یہ ہے کہ نرمین احمد کو اپنی احمقانہ حرکتوں کی وجہ سے نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے

اس وقت CMH کی ایمر جنسی میں پائی جارہی ہیں اور آخری اطلاع آنے تک حالت تشویش ناک ہے.

اور خود صوفے ساتھ ٹیک لگالی

کیاااا....؟؟؟؟

دبیر اور زریاب ایکدم اٹھ گئے اور مڑکر حنین کو دیکھا جیسے یقین کررہے ہوں جو سنا وہ سب سچ ہے

جی بلکل اگر آپ چاہیں تو اسے جا کر دیکھ سکتے ہیں.

حنین نے عام سے لہجے میں کہا اور خود بھی کھڑا ہو کر جیبوں میں ہاتھ ڈال لیے.

تو نہیں جائے گا...؟؟؟ یا وہاں سے آرہا ہے..؟؟

دبیر نے کچھ پریشانی سے پوچھا

نہ وہاں سے آیا ہوں نہ وہاں جارہا ہوں. تمہیں اس لیے بتایا ہے کیونکہ تمہیں اس سے بہت ہمدردی رہتی ہے جا کر اپنی اس ہوتی سوتی کو دیکھ لو کیا پتہ پھر موقع نہ ملے. حنین نے آنکھیں گھما کر باری باری دونوں کو دیکھا.

حد ہے حنین شرم آنی چاہیے. تمہیں وہاں جانا چاہیے. چلو ہمارے ساتھ.....

زریاب نے کہا

نہیں مجھے کچھ کام ہیں اگر بچ گئی تو کل دیکھوں گا.

یہ کہہ کر آفس سے باہر چلا گیا اور زریاب، دبیر ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہسپتال میں اس وقت مسٹر اینڈ مسز ملک نزیر، زریاب، دبیر اور مسٹر اینڈ مسز احمد مراد موجود تھے.

جب ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ مرتضٰہ کو ہوش آگیا ہے اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے ہم کچھ دیر میں انھیں روم میں شفٹ کر دیں گے. مگر آئندہ کے لیے بہت احتیاط کی ضرورت ہے مسز احمد مراد نے روتے ہوئے احمد مراد کا گریبان پکڑ لیا یہ سب آپ کے اس فضول پلان کی وجہ سے ہوا ہے اگر میری بیٹی کو کچھ ہو جاتا تو میں کبھی آپ کو معاف نہ کرتی. میری بچی بہت معصوم ہے.

بیگم غزالہ نے انھیں پکڑ کر بینچ پر بٹھایا اور تسلی دی جبکہ احمد مراد کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے.

دبیر نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی.

سر شکر کریں اللہ کا کہ اس نے دوبارہ زمین کو زندگی دی. پلیز زززروئے مت حوصلہ کریں وہ جلد صحت یاب ہو جائے گی.

جس پر وہ سر ہلاتے ریسپشن کی طرف بڑھ گئے

احمد مراد کے جاتے ہی ملک نزیر نے دبیر اور زریاب سے حنین کا پوچھا.

کہاں ہے وہ گدھا..؟؟ میں نے اسے ہسپتال آنے کا کہا تھا. مگر وہ نہیں آیا. فون بھی بند جا رہا ہے تم لوگ اسے ساتھ لے کر آتے.

زریاب نے دبیر کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں سچ بتانے سے منع کیا.

انکل وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے کچھ کام ہے وہ کر کے آتا ہوں.

دبیر نے نہایت صفائی سے جھوٹ بولا

بس پڑا ہو گا کسی فضول کام میں...

ملک نزیر افسوس سے سر ہلاتے احمد مراد کی طرف چل پڑے

ڈاکٹر نے نرمین کو روم میں شفٹ کر دیا اور ساتھ ہی کسی کو بھی رات رکنے سے منع کر دیا. اعتراض کرنے پر انھوں نے جواب دیا ہمارا اسٹاف موجود ہیں. اپ گھر جا کر آرام کریں اور مریضہ کو بھی آرام کرنے دیں. انھیں آرام کی سخت ضرورت ہے.

تقریباً رات کے بارہ بج رہے تھے جب حنین نے ہسپتال کا رخ کیا سارا دن یوہی سڑکوں پر گھمتا رہا کچھ نہیں کھایا پیا. اب اسے یقین تھا کہ سب جا چکے ہوں گے وہ کسی کے سامنے رونا نہیں چاہتا تھا جب وہ نرمین کے کمرے میں داخل ہوا تو اس کا دل نرمین کو دیکھ کر بجھ گیا. اس کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا آنکھوں کے نیچے ہلکے تکلیف کی نشاندہی کر رہے تھے ہاتھ میں کینولا لگنے کی وجہ سے سبز اور نیلی رگیں تنی ہوئی تھی وہ دنیا سے بے نیاز بے جان بستر پر لیٹی تھی

حنین نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور ابھری ہوئی رگوں پر اپنی انگلی پھیری اس کی آنکھیں بھیگنیں لگیں. پھر آہستہ سے اس کے ماتھے پر جھک کر اپنا ماتھا رکھ دیا. حنین کو خود پتہ نہیں چلا کب اس کی آنکھوں سے دو آنسو نکل کر نرمین کے چہرے پر گرے پھر ان آنسوؤں میں روانی آگئی. نرمین کا ہاتھ حنین کے ہاتھوں میں تھا. پہلی دفع حنین کو احساس ہوا کہ جب آپ اپنے کسی پیارے کے سامنے روئیں اور وہ آپ کو چپ نہ کرائے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے.

مسلسل پانی چہرے پر گرنے کی وجہ سے نرمین کے وجود میں حرکت آئی اس نے اپنا ہاتھ اور سر

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہلا یا.

نرمین کو جاگتا دیکھ کر حنین نے اپنا ماتھا اس سے الگ کی اس کے پاس بستر پر بیٹھ گیا.

نرمین نے آنکھیں کھولی تو پہلے منظر کچھ دھندلا دھندلا سا تھا پھر آہستہ آہستہ صاف ہوتا گیا.

نرمین نے پاس بیٹھے حنین کو غور سے دیکھا اور کہا

"تم رو رہے ہو...؟؟"

نہیں......ڈرامہ کر رہا تھا.

اور مسکرانے لگا

حنین مجھے پیاس لگی ہے میں نے پانی پینا ہے.....

نرمین کو اچانک پیاس کا احساس ہوا.

اچھا رکوں میں پلاتا ہوں.

حنین نے نرمین کو اٹھا کر اپنے ساتھ لگا کر بیٹھایا اور پھر دوسرے ہاتھ سے ٹیبل پر پڑا ہوا گلاس پکڑ

کر نرمین کے منہ ساتھ لگا دیا.

بس....

تھوڑا سا پانی پی کر نرمین نے گلاس منہ سے پیچھے ہٹا دیا جسے حنین نے دوبارہ اپنی جگہ پر رکھ دیا.

اب نرمین نے اپنا سر حنین کے سینے سے لگا دیا وہ اب حنین کے دل کی دھڑکن آرام سے سن رہی

تھی اور اس کی شرٹ کے بٹنوں پر غیر ارادی طور پر ہاتھ پھیرنے لگی جب کہ حنین نے ایک ہاتھ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین کے گرد رکھا ہوا تھا اور دوسرے سے وہ نرمین کا سر دبا رہا تھا.

حنین میرا سر درد نہیں کر رہا ہے پلیززز بس کرو. نرمین نے حنین کا ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کی.

مگر میرا تو سخت درد کر رہا ہے سارا دن سڑکوں پر گھوم گھوم کر سر بھی گھوم گیا ہے. حنین نے نرمین کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے جواب دیا.

تو اپنا سر دباؤ نا!!!!..............نرمین نے کہا

اپنا ہی دبا رہا ہوں تم چپ کرو حنین نے خفگی سے جواب دیا.

کچھ دیر دونوں خاموش رہے پھر نرمین نے اس خاموشی کو توڑا.

حنین میں نے تمہیں فون پر بہت برا بھلا کہا لیکن تم نے مجھے جواب میں کچھ نہیں کہا کیوں.....؟؟؟

نرمین نے بٹنوں کے ڈیزائن پر انگلی رکھتے ہوئے حنین کو دیکھا

"جب دوست اپ سیٹ ہو

تو اس کو نصیحت نہیں کرتے

نہ حقیقت پسندانہ تجزیے دیتے ہیں

بس خاموشی سے اس کو سن لیتے ہیں

تاکہ اس کا دل ہلکا ہو جائے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کسی کا دل ہلکا کرنا بھی ایک آرٹ ہے

اور ہمیں وہ آرٹ سیکھنا چاہئیے"!..

حنین نے نرمین کے بال سہلاتے پیار سے جواب دیا. اور پھر نرمین کے سر پر اپنا سر رکھ دیا.

حنین کے جواب کے بعد کمرے میں ایک دفعہ پھر خاموشی چھا گئی جسے نرمین نے ہی دوبارہ توڑا.

تمہیں مجھ سے محبت ہے..؟؟؟

نرمین نے بہت مان سے پوچھا.

نہیں.......

حنین نے مسکرا کر جواب دیا.

پھر عشق ہے...؟؟؟

نرمین نے سوال بدل کر پوچھا

بلکل بھی نہیں......

حنین کا ہنوز وہی جواب تھا

پھر میں تمہیں بہت اچھی لگتی ہوں...؟؟

نرمین نے اب بٹنوں کو گنتے ہوئے قدرے غصہ سے پوچھا

یہ کس نے کہا تم سے....

یہ کہتے حنین نے نرمین کا ہاتھ بٹنوں سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں لے لیا.

حنین کے جواب پر اسے غصہ آگیا.

چلو پھر چھوڑو مجھے.....؟؟؟

ٹھیک ہے میں تمہیں تکیہ پر لیٹا دیتا ہوں. اور حنین نے آہستہ سے نرمین کا سر خود سے الگ کر کے تکیہ پر رکھ دیا جبکہ خود پاس پڑی چیئر پر بیٹھ کر کہنیوں کو بیڈ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر تھوڑی کے نیچے رکھ دیا.

حنین نرمین کو دیکھ رہا تھا جبکہ نرمین نے غصہ سے منہ موڑ رکھا تھا. کیا فرق پڑ جاتا اگر مجھ سے محبت کا اظہار کر دیتا. نرمین نے دل میں سوچا.

یار میں پیار، عشق اور محبت جیسے کام نہیں کر سکتا. یہ مجھ سے نہیں ہوں گے. تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو شاید مجھے تم سے محبت ہو جاتی مگر جب سے میں نے زریاب کی حالت دیکھی ہے میں نے پکی توبہ کر لی ہے.

حنین نے نرمین کی ناراضگی محسوز کرتے ہوئے آہستہ آواز میں پیار بھرے لہجہ سے جواب دیا

اچھا پھر تم MBA کر لو..؟؟

نرمین نے بے دلی سے کہا

کوئی آپشن...؟؟؟

حنین نے پوچھا

نہین کوئی آپشن نہیں. تم MBA کر رہے ہو اور بس....

نرمین نے حتمی انداز میں کہا

ٹھیک ہے مگر میری ایک شرط ہے

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر نرمین کو دیکھا.

کبھی آپشن اور شرط کے علاوہ بھی بات کر لیا کرو. ویسے MBA کرنے کے لیے مجھے تمہاری ساری شرطیں منظور ہیں

نرمین نے ناگواری سے کہا

تم بھی میرا ساتھ دو گی MBA کرنے میں.......... منظور

آخر میں حنین نے نرمین کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

نرمین نے حنین کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا.

چلو تم اب آرام کرو اور میں بھی گھر جا کر آرام کروں بہت پریشان کیا ہوا تھا تم نے دو دن سے.....

یہ کہہ کر حنین دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ نرمین اس کی پشت کو دیکھنے لگی. حنین دروازے پر جا کر پلٹا اور کہا

"نرمین مجھے تمہیں ٹھیک دیکھ کر سکون ملتا ہے. میرا دل دھڑکتا ہے اور میری سانسیں چلتی ہیں اگر تم مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو آئندہ ایسی کوئی حرکت مت کرنا ورنہ تمہیں حنین ملک سفید کپڑے میں لپٹا ملے گا".

ادھوری بات ھے لیکن میرا کہنا ضروری ھے ...

میری سانس چلنے تک تیرا ھونا ضروری ھے...

یہ کہہ کر وہ رکا نہیں باہر چلا گیا.

افففففف کس قدر خوفناک طریقہ ہے اظہارِ محبت کا....

یہ بندہ کوئی کام نارمل طریقے سے نہیں کر سکتا ابنارمل کہیں کا......نرمین کے ماتھے پر شکنیں ابھری

نرمین نے اسے جاتا دیکھ کر خود کلامی کی اور انکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی جلد ہی نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوگئی اس کے ماتھے پر موجود شکنیں آہستہ آہستہ غائب ہو گئیں. اور اب وہ پر سکون نیند سو رہی تھی.

"تم سوتی ہوئی کتنی پر سکون لگتی ہو".

حنین نے شیشے سے اندر لیٹی ہوئی نرمین کا چہرہ دیکھتے ہوئے سوچا اور جب تک وہ مکمل طور پر سو نہیں گئی وہ اسے باہر کھڑے دیکھتا رہا اور پھر ہسپتال سے باہر چلا گیا

....

زریاب ٹیرس پر بیٹھا منی پلانٹ کی بیل کو دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہی سوچوں کا تانا بانا بھی بن رہا تھا.

میں ماہ نور کے نکاح میں شرکت نہیں کروں گا. ہر دفعہ مجھ منحوس کی وجہ سے اس بیچاری کو خوشیاں نہیں مل پاتیں.

تایا سائیں نے کوئی اچھا لڑکا ہی دیکھ ہو گا پہلے بھی اسد بہت اچھا تھا.اب بھی یقیناً اچھا ہی ہو گا. کسی ایسے ویسے کو تو دینے سے رہے اپنی چاند جیسی بیٹی......

ماہ نور میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں. پلیززز مجھے معاف کر دو.

جب موبائل فون بجا

دبیر، عترت اور اماں بی تینوں ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے. جب اماں بی نے دبیر سے پوچھا.

کیسی طبیعت ہے بچی کی...؟؟؟

ٹھیک ہے آج شاید ڈسچارج ہو جائے...

دبیر نے کھیرے کی قتلی منہ میں ڈالتے ہوئے کہا پھر ایک نظر عترت پر ڈالی جو کھانا کم کھا رہی تھی اور اسے گھور زیادہ رہی تھی.

گڑیا خیریت ہے میں نوٹ کر رہا ہوں تم کچھ دنوں سے کھوئی کھوئی لگ رہی ہو...

دبیر نے ہلکا سا مسکرا کر عترت سے پوچھا. جبکہ عترت دبیر کے سوال پر گھبرا گئی...

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ویسے ہی.....

عترت نے نظریں چرا کر جواب دیا.

اچھا تم کہتی ہو تو میں مان لیتا ہوں ورنہ میرا دل اس وقت کچھ اور کہہ رہا ہے.

دبیر نے عترت کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا

عترت کو لگا اگر وہ کچھ دیر اور یہاں بیٹھی تو بھائی اس کی چوری پکڑ لیں گے اس لیے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی کھڑی ہو گئی.

عترت کو کھڑا ہوتا دیکھ کر اماں بی بول پڑیں

ارے لڑکی کہاں چل دی..؟؟؟پہلے کھانا تو سہی طرح کھا لو.

بس اماں بی میرا پیٹ بھر گیا ہے. عترت نے ماں کو جھک کر پیار کیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی مگر دبیر کی آواز پر جاتے جاتے رکی.

گڑیا کتنے دن ہو گئے تم نے مجھے اپنے ہاتھ سے کافی بنا کر نہیں پلائی. کیا آج ایک کپ مل سکتا ہے....؟؟؟

دبیر نے کھانا ختم کرتے ہوئے عترت کی طرف پیار بھرے لہجہ سے کہا

کیوں نہیں میں ابھی لائی..

عترت خوشی سے کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی.

اماں عترت سے کہنا میں کمرے میں ہوں وہیں کافی لے آئے.

دبیر اماں کو کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا.

دبیر نے کمرے میں آ کر الیکٹرک ہیٹر آن کیا اور خود ایزی چیئر پر اس کے قریب ہو کر بیٹھ گیا.

دبیر مسلسل عترت کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے کیا ہوا ہے یا اسے کیا ہو سکتا ہے...؟؟؟

ہالہ والی بات سے اب تک یہ اپ سیٹ نہیں ہو سکتی کیونکہ ایک تو میں نے اس سے معافی مانگ لی

تھی اور دوسرا یہ بات اب کافی پرانی ہو گئی ہے.

پھر کیا بات ہو سکتی ہے..؟؟؟

دبیر مسلسل سوچوں میں گم تھا جب دروازے پر دستک کے ساتھ عترت ہاتھ میں کافی کا مگ لیے اندر داخل ہوئی. عترت کو دیکھتے ہی دبیر مسکرانے لگا

یہ لیں بھائی گرما گرم مزے دار کافی... عترت نے دبیر کو کافی کا مگ تھماتے ہوئے کہا

دبیر نے مگ پکڑتے ہوئے عترت کو اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا. جس پر عترت فوراً بیٹھ گئی مگر اندر سے پریشان ہو گئی.

دبیر نے عترت کو دیکھ کر کافی کا سیپ لیا

زبردست... عترت تم سے اچھی کافی کوئی نہیں بنا سکتا.

تعریف سن کر عترت کھل اٹھی اور ڈر کہیں بھاگ گیا. عترت کو نارمل ہوتا دیکھ کر دبیر نے کہنا شروع کیا....

عترت تم ابھی تک ایک غیر لڑکی کی وجہ سے بھائی سے ناراض ہو. اگر تمہیں وہ اتنی پسند ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تم اسے اپنی بھابی بنا کر لا سکتی ہو. میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں. مگر مجھے یہ بات بری لگی ہے کہ تم ایک لڑکی کی وجہ سے مجھے اگنور کر رہی ہو اور مجھ سے بدگمان ہو گئی ہو. تمہارا رویہ اس واقعہ کے بعد سے میرے ساتھ ٹھیک نہیں جسے میں نے بہت محسوس کیا ہے.

عترت ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میرے لیے تم سے اہم اس دنیا میں کچھ نہیں. مگر مجھ سے کبھی

جھوٹ مت بولنا

آخر میں دبیر نے تقریباً وارن کرتے ہوئے کافی کا سیپ لیا

بھائی میں آپ سے ناراض نہیں.

ہالہ بی والی بات میں کب کی بھول گئی اور رہی بات جھوٹ کی تو میں کیوں اپ سے جھوٹ بولنے لگی..؟؟

عترت نے دبیر کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

Dabeer: sure..??

Atret: 100% sure

Dabeer: ok & thanks for coffee.

Atret : Alwaz wellcome

....

ماہ نور اپنے بیڈ پر بیٹھی عروسی ملبوسات کو دیکھ رہی تھی جو ابھی ابھی بیگم کوثر دے کر گئیں تھیں. بہت ہی خوبصورت کپڑے تھے. چھ سال بعد ماہ نور نے دوبارہ رنگین کپڑے پہننے تھے یہ سوچ کر اسے خوشی ہو رہی تھی چلو جو بھی ہے کم از کم سزا سے جان چھوٹے گی میں آزادی سے ہر جگہ آ جا سکوں گی. اس نے ایک سوٹ کے ساتھ کا ڈوپٹہ جو پرپل کلر کا تھا اور اس پر گولڈن موتیوں کا کام ہوا ہوا تھا اٹھا کر اپنے سر پر رکھا اور آئینے میں اپنے عکس دیکھنے لگی. کچھ دیر خود کو آئینے میں دیکھنے کے

بعد اس نے پھینکنے کے انداز میں ڈوپٹہ بیڈ پر رکھا اور اپنے آپ سے مخاطب ہوئی.

"ماہ نور بی بی کب تک خود کو ان چیزوں سے بہلاؤ گی. مان کیوں نہیں لیتی کے دکھ ہے تمہیں... تم خوش نہیں"

یہ سوچتے ہی وہ یکدم رونے والی ہو گئی .

"نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں میں خوش ہوں بہت خوش"

خود ہی اپنی سوچ کی نفی کی. بابا سائیں کہہ رہے تھے وہ اچھے انسان ہیں. میرے ساتھ اچھا سلوک کریں گے.

ایک دفعہ پھر خود کو تسلی دی.

"نہیں ماہ نور یہ لوگ تمہارے ساتھ زیادتی کر رہے ہین اپنے لاڈلے کو بچانے کے لیے"...

دل نے پھر بغاوت پر اکسایا.

پچھلے دو دن سے ماہ نور کے دل و دماغ میں سخت جنگ جاری تھی کبھی وہ اس شادی کے فائدے سوچنے لگتی تو کبھی گھر والوں کے ظلم کبھی زریاب کو کوستی تو کبھی چوہدریوں کو.....

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے پاگل ہو جاؤں گی میں.....

یا اللہ رحم کر میرے پر...

مدد فرما میری..

یا میرا دل اس رشتے پر مطمئن کر دے یا میری جان اس رشتے سے چھڑا دے.

یہ کہتی وہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر رونے لگی.

پھر خود ہی کچھ سوچ کر ہنسنے لگی..

یااللہ تیری کیسی قدرت ہے. سرخ جوڑا اتارا تو یہ سفید کپڑے پہنے...

اب سفید کپڑے اتاروں گی تو دوبارہ سرخ کپڑے پہن لوں گی..

وہ ابھی ہنس رہی تھی آنکھوں میں واضح آنسو چمک رہے تھے جب ماہ پارہ اور ماہین کمرے میں داخل ہوئیں. انھیں دیکھ کر ماہ نور نے مسکرا کر کہا

آؤ دیکھو کتنے اچھے کپڑے ہیں. میں تو بہت خوش ہون جان چھوٹی اس کفن سے...

اس نے اپنے سفید کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جبکہ ماہین اور ماہ پارہ اس کے ساتھ دائیں بائیں بیٹھ کر رونے لگیں.

ارے یہ کیا کیوں رو رہی ہو..؟؟؟

ماہ نور نے دونوں کو اپنے ساتھ لگا لیا.

آپا یہ زیادتی ہے وہ اتنا بوڑھا آدمی ہے اور آپ...ماہین اتنا کہہ کر پھر رونے لگی

میں کون سی بچی ہوں. اور بوڑھا ہونے سے فرق نہیں پڑتا. انسان اچھا ہونا چاہیے تم نے سنا نہیں تھا بابا سائیں ان کی کتنی تعریف کر رہے.

ابھی ماہ نور ان دونوں کو چپ کرا رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی تینوں ہی سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں.

کون ہے اندر آجائے....ماہ نور نے اونچی آواز میں کہا

جیسے ہی سردار دلاور علی خان اندر داخل ہوئے ماہین اور ماہ پارہ ادب سے کھڑی ہو گئیں اور سلام کیا. جبکہ ماہ نور کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا.

بیٹا سائیں آپ دونوں باہر جائیں مجھے اپنی بیٹی سے کچھ باتیں کرنی ہیں.

ماہین اور ماہ پارہ سر ہلاتی باہر چلی گئیں.

سردار دلاور علی خان ماہ نور پاس آکر بیٹھ گئے اور دونوں ہاتھ جوڑ کر بولے

"مجھے معاف کر دو میں چاہ کر بھی تمہاری مدد نہیں کر سکتا. مجھے تم اپنے دونوں بیٹوں سے زیادہ عزیز ہو. مگر میں بہت مجبور ہوں".

ماہ نور نے ان کے جوڑے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیے اور جو آنسو وہ کئی دن سے چھپا رہی تھی وہ بہنے لگے.

چچا سائیں پلیز ززا ایسا مت کریں. مجھے کل بھی آپ سے پیار تھا اور آج بھی اتنا ہی پیار ہے میں جانتی ہوں آپ بابا سائیں کے سامنے نہیں بول سکتے.

یہ کہہ کر ماہ نور سردار دلاور علی خان ساتھ لگ گئی. اب دونوں باپ بیٹی رو رہے تھے. کافی دیر رونے کے بعد جب دونوں کا دل ہلکا ہو گیا تو ماہ نور نے چچا کی گود میں سر رکھتے ہوئے فرمائش کی چچا سائیں میں بچپن میں کیسی تھی مجھے میرے بارے میں بتائیں شاید پھر کبھی وقت نہ مل سکے مجھے اپ ساتھ یوں بیٹھنے کا....؟؟

جبکہ سردار دلاور خوش ہو گئے.اور اسے پیار سے اس کے بچپن کے قصے سنانے لگے.

اب کمرے میں سردار دلاور کی آواز اور ماہ نور کی ہنسی گونج رہی تھی.

حنین صبح تیار ہو کر کمرے سے باہر آیا تو نیچے ٹیبل پر مسٹر اینڈ مسز نزیر ملک کو ناشتا کرتے دیکھا وہ سیڑھیاں اترتے اپنی شرٹ کے کف فولڈ کر رہا تھا ساتھ ساتھ شرارت سے دونوں کو دیکھ کر مسکرا بھی رہا تھا.

گڈ مارننگ مام.....

حنین نے ماں کے ساتھ لگتے ہوئے کہا اور خود کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا.

برخردار کل کہاں گزارا سارا دن...؟؟؟

ملک نزیر نے اسے اطمینان سے ٹوس پر جیم لگاتے ہوئے دیکھ کر کہا

کہاں تھا کیا مطلب....؟؟؟

حنین نے انکھیں گھما کر دیکھا اور مام کو چائے ڈالنے کا کہا

میں نے تمہیں کہا تھا کہ فوراً ہسپتال آؤ مگر تم نہیں آئے پتہ کتنی شرمندگی ہوئی ہم دونوں میاں بیوی کو تمہاری وجہ سے....

ملک نزیر نے غصہ سے حنین کو کہا

پہلی بات تو یہ کہ شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں وہ میری فلحال کچھ نہیں لگتی کہ میں اسے دیکھنے

جاتااور آپ مجھے ہوٹل میرے ولیمے پر نہیں بلا رہے تھے کہ میں دوڑادوڑا آتا. ہسپتال ایک فضول جگہ ہے مجھے وہاں جانے کا کوئی شوق نہیں

اور دوسری بات آپ کو اپنی شرمندگی نظر آتی ہے میری نہین آتی میں کتنا شرمندہ ہوتا ہوں صبح صبح آپ دونوں کو یوں ایک دوسرے سے لاڈ کرتا دیکھ کر میرا دل نہیں کرتا میری بھی بیگم ہو مجھے بھی اسی طرح لاڈ سے ناشتہ کرائے......

اب وہ شرارت سے مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہا تھا ساتھ ساتھ ناشتے ساتھ بھی انصاف جاری تھا.

حیا تو ہے ہی نہیں اس لڑکے میں.....

ملک نزیر نے دکھ سے بیگم غزالہ کو دیکھ

حیا کی بات نہ کریں ڈیڈ آپ کی وجہ سے ہی میں بے شرم ہوا ہوں جب ہم دونوں میں ڈیل ہوئی تھی کہ صرف رشتہ نہیں مانگنا بلکہ نکاح کی تاریخ بھی لے کر آنی ہے تو آپ لوگوں نے پتہ نہیں کیا کھچڑی پکائی کہ لڑکی کو ہسپتال پہنچادیا.

اب میری بات غور سے سنیں میں آپ کو اس دفعہ MBA کلیئر کر کے دے رہا ہوں مگر میری دو شرائط اپ کو پوری کرنا ہوں گی. اب وہ ٹشو سے ہاتھ ساف کرتا انگلی سے دونوں کو اشارے کر رہا تھا

ایک پیپرز سے پہلے نکاح اور دوسرا رزلٹ کے ساتھ رخصتی...

اگر اب آپ دونوں نے کچھ بھی گڑبڑ کی تو میری بات غور سے سنیں میں اسے اغوا کر لوں گا.

یہ کہتے وہ اپنی چیزیں سمیٹتا باہر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا. جبکہ ملک نزیر اور بیگم غزالہ اسے دیکھتے رہ گیا.

دروازے پر جا کر وہ مڑا اور شرارت سے بولا

زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں زمین کو اغوا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا. مگر اس کے باپ کو تو اغوا کر سکتا ہوں. ایسی کی تیسی پریشان کر کے رکھا ہوا ہے. وہ گلا سس لگاتے چلا گیا.

جبکہ دونوں میاں بیوی پہلے حیرت سے اور پھر مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے.

چلیں اب ڈرامہ ختم کریں اس نے MBA کے لیے حامی بھر لی ہے

بیگم غزالہ نے چائے کا کپ ملک نزیر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

....

زریاب کا فون مسلسل بج رہا تھا کبھی افراسیاب کی کال آ رہی تھی تو کبھی ماہین کی....

اسے معلوم تھا کہ یہ سب کیوں کال کر رہیں ہیں...؟؟؟

زریاب نے بے دلی سے فون کو دیکھا کہ اب وہ پاور آف کر دے نہ فون آن ہو گا اور نہ ہی بجے گا. مگر جیسے ہی اس نے فون بند کرنے کے لے ہاتھ بڑھایا تو....

Paroo calling.. ...

فون سکرین پر جگمگا رہا تھا.

زریاب نے ایک لمبا سانس خارج کر کے خود کو نارمل کیا اور فون اٹینڈ کیا.

اسلام و علیکم!! لالا آپ کہاں ہیں..؟؟؟

اس سے پہلے کہ زریاب کچھ بولتا دوسری طرف سے بے صبری سے ماہ پارا نے اسلام کیا اور ساتھ ہی سوال بھی....

گڑیا ادھر ہی ہوں کچھ بزی تھا فون silent پر تھا مجھے پتہ نہیں چلا.

زریاب نے سلام کا جواب دیتے ہی صفائی سے جھوٹ بولا

لالا آپ کب تک گاؤں آئے گے..؟؟

پلیززززز جلدی سے آجائیں..؟؟

پارو نے لاڈ سے تقریباً ضد کرتے ہوئے کہا

گڑیا ایک دو دن تک آجاؤں گا. تم پریشان مت ہو مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنی گڑیا کے لیے ٹیبلٹ لے کر آنا ہے.

زریاب کو پارو کی یہ بے چینی ٹیبلٹ کی وجہ سے محسوس ہوئی.

نہیں لالا چھوڑے ٹیبلٹ کو آپ پلیز خود آجائیں اور جلدی سے آئیں...

یہ کہتے ہی وہ رونے لگی

پارو کیوں رو رہی ہو کیا ہوا ہے کسی نے تمہیں کچھ کہا ہے بتاؤ مجھے.....؟؟؟؟؟

زریاب نے فکرمندی سے پوچھا

پارو نے روتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

لالا!!! باباسائیں نے آپا کا رشتہ طے کر دیا ہے وہ اب اس گھر سے چلی جائیں گی ہمیشہ کے لیے پلیز آپ انھیں مت جانے دیں ان کے جانے حویلی خالی ہو جائے گی اور ہم سب اداس......

پارو نے جو کچھ کہا وہ سید ھا زریاب کے دل میں اترا کیوں حالت اس کی بھی یہی تھی. وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ ماہ نور اس کی آنکھوں سے دور نہ جائے مگر اس نے ہمت کر کے پارو کو حوصلہ دیا.

پاگل لڑکی تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ تمہاری آپا کی شادی ہو رہی ہے وہ اپنے گھر جا رہی ہے جان چھوٹے گی اس کی فضول شرائط سے اور بجائے یہ کہ تم اس کی خوشیوں کے لیے دعا کرو تم رو رہی ہو مجھے تم سے ایسی بے وقوفی کی امید نہیں تھی.

آخر میں زریاب نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا

لالا یہ بات نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں .

پارو کی آواز میں بے بسی تھی جسے زریاب نے محسوس کیا.

اچھا پھر کیا بات ہے تم مجھے کھل کر بتاؤ...؟؟؟

زریاب نے اپنا لہجہ نرم رکھتے ہوئے کہا

لالا میں آپ کو فون پر نہیں بتا سکتی اگر کسی نے سن لیا تو میری خیر نہیں. باباسائیں نے سب کو سختی سے منع کیا ہے کہ آپ کو کچھ نہ بتائیں. میں اپ کو چوری فون کر رہی ہوں.

اب کی بار پارو نے سرگوشی میں جواب دیا.

پارو تم مجھے پریشان کر رہی ہو.

زریاب نے پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

لالا آپ کب تک آئیں گے صبح منگل ہے...؟؟؟

پارو نے پوچھنے کے ساتھ ساتھ دن بھی بتادیا

پارو میں بدھ یا جمعرات کو آؤں گا یہاں بہت کام ہے..؟؟؟

زریاب نے ٹالا

نہیں لالا پھر تو بہت دیر ہو جائے گی اپ پلیززز صبح ہی آجائیں.....

اب پارو منتوں پر اتر آئی تھی.

اچھا میں کوشش کرتا ہوں اور سنو پارو میرا موبائل خراب ہو گیا ہے خود بخود بند ہو جاتا ہے کبھی ایسا ہو کہ تم کال کرو اور میرا نمبر بند ہو تو پریشان نہ ہونا میں ٹھیک ہوں گا.

ٹھیک ہے لالا خداحافظ مگر جلدی آنے کی کوشش کرنا. یہ کہہ کر پارو نے کال بند کر دی.

زریاب ہاتھ میں موبائل پکڑ کر کافی دیر سوچتا رہا کہ کیا مسئلہ ہو سکتا ہے؟؟؟؟

تایا سائیں میرے سے کیا چھپائیں گے..؟؟؟

پتہ نہیں پارو کیا کہہ رہی تھی..؟؟؟

پھر دھیان دنوں کیطرف چلا گیا تین دن رہ گئے وہ ہمیشہ کے لیے کسی اور کی ہو جائے گی. زریاب کو یہ سوچتے ہوئے شدید تکلیف کا احساس ہوا. دل میں ایکدم خواہش بیدار ہوئی کہ جا کر اسی آخری بار دیکھ لے. مگر دوسرے پل ہی دماغ نے سختی سے منع کر دیا کہ خبردار جو اس دفعہ تو نے اس کی

خوشیاں برباد کیں. دل اور دماغ کی جنگ سے زریاب تھک سا گیا اور سر اٹھا کہ آسمان کی طرف دیکھنے لگا جہاں آج چاند بہت روشن اور واضح نظر آرہا تھا اسے یاد آیا کہ آج پاکستان میں "سپر مون نائٹ" ہے چاند کتنا خوبصورت لگ رہا ہے پھر آنکھوں کے آگے وہ چاند چہرہ بھی آگیا زریاب نے خیالوں میں ماہ نور کو مخاطب کر کے کہا

"تجھ کو دیکھا تو پھر اس کو نہ دیکھا.......

چاند کہتا ہی رہا، میں چاند ہوں میں چاند ہوں"...

اس نے فیصلہ کیا کہ وہ گاؤں نہیں جائے گا اور کچھ دنوں کے لیے موبائل بھی بند رکھے گا تاکہ کوئی اسی گاؤں آنے کے لیے دباؤ نہ ڈال سکے. یہ ٹھیک رہے گا وہ خود ہی اپنے فیصلہ پر سر ہلاتا ٹیرس سے اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا

....

آج نرمین نے ہسپتال سے ڈسچارج ہونا تھا.

حنین گاڑی چلاتے سوچ رہا تھا کہ پہلے ہسپتال جایا جائے یا یونی...

پھر کسی سوچ کے تحت اس نے گاڑی یونی کی طرف موڑ دی.

اپنے ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی نوٹس بورڈ پر نظر پڑی جہاں واضح الفاظ میں لکھا تھا

Coming week is co.curriculum activity week so

please participate in these avtivities.

اور نیچے مختلف کیٹگری دی گئیں تھیں. حنین کو یہ ویک بہت پسند تھی وہ ہر activity میں حصہ لیتا تھا. ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کس کس activity میں جا کر اپنا نام لکھوائے کہ اسے کونین ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوتا نظر آیا.

حنین نے آواز دے کر کونین کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا.

کونین نے مسکراتے ہوئے حنین کی طرف قدم بڑھا دیے.

اسلام علیکم!! کیسے ہیں..؟؟؟

کونین نے خوشدلی سے مصافہ کیا.

ٹھیک تم سناؤ کس کس چیز میں حصہ لے رہے ہو.

حنین نے نوٹس بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں مجھے ان چیزوں کا شوق نہیں بس میں دیکھنے والوں میں ہوتا ہوں.

کونین نے ہاتھ کے اشارے سے نہ کرتے ہوئے کہا

میں تو ہر چیز میں حصہ لیتا ہوں بڑا مزا آتا ہے.

حنین نے اپنی آنکھیں مٹکا کر جواب دیا

آپ کی تو کیا ہی بات ہے اب ہر کوئی حنین تو نہیں ہوتا نا!!!!!...

کونین نے ستائشی نظر سے حنین کو دیکھا.

اچھا میرے ساتھ چلو میں بیڈ منٹن میں اپنا نام لکھوالوں. مجھے یہ گیم بہت پسند ہے.

حنین اور کونین کوریڈور سے گزرتے related department پہنچے مگر یہاں سٹوڈنٹ کی بہت رش تھی جسے دیکھتے ہوئے حنین نے رش کے ختم ہونے تک ڈیپاٹمنت کی سیڑھیوں پر بیٹھنے کا فیصلہ کیا اور خود کونین سے پہلے بیٹھ گیا. حنین کے بیٹھتے ہی کونین نے بھی اس کی تقلید کی.

اور سناؤ کیا کر رہے ہو آج کل???....

مطلب اس ویک کے ختم ہوتے ہی final exams شروع ہو جائیں گے اس کے بعد...

حنین نے آتے جاتے سٹوڈنٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں....امتحان سے فری ہو کر انٹرنشپ کا ارادہ ہے.

کونین نے حنین کو دیکھتے ہوئے جواب دیا.

اچھا کہیں سے آفر ہے..؟؟؟

یا خود اپلائی کرو گے کہیں..؟؟

اب حنین نے کونین کی طرف اپنا رخ موڑ لیا.

نہیں فلحال تو ایسا کچھ نہیں ہے.

کونین نے کندھے اچکائے.

اچھا....تو پھر میں تمہیں آفر کرتا ہوں. میرے فادر کے ادارے میں تمہارے لیے جگہ موجود ہے

اب یا پھر کبھی جب بھی تمہارا دل کرے تم آسکتے ہو. میرا نمبر لے لو...

یہ کہتے حنین نے اپنا نمبر کونین کو نوٹ کرایا.

کونین کچھ حیران ہوا کیونکہ حنین کا رویہ اس کے ساتھ کچھ زیادہ ہی اچھا ہو رہا تھا.

چلو جی اتنا تو ٹھیک ہو گیا اب آگے.....

حنین نے ابرو اچکا کر کونین سے پوچھا.

آگے مطلب...؟؟

کونین نے نا سمجھی سے پوچھا

مطلب اب شادی کے بارے میں بتاؤ..؟؟؟ کب کرنی ہے اور کس سے....

حنین اب سیدھا اپنے پوائنٹ پر آیا تھا.

شادی اور میری.......کونین ہنسا

اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے..؟؟

جب تم پڑھائی سے فارغ ہو جاؤ گے جاب مل جائے گی تو پھر شادی نہیں کرو گے تو اور کیا کرو گے..؟؟؟

کونین نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا

نہیں یار پہلے بہن کی شادی کرنی ہے اس کے بعد اپنی.....

اب کونین بھی سیریس تھا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور کس سے..؟؟

حنین نے پوچھا

جس سے والدین کریں گے..؟؟

کونین نے مسکرا کر جواب دیا.

گڈ......

تم نے سچ بولا اور مجھے بہت اچھا لگا.

اب میری بات غور سے سنو. تم مجھے بہت اچھے سے جانتے ہو گے. بلکہ پوری یونی ہی جانتی ہے کہ میں کس کا بیٹا ہوں اور کیا کچھ کر سکتا ہوں. آج کے بعد مجھے تم عترت کے آس پاس دیکھائی نہ دو. ورنہ پھر کسی کو دیکھائی نہیں دو گے.

شہادت کی انگلی سے حنین نے وارننگ دیتے ہوئے کہا

اب کی بار حنین بہت سیریس تھا

تب کونین کو یاد آیا کہ عترت نے حنین سے ملنے کو کہا تھا. مطلب یہ عترت کا کچھ لگتا ہے. بیٹا کونین گڑبڑ ہو گئی. کونین نے پر سوچ انداز میں حنین نے پوچھا

آپ عترت کے کیا لگتے ہیں..؟؟

میں اس احمق لڑکی کا کچھ نہیں لگتا. نہ خون کا رشتہ ہے، نہ زبان کا، نہ وہ میرے علاقے کی ہے، نہ میری کاسٹ کی ہے اور نہ ہی ہم محلے دار ہیں

یہ کہتے ہوئے حنین سیڑھیوں سے کھڑا ہو گا اور اپنے ہاتھ جھاڑنے لگا

حنین کو کھڑا ہوتا دیکھ کر کونین بھی کھڑا ہو گیا اور کہا

تو پھر....؟؟؟

تو پھر یہ کہ تم اس کے بھائی کو نہیں جانتے اور میری خواہش ہے کہ جانوں بھی نہ.....

اس لیے عترت سے دور رہو. ویسے بھی تم نے ابھی کہا کہ تم شادی والدین کی مرضی سے کروں گے..؟؟؟

تو پھر اس بے وقوف کو مزید بے وقوف بنانے کا فائدے...؟؟؟

حنین نے ابرو اٹھا کر کہا

میں نے کہا والدین کی مرضی سے کروں گا مگر یہ تو نہیں کہا کہ عترت سے نہیں کروں گا میں اپنے ماں باپ کو منالوں گا.

کونین کو حنین کی بات پر سخت غصہ آیا.

اچھا تو یہ بات ہے. چلو فرض کرتے تمہارے والدین مان گے ہیں مگر عترت کا بھائی کبھی نہیں مانے گا.اسے سٹیٹس complex ہے. بیٹا جی سوچ ہے آپ کی جتنا وہ امیر ہے کھڑے کھڑے لاکھوں کی چیز خرید لیتا ہے اور جوؤں تک نہیں رینگتی اس کے کان پر...

اول تو باپ دادا کی کڑوڑوں میں جائیداد ہے اوپر سے جو کسر رہ گئی تھی وہ اس نے اپنے بزنس سے پوری کر لی ہے اور عترت میں اس کی جان ہے اور جان تو سب کو پیاری ہے

حنین نے جانچتی نظروں سے کونین کو دیکھا جو اس وقت اپنے جوتے سے زمین رگڑ رہا تھا.

میرا مشورہ ہے اس لڑکی سے دور رہو. یہ کہتے حنین نے کونین کے کندھے پر تھپکی دی اور

سیڑھیاں پھلانگتا اندر کی طرف بڑھ گیا

حنین اب پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا جب سامنے سے عترت آتی ہوئی نظر آئی.

اوئے دبیر کی گڑیا اتنی لیٹ....؟؟؟

ویسے تم آج چھٹی کر لیتی یونی میں فلحال اگلے ایک ہفتہ تک کوئی کام نہیں ہوگا

اب وہ عترت کے قریب آتے ہوئے بولا.

جی مجھے معلوم ہے مگر گھر میں بور ہونے سے بچنے کے لیے یونی آگئی. عترت نے جواب دیا

بور ہونے سے بچنے کے لیے یا کونین سے ملنے کے لیے...؟؟

حنین نے مسکراتے ہوئے دنوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے.

عترت اپنی چوری پکڑے جانے پر شرمندہ سی مسکرائی اور پھر کہا آپ بھائی سے بات کریں نااا

فلحال تو میں نے کونین سے کی ہے آج میں نے اس کی کلاس لی ہے اب دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کرتا

ہے؟؟؟

مطلب تمہارے ساتھ کتنا مخلص ہے؟؟

اس کے بعد دبیر سے بات کروں گا. مگر پہلے مجھے یقین ہو جائے کہ وہ تمہارے لیے ٹھیک ہے.

اچلیں جیسے آپ کی مرضی...

عترت کچھ افسردہ سی ہو کر جانے لگی جب حنین نے مخاطب کیا

دیکھو اگر وہ تمہارے ساتھ مخلص ہوا تو کہیں نہیں جائے گا.اور اگر ٹائم پاس کر رہا ہوا تو آج کے بعد تمہیں نظر نہیں آئے گا. مگر میرا دل کہتا ہے وہ کہیں نہیں جائے گا.

حنین کے آخری جملے نے عترت کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر دی.

عترت چپ چاپ یونی کے کوریڈور میں چل رہی تھی جب اسے کونین نے پکارا.

تم زرا ادھر ادھر دیکھ کر چلا کرو میں کب سے تمہارے ساتھ چل رہا ہوں مگر تمہیں احساس نہیں.

اچھا مجھے پتہ نہیں چلا.

عترت نے رک کر جواب دیا.

سنو ادھر آؤ گراؤنڈ میں کچھ دیر بیٹھتے ہیں دیکھو کتنی اچھی دھوپ نکلی ہوئی ہے. کونین نے عترت کو گراؤنڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں میں نے کلاس میں جانا ہے

عترت نے تھوڑا ہچکچا کر جواب دیا

آج پوری یونی میں سوائے ویک celebration کے کچھ بھی نہیں ہو رہا.

کونین نے عترت کو روکتے ہوئے کہا

اچھا.......

عترت چپ چاپ کونین ساتھ چلتی ہوئی گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئ.

عترت سر جھکائے گھاس توڑنے میں مصروف تھی جبکہ کونین اسے مسلسل دیکھ رہا تھا کچھ دیر

دونوں خاموش رہے پھر کونین نے عترت کو دیکھ کر کہا

کیا بات ہے گھر میں سب خیریت ہے..؟؟؟

جی سب ٹھیک ہے عترت نے سر اٹھا کر کہا

اچھا لگ تو نہیں رہا تمہارے چہرے سے....؟؟؟

کونین کی نظروں نے عترت کے بجھے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کہا

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں.

عترت زبردستی مسکرائی

حنین تمہارا کیا لگتا ہے......؟؟؟

عترت اس سوال کے لیے تیار نہیں تھا فوراً گھبرا گئی

مطلب...؟؟؟بھائی ہیں میرے

ساتھ ہی وضاحت دی.

تم نے حنین کو میرے بارے میں بتایا تھا کونین نے جانچتی نظروں سے عترت کو دیکھا

پتہ نہیں حنین بھائی نے کیا کہا ہو گا جو یہ اس طرح سوال کر رہے ہیں. عترت نے دل میں سوچا

جی بتایا تھا انگلیوں سے گراؤنڈ کی گھاس اکھاڑتے ہوئے عترت نے جواب دیا

تمہیں میں لفنگا لگتا ہوں یا ایسا جو ہر کسی لڑکی سے پیار محبت کے جھوٹے وعدے کرتا ہے یا کبھی مجھے

رنگ بھر نگی لڑکیوں کی کمپنی میں بیٹھے دیکھا ہے...؟؟؟؟

کونین کا لہجہ کافی تیز تھا اور آنکھیں غصے سے لال ہو رہیں تھیں.

ایسا میں نے کب کہا...؟؟

عترت کو کونین سے ڈر لگ رہا تھا

دیکھو اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ یہ دوسروں سے کیوں دھمکیاں دلوا رہی ہو.

کیا...؟؟؟دھمکیاں

عترت نے بمشکل اپنی آواز آہستہ رکھتے ہوئے کہا

جی وہ حنین صاحب نے فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ نظر نہ آؤں ورنہ پھر کسی کو نظر نہیں آؤں گا.

کونین نے حنین کا غصہ عترت پر نکال دیا.

ایسا کہا بھائی نے... عترت کو بہت دکھ ہوا.

اور یہ کیا بھائی بھائی لگا رکھی ہے وہ تمہیں اپنی بہن نہیں مانتا. میں نے آگے بھی پوچھا تھا کیا لگتا ہے تمہارا..؟؟؟

بھائی لگتے ہیں......

عترت سے کبھی کسی نے یوں بات نہیں کی تھی اب اس کی آنکھیں چھلکنے کو تیار تھی.

میں نے تمہیں ڈانٹا نہیں صرف پوچھا ہے رومت آنکھیں صاف کرو....

کونین کو عترت پر ترس آگیا. اس نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے سوچا شادی تو پکا اب اسی سے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کروں گا. بڑا آیا عترت ساتھ نظر نہیں آنا. یہ اب میرے بغیر نظر ہی نہیں آئے گی. پھر عترت کی معصومیت پر پیار بھی آگیا.

"جی چاھتا ہے اسے مفت میں دل دے دوں

اتنے معصوم خریدار سے کیا لینا دینا"

کونین عترت کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا. جب عترت نے اپنی آنکھیں صاف کر کے اسے دیکھا.

کیوں ہنس رہے ہیں؟؟؟ عترت کو لگا کونین اس پر ہنس رہا ہے

تم بھی ہنسوں میں نے منع کیا ہے؟؟؟ کونین نے پیچھے گھاس پر ہاتھ رکھتے ہوئے اب کی بار پیار سے کہا

....

دبیر ایک فلاور شاپ میں داخل ہوا اور ریسیپشن پر جا کر ایک فریش فلاور بکے کا آڈر دیا. آڈر کرنے کے بعد وہ خود شاپ کا جائزہ لینے لگا. ابھی وہ مختلف پھولوں کو دیکھ رہا تھا جب رائحہ انٹرس سے داخل ہوتی نظر آئی.

ایک فریش فلاور بکے چاہیے اس نے ریسیپشن پر کھڑے لڑکے سے کہا

میم مل جائے گا مگر کچھ دیر انتظار کرنا ہو گا. لڑکے نے جواب دیا

رائحہ جیسے ہی ریسیپشن سے مڑی اس کی نظر دبیر کی نظروں سے ٹکرائی. دبیر کو دیکھتے ہی رائحہ کے چہرہ پر مسکراہٹ چھا گئی اور وہ دبیر کی طرف بڑھی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رائحہ کی مسکراہٹ تیرے لیے صحیح ثابت نہیں ہوتی" سید دبیر حسین شاہ" دبیر نے خود سے مخاطب ہو کر کہا اتنے میں رائحہ بلکل دبیر کے مد مقابل آکر کھڑی ہو گئی.

اسلام علیکم کیسے ہیں آپ..؟؟

رائحہ نے دوستانہ لہجہ میں پوچھا

اگر کوئی آپ کو دن دھاڑے لوٹ لے تو آپ کیسے ہوں گے..؟؟

دبیر نے رائحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اشارہ 40000 کی طرف تھا.

ارے میں تو آپ کو بہت امیر سمجھتی تھی مگر آپ تو تھوڑے سے پیسوں پر ابھی تک دکھی ہیں.

رائحہ نے افسوس سے کہا

پہلی بات یہ کہ وہ کوئی تھوڑے سے پیسے نہیں تھے اور دوسرا (اب دبیر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ چکا تھا) امیر ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ بندہ اب ایسے ویسوں پر راہ چلتے پیسے لٹاتا پھرے.

دبیر نے رائحہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جواب دیا

اچھا تو یہ بات ہے رائحہ نے مسکرا کر دو قدم آگے بڑھائے اور جیسے ہی رائحہ نے قدم آگے بڑھائے دبیر نے ایکدم پیچھے کی طرف قدم اٹھائے اس سے پہلے دبیر کچھ کہتا وہ پیچھے پڑے vase سے جا ٹکرایا اور وہ نیچے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا کیونکہ وہ کرسٹل کا تھا. دبیر خود گرتے گرتے بچا.

اتنے میں سیل بوائے ان کی طرف بھاگا آیا اور ادب سے بولا

سر آپ کو چوٹ تو نہیں لگی اور پھر vase کو دیکھتا ہوئے کہنے لگا سر آپ اس کا بل بھی دیں

گے..؟؟

اس سے پہلے دبیر کچھ کہتا رائحہ بول پڑی.

کیوں نہیں ضرور دیں گے یہ ایسے ویسوں پر پیسے کرچ نہیں کرتے مگر خود پر تو کرتے ہیں اور ہنستے ہوئے ایک نظر دبیر پر ڈالی جو غصہ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

جی آپ بل بنا دیں...

دبیر نے اپنے بازو کو دیکھتے ہوئے کہا جس سے خون نکل رہا تھا شاید vase کی کوئی ٹکڑی چب گئی تھی.

رائحہ اپنا بکے لیتی جیسے ہی کاؤنٹر سے پلٹی اس کی نظر دبیر کے بازو پر پڑی اور وہ چونکی

آپ کے بازو سے خون نکل رہا ہے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی ڈریسنگ کر سکتی ہوں

نہیں شکریہ مجھے ہمیشہ آپ کی سروسز بہت مہنگی پڑتی ہیں

دبیر ناراضگی سے بولتا ہوا کاؤنٹر پر اپنا بل ادا کر کے شاپ سے باہر نکلنے لگا مگر پھر کچھ سوچ کر پلٹا. ڈاکٹر رائحہ آپ میرے لیے انتہائی منحوس ثابت ہوتیں ہیں. مجھے آپ کی شکل بہت بری لگنے لگی ہے آپ تو میرے لیے کالی بلی کی طرح ہیں جب بھی میرے راستہ میں آتیں ہیں گڑبڑ ہو جاتی ہے

دبیر کو رائحہ پر سخت غصہ آرہا تھا. اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے اپنا غصہ نکالے زور سے ہاتھ شوکیس پر مارتا وہ پلٹا.

جبکہ رائحہ کو اس سے اس رویہ کی امید نہ تھی سب لوگ انھیں ہی دیکھ رہے تھے دکھ اور بے عزتی کے احساس سے رائحہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ آنکھیں صاف کرتی شاپ سے نکلی اور فٹ پاتھ پر چلنے لگی.

دبیر نے گاڑی کے اندر سامان رکھا اور واپس پلٹا. رائحہ فٹ پاتھ پر آہستہ آہستہ چل رہی جب قدموں کی تیز چاپ پر رکی.

سوری مجھے بہت غصہ آگیا تھا. پلیززز آپ روئیں مت.

دبیر نے معزرت کرتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں....

رائحہ نے بمشکل جواب دیا

سوری ڈاکٹر رائحہ میرا یہ مقصد نہیں تھا اصل میں آپ جب بھی ملتی ہیں کچھ غلط ہو جاتا ہے اب وہ نارمل چال سے رائحہ کے ساتھ چل رہا تھا.

میں پوری کوشش کروں گی کہ آئندہ آپ کو نہ ملوں. رائحہ نے نظریں جھکائے جواب دیا.

نہیں پلیززز یوں مت کہیں میں تو چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بار بار ملیں مگر....؟؟

دبیر کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اپنی بات کیسے سمجھائے اس وقت اسے حنین کی یاد آ رہی تھی

جی...رائحہ نے دبیر کے جملے پر اسے مڑ کر دیکھا

رائحہ کے یوں دیکھنے پر دبیر بات بدل گیا میرا بازو....اب خون زخم پر جم گیا تھا.

میں کیا کر سکتی ہوں آپ کو میری سروسز کی ضرورت نہیں..

رائحہ کندھے اچکاتی چل پڑی

سوری اگین... مجھے بہت پین ہے

دبیر کی آواز پر اس نے رک کر پہلے بازو اور پھر دبیر کی طرف دیکھا جو معزرت خواہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا.

یہاں کسی میڈیکل سٹور سے پائیوڈین، کاٹن اور پٹیاں لے لیں میں ڈریسنگ کر دیتی ہوں.

رائحہ نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا

مجھے تو یاد نہیں رہے گا آپ چلے ساتھ......دبیر نے کندھے اچکا کر جواب دیا.

چلیں....اور پھر دونوں نے میڈیکل سٹور سے سامان خریدا. رائحہ نے گاڑی میں بیٹھ کر دبیر کی ڈریسنگ شروع کی جبکہ دبیر نے رائحہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچا جو اس کے بہت قریب تھا.

"پہلی نظر میں محبت ہو جانا ایک ایسا عمل ہے جو کسی کسی کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔جب ایسا کچھ ہوتا ہے تو انسان کے رگ و پئے میں ایک عجیب سی سنسنی سی دوڑ جاتی ہے جو کہ ایک وارننگ سگنل ہوتا ہے کہ اب عقل و خرد، سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں تمھارے جسم کو یکلخت چھوڑ کر باہر جا رہی ہیں۔اس کے بعد جو کچھ باقی رہ جاتا ہے وہ عرف عام میں عاشق کہلاتا ہے۔"

ڈریسنگ مکمل کر کے رائحہ نے دبیر سے کہا

اگر پین زیادہ ہو یا کسی بھی قسم کی بازو میں سوجھ ہو جائے تو میں انجکشن لکھ دیتی ہوں سونے سے

پہلے لگوا لینا.

اوع اپنے پرس سے ایک پیپر نکال کر کچھ لکھا اور دبیر کو دے دیا.

دبیر جو کافی دیر سے رائحہ کو دیکھ رہا تھا اس کے مخاطب کرنے پر چونکا.

سوری ڈاکٹر رائحہ میں اپنے الفاظوں پر شرمندہ ہوں.

دبیر نے پھر معزرت کی....

کوئی بات نہیں یہ کہہ کر رائحہ گاڑی سے نیچے اتر گئی جبکہ دبیر اسے جاتا دیکھنے لگا

صبح صبح حنین زریاب کے فلیٹ پر موجود تھا. گھنٹی پر ہاتھ رکھ کر ہمیشہ کی طرح اٹھانا بھول گیا تھا

زریاب جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اٹھا تھا اس طرح اچانک حنین کے آنے پر پریشان ہو گیا

دروازہ کھلتے ہی حنین سیدھا ٹی وی لاؤنج میں پڑے صوفے پر گرا اور زریاب کو دیکھ کر بولا

"کچھ لوگوں کو دیکھ کر "کیسے ہو"

نہیں بلکہ !

"کیوں ہو" پوچھنے کا دل کرتا ھے 😂

کیا تکلیف ہے تجھے.....؟؟؟؟

گاؤں کیوں نہیں جا رہا ہے..؟؟؟

اور یہ تیرا فون کیوں بند ہے..؟؟؟

پتہ صبح سے کتنی کالز تیرے گھر سے آچکی ہیں.

حنین نے بغیر سانس لیے زریاب کی کلاس لے ڈالی.

اچھاتو،تُواس لیے آیاہے.

زریاب نے سلیپنگ سوٹ پہنا ہوا تھا.اورانکھیں رت جگے کی چغلی کھارہیں تھیں.

جی اسی لیے آیاہوں اور مجھے حکیم نے نہیں کہا کہ نہار منہ تیری شکل دیکھو....

حنین نے بیزاری سے جواب دیا.

زریاب ہنستاہوا کچن میں چائے کا پانی رکھنے لگا. جبھی حنین کچن میں داخل ہوااور شلف پر چڑھ کر بیٹھ گیا

میں نے ناشتہ نہیں کیاہوا.

کونین نے صرف چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

بناتاہوں ناشتہ صبر کر....

زریاب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا.

آج ماہ نُور کا نکاح ہے نا!!!!.

حنین نے زریاب کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

ہاں یاراسی لیے نہیں جارہا.تونے خود ہی کہا تھا محبوب کے نکاح کے چھوارے کھانامیرے بس کی بات نہیں یہ کہتے ہوئے زریاب نے فریج سے بریڈ نکالی

وہ سارے تجھے بلا رہے ہیں حنین نے اتنا کہا تو ایک بار پھر ڈور بل بجی لگتا ہے دبیر آگیا.

حنین نے شلف سے چھلانگ لگائی اور دروازہ کھولنے چلا گیا.

زریاب نے جلدی سے انڈے پھینٹے.

حنین نے دروازہ کھولا تو چیخ پڑا کیا ہوا ہے تیرے بازو پر یہ پٹی کیوں باندھی ہے..؟؟؟

.جبکہ دبیر سیدھا کچن میں آکر زریاب سے بولا

کیا تکلیف ہے تجھے..؟؟

فون کیوں بند جا رہا ہے تیرا...؟؟؟

زریاب نے انڈا بریڈ پر لگاتے پلٹ کر دبیر کو دیکھا اور کہا

بازو پر کیا ہوا ہے تیرے...؟؟

یہی میں نے بھی پوچھا ہے حنین جو کچن میں داخل ہو رہا تھا زریاب کی تائید کرتے ہوئے بولا.

کچھ نہیں یار کل دراصل نرمین کے لیے فلاور لینے شاپ پر گیا تھا بس وہاں مجھ سے vase ٹوٹ گا اور چوٹ لگ گئی. دبیر نے بتاتے ہوئے سٹول اپنی طرف کھینچا اور زریاب اور حنین کے درمیان بیٹھ گیا.

حنین شلف پر بیٹھا دبیر کا جائزہ لے رہا تھا.

آپ شاپ پر اکیلے گئے تھے آپ کو اس بات کا یقین ہیں..؟؟

حنین نے اپنی گھول مٹول انکھیں گھما کر دبیر کو دیکھا

کیا مطلب ہے تیری بات کا..؟؟دبیر نے بات گھمانا چاہی.

جانی ایک مشہور کہاوت ہے کہ

"گھر کے بچے کے دانت گنے ہوتے ہیں"

مطلب آپ بغیر وجہ کے vase پر گر گئے بات ہضم نہیں ہو رہی.

چل اب پوری بات بتا دے حنین نے دبیر کو دیکھتے ہوئے کہا

دبیر نے ایک نظر زریاب کو دیکھا جو اب توے پر بریڈ تل رہا تھا اور پھر حنین کو دیکھ کر ساری بات بتا دی.

واہ جی مبارک ہو styloo.....نے اپنے ہاتھ سے پٹی باندھی اب تو اسے اتاری نہ بلکہ اس کا تعویز بنا کر گلے میں لٹکا لے.

حنین نے ہنستے ہوئے کہا

تعویز کی مجھے نہیں زریاب کو ضرورت ہے.دبیر نے زریاب کے اترے ہوئے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"جب قسمت ہی خراب ہو،تو پھر تعویز کی جگہ گلے میں

مولوی بھی باندھ لو،تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

حنین نے جواب دیا.

مجھے ایسا لگتا ہے کہ جب تو مجھے دیکھتا ہے تو تجھ پر "بکواسیات" کا نزول ہوتا ہے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب نے فرائی بریڈ چائے جیم ٹرے میں رکھتے ہوئے حنین سے پوچھا.اور خود ٹرے اٹھا کر ٹی وی لاؤنج میں ٹیبل پر ناشتہ لگا دیا.

حنین اور دبیر ہنستے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے کچن سے باہر آ گئے.

اب تینوں ناشتہ کر رہے تھے.جب حنین نے کہا

میں تیرے ساتھ آج گاؤں جا رہا ہوں...

جی نہیں تجھے تو میں کبھی بھی گاؤں نہ لے کر جاؤں...

اتنی دشمنی ہے ہماری،اللہ نہ کرے تجھے کچھ ہو گیا تو...؟؟؟

نہ بابا یہ ناممکن ہے.

زریاب نے دو ٹوک لہجے میں کہا

میں جا ریا ہوں تیرے ساتھ اور بس.....؟؟

اگر تو خود شرافت سے نہیں جائے گا تو مجبوری مجھے ساتھ جانا پڑے گا

حنین نے بریڈ کھاتے ہوئے کہا

یار تو سمجھتا کیوں نہیں....؟؟؟زریاب نے بے بسی سے حنین اور پھر دبیر کو دیکھا

اسے کیا دیکھ رہا ہے اسے تو خود کسی بات کا پتہ نہیں بازو لے کر بیٹھا ہوا ہے. حنین نے شرارت سے دبیر کو آنکھ ماری

تو اپنی بکواس بند کر اور زریاب کے مسئلہ کا حل نکال.دبیر نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تُو ابھی تھوڑی دیر میں گاؤں کے لیے نکلے گا اور وہاں جا کر پھڈا ڈال دے گا کہ میں نے ماہ نور سے شادی کرنی ہے سمجھے.

حنین نے زریاب کی طرف دیکھ کر کہا

یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا حنین تو سمجھ رہا ہے اگر یہ سب اتنا آسان ہوتا تو میں کب کا کر چکا ہوتا. زریاب نے اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے کہا

پتہ مجھے لگتا تھا ہم تینوں میں سب سے زیادہ شدت زریاب کی محبت میں ہے کبھی کبھی مجھے پیرنی سے جیلسی ہونے لگتی ہے. اتنا پیار کرتا ہے تو اسے...

میرا دل کرتا کاش میں پیرنی ہوتا. حنین کا اتنا کہنا تھا کہ دبیر اور زریاب قہقہ لگا کر ہنسے.

مگر اب مجھے لگتا تری محبت محض ڈرامہ ہے. اگر تجھے اس سے سچی محبت ہے تو جا کر اسے اپنا بنا لے. کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے سے کچھ نہیں ہو گا. ہمت کرے گا تو بات بنے گی. یاد رکھ آج اگر تو نہ گیا تو ساری زندگی تجھے یہ دکھ رہے گا کہ اگر میں چلا جاتا تو شاید حالات کچھ اور ہوتے....

حنین نے سمجھاتے ہوئے کہا

اچھا دیکھتا ہوں مگر ایک اور بات بھی ہے...؟؟؟

زریاب نے ہونٹ کاٹتے ہوئے حنین کو دیکھا

کیا...؟؟؟؟ حنین نے انکھیں مٹکائیں

یار وہ ماہ نور مجھے پسند نہیں کرتی اور میں اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا. زریاب نے بیچارگی سے دونوں کو دیکھ کر کہا

ماہ نور کی تو تُو فکر نہ کر مجھے لگتا ہے اس کا software خراب ہو گیا ہے reinstall ہو گا تو وہ ٹھیک ہو جائے گی. حنین نے جواب دیا

کیا کیسے.....؟؟ زریاب اور دبیر نے ایک ساتھ کہا

سمپل سی بات ہے تھوڑی سی پٹائی کر اس کی جو virus اس کے دماغ میں ہے وہ خود بخود ختم ہو جائے گا. ڈنڈا سب سے بڑا استاد ہے بس پھر عیش کر...

حنین نے معصومیت سے وضاحت دی

شرم کر کچھ تو مجھے صاف لفظوں میں اسے مارنے کا کہہ رہا ہے. زریاب نے افسوس سے کہا

یہ اس کے مستقبل کے لیے بہت ضروری ہے. ماں باپ اساتذہ بھی تو مارتے ہیں بچے کے اچھے مستقبل کے لیے...

حنین نے زریاب کو قائل کرتے ہوئے کہا اور ہاں پریشان نہ ہو تو اکیلا نہیں جو محبوبہ کے نکاح کے چھوارے کھائے گا مجھے تو اپنا کیس بھی ایسا ہی لگ رہا ہے ہم دونوں کا دکھ ایک جیسا ہے حنین نے اٹھ کر زریاب کو گلے لگایا

کتنی دفعہ کہا ہے میرے ساتھ چپکا نہ کر.....

زریاب نے حنین کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

تیرا کیس ایسا کیوں ہے..؟؟؟

دبیر نے پوچھا

یارراس کا باپ کہیں اوراس کا رشتہ کرناچاہ رہاہے..؟؟

حنین کو نرمین کی آخری کال یاد آگئی.

پتہ میں شادی کے بعد سب سے پہلا کام کیا کروں گا.

حنین نے گول مٹول آنکھیں گھما کر باری باری دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

کیا..؟؟دبیر نے پوچھا جبکہ زیاب نے ناشتے کے برتن سمیٹ کر کچن کی راہ لی

میں سب سے پہلے نرمین کا DNA کرواؤں گااور دیکھ لیناوہ احمد مراد کی بیٹی نہیں نکلے گی...

حنین نے جیسے ہی یہ الفاظ کہے دبیر کو غصہ آگیا کیا بکواس کرر ہاہے سوچ سمجھ کر بولا کر جو منہ میں آتاپے بولتارہتاہے.تجھے پتہ ہے اس بات کا کیا مطلب بنتاہے.دبیر نے غصہ سے کہا

ہاں مجھے معلوم ہے جو میں نے کہاہے یار تم خود دیکھوں نرمین اپنے بہن بھائی ماں باپ سب سے مختلف ہے نہ شکل سے ملتی ہے اور نہ ہی عقل سے مجھے لگتا احمد مراد نے کسی کی بچی اغوا کر کے پالی ہے جب یہ ثابت ہو جائے گا تو میں احمد مراد کو جیل بجھوادو گا.یہی سزا ہونی چاہیے اس کی پھر میرا بدلا بھی پورا ہو جائے احمد مراد سے...

حنین نے دبیر کو دیکھتے ہوئے جواب دیا جس کا منہ حیرت سے کھلا ہوا تھس

یار کچھ خدا خوفی کر نرمین کو پتہ چلا تو وہ کیا سوچے گی..؟؟

زریاب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

کچھ نہیں سوچے گی اس میں اتنی عقل نہیں کہ وہ کچھ سوچے اس کی اوپر والی منزل خالی ہے.....

حنین نے ہنستے ہوئے کہا

چل اب تیار ہو جا جلدی سے اور ہاں میں تیرے ساتھ گاؤں جا رہا ہوں مزید کوئی بحث نہیں حنین نے حتمی انداز میں کہا

زریاب سر ہلاتا کمرے کی طرف بڑھ گیا.

حنین کی نظر دبیر پر پڑی تو مسکرا کر دبیر کو مخاطب کیا جو اپنی پٹی کو دیکھ رہا تھا

"عورت اگر خوبصورت ہونے کیساتھ ساتھ پاگل بھی ہو_ تو اس سے محبت نہیں_ عشق ہو جاتا ہے_

کیا خیال ہے تیرا؟؟؟؟؟؟؟؟؟اشارہ رائحہ کی طرف تھا"

دبیر نے کشن اٹھا کر حنین کے منہ پر مارا اور کہا

کبھی تو اس منہ کو بند کر لیا کر.... جبکہ حنین ہنس رہا تھا

زریاب صحیح کہہ رہا ہے تو اس کے ساتھ گاؤں مت جا.. ..

دبیر نے حنین کو فکر مندی سے کہا

میرا جانا ضروری ہے اگر میں اسے ہمت دوں گا تو مجھے یقین ہے کہ یہ ماہ نور سے نکاح کرنے میں کامیاب ہو جائے گا. میں اسے ساری زندگی دکھی نہیں دیکھ سکتا....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اب کی بار حنین کا لہجہ بہت نرم تھا

اچھا اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے..؟؟

دبیر نے حنین سے نرمین کے بارے میں پوچھا...؟؟

یار وہ ٹھیک ہے آج رات تک ڈسچارج ہو جائے گی..؟؟؟

حنین نے جواب دیا

ویسے بہت گھٹیا حرکت کی تو نے کیا تھا اگر ہسپتال اسے دیکھنے چلا جاتا.؟؟

دبیر نے افسوس سے گردن ہلائی

اتنے میں زریاب تیار ہو کر آگیا.

)وائٹ شلوار قمیض پر بلیک واسکوٹ اور سر پر پشاوری ٹوپی پاؤں میں کھسے بہت ہی زبردست لگ رہا تھا(.

میں نے بھی کہا تھا مگر یہ نرمین کو دیکھنے نہیں گیا زریاب نے ہاتھ پر گھڑی باندھتے ہوئے دبیر کی بات آگے بڑھائی

تم دونوں کو یقین ہے کہ میں نہیں گیا...؟؟

حنین نے شرارت سے مسکراتے ہوئے پوچھا

ہاں تو نے تو خود ہی کہا تھا......

زریاب نے جواب دیا اور دبیر نے اس کی ہاں میں گردن ہلائی.

تم دونوں کو کیا لگتا ہے کہ میں نے سچ بولا تھا..؟؟

حنین نے اپنی آنکھیں مٹکائیں.

ہاں..دونوں نے ایک ساتھ کہا

رئیلی..... حنین نے تصدیق چاہی

اب دونوں کی سمجھ میں کچھ آیا.

حنین کے بچے......

دبیر نے زور سے چیخ کر کشن حنین کی طرف اچھالا جسے آسانی سے اس نے کیچ کر لیا

....

کونین اپنے کمرے میں چکر لگا لگا کر تھک گیا تھا تو بلآخر کمرے سے باہر نکل آیا. برآمدے میں ثریا بیگم ساگ کاٹ رہیں تھیں وہ ان کے پاس تخت پوش پر بیٹھ گیا.

کیا بات ہے آج یونی نہیں گئے..؟؟

ثریا بیگم نے عینک ٹھیک کرتے ہوئے کونین سے پوچھا

امی جان آج کل یونی میں کچھ نہیں ہو رہا سوائے مستیوں کے....

کونین نے ماں کے ہاتھ سے چھری اور ساگ، پرات میں رکھتے ہوئے کہا

ہائے لڑکے باولا ہو گیا ہے کیا..؟؟؟

سبزی بنانے دے ہالہ اور تیرے ابو آ گئے تو شور کریں گے ساگ وقت پر تیار کرنے دے.....

اور اٹھ میری گود سے کیا بچوں کی طرح لیٹ رہا ہے اب تو بڑا ہو گیا ہے. کونین جو ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ رہا تھا ان کے آخری جملے پر دوبارہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور ماں سے کہنے لگا

امی آپ کو لگتا ہے کہ میں بڑا ہو گیا ہوں .

ہاں نہیں تو اور کیا.... چل مجھے پرات پکڑا

ثریا بیگم نے کونین کے اٹھتے ہی دوبارہ ساگ کاٹنے کی تیاری شروع کی

امی وہ میں نے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے. کونین نے ماں کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے عترت کے بارے میں بتا دیا

اور خود ماں کی گود میں پُر سکون ہو کر لیٹ گیا. جیسے اب جو بھی کرنا ہے آپ نے کرنا ہے میرا کوئی لینا دینا نہیں.

ثریا بیگم پہلے تو کافی حیران ہوئیں پھر ان کی پیشانی پر کچھ شکنیں نمودار ہوئیں اور وہ کھوئے ہوئے انداز میں کونین کے چہرے پر ہاتھ پھیرتی ہوئی مسکرانے لگیں. بیٹے تو ویسے ہی ماؤں کو بہت پیارے ہوتے ہیں خاص طور پر جب وہ اکلوتے ہوں پھر تو آنکھ کے تارے ہوتے ہیں.

کیسی ہے..؟؟؟ ثریا بیگم نے کونین کے ماتھے سے بال پیچھے کرتے ہوئے پوچھا

ایکدم بور، انتہائی ڈرپوک، بے وقوف اور رونے کی ماہر....

کہہ کر کونین نے ایک قہقہ لگایا تصور میں اس کا چہرہ نظر آیا.

تو پھر تجھے کیا اس میں اچھا لگا..؟؟؟

ثریا بیگم اب سنجیدہ تھیں.

مجھے کب وہ پسند آئی؟؟؟

اسے میں پسند آیا.

"ماں نے سوہنا جمیا تے میرا کی قصوراے"

کونین نے گنگناتے ہوئے ماں کو آنکھ ماری

شرم کر کچھ اور کیا نام ہے اس کا...؟؟؟

ثریا بیگم نے کونین کو پیار سے تھپڑ لگاتے ہوئے پوچھا

عترت کہتے ہیں لوگ.....

اور شرارت سے مسکراتا اٹھ کر بیٹھ گیا.

بیٹا مجھے تیری پسند پر کوئی اعتراض نہیں زندگی تو نے گزارنی ہے ہم نے نہیں. اچھا ہے اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کر مگر جتنی تُو امیر بتا رہا ہے وہ ہمارے اس چھوٹے سے گھر میں رہ لے گئی..؟؟؟؟ تُو میرا ایک ہی بیٹا ہے ایسا نہ ہو وہ تجھے لے کر کہیں اور چلی جائے اور ہم تجھے اور تیرے بچوں کو دیکھنے کو ترسیں یہ امیر زادیاں بہت تیز ہوتیں ہیں......؟؟؟

ثریا بیگم نے اپنا خدشہ کونین پر ظاہر کیا.

ثریا بیگم کے آخری جملے پر کونین خوب ہنسا....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تیز اور عترت....

یہ دونوں الفاظ متضاد ہیں.

میں کچھ دنوں تک اسے آپ سے ملوانے لاؤں گا آپ اس سے مل لینا دیکھ لینا اور وہ بھی میرا گھر میری فیملی دیکھ لے گی. اگر پھر بھی وہ میرے ساتھ رہنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ورنہ اس کی اپنی راہ........اور میری اپنی...

میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے اور ماں کے گلے لگ گیا.

چل پیچھے ہٹ مجھے ساگ بنانا ہے میں تو خود چاہتی ہوں تیری بیوی جلدی آئے اور میرے ساتھ کام میں ہاتھ بٹایا کرے.

ثریا بیگم نے کونین کو پیچھے کرتے ہوئے ساگ کی پرات اپنے آگے رکھی.

کام....اور......عترت...؟؟

یہ تو نہیں ہو سکتا بلکہ وہ تو آپ کو بھی کام نہیں کرنے دے گی. سارا دن اسے آپ چپ کراتی رہیں گی. دورے پڑتے اسے رونے کے.....

کونین ہنستا ہوا سلیپر پہننے لگا جبکہ ثریا بیگم اسے گھور کر رہ گئی.

....

زریاب کے لاکھ منع کرنے کے باوجود حنین گاؤں جانے کی ضد کر رہا تھا.

یار ہماری دشمنی ہے تو سمجھتا کیوں نہیں اللہ نہ کرے تجھے کچھ ہو گیا تو میں انکل انٹی کو کیا منہ

دکھاؤں گا...؟؟؟

زریاب نے ایک دفعہ پھر حنین کو روکنے کی کوشش کی.

کچھ نہیں ہوتا مجھے اور اگر کچھ ہو گیا تو میں تجھے اپنا خون معاف کر دوں گا. اب ٹھیک ہے. رہی بات کہ تو کیا منہ دکھائے گا میرے ماں باپ کو تو، تُو اس کی فکر نہ کر تجھے میرے باپ سے منہ دکھائی میں کچھ نہیں ملنے والا تو منہ دیکھائی دینے والوں میں سے ہے لینے والی پارٹی دوسری ہوتی ہے.

یہ کہہ کر حنین نے قہقہ لگایا

میں بھی یہی کہوں گا کہ حنین تو نہ جا پتہ نہیں کیوں مجھے کافی عجیب سا لگ رہا ہے.

دبیر نے بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پریشانی سے کہا

کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو..؟؟؟؟

کیوں مجھے بھی کنفیوژ کر رہے ہو....؟؟؟

گاؤں جانے میں کتنا ٹائم لگتا ہے.؟؟؟

حنین نے پہلے دبیر کو اور پھر زریاب کو دیکھ کر کہا

یہی کوئی دو گھنٹے...؟؟؟

زریاب نے جواب دیا

ٹھیک ہے ابھی دس بجنے والے ہیں مطلب ہم بارہ سوا بارہ بجے تک پہنچ جائیں گی.

حنین نے سوچتے ہوئے کہا

جی بلکل اگرابھی چلے تو..؟؟

زریاب نے جواب دیا

ٹھیک ہے پھراب ہم چلتے ہیں حنین نے دبیر کو گلے ملتے ہوئے کہا.

یار پلیزززحنین نہ جایار آگے زریاب کے جانے سے میں اداس ہو جاتا ہوں اوراس دفعہ تو، تُو بھی جارہا ہے پیچھے میں کیا کروں گا؟؟؟

پھر میں بھی چلتا ہوں. دبیر نے حنین کو بازوؤں سے پکڑتے ہوئے کہا

زیادہ جزباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے دیکھ ابھی صبح کے دس بجے ہیں اور ہم انشاءاللہ رات کے دس بجے تیرے پاس ہوں گے.

حنین نے دبیر کے بازو پر تھپکی دی اور ایک دفعہ پھر گلے ملا

زریاب بھی دبیر سے بغل گیر ہوا یار اپنا خیال رکھیں. دبیر نے زریاب کو کہا

دبیر تیری یہی باتیں اسے ڈرپوک بنا رہیں ہیں کیا لڑکیوں کی طرح اسے ٹریٹ کر رہا ہے وہ رخصت نہیں ہو رہا. بلکہ کسی کو رخصت کرانے جارہا ہے مگر تو، تُو اسے بیٹی والی feeling دے رہا ہے. اور ہاں مجھے یاد کرائی واپسی پر عترت کے بارے میں مجھے تجھ سے کوئی بات کرنی ہے.

حنین نے کافی ناگواری سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا. جبکہ زریاب اسے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا دیکھ کر چونک پڑا اور کہا

"گاڑی تُو چلائے گا...؟؟"

جی بلکل کیونکہ مجھے اپنی زندگی پیاری ہے ایک تو، تُو ویسے ہی پیرنی کی وجہ سے اپنے حواسوں میں نہیں اور دوسرا دبیر کی نصیحتیں.....

حنین نے ایک جھجھری لی

مطلب میری نصیحتیں....؟؟؟

دبیر اب کی بار بول پڑا.

مطلب یہی کہ بجائے تو اسے ہلہ شیری دے کہ مرد بن کچھ نہیں ہوتا جا اور پھڑا ڈال دے. مگر نہیں تو اسے مزید جزباتی کر رہا ہے شکل دیکھ اس کی (ساتھ ہی زریاب کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا) جیسے آج ماہ نور نے نہیں اس نے رخصت ہونا ہے آج کل تو لڑکیاں بھی رخصتی کے وقت ایسی شکلیں نہیں بناتیں جیسی یہ بنا رہا ہے. میری ساری محنت پر تُو نے پانی پھیر دیا ہے دبیر مجھے تجھ پر سخت غصہ آرہا ہے. اتنی مشکل سے اس کے اندر "سردار زریاب علی خان" کی روح بیدار کی تھی مگر تو نے پھر اسے ٹھنڈا کر دیا حالانکہ زریاب کو ٹھنڈا کرنے کی ضرورت نہیں اس نے تو آگے ہی دھنیا پیا ہوا ہے مجال ہے جو غصہ آجائے. جبکہ آج اس کے غصہ کی کتنی ضرورت ہے.

حنین نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی..

زریاب بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ دبیر نے حنین والی سائیڈ سے اندر ہاتھ کر کے حنین کے بال ٹھیک کیے اور کہا

گاؤں جانے سے پہلے ہسپتال سے ہوتا جائیں. آج نرمین نے ڈسچارج ہونا ہے.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ شام تک ڈسچارج ہو گی تب تک میں واپس آ جاؤں گا. تجھے جو کہا ہے بس تو وہ کرنا اور جانے سے پہلے تو نے ہی میرا دماغ خراب کر دیا ہے اب اس کے پاس جاؤں تا کہ رہتی سہتی کسر وہ نکال دے حنین نے جواب دیا

مگر میں نے جانے سے پہلے نرمین سے ملنا ہے. زریاب نے حنین کو دیکھ کر کہا

زریاب کی بات پر حنین نے پہلے زریاب کو اور پھر دبیر کو دیکھا اور گاڑی سے باہر نکل آیا.

تم دونوں کے جب تماشے ختم ہوں گے تو مجھے بتا دینا پھر میں آ جاؤں گا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا. حنین کو یوں جاتا دیکھ کر دبیر اور زریاب جلدی سے اس کی طرف بڑھے.

یار کیا ہے ؟؟ کیوں ناراض ہو رہا ہے. زریاب اور دبیر دونوں نے اسے واپس گاڑی میں لا کر بیٹھایا.

تم سمجھ کیوں نہیں رہے اس وقت ہمارا گاؤں پہنچنا زیادہ ضروری ہے.

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھوں سے دونوں کو باری باری دیکھا.

اگر میں نے ابھی اُس بیمار، نکمی نرمین کو دیکھ لیا تو پھر میں کہیں نہیں جاؤں گا. کیونکہ میں جا نہیں پاؤ گا مجھے اپنا پتہ ہے اور اس چکر میں عصر ہو جائے گی پھر گاؤں جانے کا مقصد ختم.....

حنین نے اپنی بات کے آخر میں دونوں کو دیکھا جن کی شکلوں سے لگ رہا تھا کہ بات سمجھ آ گئی.

نرمین سو کر اٹھی تو دن کے بارہ بج رہے تھے دوائیوں کا اثر تھا شاید یا اس کی طبیعت بہتر تھی خیر جو بھی تھا وہ آج اچھا محسوس کر رہی تھی. کمرے میں فلحال کوئی نہیں تھا مگر صوفے پر ماما کا پرس دیکھ

کر نرمین کو حوصلہ ہوا کہ وہ ادھر ہیں شاید کسی کام سے باہر گئی ہوں .

پھر نظر سائیڈ ٹیبل پر گئی جہاں چھوٹی سے باسکٹ پڑی تھی جس میں بہت ساری چاکلیٹ، کینڈیز اور بنٹیاں تھیں اور سرخ اور سفید رنگ کے دو گلاب اور ایک کارڈ بھی تھا.

نرمین نے وہ باسکٹ اٹھا کر گود میں رکھی اور کارڈ کو دیکھا جو سائز میں ایک وزیٹنگ کارڈ جتنا تھا اور جس کے باہر صرف

"Yessssss "

لکھا ہوا تھا. نرمین نے اسے کھولا تو اندر حنین کی رائیٹنگ میں لکھا تھا

"I lovvee uuuuu "

"دوسری بار بھی ہوتی تو تم سے ہی ہوتی

میں بالفرض محبت جو دوبارہ کرتا"

From : Hanain Malik

نرمین کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے دونوں پھول اٹھائے اور سونگھنے لگی

....

ماہ نور نے اپنے کمرے کا جائزہ لیا تقریباً تمام سامان جو اُسے ساتھ لے کر جانا تھا پیک ہو چکا تھا. پھر ایک سرد آہ بھر کر وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی.

کتنے سال گزارے میں نے اس کمرے میں، اس کمرے کے در و دیوار میرے دکھ سکھ کے ساتھی

ہیں عجیب سی انسیت ہے مجھے اس کمرے سے....

پتہ نہیں اُن کی حویلی کیسی ہو گی. میں وہاں ایڈ جسٹ بھی کر پاؤں گی کہ نہیں...؟؟

میرے ساتھ کیسا سلوک کریں گے وہ لوگ....؟؟

کچھ بھی تو معلوم نہیں مجھے...؟؟؟

اللہ رحم کر مجھ پر اور حوصلہ دے میں کمزور نہیں پڑنا چاہتی پر دل عجیب طرح دھڑک رہا ہے جیسے کچھ غلط ہونے لگا ہے سب ٹھیک ہو جائے. تاریخ اپنے آپ کو نہ دہرائے میں بار بار دلہن نہیں بننا چاہتی. اس نے اپنے ہاتھوں پر مہندی کے نقشوں نگار دیکھتے ہوئے سوچا

"پگڑیوں کے اکثر فیصلے

چادروں کو بھگتنا پڑتے ہیں"

ماہ نور سوچوں کے گرداب میں باتوں کا تانا بانا بُن رہی تھی جب ماہین اور پارو کمرے میں داخل ہوئیں.

آپا کیا سوچ رہیں ہیں....؟؟

ماہین نے ماہ نور کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا....

کچھ نہیں بس مہندی دیکھ رہی تھی. دیکھو کتنا اچھا رنگ آیا ہے. ماہ نور نے اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے کرتے ہوئے کہا

ہاں آپا یہ تو ہے پارو نے دونوں ہاتھ پکڑ لیے اور رونے لگی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بس کرو پاگل ہو گئی ہو کیوں رو رہی ہو میں نے اُس دن بھی منع کیا تھا. تم میری بات نہیں مانتی

.دیکھو میری بات تم دونوں غور سے سنو...

اماں کا بہت خیال رکھنا، ماہین تم پارو کا بھی خیال رکھنا اور پارو تم نے ماہین کو تنگ نہیں کرنا. دونوں

نے اچھا اچھا پڑھنا ہے سمجھیں. پتہ نہیں وہ لوگ مجھے دوبارہ یہاں آنے بھی دیں گے کہ

نہیں..؟؟؟

پتہ نہیں پھر تم لوگوں کو کب دیکھوں..؟؟

شدتِ جزبات سے ماہ نور کی آواز نم ہو گئی اور اس نے دونوں بہنوں کو ساتھ لگا لیا. اپنا بہت خیال

رکھنا. میں تم دونوں کو مس کروں گی

پارو کچھ دیر چپ رہی پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی. اسے یوں باہر جاتا دیکھ کر ماہ نور نے

ماہین سے کہا

وہ ابھی چھوٹی ہے ان مسائل کو نہیں سمجھتی تم بڑی ہو سمجھداری کا ثبوت دینا. اور اللہ کا شکر ادا کرو

دیکھو اس نے تمہیں ضائع نہیں کیا بلکہ ایک بہت ہی زبردست انسان تمہارا شریکِ سفر

بنایا. افراسیاب کی قدر کرنا. اب اس سے لڑنا چھوڑ دو. آخر میں ماہین کی طرف دیکھا جس کی

آنکھیں بھی سرخ ہو رہیں تھیں.

جیسا آپ چاہتی ہیں میں بلکل ویسے ہی کروں گی. لیکن آپا ہم سب آپ کو بہت مس کریں گے یہ

کہتے ہی ماہین، ماہ نور کے گلے لگ گئی اور آنسو خود بخود اپنا راستہ بنانے لگے.

پارو کمرے سے نکل کر سیدھا افراسیاب کے کمرے کی طرف گئی جو اس وقت جمعہ کی نماز کے لیے تیار ہو کر نکل رہا تھا. پارو کو دیکھ کر رک گیا.

آپ نے زریاب لالا کو کال نہیں کی..؟؟

پارو نے بے صبری سے پوچھا

پارو بار بار کر رہا ہوں ان کا فون بند جا رہا ہے میں نے کل ان کے دوست کو فون کیا تھا اور لالا کے نام پیغام بھی دیا تھا. بتاؤ اب اور کیا کروں..؟؟؟

افراسیاب نے دکھ سے پارو کو دیکھتے ہوئے قمیض کے کف فولڈ کیے.

آپ بھی تو بڑے ہیں. آپ کی بھی تو آپا ہیں اتنا پیار کرتیں آپ سے کچھ کریں نا آپ اُن کے لیے.....

پارو نے روتے ہوئے کہا

میں کیا کر سکتا ہوں تایا سائیں کے سامنے تو بابا سائیں نہیں بولتے تو میری اوقات کیا ہے.

ہاں مگر زریاب لالا کچھ کر سکتے ہیں تایا سائیں لالا سے بہت پیار کرتے ہیں اور ان کی بات بھی مانتے ہین. مگر پتہ نہیں لالا ابھی تک آئے کیوں نہیں سوا ایک بج رہا ہے افراسیاب نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا

لالا نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آئیں گے. وہ ضرور آئیں گے

پارو ابھی یہ کہہ ہی رہی تھی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جب زنان خانے کے گیٹ پر زریاب کی گاڑی کا ہارن بجا

لالا آگئے......

پارو تیزی سے گیٹ کی طرف بھاگی

جیسے ہی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی زریاب نے پارو کو دیکھتے ہوئے حنین کو گاڑی روکنے کا اشارہ کیا اور ساتھ ہی دروازہ کھول کر باہر نکل گیا.

لالا آپ اتنی دیر سے کیوں آئے ہیں میں نہیں بولتی آپ سے...

پارو یہ کہتی ہوئی زریاب ساتھ لپٹ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی. زریاب بھی اسے دیکھ کر کچھ جزباتی ہو گیا.

جبکہ حنین کو ایسے موقعوں پر اپنی ہنسی روکنا مشکل ہوتا تھا اس لیے وہ اپنا موبائل نکال کر دبیر کو کال کرنے لگا

....

زریاب پارو سے مل کر ہٹا تو پیچھے ہی افراسیاب کھڑا تھا.

لالا بہت دیر کر دی آنے میں...؟؟

یہ کہتے ہوئے افراسیاب نے بھی زریاب کو گلے لگا یا.

ہاں یار راستے میں گاڑی خراب ہو گئی تھی. زریاب نے افراسیاب کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا

لالا آپ میرے ساتھ آئیں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے.

پارو نے زریاب کا بازو کھینچتے ہوئے کہا

گڑیا میں سب سے مل لوں اور وہ دیکھو (حنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) میرے ساتھ مہمان بھی ہے. پھر بات کرتے. نماز کا بھی ٹائم ہو رہا ہے.

اور ساتھ ہی پارو کو اندر جانے کا کہا مگر پھر ماہ نور کے خیال سے روکا.

تمہاری آپا کیسی ہے..؟؟؟

عادت سے مجبور، رہا نہ گیا تو پوچھ لیا

ٹھیک ہیں....

پارو نے افسردگی سے جواب دیا

....

حنین نے دبیر کو فون کر کے کہا

یارررر یہاں بہت جذباتی سین چل رہا ہے. مجھ سے ایسے سین تو فلم اور ڈراموں میں برداشت نہیں ہوتے یہ تو پھر رئیل ہے. کیا کروں اب....؟؟؟

میں تو سمجھا تھا صرف زریاب ہی لڑکیوں جیسی حرکتیں کرتا ہے مگر یہاں تو پورا خاندان ہی سٹار پلس کی ٹیم لگ رہا.

دبیر جو نماز کے لیے جا رہا تھا حنین کی کال اٹینڈ کرتا مسجد کی طرف چل پڑا.

شرم کر تو اس لیے ساتھ گیا ہے. دبیر نے ہنستے ہوئے کہا

اچھا چھوڑ ساری باتیں یہ بتا میرا کام کیا ہے یا نہیں.....؟؟

حنین نے دبیر کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا

کر دیا جناب.......

آپ کی حکم عدولی کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے دبیر نے ہنستے ہوئے جواب دیا

آپ کی فرمان برداریاں مجھ سے زیادہ کون جانتا ہے یہ بتا کہ اُس کی طبیعت اب کیسی ہے..؟؟؟

حنین نے پوچھا

پتہ نہیں وہ سو رہی تھی ویسے کافی کمزور لگ رہی تھی......

دبیر نے جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہمممم.........

حنین نے افسردگی سے کہا

اچھا چل میں مسجد پہنچ گیا پھر بات کرتے ہین اور ساتھ ہی دبیر نے فون بند کر دیا.

....

زریاب باری باری سب گھر والوں سے ملا اور پھر حنین ساتھ مہمان خانے میں آگیا.

یار تو زرا تھوڑی دیر ریسٹ کر میں زرا زنان خانے سے ہو آؤں.

زریاب نے حنین کو کمرے میں چھوڑتے ہوئے کہا

کیا..؟؟؟میں یہاں اکیلے رہوں گا

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھوم کر کمرے کا جائزہ لیا

بے فکر رہ تجھے یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا.میں ابھی پارو کی بات سن کر آتا ہوں

پھر نماز پڑھتے اور کھانا کھاتے.تایا سائیں نے خاص طور پر ہرن کا گوشت پکوایا ہے

زریاب نے منہ میں پانی بھرتے ہوئے کہا

ہرن کا گوشت،میں نے کبھی نہیں کھایا.

حنین نے بھی پُر جوش ہو کر کہا

ویسے ایک بات ہے زریاب تمہاری حویلی بہت بڑی اور خوبصورت ہے. کتنے نوکر چاکر ہیں قسم سے تجھے دیکھ کر نہیں لگتا تھا کہ تو اس طرح کے ماحول سے تعلق رکھتا ہو گا

یارررتُو، تو اپنے علاقے میں شیر ہے.

حنین نے زریاب کی طرف دیکھ کر کہا

یہ علاقہ ہمارا ہے ہم سردار ہیں اپنے علاقے کے.... جناب کوئی مزاق نہیں. میں آتا ہوں ابھی...

زریاب کہتے ہوئے زنان خانے کی طرف بڑھ گیا.

....

جو چیز زریاب کو عجیب لگ رہی تھی وہ سب کے چہرے تھے جو اترے اترے تھے.

جب کہ اس کے برعکس اسد کی دفعہ ایسا کچھ نہیں تھا سب خوش تھے.

وہ یہ سوچتے ہوئے زنان خانے میں داخل ہوا. سامنے ہی ماہین، افراسیاب اور پارو کھڑے تھے. وہ تینوں لاؤنج میں چکر لگا رہے تھے زریاب پر نظر پڑتے ہی سب سے آگے پارو نے ہو کر کہا

لالا ادھر آئیں لان میں...

اور تینوں لان کی طرف بڑھنے لگے جب سردار حشمت علی خان نے زریاب کو آواز دی

بیٹا سائیں آپ ادھر کیا کر رہیں ہیں...؟؟؟؟

چلیں مہمان خانے میں، نماز کا وقت ہو رہا ہے پھر کھانے کے بعد باتیں کرتے رہنا.

زریاب نے ایک نظر تایا سائیں پر ڈالی اور دوسری اُن تینوں پر....

آپ چلیں میں آرہا ہوں اور خود اُن کے ساتھ لان میں آگیا.

چلو اب بتا بھی دو کیا بات ہے...؟؟؟

لالا پلیزززیہ شادی روک دیں پلیززز لالا......

پارو کو کچھ سمجھ نہیں آئی کہ بات کہاں سے شروع کرے

یہ کیا بات ہوئی...؟؟؟؟

کیوں روک دوں...؟؟؟

(حالانکہ چاہتا تو وہ بھی یہی تھا)

زریاب نے پوچھا

لالا وہ.....افراسیاب نے پوری بات زریاب کو بتادی.

بات سننے کے بعد زریاب نے تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے ایک لمبا سانس کھینچا اور کہا

ماہ نور کیا کہتی ہے..؟؟؟

میرا مطلب ہے وہ کیا چاہتی ہے..؟؟؟

لالا انھوں نے کیا کہنا ہے بس چپ چاپ ہیں ہمیشہ کی طرح.....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین نے جواب دیا

آپ پلیز ززآپا کو بچالیں پارو نے ایک دفعہ پھر زریاب کا ہاتھ پکڑ کر کہا

دیکھو اگر ماہ نور کو اعتراض ہوتا تو میں کچھ کرتا،اب میں کیا کروں بولو..؟؟

جب تک انسان خود اپنے مسائل حل نہیں کرنا چاہتا تب تک کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا.

لالا پلیززززماہین بھی زریاب ساتھ آکر لگ گئی اور رونے لگی.اچھا تم دونوں چپ کرو میں کرتا ہوں کچھ...

زریاب دونوں کے سر پر ہاتھ رکھتا بوجھل دل کے ساتھ مہمان خانے کی طرف بڑھ گیا.

....

زریاب کمرے میں داخل ہوا تو تھکا تھکا سا بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں.

حنین نے اسے دیکھ کر کہا جو ابھی ابھی واش روم سے وضو کر کے نکلا تھا

کیا ہوا؟؟ پیرنی سے ملاقات کر کے آیا ہے. تیرا بھی کوئی حال نہیں نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ آرام کیا بس آتے ہی بد دعائیں لینے چلا گیا.

حنین کی آواز پر زریاب اٹھ کر بیٹھا.اس کی آنکھیں انگارے کی طرح سرخ ہو رہیں تھیں.ایک تو

وہ رات سہی طرح سو نہیں سکا تھا دوسرا سفر کی تھکاوٹ اور تیسرا رہتی سہتی کسر افراسیاب کی باتوں نے نکال دی تھی.

حنین ایک مسئلہ ہو گیا ہے مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے زریاب نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنی کنپٹیوں کو دبایا.

کیا بات ہے ابھی تو سب ٹھیک تھا کیا ہوا ہے حنین پریشانی سے زریاب کے پاس آ کر بیٹھ گیا.

زریاب نے ایک نظر حنین کو دیکھا اور کہا

مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا. جب میں کچھ کر ہی نہیں سکتا تو میں یہاں آیا کیوں ہوں.؟؟؟

اور نفی میں سر ہلایا

وہ شدید ڈپریشن کا شکار ہو رہا تھا ماتھے پر دو رگیں ابھر آئیں تھیں.

میں ہوں نا تیرے ساتھ بتا کیا ہوا حنین نے زریاب کو کندھوں سے پکڑ کر کہا

زریاب نے ساری بات حنین کو بتا دی. اور کہا

تایا سائیں کے سامنے کوئی بھی نہیں بول سکتا. بابا سائیں بھی نہیں... اوپر سے ماہ نور نے بھی کوئی کسی قسم کا احتجاج نہین کیا کہ میں اسے ہی اشو بناؤں تیسرا چوہدریوں کے آنے میں ٹائم بھی کم رہ گیا ہے اب تو بتا میں کیا کروں...؟؟

حنین نے ساری بات سنی پھر مسکرا کر زریاب کو دیکھا اور کہا

جیسا میں کہتا ہوں اگر تو بلکل ویسا کرے گا تو میرا تیرے سے وعدہ ہے سب ٹھیک ہو جائے گا. بول

کرے گا...؟؟؟

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر زریاب سے پوچھا

زریاب خالی ذہن سے حنین کو دیکھتا رہا پھر بولا

"وعدہ"، سب مگر سب ٹھیک تو ہو جائے گا ناااور اپنا ہاتھ حنین کی طرف بڑھایا. جسے حنین نے فوراً تھام لیا اور کہا "وعدہ"

ٹھیک ہے تو جیسا کہے گا میں بلکل ویسا ہی کروں گا. مگر مجھے کرنا کیا ہو گا. زریاب نے پوچھا

"اگر زندگی میں کامیابی چاہتے

تو ایک ہاتھ میں مکھن اور دوسرے میں چونا جہاں موقع ملے بس لگاتے جاؤ"

حنین نے زریاب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

....

عترت ٹیرس پر بیٹھی کونین کے بارے میں سوچ رہی تھی دودن سے یونی بھی نہیں گئی تھی. اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ کونین کو دیکھے یا کم از کم اس سے بات ہی کر لے. مگر کیسے..؟؟

اس کے پاس تو کونین کا نمبر بھی نہیں تھا. پھر اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ دبیر بھائی کے موبائل میں ہالہ بی کا نمبر ہے وہ لے کر میں ان سے کونین کا نمبر مانگ لوں گی یہ ٹھیک رہے گا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

عترت اپنے آپ سے مشورہ کرتی کمرے سے باہر نکلی. اس کی خوش قسمتی کہ دبیر الاونج میں بیٹھا میچ دیکھ رہا تھا اور خلافِ معمول گھر پر تھا. عترت پر نظر پڑتے ہی دبیر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کہا

آؤ گڑیا ادھر آ کر بیٹھو دیکھو کتنا زبردست میچ ہو رہا ہے

بھائی آج آپ اس وقت گھر پر ہیں. زریاب بھائی کے فلیٹ پر نہیں گئے. عترت نے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

نہیں، گڑیا وہ اور حنین گاؤں گئے ہوئے ہیں میں ان دونوں کو مس کر رہا ہوں رات تک لوٹیں گے کل ہی ملاقات ہو گی

دبیر نے افسردہ سے لہجہ میں بتایا

بھائی آپ کو حنین اور زریاب بھائی میں کون زیادہ اچھا لگتا ہے ؟؟

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بہت اچھے ہیں میرے لیے ایک سورج ہے تو دوسرا چاند....

دبیر نے مسکراتے ہوئے عترت کی طرف دیکھا

یہ تو آپ نے چیٹنگ کی ہے..؟؟؟

سیاسی بیان دے دیا...؟؟

عترت نے منہ بنا کر کہا

تم کیا سننا چاہ رہی ہو. اب کی بار دبیر نے ریموٹ سے ٹی وی بند کر دیا اور عترت کی طرف گھوم کر بیٹھ گیا.

دونوں بہت اچھے ہیں مگر رونق زیادہ حنین کے دم سے ہے پتہ عترت مجھے کبھی کبھی بہت ڈر لگتا ہے یہ جو حنین کی طرح کے لوگ ہوتے ہیں ناااااا زندگی سے بھرپور، خوبصورت، اکلوتے سب کے لاڈلے، سب کی جان، ہر رشتے کی محبت ان کے پاس ہوتی ہے، ان کی زندگی بہت کم ہوتی ہے یہ لوگ زیادہ نہیں جیتے. مگر جتنا جیتے ہیں کمال جیتے ہیں. میں حنین کو اکثر کہتا ہوں تو اپنی نظر اتارا کر مجھے ڈر لگتا ہے حنین ہمیں چھوڑ کر نہ چلا جائے. اگر کبھی ایسا ہو گیا تو....؟؟؟

اس سے آگے وہ بول نہ سکا اور دبیر کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی.

کیا ہو گیا ہے بھائی آپ کو میں نے تو ویسے ہی سوال پوچھا تھا مجھے نہیں پتہ تھا آپ یوں جزباتی ہو جائیں گے. سوری بھائی....

عترت نے شرمندہ اور پریشان ہوتے ہوئے کہا اور جلدی سے بات بدلی

بھائی مجھے ہالہ بی کا نمبر چاہیے میں نے ان سے کچھ ڈسکس کرنا ہے انھوں نے مجھے خود کہا تھا کہ جب بھی کوئی مسئلہ ہوا تو مجھ سے بات کر لینا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ٹھیک ہے یہ لو موبائل اور کہتے ہوئے دوبارہ ٹی وی آن کر لیا مگر اب دبیر کا میچ دیکھنے کا دل نہیں کر رہا تھا.

بھائی اس پر تو پاسورڈ لگا ہوا ہے...؟؟ عترت نے موبائل آن کرتے ہوئے منہ بنا کر کہا

میری ہر چیز کا پاسورڈ "عترت" ہے اور دبیر نے پیار سے ریموٹ عترت کے سر پر مارا.

....

پہلے سے طے شدہ "plan" کے مطابق جیسے ہی سب لوگ کھانے کی میز پر بیٹھے اور کھانا شروع کیا تو زریاب نے اپنے تایا سائیں سے لڑکے کے بارے میں پوچھا.

تایا سائیں لڑکا کیا کرتا ہے میرا مطلب اسد کی طرح ہے..؟؟

زریاب کے سوال پر سردار دلاور علی خان اور سردار حشمت علی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر حنین کو مخاطب کر کے کہا

بیٹا اور سالن ڈالیں خاص آپ کے لیے ہرن پکایا ہے

جی میں لے رہا ہوں...

حنین نے بڑے مودبانہ انداز میں جواب دیا جو کہ اس کی شخصیت کا خاصانہ تھا. جس پر زریاب نیچے منہ کر کے مسکرانے لگا اور حنین کے قریب ہو کر سرگوشی کی

اتنی سعادت مندی اگر تیرے والدین دیکھ لیں تو یقیناً بے ہوش ہو جائیں.

بکواس نہ کر جو کہا ہے وہ کر ٹائم تھوڑا ہے حنین نے زریاب کو مسکراتا دیکھ کر خفگی سے یاد دلایا

باباسائیں بتائیں نالڑکا کیا کرتا ہے؟؟ کیانام ہے؟؟ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تو چوہدریوں کی فیملی میں اسد کا ہم عمر کوئی اور نہیں تھا.اب کی بار زریاب کافی سنجیدگی سے ٹیبل پر موجود سب نفوس کو دیکھ رہا تھا جبکہ افراسیاب انتہائی پریشان تھا کہ لالا کو کیا ہو گیا ہے بتایا تو تھا سب کچھ پھر بھی.....؟؟

بلآخر سردار دلاور نے پہلے سردار حشمت علی خان کو دیکھا اور پھر زریاب کو دیکھتے ہوا کہا

اپنا کھانا ختم کرو اور پھر کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں. جسے زریاب نے مان لیا

اس وقت سردار حشمت علی خان کے کمرے میں سردار دلاور علی خان، افراسیاب اور حنین موجود تھا.

جبکہ زریاب باری باری سب کی شکلوں کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا.

آپ یہ کیسے کر سکتے ہین...؟؟

یہ کیسے ہو سکتا ہے..؟؟

بیٹی ہے وہ اس گھر کی کوئی جانور نہیں ہے جو آپ جس کو دل چاہیے جب چاہے دے دیں گے

.

اورچوہدریوں کی ہمت کیسے ہوئی ماہ نور کا رشتہ مانگنے کی..؟؟؟ منہ کیوں نہیں توڑا آپ لوگوں نے ان کا....

ہاں کیسے کر دی..؟؟؟ میں تو یہ نکاح نہیں ہونے دوں گا...؟؟

اس وقت زریاب غصہ کی شدت سے چیخ رہا تھا جس کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی اور کوئی آگے سے اسے روک نہیں رہا تھا.آج زریاب چھ سال پرانا "سردار زریاب علی خان "لگ رہا تھا جسے چھیڑنے سے سب ڈرتے تھے ......اکھڑ، بتمیز،ضدی اور غصیلہ

....بابا اور تائے سے بات کرنے کے بعد وہ اب افراسیاب کی طرف پلٹا

کیا فائدہ تیرے یہاں ہونے کا اگر تو نے کچھ کرنا ہی نہیں بے غیرت تیرے جیسے بھائی ہوتے ہیں.چھوٹا بھائی سمجھتی ہے ماہ نور تجھے اور تُو اس کی حفاظت نہیں کر سکتا یہ کہتے ہوئے زریاب نے ایک زور دار تھپڑ افراسیاب کے منہ پر مارا .وہ بیچارہ اس صورتِ حال کے لیے تیار ہی نہیں تھا سمبھل نہ سکا اور دیوار سے جا لگا اس کے ہونٹ سے خون نکل آیا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

صورتِ حال کافی سنجیدہ ہوتی جا رہی تھی مگر سردار دلاور خاموش تھے اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ سردار حشمت علی خان کسی کو بھی اجازت نہیں دیتے تھے کہ کوئی زریاب کو کچھ کہے اور دوسرا دلاور علی خان خود بھی یہی چاہتے تھے کہ یہ نکاح نہ ہو...

مگر جب صورت حال زیادہ بگڑتے دیکھی تو سردار حشمت علی نے افراسیاب کو کہا جا اپنی ماں کو بلا کر لا اسے کہہ آ کر اپنے لاڈلے کو سمبھالے

اور خود زریاب سے مخاطب ہوئے

یہ جرگے کا فیصلہ ہے کچھ نہیں ہو سکتا.ویسے بھی وہ میری بیٹی ہے جسے دل چاہے گا دوں گا کوئی مجھ سے پوچھ گچھ نہیں کر سکتا اب اور ڈرامہ نہیں بس ختم کرو اس بحث کو...

میں کسی جرگے کے فیصلے کو نہیں مانتا.

آپ لوگوں کی جہالت کی وجہ سے یہ دن آیا ہے اگر چھ سال پہلے آپ لوگوں نے یہ کیس عدالت میں لڑا ہوتا تو کب کی اس سب سے ہماری جان چھوٹ گئی ہوتی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور رہی بات کہ وہ آپ کی بیٹی ہے اور اُس کو اِس حویلی میں کسی سے کچھ لینا دینا نہیں تو ٹھیک ہے پھر مجھے کیوں فون کر کے بلایا تھامیں شہر واپس جا رہا ہوں اور یاد رکھنا اب کبھی واپس نہیں آؤں گا.

زریاب نے اپنی شہادت کی انگلی باری باری دونوں کی طرف کی اور خود تیزی سے مڑا جانے کے لیے جب سردار حشمت علی خان نے اسے آواز دی

بیٹا سائیں رکیں نااااا

کہاں جا رہے ہیں..؟؟؟

آپ کو پتہ ہے میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا آپ میں مجھے اپنا آپ نظر آتا ہے.میرا وہ مطلب نہیں تھا جو آپ سمجھے.میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ میں اس کا باپ ہوں اس کا برا نہیں چاہتا جو کچھ بھی کیا اس میں اس حویلی کی بہتری ہے

حویلی کی بہتری کس کام کی..؟؟؟تایا سائیں

نہیں replacement جب حویلی کی بیٹی ہی برباد ہو جائے.چیزیں انسانوں کی ہوتیں .انسان اہم ہوتے ہیں چیزیں نہیں.....اب کی بار زریاب نے سمجھانے والے انداز میں کہا اور کمرے سے باہر جانے کے لیے مڑا تو اس کی نظر حنین پر پڑی جو اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے داد دے رہا ہو کہ کیا ایکٹنگ کی ہے...؟؟؟

نہ چاہتے ہوئے بھی زریاب کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا اور وہ حنین کا ہاتھ پکڑے کمرے سے باہر لے آ گیا.

....شاباش میرا چیتا

حنین نے زریاب کے کندھے پر تھپکی دی

....چیتا جس کے سر پر ہاتھ پھیر دے پھر وہ نہیں جیتا

زریاب نے قدرے غصہ سے حنین کا ہاتھ سائیڈ پر کیا

کیا مطلب ....؟؟؟حنین نے نا سمجھی سے زریاب کو دیکھا

مطلب یہ کہ جیسا تو نے کہا میں نے ویسا ہی کیا مگر تایا سائیں کی خاموشی سے

مجھے ڈر لگ رہا ہے یہ خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ ثابت نہ ہو.

زریاب نے فکر مندی سے اپنا ہونٹ دباتے ہوئے حنین کو کہا

کچھ بھی نہیں ہو گا بس اب تو زنان خانے میں جا اور وہاں کی بھی خبر لے مگر یاد رہے ماہ نور کے آگے اپنی آپ کو ارزاں کرنے کی ضرورت نہیں اس کے پاؤں میں نہ بیٹھ جائیں وہ تیرے بچوں کی جنت ہے تیری نہیں اور اگر ضرورت پڑی تو ایک آدھ اسے بھی لگا دیں جیسے افراسیاب کو لگائی ہے ابھی ہم نے اپنا مقصد پورا کرنا ہے بعد میں بےشک ساری زندگی اس کے پاؤں میں بیٹھ کر چونچلے کرتا رہیں میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا.کبھی اپنی مرضی بھی کرنی چاہیے ہر وقت لڑکی کی نہیں سنتے.....رن مرید

یہ کہہ کر حنین نے زریاب کو آنکھ ماری جبکہ زریاب اسے مکا مارتا زنان خانے کی طرف بڑھ گیا

....

افراسیاب ہونٹ سے خون صاف کرتا لاؤنج میں پہنچا تو پارو چیخ پڑی کیا ہوا آپ کو..؟؟؟

ابھی تو بلکل ٹھیک تھے.ماہین جو صوفے پر بیٹھی رو رہی تھی آنکھیں صاف کرتی افراسیاب کو دیکھنے لگی

.تھوڑا میرے لیے بھی رو لو تمہاری آپا کی وجہ سے لالا نے مجھے مارا ہے

.افراسیاب ماہین کی طرف دیکھتے دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا

...لالا نے مارا ہے
ماہین اور پارو دونوں نے چیخ کر کہا

.ان کی آواز سنتے کوثر بیگم کچن سے اور نسرین بیگم اپنے کمرے سے باہر آگئیں

اس سے پہلے کہ وہ افراسیاب سے کچھ پوچھتیں افراسیاب بول پڑا

لالا کو غصہ کا دورہ پڑا ہوا ہے اور تایا سائیں نے آپ کو بلایا ہے

کہاں ہے زریاب..؟؟؟بیگم کوثر نے پوچھا

اتنی دیر میں زریاب بھی الاؤنج میں داخل ہو گیا

کس قسم کی ماں ہیں آپ..؟؟
اپنے ہاتھوں سے بیٹی کو کنواں میں دھکا دے رہی ہیں.مجھے تو لگتا ماہ نور آپ دونوں کی سگی اولاد ہے ہی نہیں جو سلوک آپ ماہین اور پارو ساتھ کرتے ہیں ویسا ماہ نور ساتھ کیوں نہیں کرتے..؟؟؟ اس سے تو اچھا تھا آپ اسے پیدا ہوتے ہی مار دیتے
زریاب نے تائی کو دیکھتے ہی سارا غصہ ان پر اتار دیا.

بیگم کوثر جو آگے ہی ماہ نور کی وجہ سے دکھی تھیں زریاب کے طعنے سن کر رونے لگیں .جبکہ بیگم نسرین انھیں پکڑ کر کرسی پر بیٹھایا اور زریاب کو کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس خاندان میں عورتوں کی کوئی اہمیت نہیں مردوں نے کبھی ان سے کسی بارے میں نہ کچھ پوچھاہے اور نہ کبھی رائے لی ہے بس حکم سنا دیتے اور ہم چپ چاپ عمل کرتے ہین یہی ہوتا رہا ہے ہم کیا کر سکتیں تھیں بولو.....؟؟؟

اماں سائیں اس خاندان کے مردوں کو خراب کرنے میں بھی آپ لوگوں کا ہی ہاتھ ہے نہ آپ ان کی جائز، ناجائز باتیں مانتی اور نہ وہ اتنا شیر ہوتے...

خیر میں یہ بتانے آیا ہوں کہ ماہ نور کا نکاح میں اس بڈھے سے نہیں ہونے دوں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے

زریاب کی اس بات پر سب کھل اٹھے پارو تو فوراً زریاب کے گلے لگ گئی اور اونچی آواز میں کہا "لالا آپ بہت اچھے ہیں."

....

ماہ نور غسل کر کے واش روم سے نکلی تو سیدھا ڈرائسنگ ٹیبل کے سامنے آ کر

رکی اس نے آج چھ سال بعد کلر کپڑے پہنے تھے.میرون کلر کی سادی شلوار

قمیض اور ہلکا گوٹرن کامدار دوپٹہ....جو اس نے سلیقہ سے شانے پر لیا ہوا تھا.

اس نے ایک نظر اپنے آپ پر ڈالی اور پھر کچھ سوچ کر آنکھوں میں کاجل لگایا

اور ہلکا سا لپ گلو اپنے نازک گلاب جیسے ہونٹوں پر.....

دودھیا سفید رنگت، کاجل سے لبریز آنکھیں اور شربتی ہونٹ اس وقت وہ کسی کو

بھی ہوش سے بیگانہ کر سکتی تھی.

ابھی وہ تیار ہو کر اپنا جائزہ لے ہی رہی تھی جب ماہین اور پارو ایکدم دروازہ

کھولتی کمرے میں داخل ہوئیں.خوشی ان کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی.کل

تک جن چہروں پر دکھ کے سائے منڈلا رہے تھے اب وہ کہیں بھی دیکھائی نہیں

دے رہے تھے.ماہ نور نے ان کو اس طرح خوش ہوتا دیکھ کر حیران ہوئی .جبکہ

وہ دونوں آکر ماہ نور ساتھ لپٹ گئیں.

آپا اپ بے فکر رہیں اب سب اچھا اچھا ہو گا آپ کہیں نہیں جا رہیں ہمارے

پاس رہیں گی پتہ زریاب لالا آئے ہین اور انھوں نے بابا سائیں کو منع کر دیا ہے

کہ ماہ نور کا نکاح کسی بھی صورت اس بڈھے سے نہیں ہو گا.

وہ دونوں اپنی خوشی میں بول رہیں تھیں جب کہ ماہ نور کے چہرے پر خفگی کے

آثار نمایاں تھے دونوں کو اپنے آپ سے الگ کرتی وہ ڈریسنگ ٹیبل کی چیئر پر بیٹھ گئی.

اسے کس نے بلایا ہے..؟؟

کیوں آیا ہے وہ..؟؟

مجھے نہیں ضرورت اس کی ہمدردیوں کی...

میں دوبارہ وہ کفن نہیں پہنوں گی.....

کیا مسئلہ ہے اس کے ساتھ جب بھی میں آزاد ہونے لگتی ہوں وہ پتہ نہیں کہاں سے آجاتا ہے....

وہ اس گھر کا بڑا ہے یا بابا سائیں...

.....وہ کون ہوتا ہے فیصلہ کرنے والا

ماہ نور بولے جا رہی تھی اس بات سے بے خبر کہ وہ کیا بول رہی ہے.جبکہ ماہین اور پارو دونوں ماہ نور کی بات پر سکتہ کی حالت میں تھیں.

آپا کیا مسئلہ ہے آپ ساتھ..؟؟ کیوں لالا کے پیچھے پڑیں رہتی ہیں..؟؟

....اتنے اچھے ہیں وہ

...اتنا پیار کرتے آپ سے

پارو نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ ماہ نور نے اسے چپ ہونے کا اشارہ کیا اور پوچھا

کہاں ہے تمہارا لالا..؟؟؟

باہر لاؤنج میں ،ماہین نے جواب دیا

....

زریاب کے زنان خانے جانے کے بعد حنین نے زمین کو کال کی.جو تیسری بل

پر ریسو ہو گیا.

کہاں ہو..؟؟حنین نے پوچھا

ہسپتال میں تمہیں نہیں پتہ،نرمین نے مصنوعی غصہ سے جواب دیا

کیسی ہو..؟؟؟ حنین نے سوال کیس

ٹھیک ہوں یاد آگئی تمہیں میری، نرمین نے فوراً شکوہ کیا

"کیسے ممکن ہے ،بھول جائیں تمہیں؟؟؟"

"....قصّہِ زندگی نہیں،حصّہ زندگی ہو تم"

حنین نے شعر میں جواب دیا

اچھا،ویسے تمہارے رویے سے لگتا تو نہیں ہے.

نرمین نے جواب دیا

جب میں نے تمہیں سمجھایا تھا کہ ٹنشن نہیں لینا میں سب ٹھیک کر دوں گا تو
کیا ضرورت تھی اتنی ٹنشن لینے کی..

حنین نے بات بدلی

میں نے جتنی ٹنشن لینی تھی لے لی ہے اب تمہاری باری حنین ملک .جب
میری شادی ہو جائے گی پھر تم مسئلہ حل کرنا

نرمین نے حنین کو غصہ دلایا جس میں وہ کامیاب بھی رہی

نرمین بچہ "زیادہ شوخ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں زرا زریاب کے نکاح"
سے فارغ ہو جاؤں پھر سیدھا تمہارے پاس ہی آؤں گا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اسی کے انداز میں حنین نے جواب دیا

ہائے سچی آج زریاب کا نکاح ہے. مگر اتنی خاموشی سے کیوں کر رہا ہے. نرمین نے پہلے پُر جوش اور پھر حیرت سے کہا

خاموشی سے کہاں..؟؟؟ وہ تو بہت دھوم دھڑکے سے کر رہا ہے بلکہ تم یوں سمجھو کہ ایک دھماکے دار نکاح ہے .

حنین کے ذہن میں تھوری دیر پہلے والی کاروائی گھوم گئی

مطلب...؟؟؟نرمین نے نا سمجھی سے پوچھا

تم ان سب باتوں کو چھوڑو یہ بتاؤ گفٹ کیسا لگا .

حنین کو ایکدم باسکٹ یاد آ گئی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کون سا گفٹ...؟؟؟نرمین نے حنین کو تنگ کرنے کے لیے ہنسی دبا کر پوچھا

کیا مطلب کونسا گفٹ..؟؟

میں نے گاؤں آنا تھا دیر ہو رہی تھی اس لیے دبیر کے ہاتھوں تمہارے لیے ایک باسکٹ اور ایک کارڈ بھیجا تھا.حنین نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

..اچھا مگر مجھے تو کوئی باسکٹ نہیں ملی

.نرمین کو اسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا

.یہ کیسے ہو سکتا ہے دبیر نے خود تمہارے روم میں رکھی ہے
حنین نے زچ ہوتے ہوئے کہا

....تمہارا کیا مطلب ہے میں تم سے جھوٹ بول رہی ہوں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین نے جواب دیا جبکہ ابھی بھی وہ باسکٹ میں سے بنٹیاں نکال نکال کر کھا رہی تھی

میں نے یہ کب کہا مگر دبیر مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتا کبھی نہیں.......حنین نے الجھتے ہوئے کہا

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کارڈ کس چیز کا تھا

نرمین نے پوچھا اس کا دل کر رہا تھا کہ حنین اسے خود کارڈ کی عبارت پڑھ کر سنائے

رہنے دو جب ملا ہی نہیں تمہیں .تو...؟؟؟

حنین کا لہجہ کچھ بجھ سا گیا

اچھا یہ بتاؤ کب تک واپس آؤں گے..؟؟

.نرمین اب سنجیدہ تھی حنین کو مزید تنگ کرنے کا ارادہ اس نے ترک کر دیا تھا

انشاءاللہ رات کو پہنچ جاوں گا اور پہلے تمہیں ہی دیکھنے آؤں گا اپنا خیال رکھو دبیر
.بتا رہا تھا بہت کمزور ہو گئی ہو

اب کی بار حنین کے لہجہ میں نرمین کے لیے فکر نمایاں تھی

ٹھیک ہے جلدی سے واپس آ جاؤ ویسے مجھے چاکلیٹ کی نسبت بنٹیاں زیادہ پسند
آئیں ہیں

نرمین نے ہنستے ہوئے کال کاٹ دی

......نرمین کی بچی

آخری جملے نے حنین کو مسکرانے پر مجبور کر دیا پنگے وہ بھی مجھ سے کتنا بار سمجھایا ہے مگر سمجھ ہی نہیں آتا پھر اس نے نزمین کو میسج کیا

"میرے ساتھ رہتے رہتے تم کافی سمجھدار ہو گئی ہو.نزمین ملک"

اور سینڈ کر دیا.حنین کو پتہ تھا اب جو جواب آنا ہے نزمین کو تنگ کرنے کے لیے اتنا ہی کافی تھا

میں نزمین احمد ہوں، نزمین ملک نہیں. سمجھے

نزمین نے غصہ کی ایموجی ساتھ ریپلائے کیا

تو کتنی دیر لگتی ہے نزمین احمد کو نزمین ملک بننے میں

حنین نے فوراً میسج کا جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

چھ سال سے تو ایسا کچھ ہوا نہیں...اور مستقبل قریب میں بھی آثار موجود نہیں

نرمین نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے حنین کو اور تپانے والا جواب دیا

میسج پڑھ کر حنین پہلے حیران ہوا پھر ہنسنے لگا

نرمین بچہ اپنے استاد سے چالاکیاں نہیں کرتے میں اس وقت شہر سے تھوڑا دور" ہوں ورنہ بتایا کتنی دیر لگنی ہے نرمین احمد کو نرمین ملک بننے میں.....

اور میسج سینڈ کر دیا

جیسے ہی حنین نے پاکٹ میں موبائل رکھا اسے زنان خانے سے زریاب آتا ہوا نظر آیا

....

ملک نزیرجمعہ پڑھ کر آئے تو بیگم غزالہ سے پوچھا

آج آپ کا صاحبزادہ نظر نہیں آ رہا..؟؟

زریاب کے ساتھ گاؤں گیا ہوا ہے.کہہ رہا تھا رات تک آجاؤں گا

بیگم غزالہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا

اچھا...ملک نزیر نے جواب دے کر جیب سے اپنا موبائل نکالا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

آپ کے ساتھ میں نے ایک بات کرنی تھی

بیگم غزالہ نے ملک صاحب کو مصروف ہوتا دیکھ کر کہا

.جی فرمائیں میں سن رہا ہوں

ملک صاحب نے ہنوز موبائل پر دیکھتے ہوئے کہا

.ادھر دیکھیں ناااا میری طرف اس کو تھوڑی دیر سائیڈ پر رکھ دیں

بیگم غزالہ نے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

.....ملک نزیر نے سائیڈ پر موبائل رکھتے ہوئے کہا رکھ دیا اب بتائیں

میں سوچ رہی تھی کہ آج نرمین ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر چلی جائے گی کیوں ناااا ہم بھی رات اسے دیکھنے احمد صاحب کے گھر جائیں اور نکاح کی بات کریں.اس طرح فیملی میں ایک فنکشن بھی ہو جائے گا اور میرا بچہ بھی خوش ہو جائے گا.

.حنین کا سوچتے ہی غزالہ بیگم کے لفظوں سے ممتا کا پیار جھلکنا شروع کر دیا

بچہ تو آپ کا ویسے ہی ہر وقت خوش رہتا ہے.نہ کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا.......

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہاں البتہ نرمین کے ہمارے گھر آ جانے سے ہم خوش ہو جائیں.اس لیے اپنی
خوشی کی بات کرتے ہیں.

ملک صاحب نے حنین کو لتاڑتے ہوئے کہا

ہر وقت اُس کے پیچھے نہ پڑا رہا کریں.. ...معصوم ہے میرا بچہ اللہ نے ایک ہی
اولاد دی ہے وہ بھی اتنے عرصے بعد مگر آپ کو تو پتہ نہیں کیا دشمنی ہے میرے
بچہ سے ..اتنا پیارا ہے میرا تو دیکھ دیکھ کر دل ہی نہیں بھرتا

غزالہ بیگم نے ناراضگی سے ملک صاحب کو دیکھ کر کہا

آپ کی انھیں باتوں نے اس کا دماغ خراب کیاہوا ہے .اکلوتا ہونے کا یہ مطلب
نہیں جو دل چاہے کرتا پھرے اور میں پوچھو بھی نہ اُس کو.میں اس کا باپ ہوں
وہ میرا باپ نہیں سوچا تھا بزنس سمبھالے گا مگر نہیں اسے تو اچھل کود سے ہی
فرصت نہیں.زندگی کو مزاق سمجھا ہوا ہے .اب دیکھو مجھے تم سے پتہ چل رہا ہے
کہ نوابزادہ شہر میں ہی نہیں.

ملک نزیر نے غصہ سے کہا

اسی لیے تو کہہ رہی ہوں شادی کر دیتے ہیں اس کی ٹھیک ہو جائے گا چھوڑ دے گا سب اچھل کود جب ذمہ داری پڑے گی تو.اور آپ فکر نہ کریں آ جائے گا رات تک پریشان مت ہوں.مجھے تو بتا کر گیا ہے نا.بس میری بات کا جواب دیں جو میں نے پوچھی ہے.

غزالہ بیگم نے ملک نزیر کو دیکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے رات کو چلتےہیں اور نکاح کی تاریخ لے اتے ہیں یہ کہتے ہوئے ملک صاحب نےدوبارہ سائیڈ پر پڑا ہوا موبائل اٹھا لیا

....

کونین گھر میں داخل ہوا تو پورے گھر میں پکوڑوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی.وہ بائیک روک کر سیدھا کچن میں گیا جہاں ہالہ پکوڑے اور فرائز بنا رہی تھی.

کیا بات ہے ہالہ بی تمہارے سسرال والے آئے ہیں.؟؟؟ جو اتنے اہتمام سے چیزیں بنا رہیں ہیں.کونین نے شلف پر بیٹھتے ہوئے کہا

میرے تو نہیں آئے پر لگتا تمہارے جلدی آنے والے ہیں.

ہالہ نے پکوڑے نکالتے ہوئے کونین کی طرف مسکرا کر کہا

آپ کو کیسے پتہ..؟؟؟

کونین نے پکوڑا پکڑتے ہوئے پوچھا

وہ اماں بی آج بابا کو عترت کے بارے میں بتا رہی تھی.

ہالہ نے کونین کو بتایا اور ساتھ ہی اپنے موبائل کی طرف دیکھا جو فرج پر پڑا بج رہا تھا.

کونین زرا میرا فون اٹینڈ کرنا میں کڑاھی سے پکوڑے نکال لوں ورنہ جل جائیں گے.

کونین نے فون اٹینڈ کیا تو دوسری طرف سے مکمل خاموشی تھی دو تین بار ہیلو ہیلو کر کے اس نے فون بند کرتے ہوئے ہالہ کو دیا شاید میری آواز پسند نہیں آئی......

کونین نے کہتے ہوئے ہالہ کے ہاتھ سے پکوڑوں والی پلیٹ لی اور کچن سے باہر جانے لگا.

(عترت جو ٹیرس پر بیٹھی ہالہ کو کال کر رہی تھی دوسرے ہی پل اچھل پڑی کیونکہ دوسری طرف سے کسی لڑکے کی آ واز سنائی دی اس نے جلدی جلدی فون بند کر دیا.پھر دوبارہ ہمت کر کے کال ملائی)

جب دوبارہ کال آئی تو ہالہ نے رسیو کی ہالہ کے منہ سے عترت کا لفظ سنتے ہی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.کونین جو کچن سے باہر جا رہا تھا واپس پلٹا اور ہالہ کے ہاتھ سے فون لے لیا

ویسے اخلاقیات نام کی کوئی چیز ہے تم میں کہ نہیں...؟؟؟

کونین نے لاونج میں پڑے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

کیا...کیا مطلب ..کون..؟؟

دوسری طرف سے عترت نے ڈرتے ہوئے جواب دیا

...یہ کس طرح بول رہی ہو سہی طرح بولو میں ہوں کونین

کونین نے پکوڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

اچھا آپ ہیں میں سمجھی کہ پتہ نہیں کون ہے..؟؟

عترت کو سمجھ نہیں آئی کے کیا جواب دے یہی دے دیا.پر اس کا دل عجیب طرح دھڑک رہا تھا.شاید محبت میں ایسا ہی ہوتا ہے اس نے سوچا

ہالہ بی کا فون میرے علاوہ کوئی اور نہیں اٹھا سکتا.اور تمھیں کیا کام پڑ گیا ہالہ بی سے...؟؟؟

.کونین نے حیرت سے پوچھا اب ہالہ بھی اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی تھی

...ویسے ہی کال کی تھی میرا دل کر رہا تھا ان سے بات کرنے کو

http://bestnovelscollection.blogspot.com

عترت نے جھوٹ بولا کیونکہ وہ سچ نہیں بول سکتی تھی.

میرے سے بات کرنے کو دل نہیں کر رہا تھا حالانکہ میرے سے بات کرنے کو تمہارا دل کرنا چاہیے.

کونین نے مسکرا کر کہا

عترت کی گالیں اتنی سی بات پر بلش ہو گئیں اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے اس لیے چپ ہو گئی جب کافی دیر عترت کچھ نہیں بولی تو کونین نے فون ہالہ کی طرف بڑھا دیا

پھر ہلکی پھلکی گفتگو کہ بعد ہالہ نے فون بند کر دیا

....

سردار حشمت علی خان نے سردار دلاور سے کہا کہ وہ چوہدریوں کو فون کر کے نکاح کے لیے منع کر دیں.ان سے کہہ دیں کہ ہمارا بچہ نہیں مانتا اس رشتے کے لیے....

مگر بھائی صاحب.......

سردار دلاور نے ہچکچاتے ہوئے کہا

جو اتنے مہمان ہم لوگوں نے بلوائے ہیں ان کا کیا ہو گا...؟؟؟

گاؤں والوں کی طور خیر ہے مگر جو باہر سے آئیں گے اور مولوی صاحب کو کیا

کہنا ہے انھیں تو میں نے ابھی جمعہ کی نماز کے بعد دوبارہ یاد کرایا تھا.اور جو کھانا پکایا ہے وہ سب ضائع ہو جائے گا.

سردار دلاور واقعی پریشان تھے.

ایسا کرو کہ افراسیاب اور ماہین کا نکاح پڑھوا دو.رہی بات کھانے کی تو جو بچے گا وہ گاؤں میں تقسیم کر دینا.

سردار حشمت علی خان نے جواب دیا

جی بہتر جیسا آپ کہیں بھائی صاحب......

جب سردار دلاور علی خان کمرے سے باہر جانے لگے تو سردار حشمت نے انھیں کہا

ڈیرے پر جیپیں اور گاڑیاں تیار رکھو.اپنے آدمیوں کو کہو کہ اسلحہ اور شکاری کتے تیار رکھیں .زریاب مجھے ڈیرے،لان،مہمان خانے اور حویلی کے بیرونی دروازے کے پاس بلکل نظر نہ آئے.مجھے اس کی شدید فکر ہو رہی ہے اسے کہہ دو کہ آج واپسی کا خیال دل سے نکال دے کل میں خود اپنی نگرانی میں اسے گاؤں سے باہر چھوڑ کر آؤں گا.چوہدریوں نے انکار کا سن کر زریاب کو نہیں چھوڑنا.دلاور غلطی ہو گئی ہم سے ہمیں اسے بلانا ہی نہیں چاہیے تھا.جوان خون ہے، وہ بھی گرم........جوش مارتا ہے.

اور ہاں یہ ایس پی کو فون ملا کر دو بلکہ خود ہی بات کر لو اسے کہو کہ ہمیں کچھ پولیس کے سپاہی چاہیے

جی اچھا...سردار دلاور کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئے

ماہ نور کمرے سے باہر لاؤنج میں آئی تو تب تک زریاب جا چکا تھا.ماہ نور کو دیکھتے ہی بیگم کوثر اور بیگم نسرین نے ایک ساتھ ماشاءاللہ کہا

ہماری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے.ادھر آؤں میرے پاس بیٹھو

بیگم کوثر نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ماہ نور کے لیے جگہ بنائی.ماہ نور چلتے ہوئے جیسے ہی صوفے کے قریب پہنچی اس کی نظر افراسیاب پر پڑی.تو پوچھا...

یہ کیا ہوا ہے تمہیں...؟؟؟

لالا نے مارا ہے وہ بھی آپ کی وجہ سے کہتے میں نے آپ کا خیال نہیں رکھا.افراسیاب نے جواب دیا

دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا،پاگل کہیں کا،اس کو بلایا کس نے تھے...؟؟؟

زریاب کے بعد اب ماہ نور کی آواز لاؤنج میں گونج رہی تھی

.......میں نے بلایا تھا آپا

پارو نے ڈرتے ڈرتے کہا

پارو تم نے بلایا تھا مگر کیوں؟؟؟؟

ماہ نور نے پارو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اس لیے کے لالا کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا اور میں آپ کے ساتھ یہ ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی آپا آئی لو یو..

.کہتے ساتھ ہی پارو نے ماہ نور کے گرد اپنے بازوحائل کر دیے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پیچھے ہٹو,ماہ نور نے پارو کو اپنے سے الگ کیا اور افراسیاب کو کہا کہ وہ جا کر زریاب کو بلا کر لائے مجھے اس بات کرنی ہے

آپا میں تو نہیں جاتا.لالا آج بہت غصہ میں ہیں آگے ہی مفت میں تھپڑ پڑ گیا.

افراسیاب نے مسکین سی شکل بناتے ہوئے جواب دیا جس پر ماہین اور پارو نیچے منہ کر کے ہنسنے لگیں.

افراسیاب نے کشن اٹھا کر ماہین کی طرف پھینکا اور کہا

تمہیں بہت ہنسی آ رہی ہے تمہیں لگتا تو پتہ چلتا.

اس پر کیوں بول رہے ہو ؟؟اور یہ کیا بچوں جیسی حرکتیں کر رہے ہو؟؟؟ شرم کرو کچھ....

بیگم نسرین نے افراسیاب کو گھورتے ہوئے کہا

اور تم نے زریاب کو کچھ نہیں کہنا. سمجھی آگے ہی وہ بیچارا اتنا پریشان ہو گیا ہے جب سے حویلی پہنچا ہے ایک منٹ بچہ کو سکون نصیب نہیں ہوا.بیگم کوثر نے لہجے میں ممتا سموتے ہوئے کہا

ماں کی بات سنتے ہی ماہ نور کو غصہ آگیا پتہ نہیں آپ سب لوگوں کو وہ بیچارہ کیسے لگتا ہے ..؟؟؟

ابھی ماہ نور کے منہ میں ہی الفاظ تھے کہ زریاب زنان خانے میں داخل ہوا اور ماہ نور پر نظر پڑتے ہی پلکیں جھپکانا بھول گیا.زریاب کے لیے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا کہ ماہ نور خوبصورت تھی یا اس کی محبت نے اسے خوبصورت بنا دیا تھا.بہر حال جو بھی تھا وہ سر سے پاؤں تک سنگ مرمر سے تراشا ہوا دلکش پیکر تھی سر سے لے کر پاؤں تک زریاب کی نظروں نے اس کا طواف کیا اور آخر میں پھر اس کی نظریں اس کے پاؤں پر ٹک گئیں عجیب حسن تھا اس کے پاؤں میں وہ موتیاکی طرح سفید اور نرم تھے مگر جب ماہ نور قدم اٹھاتی تو وہ گلابی ہو جاتی زریاب کا خیال تھاکہ اس کے پاؤں اتنے نازک ہیں کہ وہ ماہ نور کا اپنا وزن

بھی نہیں اٹھا سکتے.کھڑے ہوتے اور چلتے جتنے رنگ اس کے پاؤں بدلتے تھے اتنے رنگ تو شاید مور کے پَر میں بھی نہیں ہوتے .ماہ نور سامنے ہوتی تو زریاب ہوش کھونے لگتا اور آج تو واقعی ہی وہ کسی کے بھی ہوش اڑا سکتی تھی.حنین صحیح کہتا ہے تم نے مجھ پر تعویز دھاگے کیے ہوئے ہیں .تمہارے سامنے میں پگھلنے لگتا ہوں

.اس سے پہلے کہ زریاب ماہ نور کو مخاطب کرتا ماہ نور بول پڑی

کیا ضرورت تھی آج حویلی آنے کی اور بابا سائیں ساتھ اتنی بتمیزی کرنے کی.یہی سب کچھ سیکھا ہے شہر میں رہ کر.....؟؟؟

ماں نور تم اندر جاؤ میں نے تم سے کسی قسم کی کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا زریاب ماہ نور سے نظر چراتا ہوا بولا.جبکہ افراسیاب نے پارو کے کان میں. سرگوشی کی

"لالا کو دیکھو ابھی تھوڑی دیر پہلے جلاد بنے ہوئے تھے اب کیسے آرام سے بات

کر رہے ہین."

پھر دونوں نیچے منہ کر کے ہنسنے لگے

افراسیاب کو مار کر تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو کہ تم بہت غیرت مند ہو..؟؟

ماہ نور نے زریاب پر چلاتے ہوئے کہا

ماہ نور میں بہت تھکا ہوا ہوں پلیززززز........زریاب اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا.وہ زنان خانے میں افراسیاب سے معزرت کرنے آیا تھا.مگر ماہ نور کو دیکھ کر سب بھول گیا .اگر یہ کچھ دیر اور یہاں کھڑی رہی تو میں ہار جاؤں گا اس سے بہتر ہے کہ میں خود ہی یہاں سے چلا جاؤں.زریاب نے اپنے آپ سے کہا

ٹھیک ہے تم نہیں جاتی تو میں ہی چلا جاتا ہوں.مگر ماہ نور کی بات نے اس کے تن بدن میں آگ لگا دی

زریاب تم صرف بے غیرت ہی نہیں بلکہ نامرد بھی ہو اگر اتنے غیرت مند مرد ہوتے تو چھ سال پہلے گاؤں سے بھاگ نہ جاتے..؟؟ جرگہ کا سامنا کرتے.ایک عورت کے سر پر جی رہے ہو تم سمجھے........

مرد سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اپنی مردانگی پر ایک لفظ نہیں اور جو " برداشت کر لے وہ مرد ہی نہیں"

یہ قول بھی حنین کا تھا جو شاید بہت غلط وقت پر زریاب کے کانوں میں گونجا اور اس کا غصہ آسمانوں کو چھونے لگا پھر وہ ہوا جس کی کسی کو امید نہیں تھی.

زریاب تیزی سے ماہ نور کے قریب آیا اور ایک زوردار تھپڑ ماہ نور کی دائیں گال پر مارا .ماہ نور کی دودھیا سفید جلد پر زریاب کی انگلیوں کے نشان یوں لگ رہے تھے کہ جیسے کسی نے ماہ نور کا چہرہ گرم لوہے کی سلاخوں سے داغ دیا ہو.پورا لاؤنج "چٹاخ"کی آواز سے گونج اٹھا.سب اپنی اپنی جگہ پر ساکت ہو گئے.اس سے پہلے کے ماہ نور تھپڑ کی وجہ سے گرتی زریاب نے اسے دونوں بازوں سے پکڑ کر

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اپنے قریب کیا.ماہ نور کو زریاب کی انگلیاں اپنے بازوں میں پیوست ہوتیں محسوس ہوئیں.

تم میری محبت کو میری کمزوری مت سمجھو یہ تھپڑ جو میں نے آج تمہیں مارا ہے یہ چھ سال پہلے مارنا چاہیے تھا جب تم نے میری بات پر یقین نہیں کیا تھا.میں نے اسد کو نہیں مارا تھا مگر تم اگر دوبارہ ایسی بکواس کی تو میں تمہارا گلہ اپنے ہاتھوں سے دبا دوں گا جو مر گیا ہے وہ کبھی واپس نہیں آ سکتا مگر جو زندہ ہے وہ قبر میں جا سکتا ہے.

ماہ نور پھٹی پھٹی آنکھوں سے زریاب کو دیکھ رہی تھی.اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا جو شخص اس کے سامنے نظر نہیں اٹھا سکتا تھا اس نے ہاتھ کیسے اٹھا لیا..؟؟؟

ماہ نور نے جب سے ہوش سمبھالا تھا شاید تب سے لے کر اب تک پہلی بار کسی نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا.

،یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے

جیسے ہی نسرین بیگم نے کہا

زریاب نے ایک جھٹکے سے ماہ نور کو چھوڑا اور وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے پیچھے پڑے صوفے پر جا گری.اب وہ سکتہ سے نکل کر ہوش کی دنیا میں واپس آئی.

مجھے تم سے، اس سے بھی زیادہ گھٹیا رویہ کی امید تھی سردار زریاب علی خان .ماہ نوہ نے اپنی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جو دہک رہی تھی،

چپ اب ایک لفظ اور نہیں نہ تمہیں پیار کی بات سمجھ آتی ہے نہ مار کی ،تم ایک کمرہ میں رہ رہ کر نفسیاتی مریض بن چکی ہو میری بات کان کھول کر سنو وہ ایک دفعہ پھر اس کے قریب آ گیا تھا

ہر رشتے کی قدر کرو اور خوب کرو ایک ایک۔کر کے سب نے چلے جانا ہے" پیچھے رہ جانی ہیں تو صرف حسرتیں اور یادیں۔اور۔کبھی کبھی پچھتاوے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بھی۔۔۔!!!

اور پچھتانے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ۔ رشتوں کو نبھانا اور چاہنا ہی زندگی کی خوبصورتی ہے۔یاد رکھو جس دن میں چلا گیا نا!!!!! تم بہت پچھتاؤ گی بہت ......

زریاب شہادت کی انگلی ماہ نور کی طرف کرتا پلٹ گیا

....

حنین نے جیب میں موبائل ڈالتے ہوئے زریاب کو دیکھا جو اسی کی طرف آ رہا تھا.

کیا ہوا.؟؟؟؟حنین نے اس کے قریب آنے پر پوچھا

یارایک بات تو بتا تیری زبان کالی ہے...؟؟؟؟

جو کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے بلکہ مجھے شک پڑتا ہے تو فرعون کے دربار میں موجود نجومیوں کی نسل سے تعلق رکھتا ہے تیری ساری پیشنگوئیاں سچ ہو جاتیں ہیں.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میں ماہ نور کو مارو گا مگر ابھی ابھی میں اسے مار کر آ رہا ہوں اتنا زور سے مارا ہے کہ میرا ہاتھ ابھی تک لال ہے.....یہ دیکھ

زریاب نے یہ کہتے ہوئے اپنی ہتھیلی حنین کے سامنے کر دی

حنین ایک نظر ہتھیلی پر ڈالتا اور دوسری زریاب پر......جب اس نے تین دفعہ ایسا کیا تو زریاب تپ گیا اور بولا

یہ کیا کر رہا ہے...؟؟؟؟

مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تو ایسا کر سکتا ہے...؟؟؟

حنین نے حیرانگی سے کہا

یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے تو نے میری اتنی برین واشنگ کی ہے کہ

بس........

حنین تو پوری "پھپھے کٹنی "ہے یہ تو اللہ کا احسان ہے ہم پر کہ اس نے تجھے لڑکا بنایا خدانخواستہ اگر تو لڑکی ہوتا تو اپنے اقوالِ زریں اور حرکتوں کی وجہ سے روز سات گھر اجاڑتی.

زریاب دکھ اور غصہ کی ملی جلی کیفیت میں بولا.

حنین نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا

شیر بن شیر ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر منہ نہیں بنا لیتے.چل ادھر آ جپھی ڈال.

تجھے کتنی بار منع کیا ہے مجھے ہاتھ نہ لگایا کر ....

زریاب نے تنگ ہوتے ہوئے حنین کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ کر پیچھے کیا

زریاب میں نے بھی تجھے کتنی بار سمجھایا ہے یہ لڑکیوں والے ڈائیلاگ مت بولا کر......

مرد بن مرد،ویسے مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ تو نے اسے مارا ہے.خیر اس تھپڑ کا تجھے ساری زندگی فائدہ ہو گا اب وہ تجھ سے ڈرے گی تیری نافرمانی نہیں کرے گی.اب تو اپنے تایا سائیں پاس جا اور انھیں بتا کہ تو ماہ نور سے شادی کرنا چاہتا ہے تاکہ نکاح ہو اور ہم واپسی کے لیے نکلیں.

حنین نے زریاب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

تیری غلط فہمی ہے کہ وہ مجھ سے ڈرے گی اور نکاح کے لیے تو اب وہ کبھی راضی نہیں ہو گی.

زریاب نے حنین کا ہاتھ پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا

تو اس سے پوچھ کون رہا ہے؟؟؟؟

جیسے پہلے اس سے پوچھے بغیر نکاح ہو رہا تھا ویسے ہی اب ہو گا

....

زریاب سردار حشمت علی خان کے کمرے میں داخل ہوا جو اس وقت لائٹ بند کر کے ایزی چیئر پر جھول رہے تھے.تایا سائیں مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے.جیسے ہی زریاب نے یہ کہاسردار حشمت علی خان نے جھولنا چھوڑ دیا مگر بولے کچھ نہیں.

......تایا سائیں میں ماہ نور سے شادی کرنا چاہتا ہوں ابھی اور اسی وقت

زریاب نے سردار حشمت علی کے پاؤں میں بیٹھتے ہوئے کہا

بیٹا سائیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں .آپ ہوش میں تو ہیں..؟؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ آپ سے عمر میں بڑی ہے..؟؟؟

ابھی انھوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ سردار دلاور اندر داخل ہوئے اور سردار حشمت کو بتایا کہ میں نے چوہدری محمد علی کو فون کر کے رشتے سے منع کر دیا ہے مگر وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں.

ٹھیک ہے جب وہ آئیں تو مجھے بتا دینا لیکن بندے اور اسلحہ تیار رکھو.سردار حشمت نے سردار دلاور کو کہتے ہوئے اب زریاب کو دیکھا

بیٹا سائیں آپ آج حویلی سے باہر نہیں نکلیں گے کل صبح میں خود آپ کے ساتھ جاؤں گا .ٹھیک ہے.

جی بہتر...مگر آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا

زریاب نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا جس پر سردار دلاور کھل اٹھے.میں بھی یہی چاہتا ہوں

بھائی صاحب .....آپ ماہ نور ہمیں دے دیں مجھے تو شروع سے وہ بچی بہت اچھی لگتی ہے میں منت کرتا ہوں آپ کی....

سردار دلاور نے کہتے ہوئے زریاب کے ساتھ نیچے بیٹھ گئے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کچھ دیر سوچنے کے بعد سردار حشمت نے ہاں کر دی اور کہا

زنان خانے میں پردہ کرواؤں نکاح ابھی اور اسی وقت ہو گا

....

ماہ نور کے کمرے میں اس وقت ماہین، پارو، بیگم نسرین اور بیگم کوثر کے علاوہ کچھ قریبی رشتہ دار عورتیں موجود تھیں. جبکہ کمرے کے باہر زریاب، افراسیاب اور حنین ایک ساتھ بیٹھے تھے سردار حشمت اور سردار دلاور ایک ساتھ ان تینوں کے سامنے تھے مولوی صاحب اور کچھ گاؤں کے معززین بھی موجود تھے. ماہ نور کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور ایک سفید کپڑا پردہ کے لیے لگایا گیا تھا.

مولوی صاحب نکاح شروع کریں. جیسے ہی سردار دلاور نے یہ کہا تو مولوی صاحب نے لڑکا لڑکی کی رضامندی چاہی زریاب نے سر ہلا کر اپنی رضامندی دی اب ماہ نور کی باری تھی اونچی آواز میں پوچھا گیا کہ بیٹا آپ کو سردار زریاب علی خان ولد سردار دلاور علی خان سے نکاح منظور ہے مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا پھر دوسری دفعہ بھی پوچھنے پر ایسا ہی ہوا جبکہ کمرے میں موجود بیگم کوثر

اور بیگم نسرین ماہ نور کو مسلسل ہاں کرنے کا بول رہی تھیں.جب تیسری بار مولوی صاحب نے پوچھا تو ماہ نور کی آواز پورے کمرے میں گونجی

"مجھے یہ نکاح منظور نہیں"

جسے باہر بیٹھے ہر شخص نے آسانی سے سنی

جیسے ہی ماہ نور کہ یہ الفاظ حنین کے کانوں میں پڑے تو بےساختہ حنین کے منہ سے نکلا

"او تیری خیر تھپڑ کھا کے بھی کوئی اثر نہیں ہوا"

حنین کی آواز اتنی تھی کہ سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا زریاب نے حنین کو کہنی ماری اور کہا اپنا منہ بند رکھ.

اتنی سنجیدہ صورتِ حال میں بھی زریاب اور افراسیاب نیچے منہ کر کے ہنسنے لگے

جبکہ حنین اپنا قہقہ روکنے کے چکر میں لال ہو گیا.اور سردار حشمت غصہ سے لال ہوتے کھڑے ہو گئے

....

سردار حشمت علی خان غصہ سے ماہ نور کے کمرے میں داخل ہونے لگے جب سردار دلاور علی خان نے ان کا ہاتھ پکڑا اور کہا

بھائی صاحب.!!!ایک منٹ مجھے بات کرنے دیں.اور ساتھ ہی سفید پردہ پیچھے کرتے کمرے میں داخل ہو گئے.

آپ لوگ زرا سائیڈ پر ہو جائیں مجھے ماہ نور سے اکیلے میں بات کرنی ہے سردار دلاور نے کہتے ہوئے ماہ نور کی طرف دیکھا.جو گردن جھکائے بیڈ پر بیٹھی تھی.

سب عورتیں کمرے کے کونے میں جا کر کھڑی ہو گئیں.

بیٹا سائیں پہلے میری بات سن لیں پھر جو آپ کہیں گی ویسا ہی ہو گا.سردار دلاور نے ماہ نور کے پاس

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

....

حنین نے بڑوں کو جاتے دیکھا تو وہ بھی کھڑا ہو کر لان کی طرف بڑھ گیا اسے جاتا دیکھ کر زریاب بھی اس کے پیچھے لان میں آگیا.

حنین لان میں پڑے جھولے پر بیٹھ کر قہقہ لگانے لگا جبکہ زریاب اس کے سامنے کھڑا اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے اسے دیکھنے لگا.

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو دولہے میاں نظر لگانی ہے کیا....؟؟؟؟

حنین نے آنکھ مارتے ہوئے زریاب سے کہا

میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تو کتنی کمینہ چیز ہے...؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب کہتا ہوا حنین کے ساتھ بیٹھ گیا

یار ویسے یہ جو تیری پیرنی ہے یہ اصل میں شیرنی ہے وہ بھی اصلی والی....

ایک دو تھپڑ تو وہ اتنی آسانی سے کھا لیتی ہے جتنی آسانی سے نرمین بنٹیاں بھی نہیں کھاتی...

حنین نے پھر ہنسنا شروع کر دیا

تُو مجھے اس کا جھوٹا پانی ایک بوتل میں ڈال کر دے میں نے نرمین کو پلانا ہے وہ تو زرا زرا سی بات پر دو دو ہفتہ منہ بنا کر بیٹھی رہتی ہے

حنین نے زریاب کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

مجھے نرمین پر ترس آتا ہے اسے تیرے سوا کوئی اور نہیں ملا تھا. زریاب سر مارتا ہوا کھڑا ہو گیا.

جی بلکل ایسے ہی جیسے تجھے اس بھری دنیا میں پیرنی کے سوا کوئی اور نہیں ملا.

حنین نے بھی زریاب کے انداز میں افسوس کرتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کہ زریاب کچھ جواب حنین کو دیتا کمدار بھاگا بھاگا آیا.

چھوٹے خان وہ حویلی کے بڑے گیٹ پر چوہدریوں کی گاڑیاں آئیں ہیں. چوہدری محمد علی بڑے خان سے ملنا چاہتے ہیں.

جیسے ہی زریاب نے یہ سنا وہ پریشان ہو گیا اچھا میں دیکھتا ہوں. حنین تو ادھر ہی رک میں ابھی آتا ہوں.

زریاب نے حنین کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے پیچھے آنے سے منع کیا اور خود لاؤنج کی طرف بڑھ گیا.

زریاب کے جاتے ہی حنین نے نرمین کو کال کی مگر کال اٹینڈ نہیں ہوئی پھر دوسری اور تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا. حنین نے ایک نظر موبائل کو دیکھا اور ایک نظر آسمان پر ڈالتے ہوئے کہا

"لڑکی اتنا ہی تنگ کرو جتنا خود برداشت کر سکو."

پھر اس نے غزالہ بیگم کا نمبر ملایا جو فوراً دوسری بل پر اٹھا لیا گیا

حنین میرے بچے کہاں ہے تو...؟؟؟

صبح سے تیری شکل نہیں دیکھی. کب سے گیا ہوا ہے..؟؟؟

تجھے پتہ ہے میں تجھے نہ دیکھو تو میرے دل کو کچھ ہوتا ہے.

تیرے ڈیڈ مجھے غصے ہو رہیں ہیں کہ تجھے کیوں جانے دیا.

بیگم غزالہ نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے بے قراری سے کہا

جبکہ حنین غزالہ بیگم کی بات سن کر قہقہے لگانے لگا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پتہ موم آپ مجھ سے ایسی باتیں کرتیں ہیں جیسے آپ میری ماں نہیں بلکہ معشوق ہیں. ایسی باتیں تو نرمین بھی مجھ سے نہیں کرتی. کبھی کبھی میں سوچتا ہوں ڈیڈ کتنے لکی ہیں انھیں اتنی رومنٹک لڑکی ملی سچی موم آپ جوانی میں غضب کی ہونگی. پر مجھے یہ سمجھ نہیں آتی آپ کو ڈیڈ ہی ملے تھے شادی کرنے کی لیے....؟؟؟ موم آپ کی چوائس بلکل اچھی نہیں.....

حنین نے پہلے شرارت سے پھر افسوس سے ماں کو کہا

تیرے ڈیڈ صحیح کہتے ہیں تجھے زرا شرم نہیں آتی ایسی باتیں کرتے ہیں ماں سے....

بے غیرت اولاد

غزالہ بیگم نے حنین کو ڈانٹتے ہوئے کہا

ہاں اب لگ رہا ہے کہ ماں بات کر رہی ہے پہلے تو مجھے شک ہو رہا تھا کہ کہیں کوئی میری معشوق تو نہیں بول رہی.....

حنین مستقل ماں کو تنگ کر رہا تھا.

حنین اپنی بکواس بند کر اور جلدی گھر واپس آ.....

شام میں نرمین کے گھر جانا ہے. سمجھے

غزالہ بیگم نے حکم دیتے ہوئے کہا.......

سچی موم آپ نرمین کو اپنے گھر لانے کی لیے جا رہی ہیں.

حنین اب مکمل طور پر فریش ہو چکا تھا

تو اور کس لیا جانا ہے. شاید اس بچی کے گھر آ جانے سے ہمیں بھی تمہاری شکل دیکھنا نصیب ہو جایا کرے گی.

غزالہ بیگم نے جواب دیا.

دیکھا پھر وہی مشکوک باتیں،

موم آپ نرمین کو بھی وہ سب باتیں سیکھا دینا جو آپ ڈیڈ سے کرتیں ہیں. نرمین کو ویسی باتیں نہیں آتیں پلیززززموم میرا دل بھی کرتا وہ میرے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے جیسا آپ ڈیڈ ساتھ کرتیں ہیں. کتنی لاڈیاں کرتیں ہیں ناشتہ پر، لنچ پر، ڈنر پر..........

حنین نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اونچے اونچے قہقہ مارنے لگا

حنین تیرا کچھ نہیں ہو سکتا.

کہتے ہوئے بیگم غزالہ نے فون بند کر دیا. جبکہ حنین کافی دیر ہنستا رہا پھر دوبارہ نرمین کا نمبر ڈائل کرنے لگا

اب کی بار کال تیسری بل پر اٹینڈ ہو گئی

کہاں ہو تم کب تک آؤں گے..؟؟؟

حنین کبھی سچ بھی بول دیا کرو...

ابھی تک زریاب کا نکاح نہیں ہوا...؟؟؟

نرمین کی روٹھی روٹھی آواز سپیکر میں ابھری

نہ سلام، نہ دعا، فون اٹھاتے ہی شروع ہو گئی ہو. کیا ہو گیا ہے تمہیں..؟؟؟

تم تو اتنی بتمیز کبھی نہیں تھی..؟؟ حنین نے گلہ کیا

اچھا سوری نرمین نے فوراً شرمندہ ہوتے ہوئے جواب دیا

خیر سوری سے گزارہ نہیں ہو گا مگر فلحال میں یہی قبول کر لیتا ہوں. حنین نے مسکرا کر جواب دیا.

مطلب....؟؟؟؟؟

نرمین نے نا سمجھی سے پوچھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مطلب تو میں آ کر بتاؤں گا فلحال تم اپنے ننھے ذہن پر زور مت ڈالو. حنین نے کہا

کب تک آؤں گے یہی تو پوچھ رہی ہوں..؟؟؟

یار کیا بتاؤں تجھے..؟؟؟نرمین میں تو خود پھنس گیا ہوں قسم سے نکاح ہونے کا نام نہیں لے رہا. زریاب کا نکاح نہ ہو گیا "مولا جٹ" کی فلم ہو گئی ہر تھوڑی دیر بعد ایک دھماکہ ہوتا ہے وہ بھی زوردار.....

کبھی لڑکی کا ابا نہیں مانتا، کبھی مولوی نہیں ملتا، کبھی زریاب سلپ ہو جاتا ہے، پھر لڑکی مکر جاتی ہے اور جب سب ٹھیک ہونے لگتا ہے تو بدمعاش (چوہدری) آجاتے ہیں.

حنین نے پہلے تھکے تھکے لہجے میں سٹوری سنائی مگر آخر مین قہقہ لگانے لگا

حنین کی باتیں نرمین کے سر کے اوپر سے گزر رہیں تھی. مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ تم کیا کہہ رہے ہو سچ میں...؟؟؟

بس جلدی سے واپس آجاؤں...

نرمین نے کسی چھوٹے بچے کی طرح ضد کی...

اچھا اچھا پڑا کو تم ٹنشن نہ لو میں آج ہی واپس آؤں گا چاہے جتنی مرضی دیر ہو جائے اور تم سے ملے بغیر گھر نہیں جاؤں گا اب خوش.....

حنین نے نرمین کو تسلی دیتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی...

نرمین نے جواب دیا

انتظار تو اب تم میرا کیا کرو گی...؟؟؟

حنین نے مسکرا کر کہا

حنین.......نرمین نے حنین کی بات سمجھتے ہوئے زور سے پکارا

کیوں کان کے پردے پھاڑ رہی ہو مجھے اپنا نام معلوم ہے.

حنین نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ لاؤنج میں کھڑے زریاب نے ہاتھ کے اشارے سے حنین کو بلایا.

نرمین میں بعد میں بات کرتا ہوں لگتا ہے آخر کار نکاح ہونے لگا ہے.

حنین نے کہتے ہوئے فون بند کر کے لاؤنج کی طرف اپنے قدم بڑھا دیے

....

سردار دلاور علی خان نے ماہ نور کو کیا کہا تھا یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا. مگر اس کے بعد ماہ نور نے نکاح کے لیے حامی بھر دی تھی. جس پر سبھی بہت خوش تھے مولوی صاحب نے نکاح پڑھوایا اور

مبارک باد کی صدائیں بلند ہوئیں باری باری سب آپس میں گلے ملے زریاب بے انتہا خوش تھا مگر ایک تجسس اسے اندر ہی اندر کھا رہا تھا کہ ایسا بابا سائیں نے کیا کہا ماہ نور کو کہ وہ مان گئی.......؟؟؟

زریاب اپنی سوچ میں گم تھا جب حنین کی بات پر چونکا

یار تمہارے ہاں نکاح پر چھوارے نہیں بانٹتے.....

زریاب سے پہلے سردار دلاور بول پڑے کیوں نہیں بانٹتے...؟؟؟

اور ایک نوکر کو اشارے کرتے ہوئے حنین کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک ٹوکری تھی جو چھوٹی چھوٹی پوٹلیوں سے بھری پڑی تھی.

میں موم، ڈیڈ، نرمین اور دبیر سب کے حصوں کی لوں گا....

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر پہلے ٹوکری اور پھر زریاب کو دیکھا. جس پر زریاب اور سردار دلاور ہنس پڑے

زریاب لان سے سیدھا لاؤنج میں پہنچا سردار دلاور کو ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا.کچھ دیر مشورہ کرنے کے بعد سردار حشمت علی اس نتیجہ پر پہنچے کہ پہلا نکاح ہو گا پھر چوہدریوں سے ملاقات......

سردار حشمت، سردار دلاور ،افراسیاب اور زریاب اس وقت مہمان خانے میں موجود تھے.جبکہ دوسری طرف سے چوہدری محمد علی کے ساتھ تین لوگ اور بھی موجود تھے جب کافی دیر کسی نے کچھ نہ کہا تو بلاآخر چوہدری محمد علی نے اپنا گلہ صاف کیا اور بات کا آغاز شروع کیا.

ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہماری جو زمین ماہ نور کے نام ہے وہ ہمیں واپس کر دی جائے اور ساتھ ہی کچھ پیپرز سردار حشمت کے سامنے رکھے ماہ نور کے سائن ان پیپرز پر لے دیں آپ نے جرگہ کی شرائط توڑیں ہیں اس لیے اب ہم میں سے کوئی بھی جرگہ کا پابند نہیں رہا.مگر میں پھر بھی کوشش کروں گا کہ ہماری طرف سے کسی قسم کی گڑ بڑ کا آغاز نہ ہو مگر اگر آپ لوگوں میں سے کسی نے پہل کی تو پھر مجھ سے گلہ مت کرنا ہم نے چوڑیاں نہیں پہنی ہوئیں.

سردار حشمت نے وہ کاغذ سردار دلاور کے حوالے کیے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ماہ نور ان کے علاوہ کسی کے بھی کہنے پر سائن نہیں کرے گی.

کچھ دیر بعد سردار دلاور علی خان پیپرز پر ماہ نور کے سائن کرا لائے.چوہدری محمد علی کو پیپرز دیتے ہوئے سردار دلاور نے کہا

چوہدری صاحب ہم آپ سے بہت شرمندہ ہیں لیکن امید کرتے ہیں کہ آپ جوش کی بجائے ہوش سے کام لیں گے اس میں ہم دونوں خاندانوں کی عافیت ہے.

جب کہ چوہدری محمد علی نے ایک نظر بیٹھے ہوئے زریاب پر ڈالی اور بغیر کچھ کہے باہر کی طرف بڑھ گئے

....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یار پانچ بج رہے ہیں کیا ارادہ ہے تیرا...؟؟؟ اگر تو نے نہیں جانا تو مجھے بتا دے کیونکہ میں اب نکلنا چاہتا ہوں. حنین نے زریاب سے کہا

زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایک ساتھ آئیں ہیں اور ایک ساتھ ہی واپس جائیں گے .لیکن زرا صبر کر تایا سائیں کو اپنے کمرے میں جانے دے پھر ہم دونوں خاموشی سے پچھلے دروازے سے نکل جائیں گے .تب تک چل کر تھوڑی دیر آرام کرتے ہیں.

زریاب نے حنین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا پھر دونوں زریاب کے بیڈ روم میں آ گئے جسے دیکھ کر حنین نے کہا

یار تیرا کمرہ زبردست ہے جیسے کسی شہزادے کا ہو میں سوچ رہا ہوں اگر یہ لوگ تجھے شہر میں نوکروں کی طرح کام کرتا دیکھ لیں تو یقیناً بیہوش ہو جائیں.اور خود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر لیٹ گیا

زریاب بھی حنین کے ساتھ ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر لیٹ گیا اور آنکھیں

بند کر لیں .آنکھیں بند کرتے ہی ماہ نور کا چہرہ سامنے آ گیا عجیب خوشی تھی جو بیان سے باہر تھی عجیب احساس تھا جسے صرف محسوس کیا جا سکتا تھا

"وہ میری ہے آج سے صرف میری"

اگر دیکھ پاتے تم میری چاھت کی انتہا...........

تو "ھم تم "سے نہیں "تم ھم "سے محبت کرتے .

زریاب کے ہونٹ اس خیال سے خودبخود مسکرائے مگر اگلے ہی پل آج کا تھپڑ یاد آگیا تو وہ پریشان ہو گیا.

یہ میں نے لیا کیا ..؟؟؟

کیوں مارا اسے..؟؟

اب میں اس کا سامنا کیسے کروں گا..؟؟

زریاب کی سوچ کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے کےتاثرات بھی بدل رہے تھے
جسے حنین بہت غور سے دیکھ رہا تھا.وہ اس کی حالت سے واقف تھا ایسا کیا
کروں کہ یہ خوش ہو جائے اس کی خوشی "سیلیبریٹ"کرتے ہیں یہ ٹھیک آئیڈیا
ہے .پھر اس نے دبیر کو زریاب کے نکاح کی ساری کاروائی مختصراً لکھ کر سینڈ کر
دی.تھوڑی دیر بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ دبیر نے سارا میسج پڑھ لیا ہو گا تو
حنین نے دبیر کو ویڈیو کال کی جسے فوراً دبیر نے اٹینڈ کیا.

یار تو نکاح نہ کریں اس کے بعد بندے کی یہ حالت ہوتی ہے

جیسے ہی حنین نے یہ جملہ کہا زریاب نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا جہاں
سکرین پر دبیر کا چہرہ مسکرا رہا تھا

مبارک ہو یار بہت بہت...
میں ٹریٹ لوں گا وہ بھی اپنی پسند سے...
دبیر نے زریاب کو خوشی سے مبارک دی.

ٹھیک ہے بندہ حاضر ہے جہاں تو کہے گا وہیں تجھے ٹریٹ دوں گا مگر ایک شرط پر وہ یہ ہے کہ تو مجھے نکاح کی خوشی میں حنین جیسا موبائل لے کر دے گا

زریاب کا موڈ ایکدم فریش ہو گیا تھا

کیوں جی میرے جیسا کیوں...؟؟؟؟

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر پاس بیٹھے زریاب کو دیکھا

اس لیے کہ میرا نکاح ہوا ہے اور تم دونوں مجھے گفٹ دو گے وہ بھی میری پسند کے.....

دبیر نے دونوں کی لڑائی ختم کرنے کے لیے مداخلت کی زریاب تیرا موبائل پکا اور حنین میں نے تجھے پہلے ہی لے دیا ہے اب"پھڈا" نہیں.

ٹھیک ہے پر تو مجھے ایک اور موبائل لے کر دے گا کیونکہ میں چاہتا ہوں جیسا

میرا موبائل ہو ویسا ہی نرمین پاس بھی ہو .اوراب جلد ہی میرا اور اس کا نکاح ہونے والا ہے کیونکہ وہ تم دونوں کی کلاس فیلو بھی ہے تو اس لیے تم اسے گفٹ لے کر دو گے مگر میری پسند کے ....

سمجھ لگی حنین نے آخر میں دونوں کو باری باری دیکھا

ہم نرمین کو اُس کی پسند کا گفٹ لے کر دیں گے تجھے اپنی ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں ہے

زریاب نے دبیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کا مقصد تھا کہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں

ہاں بلکل زریاب ٹھیک کہہ رہا ہے دبیر نے مسکرا کر کہا اور پھر دونوں کو دیکھنے لگا وہ انھیں باتوں کو صبح سے مس کر رہا تھا

یہ چیٹنگ ہے میں نہیں مانتا وہ بےوقوف ہے مجھے پتہ ہے کہ اس نے کیا کہنا ہے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے منہ بناتے ہوئے کہا

کیا کہے گی...؟؟؟

زریاب اور دبیر نے ایک ساتھ پوچھا

حنین نے نرمین کی نقل اتارتے ہوئے کہا

".مجھے فلاح کتاب لے دو"

.اور اب تینوں قہقے مار مار کر ہنس رہے تھے

.پتہ یہ دنیا کی واحد لڑکی ہو گی جو جہیز میں ردی)کتابیں (لے کر آئے گی

حنین نے بیزاری سے کہا

ویسے بڑی شرم کی بات ہے ایسی محبت کرتا ہے تو زمین سے...؟؟؟؟زریاب نے دکھ کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

نہیں جی مجھے کہاں محبت کرنا آتی ہے ...؟؟؟

.... حنین نے معصومیت سے پہلے زریاب کو دیکھا پھر دبیر کو مخاطب کر کے بولا

محبت تو یہ دونوں میاں بیوی کرتے ہیں کیا مثالی محبت ہے..؟؟

بیوی بدعائیں دیتی نہیں تھکتی اور میاں نے نکاح والے دن شاندار "تھپڑ"گفٹ کیا.ماشاءاللہ سبحان اللہ اب وہ باقاعدہ لہک لہک کر کہہ رہا تھا.

جبکہ دبیر قہقہ لگا رہا تھا

زریاب نے حنین کی گردن دبوچ کر کہا تیری بکواس بند ہوتی ہے یا میں

کروں..؟؟؟

وہ خود بھی ہنس رہا تھا

.....دبیر مجھے بچا اس ظالم انسان سے

.حنین نے دبیر سے مدد مانگی جو اسے فوراً مل گئی

اچھا یہ بچپنا چھوڑو اور یہ بتاؤ کب تک نکل رہے ہو..؟؟

دبیر نے بات بدلی

ابھی نہیں آٹھ بجے تک نکلیں گے.....زریاب نے جواب دیا

اتنی لیٹ...؟؟ دبیر نے حیرانگی سے پوچھا

جی کیونکہ ابھی اُنھوں نے اپنی پیرنی کے دربار میں حاضری دینی ہے اور ان کے قدموں میں بیٹھ کر اپنی "پچاس"روپے والی پائل نظرانہ کے طور پر پیش کرنی ہے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگنی ہے اور بدعاؤں سے جھولی بھر کر لانی ہے....

حنین زریاب کی گرفت سے نکلتے ہی واپس اپنی ٹون میں آگیا تھا

اب تو تجھے نہیں چھوڑوں گا زریاب نے حنین کو دوبارہ پکڑ لیا.

پورے کمرے میں محبت،پیار اور دوستی کے قہقے گونج رہے تھے اس بات سے بے خبر کے آگے کیا ہونے والا ہے

....

سردار حشمت کے کمرے میں موت کی طرح سکوت چھایا ہوا تھا سردار دلاور ان کے سامنے کھڑے تھے.

دلاور آج کسی بھی صورت زریاب حویلی سے باہر نہ نکلے اس کے کمرے کے باہر بھی پہرہ بیٹھا دو.مجھے چوہدریوں کے ارادہ ٹھیک نہیں لگ رہے دیکھا تھا تم نے کس نظر سے وہ زریاب کو دیکھ رہے تھے.اگر زریاب کو کچھ بھی ہوا تو میں مر جاؤں گا میری جان ہے اس میں.....

اللہ نہ کرے بھائی صاحب ایسا کچھ نہیں ہو گا آپ آرام سے سو جائیں میں جاگ رہا ہوں.

سردار دلاور نے تسلی دی

صبح حالات کا جائزہ لے کر میں خود اسے شہر چھوڑ کر آؤں گا.

سردار حشمت نے کہا

جی بہتر جیسا آپ مناسب سمجھیں.

سردار دلاور کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے اور زریاب کے کمرے کی طرف بڑھ گئے

....

.سردار دلاور نے زریاب کے قہقے دروازے سے باہر ہی سنتے ہوئے دعا مانگی

یا اللہ میرے بیٹے کو خوش رکھ .کتنے عرصے بعد خوش ہوا ہے .اسے دشمنوں" کے شر سے محفوظ رکھنا.آمین

.اور دستک دیتے ہوئے دروازہ کھولا

حنین اور زریاب جو اس وقت آپس میں گپے لگا رہے تھے سردار دلاور کے یوں .اچانک آنے پر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پھر احترام سے کھڑے ہو گے

کیا ہو رہا تھا بیٹا سائیں..؟؟؟

سردار دلاور نے دونوں کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے کہا

کچھ نہیں بس ویسے ہی باتیں کر رہے تھے.زریاب نے جواب دیتے ہوئے حنین کی طرف دیکھا جو انتہائی سنجیدہ سا منہ بنا کر کھڑا تھا.

بیٹھیں کھڑے کیوں ہیں آپ..؟؟؟

سردار دلاور نے دونوں سے کہا اور خود بھی بیٹھ گئے.

بیٹا ہم آپ سے بہت شرمندہ ہیں آپ پہلی بار آئیں ہیں مگر ہم اپنے خاندانی مسائل کی وجہ سے آپ کی صحیح مہمان داری نہیں کر سکے.آپ بھی سوچتے ہوں گے کہ کیسے لوگ ہیں ہم...؟؟

سردار دلاور نے حنین کو مخاطب کرتے ہوئے افسوس سے کہا

...نہیں بابا یہ ایسی باتیں نہیں سوچتا.بہت پیارا دوست ہے میرا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین کی بجائے زریاب نے جواب دیا

..مجھے معلوم ہے.مگر ہم سے تو اس کی مہمان داری میں کوتاہی ہوئی ہے نا!!!!!!

سردار دلاور نے جواب دیا

.انکل ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ پلیززز مجھے شرمندہ نہ کریں

حنین نے جیسے ہی یہ الفاظ ادا کیے.زریاب نے گردن موڑ کر حنین کی طرف سرگوشی کی

".تو شرمندہ بھی ہوتا ہے مجھے کیوں اب تک پتہ نہیں چل سکا"

.جس پر حنین نے اپنی آنکھیں گھما کر زریاب کو دیکھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بیٹا سائیں آپ کیا کام کرتے ہیں؟؟؟ میرا مطلب ہے زریاب کے ہی آفس میں ہوتے ہیں یا کچھ اور کرتے ہین.

سردار دلاور نے جیسے ہی یہ سوال کیا حنین کو کھانسی کا دورہ پڑ گیا.جبکہ کہ زریاب نے مسکراتے ہوئے حنین کو پانی کا گلاس دیا اور کہا

بابا سائیں یہ پڑھتا بھی ہے اور اپنے والد کا بزنس بھی دیکھتا ہے اس کے والد کا شہر میں بہت بڑا بزنس ہے.

ابھی تک پڑھتا ہے..؟؟؟

سردار دلاور نے قدرے حیرانی سے پوچھا.

جی وہ....اصل میں مجھے پڑھنے کا بہت شوق ہے.

حنین نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے جواب دیا اور اب کی بار کھانسنے کی باری

http://bestnovelscollection.blogspot.com

..... زریاب کی تھی

اچھا بیٹا سائیں آرام کریں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو باہر نوکر موجود ہیں ان کو بتا دینا.پہلی دفعہ تمہارا دوست آیا ہے اس کا بہت خیال رکھنا.

سردار دلاور یہ کہتے جانے لگے کہ پھر کسی خیال سے پلٹے تم لوگوں نے باتوں میں لگا کر مجھے بھلا ہی دیا کہ کیا کہنے آیا تھا...؟؟؟
کچھ دیر سوچنے کے بعد سردار دلاور نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بھائی صاحب نے سختی سے منع کیا ہے کہ تم لوگ آج حویلی سے باہر نہیں نکلو گے .کل صبح ہم خود تمہیں حفاظت سے شہر پہنچا دیں گے.

حنین نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ زریاب نے اشارے سے چپ کروا دیا.

ٹھیک ہے بابا سائیں آپ بے فکر رہیں ہم کہیں نہیں جا رہے .زریاب کہتا ہوا

سردار دلاور کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آ گیا.

کیا بات ہے کچھ کہنا ہے..؟؟؟

زریاب کے اس طرح باہر آنے پر سردار دلاور نے زریاب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

بابا سائیں آپ نے نکاح سے پہلے ماہ نور کو کیا کہا تھا...؟؟؟

جو سوال کب سے دماغ میں گھوم رہا تھا وہ زبان پر آ گیا.

سردار دلاور زریاب کی بات سن کر ہنسنے لگے.آپ کو کیوں بتاؤں یہ میرا اور میری بیٹی کاّمعاملہ ہے جیسے والدین کی غلطیاں اولاد کو بھگتنی پڑتیں ہیں بلکل اسی طرح اولاد کی غلطیاں والدین کو سنوارنی پڑتیں ہیں.

اب دونوں باپ بیٹا ساتھ ساتھ برآمدے سے گزر رہے تھے.

آج آپ نے ماہ نور پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا.ہمارا خاندان کافی دقیانوسی روایات کا مالک ہے مگر پھر بھی ہم نے آج تک اپنی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا .بہت تکلیف ہوئی مجھے آپ کی اس حرکت کی.آپ کی اس حرکت کا جرمانہ بھرا ہے میں نے اور بس......

پھر رک کر زریاب کی طرف منہ کر کے بولے

آج کے بعد ماہ نور پر ہاتھ نہیں اٹھانا.اگر تم نے پھر اسے مارا تو میں سمجھوں گا کہ تم نے مجھے مارا ہے.عورت ذات کمزور اور مرد کی محتاج ہوتی ہے اور مرد کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اس پر اپنی طاقت استعمال کرے.مقابلہ اپنے برابر والے سے کیا جاتا ہے اپنے سے کمتر والے سے نہیں........

زریاب جو کب سے سر جھکائے باپ کی بات سن رہا تھا پھیکا سا مسکرایا اور بولا

بابا سائیں اب آپ میرے ساتھ زیادتی کر رہیں ہیں اُس نے بھی تو مجھے اتنا کچھ سنایا تھا...

وہ زبان استعمال کر رہی تھی اور تم نے ہاتھ استعمال کیا تم بھی بدلے میں زبان استعمال کر سکتے تھے.

سردار دلاور نے سمجھاتے ہوئے کہا

اُسے زبان کی بات سمجھ نہیں آتی......اور آپ بھی اسی کا ساتھ دے رہے

....جبکہ وہ غلط تھی یہ زیادتی ہے

زریاب اب چڑ گیا تھا

....یہ آپ کس لہجہ میں بات کر رہے ہیں مجھ بہت دکھ ہوا سن کر

سردار دلاور نے افسوس سے کہا

جو پوچھا ہے وہ بتایا نہیں اور.......زریاب نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے باہر آسمان کی طرف دیکھا

.میں نے اپنی بیٹی سے ایک معاہدہ کیا ہے جسے تم پورا کرو گے

سردار دلاور نے زریاب کو ناراض ہوتے دیکھا تو کچھ نرم لہجہ میں کہا

.جب مجھے کچھ معلوم ہی نہیں تو میں کیسے پورا کر سکتا ہوں

وہ کندھے اچکا کر بولا

....صبر کرو سب پتہ چل جائے گا اور تم گئے ماہ نور پاس

بیٹا سائیں اُسے کچھ گفٹ ہی دے دو اس سے محبت پیدا ہوتی ہے.اسی بہانے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

معافی بھی مانگ لینا اس سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہوتا.

سردار دلاور زریاب کو منانے والے انداز میں بولے.....

پہلے جانا تھا مگر اب تو نہیں جاؤں گا اوپر سے حنین نے بھی پائل کا اتنا مزاق)
بنایا ہے اور اب معافی بھی مانگو...بدلہ میں مجھے کیا ملے گا ..؟؟ بدعائیں
زریاب کو تھوڑی دیر پہلے کی گئی حنین کی گفتگو یاد آ گئی
حنین تیری زبان کالی ہے پہلے مجھے شک تھا مگر اب یقین ہو گیا ہے..........)
زریاب دل میں سوچتا ہوا سردار دلاور کے آگے سر ہلانے لگا جس کا مطلب تھا
ایسا ہی کروں گا

شاباش میرا اچھا بیٹا......

سردار دلاور کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گے

....

زریاب کے کمرے سے جانے کے بعد حنین نے کچھ سوچتے ہوئے رائحہ کو کال کی.

رائحہ اس وقت کلینک میں تھی اور حنین کی خوش قسمتی کہ فری تھی.دوسری بل پر ہی کال اٹینڈ ہو گئی.

اسلام و علیکم

رائحہ نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا

.... آپ نے مجھے پہچانا

حنین نے سلام کا جواب دینے کے فوراً بعد پوچھا

جی بلکل آپ حنین بات کر رہے ہیں.رائحہ نے شائستگی سے جواب دیا

.ارے واہ آپ نے تو فوراً پہچان لیا میں سمجھا شاید مجھے بھول گئیں

حنین نے حیرانگی سے کہا

آپ کوئی بھولنے والی چیز ہیں.رائحہ کہتے ہوئے ہنسنے لگی

اچھا پھر میں کیسی چیززززز ہوں.؟؟؟

حنین نے لفظ چیز پر زور دیا

میرا مطلب ہے کہ آپ اتنے دلچسپ ہیں کہ بھول نہیں سکتے میرے والد بھی

.....آپ کو یاد کر رہے تھے.دوبارہ چکر نہیں لگایا آپ نے

رائحہ نے اب کی بار سمبھل کر جواب دیا

ہمممم....بس ٹائم ہی نہیں ملا جلد ہی چکر لگاؤں گا انشاءاللہ

حنین نے جواب دیا

جی ضرور ...رائحہ نے بھی کا اظہار کیا

اگر آپ کو برا نہ لگے تو مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے

جی کہیے میں سن رہی ہوں..

رائحہ نے جواب دیا

آپ مجھ سے دوبارہ مل سکتیں ہیں..؟؟؟

اور یقین مانیے اس میں آپ کا بہت بڑا فائدہ ہے بلکہ صرف آپ کا ہی نہیں

آپ کے پورے خاندان کا بھی فائدہ ہے.

حنین نے پر اعتماد لہجے میں کہا

کتنا بڑا فائدہ ہے..؟؟؟ رائحہ نے پوچھا

بس آپ یوں سمجھ لیں جیسے آپ کے پاس FX وہ گاڑی ہے اور کوئی آپ سے

.... لے دے وہ بھی بلکل مفت Audi A6 لے کر آپ کو

حنین نے رائحہ کو اُسی کی زبان میں سمجھایا.

ٹھیک ہے میں آپ سے ملنے کو تیار ہون.کہاں اور کب ملنا ہے...؟؟؟

رائحہ کو تجسس ہوا

تیر نشانے پر بیٹھا ہے حنین نے اپنے آپ کو داد دی

ابھی نہیں میں ایک دو دن تک بتاتا ہون.

ٹھیک ہے جیسا آپ کو جیسا مناسب لگے.رائحہ نے جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب کمرے میں داخل ہوا تو موڈ کچھ خراب تھا.جبکہ حنین موبائل کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا.

زریاب نے حنین کی طرف ابرو اچکا کر کہا

خیر ہے کیوں اتنا مسکرا رہا ہے..؟؟؟

یار styloo کا تو دبیر سے بات کر رہا تھا میں نے سوچا تُو اپنے گھر کا ہو گیا ہے تو دبیر کا بھی کچھ بندوبست کر دوں وہ خود تو کچھ کرے گا نہیں اور ہنسنے لگ گیا

آپ کی معلومات میں اضافے کے لیے عرض ہے کہ)اپنے گھر کا (یہ جملہ لڑکیوں کے لیے استعمال ہوتا ہے .زریاب نے بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر لیٹتے ہوئے کہا

جو تیری اور دبیر کی حرکتیں ہیں اس حساب سے تم لڑکیاں ہی ہو.صرف دیکھنے میں لڑکے ہو.اور پھر قہقے لگانے لگا

حنین نہ کر یار میرے سر میں آگے ہی درد ہو رہا ہے.زریاب نے کنپٹی ملتے ہوئے جوابدیا

جی وہ تو آپ نے آج خود اپنی ذاتی رضامندی سے لیا ہے باقاعدہ طور پر اگریمنٹ سائن کر کے....

حنین کا اشارہ نکاح کی طرف تھا.

بکواس ہو گی یا ابھی کچھ باقی ہے...؟؟؟

زریاب نے حنین کی طرف بغیر دیکھے کہا

جی ہو گئی ہے اب تو بتا جانا کب تک ہے؟؟؟

حنین نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کہا

حنین میرا جانا تو مشکل ہے بابا سائیں اور تایا سائیں ناراض ہو جائیں گے میں تو کہتا ہوں تو بھی میرے ساتھ رک جا صبح اکٹھے چلیں گے لیکن اگر تو نے آج لازمی جانا ہے تو میں تجھے بھیج دیتا ہوں ڈرائیور اور گارڈ کے ساتھ......

ٹھیک ہے پھر تو میرا بندوبست کر دے حنین نے زریاب سے کہا

چل پہلے کھانا کھاتے ہیں مجھے بہت زوروں کی بھوک لگی ہے.

زریاب نے کہا

کیا تجھے آج بھی بھوک لگی ہے ..؟؟ میں تو سمجھا تھا کہ خوشی کی وجہ سے تو کم از کم تین چار روز تک کھانا نہیں کھائے گا مگر ....

حنین کی آنکھوں میں شرارت تیر رہی تھی.

کیوں جی جن لوگوں کی شادی ہوتی ہے وہ بھوکے مرتے ہیں...

زریاب نے منہ چڑھاتے ہوئے جواب دیا

....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب ماہ نور کے کمرے کے باہر کھڑا کافی دیر سے سوچ رہا تھا کہ اسے اندر جانا چاہیے یا نہیں..؟؟؟

دل کہہ رہا تھا کہ اندر جا اور اسے دیکھ،اس سے باتیں کر،وہ اب تیری ہے تیرا حق ہے اس پر.....

مگر دماغ منع کر رہا تھا کہ مت جا وہ پھر الٹا سیدھا بولے گی.

جب کافی دیر دل اور دماغ آپس میں لڑتے رہے تو زریاب نے تھک کر واپس جانے کا فیصلہ کیا.ابھی وہ پلٹنے ہی والا تھا کہ دروازہ خودبخود کھل گیا.ماہ نور کو اپنے سامنے دیکھتے ہی زریاب کے ہوش اڑنے لگے وہ رائل بلیو کلر کے ٹراؤزر اور پرنٹڈڈ شرٹ کے ساتھ سلیقہ سے دوپٹہ لیے ہوئے اپنی پوری آن بان ساتھ زریاب کے مقابل کھڑی تھی.

تم یہاں کیا کر رہے ہو..؟؟

ماہ نور نے اسے دروازے ساتھ کھڑا دیکھ کر پوچھا.

ماہ نور کے مخاطب کرنے پر زریاب نے سنبھلتے ہوئے جواب دیا

تم سے ملنے آیا تھا.مجھے بابا سائیں نے بھیجا ہے.

اچھا پھر اندر آ جاؤ..

یہ کہتے ساتھ ہی ماہ نور نے دوروازہ کھول کر خود پیچھے ہوتے ہوئے زریاب کو راستہ دیا.

ماہ نور کے اس رویہ پر زریاب کو بہت حیرت ہوئی.مگر وہ چھپا گیا.

ماہ نور بیڈ کی سائیڈ پر جبکہ زریاب ہمیشہ کی طرح دروازے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا.کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا.مگر خلافِ معمول اس بار خاموشی کو ماہ نور کی آواز نے توڑا.

تمہیں کچھ کہنا ہے مجھ سے ..؟؟؟

ماہ نور کی آواز پر زریاب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلا دیا.وہ ماہ نور کے رویہ سے شاکڈ تھا.اسے کیا ہوا ہے ..؟؟؟ یہ اتنا عجیب behave کیوں کر رہی ہے..؟؟؟ لڑ بھی نہیں رہی.مجھے کوس بھی نہیں رہی .اور مسکرا بھی رہی ہے زریاب کے کانوں میں حنین کے الفاظ گونجے

"اگر لڑکی بغیر وجہ کے مسکرائے تو سمجھو کچھ گڑ بڑ ہے"

کیا گڑ بڑ ہو سکتی ہے.؟؟ ابھی زریاب یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک دفعہ پھر ماہ نور نے مخاطب کیا.

اگر تمہیں کچھ نہیں کہنا تو تم جا سکتے ہو کیونکہ زیادہ دیر میں تمہاری شکل برداشت نہین کر سکتی.ویسے چچا سائیں نے تمہیں ہمارے نکاح کی شرط تو بتا دی ہو گی..؟؟؟

شرط....؟؟؟ کیسی شرط...؟؟؟

.....میں کسی شرط کو نہین مانتا اور نہ ہی میں کوئی شرط پوری کروں گا سمجھی تم مزاق بنایا ہوا ہے سب نے بابا سائیں کہتے میں معاہدہ پورا کروں گا تم کہتی میں شرط پوری کروں گا میں کچھ بھی نہیں کروں گا .اور کیوں کروں ..؟؟ وجہ..؟؟؟

زریاب نے غصہ سے الجھتے ہوئے جواب دیا.

.....میں نے چھ سال قربانی دی اب تمہاری باری ہے .سردار زریاب علی خان

ماہ نور نے جیسے ہی یہ کہا زریاب چلتا ہوا ماہ نور کے قریب آیا.زریاب کو قریب آتا دیکھ کر ماہ نور کھڑی ہو گئی اور حیرت سے زریاب کو دیکھنے لگی.

کبھی کبھی کسی رشتے سے "احساس محرومی "آ س پاس بسنے والی رنگین دنیا کو"
بھی بے رنگ و بے کیف بنا دیتا ہے .،ہر رشتے کو پھلنے اور پھولنے کے لیے
...تمھارے وقت 'اخلوص اور انسیت کی ضرورت ہوتی ہے
". اپنوں کو وقت اور توجہ دیں.تا کہ وقت سے پہلے کوئی رشتہ دم نہ توڑ دے

امید ہے تمہیں میں نے جو سمجھایا ہے وہ سمجھ آ گیا ہو گا.زریاب کہتے ساتھ
مڑنے لگا جب ماہ نور کی آواز پر پلٹا

"زریاب رشتے اور دوستیاں استوار کرنے کے معاملے میں ھم اگر دوسروں کے
.ساتھ زبردستیاں کرنی چھوڑ دیں تو زندگی قدرے آسان ھو سکتی ھے

.ھم زندگی کے داخلی اور خارجی راستوں پر پہرے نہیں بٹھا سکتے
بس جو آئے اس کو خوش دلی سے خوش آمدید کہیں
..اور جو جانا چاھے اسے الوداع کہہ کر رخصت کر دیں، یہی اعلی ظرفی ھے
.کیونکہ اگر یہ طے پا چکا ھے تو یہ ھو کر رھے گا
".ھماری زبردستی سوائے ھمیں تکلیف میں مبتلا کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.....ٹھیک کہا تم نے بلکل ٹھیک

اب جبکہ تم میرے نصیب میں لکھ دی گئی ہو تو تمہیں چاہیے کے تم چپ چاپ اس رشتے کو من و عن قبول کر لو اور اس رشتے کے تمام فرائض اچھے سے ادا کرو تاکہ میں بھی تمہیں بدلے میں خوشی خوشی تمہارے حقوق دے سکوں.

زریاب نے مسکراتے ہوئے ماہ نور کا ہاتھ پکڑا اور اس میں پائل کا جوڑا رکھ دیا.

دل کرے تو پہن لینا ورنہ پھینک دینا زیادہ غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے.

دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے اور خبردار جو دوبارہ مجھے اپنی منحوس شکل دیکھائی

....نفرت ہے مجھے تم سے

ماہ نور اپنے پرانے لب و لہجہ میں واپس آ چکی تھی.

ہاں اب ٹھیک ہے ورنہ مجھے یہ گمان ہوتا کہ میں خواب دیکھ رہا تھا.

زریاب نے کہتے ہوئے ماہ نور کا ہاتھ چھوڑ دیا اور کمرے سے باہر نکلنے لگا مگر

ایک بار پھر ماہ نور کی آواز نے اسے روکا

...زریاب میں تمہیں کبھی معاف نہیں کر سکتی کبھی نہیں

"انسان بے اختیار ہونے کے باوجود کسی کی خطا بھولتا نہیں معاف نہیں کرتا

"جبکہ اللہ تعالیٰ اختیار رکھنے کے باوجود معاف فرما دیتا ھَذا مِن فَضلِ رَبِّي

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب نے بغیر مڑے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا.

زریاب کے جاتے ہی ماہ نور دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور اس کے کانوں میں زریاب کے الفاظ گونجنے لگے

....

زریاب، حنین ساتھ چلتا ہوا حویلی کے بیرونی دروازے پر آیا .جہاں حنین کے لیے گاڑی تیار تھی اور دو جیپیں بھی جس میں کچھ مسلح افراد بھی سوار تھے .....جنھیں دیکھ کر حنین نے شرارت سے زریاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

یار ایسا لگتا ہے کہ میں1970 کے زمانے کا ہیرؤ ہوں اور ولن کے خلاف گواہی دینے عدالت جا رہا ہون کیونکہ ان فلموں میں سب سے مشکل کام گواہ کو عدالت تک پہنچانا ہوتا تھا.

حنین کبھی تو باز آ جایا کر تیری جگتوں سے لگتا ہے کہ تیرے آباؤ اجداد فیصل اباد سے تعلق رکھتے تھے .یہ جیپیں تیرے ساتھ جائیں گی تیری حفاظت کے لیے...... سمجھا.......

زریاب نے پیار سے کہتے ہوئے حنین کو اپنے سینے سے لگایا.یار تیرا بہت بہت شکریہ میرا سگا بھائی بھی میرے لیے یہ سب نہیں کر سکتا تھا جو تو نے کیا.زریاب کافی جزباتی ہو رہا تھا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور حنین اس بات پر حیران تھا کہ اسے زریاب نے خود اپنے ساتھ لگایا جبکہ وہ اس حرکت پر سخت چڑتا تھا.زریاب کو اداسی سے روکنے کے لیے حنین کو شرارت سوجھی

...تیرا نکاح ہوتے ہی بڑی گہری تبدیلی آئی تجھ میں

حنین نے زریاب سے الگ ہوتے ہوئے کہا

نہین یار بس تیرا شکریہ ادا کرنا چاہ رہا تھا.زریاب نے جواب دیا

اچھا میں سمجھا تو پریکٹس کر رہا ہے.حنین نے آنکھ مارتے ہوئے زریاب سے ہاتھ ملایا

.تو بہت کمینہ ہے پریکٹس میں نے تیرے ساتھ کرنی ہے

زریاب جو ابھی ابھی بہت اداس ہو رہا تھا ایکدم حنین کے رویہ کی وجہ سے .شرارتی ہو گیا

ابھی سات بجے ہیں انشاءاللہ تو نو بجے تک اسلام آباد پہنچ جائے گا .زریاب نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا

یہ بارات میرے ساتھ شہر تک جائے گی.حنین نے جیپوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں .....بس تجھے گاؤں سے باہر نکال کر واپس آ جائیں گی.زریاب نے حنین

کے ساتھ گاڑی تک آتے ہوئے کہا

اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے فرنٹ ڈور حنین کے لیے کھولا زریاب کو یوں بیٹھتے دیکھ کر حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھمائیں.جیسے پوچھ رہا ہو یہ سب کیا ہے..؟؟؟

کچھ نہیں سوچا تجھے گاؤں سے باہر اپنی نگرانی میں چھوڑ آوں.آخر تو میرا مہمان ہے...

زریاب نے مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کی جبکہ ایک جیپ ان کی گاڑی سے پہلے اور دوسری ان کی گاڑی کے پیچھے نکلی.......

ابھی بمشکل پانچ منٹ کا سفر ہی طے پایا تھا کہ سڑک کے دونوں کناروں سے فائرنگ شروع ہوگئی زریاب نے تقریباً چیختے ہوئے حنین کو نیچے بیٹھنے کا کہا اس سے پہلے کے حنین کچھ سمجھتا ایک گولی سنسناتی ہوئی حنین کے آکر لگی درد کی تکلیف کی وجہ سے حنین نے انکھیں بند کر کے کھولیں اور پھر زریاب کی حالت دیکھ کر دوبارہ بند کرنا بھول گیا.

زریاب خون سے لت پت گاڑی کے سٹیرنگ پر گرا ہوا تھا اور یہ کہنا مشکل تھاکہ وہ سانس لے رہا ہے

ملک نزیر تیار ہو کر باہر لاؤنج میں بیٹھے تھے جب بیگم غزالہ کو کمرے سے آتا دیکھ کر بولے

اپنے لاڈلے کی خبر لی ہے کہاں تک پہنچا ہے..؟؟ یا ابھی وہیں بیٹھا گپے مار رہا ہے. جہاں جاتا ہے

وہیں رہ جاتا ہے عورتوں والی حرکتیں ہیں اس کی....

جی بات ہوئی تھی کہہ رہا تھا آ جاؤں گا. ابھی دوبارہ کال کرتی ہوں. آپ پہلے یہ بتائیں کہ میں کیسی

لگ رہی ہوں...؟؟

بیگم نزیر نے اپنی شال درست کرتے ہوئے ملک نزیر سے پوچھا

آپ مسز نزیر ملک ہیں کوئی معمولی چیز نہیں.....

عام عورتوں جیسی باتیں نہ کیا کریں. آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ آپ کیسی لگ رہی

ہیں...؟؟ پھر مجھ سے پوچھنے کا مطلب...

ملک صاحب نے بیگم صاحبہ پر ستائشی نظر ڈالتے ہوئے کہا

اچھا اچھا زیادہ مکھن نہ لگائیں جو پوچھا ہے وہ بتائیں نااااا؟؟؟

بیگم غزالہ نے مصنوعی غصہ سے کیا جبکہ لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی.

اپنے لاڈلے سے پوچھا کرو ایسی باتیں...اس نے ان باتوں میں Phd کی ہوئی ہے مجھے تو کبھی کبھی

شرمندگی ہونے لگتی ہے یہ سوچ کر کہ کہیں ہم نرمین ساتھ زیادتی تو نہیں کر رہے کتنی

پیاری، پڑھی لکھی اور سلجھی ہوئی بچی ہے اور آپ کے نالائق ساتھ ہم اسے باندھ رہے........

ملک نزیر نے کچھ سوچتے ہوئے بیگم غزالہ کو تنگ کرنے کے لیے کہا

ملک صاحب آپ کا کوئی حال نہیں ہے. کہاں میرا حنین اور کہاں نرمین....؟؟؟

حنین جیسا بچہ ڈھونڈنے سے نہیں ملتا. اور نرمین جیسی بچیاں ہر گھر میں موجود ہیں. نرمین کے گھر والے اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے کہ انھیں حنین جیسا داماد مل رہا ہے. وہ تو نرمین پسند ہے حنین کو ورنہ میں نے کئی گنا زیادہ اچھی اور پیاری لڑکی سے حنین کی شادی کرنی تھی. نرمین جیسی لڑکیاں تو حنین کے آگے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہیں.

بیگم غزالہ ملک نزیر کی بات پر پوری طرح تپ گئیں تھی.

بس کریں بیگم صاحبہ ہر کسی کو اپنا بچہ اسی طرح پیارا ہوتا ہے جیسے آپ کو حنین....

اپنی لسی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا. مانا نرمین ہمارے حنین جتنی پیاری نہیں مگر وہ قابلیت میں حنین سے آگے ہے.

اچھا اچھا بس کریں میرا موڈ خراب نہ کریں حنین نہیں بھی آتا تو ہم نے جانا ہے کم از کم نرمین کی عیادت تو کرنی ہی ہے

آخر ہماری ان سے نئی نئی رشتے داری ہے

....

حویلی ہی نہیں پورا گاؤں ہی گولیوں کی آواز سے گونج اٹھا تھا.

دونوں طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی. حنین سخت پریشان تھا ایک تو اس کے اپنے بازو میں گولی

لگی تھی۔دوسرا زریاب خون میں لت پت تھا تیسرا فائرنگ مسلسل ہو رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔آج سے پہلے وہ کبھی ایسی سچویشن سے نہیں گزرا تھا اس کی زبان جو رو کنے سے نہیں رکتی تھی۔اب بلکل خاموش تھی۔کافی ہمت کر کے اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کہ زریاب کو ہلایا۔مگر زریاب کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔حنین عجیب بے یقینی کی حالت میں زریاب کو دیکھ رہا تھا۔جو کچھ چند منٹوں میں ہوا تھا وہ نا قابل یقین تھا۔

ابھی تو زریاب ہنس رہا تھا باتیں کر رہا تھا۔یہ کیا ہوا اسے....؟؟؟

حنین تقریباً سکتے کی حالت میں تھا۔کہ اچانک ہوش کی دنیا میں آتے ہی چلایا

زریاب کو دیکھو...اسے بہت گولیاں لگیں ہیں۔اسے ہسپتال لے کر چلو جلدی کرو.....

سردار حشمت علی خان جو سونے کے لیے ابھی لیٹے ہی تھے کہ گولیوں کی آواز سے ایکدم اٹھ بیٹھے اور فوراً ان کے منہ سے نکلا "زریاب"

حویلی میں ایکدم ہلچل مچ گئی سردار حشمت،دلاور،اور افراسیاب سب کے سب فوراً گاڑیوں میں باہر نکلے ان کے ساتھ مزید مسلح افراد بھی تھے اور اس جانب بڑھے جہاں سے فائرنگ کی آوازیں آرہی تھی۔جیسے ہی سردار حشمت کی نظر زریاب پر پڑی انھیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا زریاب کو گاڑی سے نکال کر نیچے سڑک پر لیٹا رہے تھا سارے کپڑے خون سے رنگے ہوئے تھے۔کچھ اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ کہاں کہاں گولیاں لگیں ہیں۔جبکہ حنین مسلسل زریاب کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا اس کا اپنا بازو بھی خون سے بھرا ہوا تھا۔مگر اسے اپنی فکر نہیں تھی۔افراسیاب جلدی

سے آگے بڑھا اور زریاب کا سر اپنی گود میں رکھا.

کیا ہوا لالہ کو..؟؟؟

لالہ آنکھیں کھولیں...؟؟

افراسیاب نے ایک نظر حنین پر ڈالتے ہوئے کہا

جبکہ دونوں کی آنکھوں میں ہی آنسو تھے.

افراسیاب جلدی کر اسے ہسپتال لے چلیں کہیں دیر نہ ہو جائے..؟؟؟ حنین نے کہا

زریاب کی حالت ایسی تھی کہ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ زریاب مر چکا ہے اسے ہسپتال لے جانے کی ضرورت نہیں جبکہ حنین یہ بات ماننے سے انکاری تھا وہ جلد از جلد زریاب کو ہسپتال لے جانا چاہتا تھا. مگر کوئی بھی اس کا ساتھ دینے کو تیار نہ تھا.

سردار حشمت کی حالت ایکدم خراب ہو گئی تھی سردار دلاور جوان بیٹے کی لاش (بقول سب کے زریاب مر چکا ہے) دیکھ کر اپنے آپ میں نہیں تھے.

فائرنگ اب رک چکی تھی. چوہدریوں کا کتنا نقصان ہوا تھا کسی کو معلوم نہ تھا مگر سرداروں کا ناقابل تلافی نقصان ہوا تھا.

حنین کے بار بار کہنے پر افراسیاب نے سب کو راضی کرنے کی کوشش کی.

مگر سردار حشمت نہیں مان رہے تھا ان کا کہنا تھا کہ لاش کو تکلیف نہ دی جائے. اور یہ بات مان لینی چاہیے کہ زریاب اب ہم میں نہیں.....

جیسے ہی حنین نے یہ الفاظ سنے وہ چیخ پڑا.

کس نے کہا کہ زریاب مر چکا ہے..؟؟؟

پاگل ہیں یہاں سب کے سب پاگل ہیں. بغیر تصدیق کے جس کے منہ میں جو آیا بول رہا ہے. آپ اپنے بیٹے کے بارے میں ایسا کیسے بول سکتے ہیں. مجھے یقین ہے زریاب زندہ ہے پلیز زز دیر نہ کریں اسے ہسپتال لے چلیں

(حالانکہ کہ حنین کو بھی زریاب کی حالت عجیب لگ رہی تھی نہ نبض چل رہی تھی نہ سانس لیتا محسوس ہو رہا تھا سینے پر گولیوں کی وجہ سے دل کی دھڑکن بھی معدوم تھی. مگر ایک آس تھی کہ زریاب مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا. حنین پُر امید تھا)

سردار دلاور، افراسیاب اور حنین کے علاوہ بہت سے لوگ اس وقت ہسپتال کے کوریڈور میں موجود تھے. مگر کوئی ڈاکٹر بھی زریاب کو دیکھنا نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ یہ پولیس کیس تھا ویسے تو اس طرح کے مسئلہ کو حل کرنا سردار دلاور کے بائیں ہاتھ کا کام تھا مگر اس وقت وہ ہوش میں نہیں تھے. چنانچہ حنین نے مجبور ہو کر ملک نزیر کو کال کی......

جی برخوردار آئی گئی یاد باپ کی....

ملک نزیر نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا

ڈیڈ.... جس انداز میں حنین نے کہا ملک نزیر کی روح کانپ گئی.

کیا ہوا ہے حنین تو اس وقت کہاں ہے..؟؟؟

ملک صاحب فوراً پریشانی سے بولے

حنین نے جتنا مختصر بتا سکتا تھا بتایا اور آخر میں کہا کہ ماما کو مت بتانا وہ پرشان ہو جائیں گی. مگر آپ جلدی سے آجائیں میں آپ کو بہت مس کر رہا ہوں. وہ تقریباً رونے والا تھا

اچھا میں بس دو منٹ میں تمہارے پاس ہونگا فکر مت کرو حنین بیٹا میں آرہا ہوں. پتہ نہیں انھوں نے اس وقت حنین کو تسلی دی یا اپنے آپ کو.......

ھنین نے یکے بادیگر رائحہ اور دبیر کو بھی کالز کیں.

رائحہ اس وقت ہسپتال میں ہی موجود تھی فوراً ایمر جنسی پہنچی. حنین کو دیکھتے ہی چیخ پڑی.

حنین کا بازو اور ہاتھ کی انگلیاں سوجھ چکی تھیں اور خون بھی جما ہوا تھا.تکلیف اور پریشانی سے حنین کا رنگ اڑا ہوا تھا.

تمہیں ڈریسنگ کی ضرورت ہے میرے ساتھ آؤں.

رائحہ نے فوراً حنین کو اپنے ساتھ آنے کا کہا

نہیں میں ٹھیک ہوں تم پلیز ززا گر زریاب کے لیے کچھ کر سکتی ہو تو کر دو تمہارا میرے پر بہت بڑا احسان ہو گا..؟؟

حنین نے التجا کرتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پاگل اگر گولی کا زہر پھیل گیا تو پورا بازو کاٹنا پڑے گا...

رائحہ کو حنین سے ہمدردی تھی زریاب کو وہ جانتی نہیں تھی اور ویسے بھی اس طرح کے کیس ہسپتالوں میں دیکھ دیکھ کر وہ کچھ سخت دل ہو گئی تھی.

اس لیے اُسے زریاب کی فکر نہیں تھی مگر حنین کے لیے اسے دکھ ہو رہا تھا.

تم میرے ساتھ آؤں میں تمہارے پیشنٹ ک لیے بھی کچھ کرتی ہوں. پھر رائحہ نے کچھ ڈاکٹرز سے بات چیت کی اور زریاب کو آپریشن کے لیے ICU میں لے جایا گیا. جبکہ رائحہ نے سب سے پہلے حنین کے بازو کا ایکسرے کیا جس سے یہ بات سامنے آئی کہ گولی گوشت میں لگ کے نکل چکی ہے اور اس نے ہڈی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا. پھر حنین کی ڈریسنگ کی. حفاظتی انجکشن ایک ڈرپ کی صورت میں لگائے اور کہا اگر تم اپنے دوست کو دیکھنا چاہتے ہو تو تمہیں میری ایک بات ماننا پڑے گی

بولو..... حنین نے آہستہ آواز میں کہا وہ اس وقت شدید ذہنی اور جسمانی تکلیف میں تھا

ایک گلاس دودھ پی کر یہ دوا کھالو. چلو شاباش جلدی کرو.

حنین نے فوراً ایک ہی سانس میں دوائی منہ میں رکھتے ہوئے دودھ پی لیا. چلو اب مجھے زریاب پاس لے جاؤ.

جب کہ رائحہ یہ سب دیکھ کر پریشان ہو گئی. اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی حنین کے موبائل پر ملک نزیر کی کال آنے لگ گئی جسے حنین نے اٹینڈ کیا اور بتایا کہ وہ اس وقت ہسپتال میں کہاں ہے. فون

بند کرتے ہی حنین کی آنکھیں بھی بند ہونے لگیں.

رائحہ نے وارڈ بوائے کی مدد سے حنین کو بستر پر لٹایا اور اس پر کمبل ڈالتے ہوئے وارڈ بوائے سے کہا. جیسے ہی انھیں ہوش آئے مجھے بتانا.

.ماہ نور بھی فائرنگ کی آواز سن رہی تھی

......اللہ خیر کرے

ابھی اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ پارو اور ماہین کمرے میں داخل ہوئیں وہ بری طرح رو رہی تھیں.آپا وہ سب کہہ رہے ہیں کہ لالہ کو گولیاں .لگیں ہیں.کچھ تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ لالہ مر گئے ہیں

جیسے ہی یہ الفاظ ماہ نور نے سنے کچھ دیر کے لیے اس کے پورے جسم میں ایک .لرزا طاری ہوا.اور دل کی دھڑکن بھی مختلف طرح دھڑکنے لگی

کیا کہہ رہی ہو..؟؟ماہ نور کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہوا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ابھی دس منٹ پہلے تو وہ یہاں تھا ساتھ ہی دھیان اپنے ہاتھ میں پکڑی پائل پر گیا.جس پر ابھی بھی زریاب کا لمس محسوس ہو رہا تھا

نہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے..؟؟؟

بےساختہ ماہ نور کے منہ سے نکلا جبکہ ماہین اور پارو دونوں ماہ نور ساتھ لپٹیں رو رہیں تھیں

ماہ نور کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس وقت خوش ہو کہ اس کی منت پوری ہو گئی ہے یا ایک دفعہ پھر بیوہ ہونے پر روئے.....

مگر جو بھی تھا وہ کم از کم خوش نہیں تھی پر وہ درو بھی نہیں رہی تھی....

کچھ دیر وہ ایسے ہی بیٹھی رہی پھر اچانک اماں اور چچی کا خیال آیا.

ماہین اور پارو پلیززز چپ کر جاؤ مجھے اماں اور چچی سے بات کر لینے دو پتہ نہیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تم دونوں کو کیا غلط فہمی ہوئی ہے میرا دل نہین مان رہا اور بابا سائیں کہاں ہیں...؟؟؟

اچانک ماہ نور کو اپنے والد کا خیال آیا جو زریاب پر جان چھڑکتے تھے آؤ میرے ساتھ بابا سائیں کے کمرے میں چلتے ہیں

ماہ نور، ماہین اور پارو کو لے کر بابا سائیں کے کمرے میں پہنچی جہاں پہلے سے ہی کوثر بیگم اور نسرین بیگم موجود تھیں.نسرین بیگم کی حالت بہت خراب تھی اور کوثر بیگم انھیں تسلی دے رہیں تھیں.اور سردار حشمت لال سرخ آنکھوں سے لیٹے چھت کو گھور رہے تھے.

ماہ نور کو دیکھتے ہی نسرین بیگم نے ماہ نور کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے رونا شروع کر دیا اور کہا

ماہ نور تم تو اللہ والی ہو اتنی عبادت کرتی ہو معصوم ہو تم دعا کرو زریاب بچ جائے اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں مر جاؤں گی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.ماہین اور کوثر بیگم بھی باتیں سن کر رونے لگیں

سردار حشمت نے ماہین کو مخاطب کر کے کہا افراسیاب کو فون کرو پوچھو کہ ....ہسپتال پہنچ گئے ہیں کہ نہیں

.جی بابا سائیں میں فون کرتی ہوں.ماہین کہتی ہوئی فون کرنے لگی

حویلی میں زریاب کے لیے نوکر سے لے کر مالک تک سب ہی رو رہے تھے ....اس کی زندگی کے لیے دعائیں مانگ رہے تھےسوائے ماہ نور کے

وہ عجیب کشمکش کا شکار تھی چھ سال جس کی موت کے لیے دعائیں مانگتی رہی اب کس منہ سے رب کے آگے اس کی زندگی کی دعا مانگوں اور کیوں مانگوں.......؟؟؟؟؟

حویلی میں کوئی بھی اپنے حواسوں میں نہیں تھا نہ کسی کو کھانے کا ہوش تھا نہ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

...پینے کا نہ سونے کا

اس وقت اگر کوئی اپنے حواسوں میں تھا تو وہ صرف اور صرف ماہ نور تھی .وہی سب کو دلاسے دے رہی تھی زبردستی کھانا کھلا رہی تھی .ماہین اور پارو کو اس نے اپنے میں سلا لیا تھا اور خود چچی ساتھ بیٹھی ان کو تسلی دے رہی تھی اور ساتھ ہی دوا دے کر سلانے کی کوشش بھی کر رہی تھی.

....

رائحہ حنین کو سکون سے سوتا دیکھ کر کمرے سے باہر نکلنے لگی جب ملک نزیر کو اپنی طرف آتے دیکھا وہ ملک صاحب کو پہچانتی تو نہیں تھی مگر جس طرح وہ آرہے تھے اسے لگا شاید یہی حنین کے والد ہیں.اس کا شک یقین میں بدل گیا جب ملک نزیر نے پاس آتے ہی حنین کا پوچھا.

آپ پریشان نہ ہوں وہ بلکل ٹھیک ہے.میں نے اسے نیند کا انجکشن لگا دیا ہے جب وہ اپنی نیند پوری کر کے اٹھے گا تو بہت بہتر ہو گا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رائحہ کہتے ہوئے ملک نزیر کو اپنے ساتھ کمرے میں لے آئی.جہاں حنین بیڈ پر لیٹا ہوا تھا آج اس کی بڑی بڑی گول مٹول آنکھیں بند تھیں حنین کا رنگ زرد پڑ چکا تھا اس کی ایک بازو پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی اور کہیں کہیں خون کے دھبے بھی لگے ہوئے تھے جبکہ شرٹ پوری خون سے بھری تھی.

حنین کو اس حالت میں دیکھ کر ملک نزیر کے آنسو خودبخود بہنے لگے وہ خاموشی سے حنین کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئے اور بچپن سے جوانی تک کی حنین کی شرارتیں آنکھوں میں گھومنے لگیں.

رائحہ نے ملک نزیر کو یوں پریشان دیکھا تو تسلی دیتے ہوئے کہنے لگی آپ پریشان نہ ہوں حنین ٹھیک ہے اور کمرے سے باہر نکل گئی.

وہ دوبارہ ایمرجنسی کی طرف بڑھ رہی تھی تاکہ معلوم کرے کہ زریاب کا کیا بنا.جب کوریڈور سے گزرتے ہوئے اس کی نظر دبیر پر پڑی جو مسلسل اپنے موبائل پر کچھ کر رہا تھا.

ناچاہتے ہوئے بھی رائحہ اس کے پاس چلی گئی اور کہا

اپ اور یہاں...؟؟؟ خیریت ہے نا!!!!! ....؟؟؟کیا میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں..؟؟؟؟مجھے خوشی ہو گی..؟؟؟

دبیر کی نظر جیسے ہی رائحہ پر پڑی فوراً چونکا اور پھر ایکدم اس کی انکھیں کسی سوچ کے تحت چمکی اور کہا

کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ ابھی ابھی جو پیشنٹ ایمرجنسی میں آیا ہے وہ اب کہاں ہے ..؟؟؟میرا مطلب آپ کی ڈیوٹی کہاں ہے..؟؟کیا آپ اس سلسلے میں میری کچھ مدد کر سکتی ہیں...؟؟

وہ جس کو گولیاں لگی ہیں اس کی حالت تو کافی سیریس ہے خون بھی بہت بہہ چکا ہے مجھے نہین لگتا کہ وہ بچے گامیرے خیال سے آپ اُنھی کا پوچھ رہے ہیں ....زریاب نام ہےشاید

رائحہ نے تکا لگایا.مگر جیسے ہی رائحہ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے دبیر نے تڑپ کر کہا

اللہ نہ کرے اُسے کچھ ہو اور ساتھ ہی دبیر کی لال آنکھیں پانی سے بھرنے

لگیں.ایک تو حنین پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے فون بھی نہیں اٹھا رہا

دبیر نے بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ نمبر ڈائل کیا جبکہ رائحہ حنین کے نام پر چونکی

آپ حنین کو جانتے ہیں.میرا مطلب کیا لگتے ہیں وہ آپ کے...؟؟؟ رائحہ نے دبیر سے پوچھا

حنین سے میرا وہی رشتہ ہے جو زریاب سے ہے اب آپ مہربانی فرما کر اپنا منہ بند رکھیں.کچھ اچھا نہیں بول سکتیں تو برا بھی مت کہیں.

دبیر کو رائحہ کی پہلی بات پر سخت غصہ تھا.

حنین کو بھی گولی لگی ہے ابھی ابھی سوئے ہیں.جیسے ہی رائحہ نے کہا دبیر کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا

کیا کہہ رہی ہیں آپ..؟؟؟

میری ابھی ابھی اس سے بات ہوئی ہے.یہ کیسے ہو سکتا ہے..؟؟؟

آپ آئیں میرے ساتھ ..

اور پھر رائحہ دبیر کو لے کر حنین کے روم میں آ گئی جہاں ملک نزیر پہلے سے ہی موجود تھے دبیر کو سامنے دیکھ کر اپنے جزبات کو قابو میں نہ رکھ سکے اور اس کے سینے لگ کر رونے لگے....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

انکل حوصلہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا.جبکہ اسے خود اس وقت کسی سہارے کی ضرورت تھی.

....

آپریشن تھیٹر کے باہر اس وقت دبیر، ملک نزیر، افراسیاب، سردار دلاور اور کمدار کے ساتھ کافی لوگ موجود تھے .سب کی نظر لال بتی پر تھیں آپریشن سے پہلے ڈاکٹرز نے سردار دلاور سے ایک پرچے پر سائن کروائے تھے جس پر لکھا ہوا تھا

"اگر آپریشن کے دوران مریض کی موت واقع ہو جائے تو ڈاکٹرز پر کسی قسم کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو گئی"

زریاب کو دو گولیاں بائیں بازو میں لگی تھیں جو کہ خطر ناک نہیں تھی ہاں البتہ ان کی وجہ سے خون کافی ضائع ہو گیا تھا مگر جو گولی سینے میں لگی تھی سارا مسئلہ اس کا تھا کیونکہ وہ دل کے کافی قریب تھی.

رات کے بارہ بج رہے تھے سب ہی پریشان اور بے حال تھے سردار دلاود کو بار بار سردار حشمت کا فون آ رہا تھا.وہ ہر بار تسلی دے کر فون بند کر دیتے جبکہ

دبیر اور افراسیاب کی حالت تو قابل رحم تھی

افراسیاب جتنی محبت اپنے لالہ سے کرتا تھا اتنی یا اس سے زیادہ دبیر اپنے دوستوں سے کرتا تھا وہ کبھی حنین کو دیکھنے اس کے کمرے میں چلا جاتا تو کبھی زریاب کے لیے آپریشن تھیٹر کے باہر آ کھڑا ہوتا.دبیر اس وقت وارڈ اور آپریشن تھیٹر کے درمیان پنڈولیم کی طرح لٹک رہا تھا. کبھی ادھر تو کبھی ادھر .... چکر کاٹ کاٹ کر ٹانگیں شل ہو گئیں تھیں تو سوچ سوچ کر سر بھی درد کر رہا تھا

بلآخر تھک کر وہ ایک بینچ پر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا.اللہ جی سب ٹھیک کر دیں جلدی سے پلیززز پیارے اللہ جی.وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہا تھا .

اتنے میں آپریشن تھیٹر کی لال بتی بند ہوئی اور دروازہ کھلنے کی آواز آئی.

دبیر نے سر اٹھا کر دیکھا تو سرجن ڈاکٹرز آپریشن تھیٹر سے باہر آ رہے تھے.وہ جلدی سے ان کی جانب بڑھا.

....

کونین آج صرف اور صرف عترت سے ملنے کے لیے یونی آیا تھا.مگر تلاش کرنے کے باوجود وہ اسے کہیں نہیں نظر آئی تھی بلآخر تھک ہار کر وہ واپس پارکنگ کی جانب بڑھ گیا اور اپنی بائیک سٹارٹ کرنے لگا جو اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے سٹارٹ ہونے کو تیار نہیں تھی.کونین بار بار کک مار رہا تھا جب اس کے کانوں میں عترت کی آواز پڑی.

کیا میں آپ کی کچھ مدد کر سکتی ہوں....؟؟؟؟

عترت نے مسکرا کر پوچھا

جی کیوں نہیں آپ میری مدد نہیں کریں گی تو اور کون کرے گا...؟؟؟؟

کونین نے بائیک سٹینڈ پر کھڑی کرتے ہوئے کہا

اچھا بتائیں پھر کیا مدد کروں...؟؟؟؟؟

عترت کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا

کیا آپ آج میرے ساتھ میرے گھر چل سکتیں ہیں..؟؟

کونین نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے سوال کیا

میم میم میں....؟؟؟؟

عترت نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جی بلکل آپ ہی.....کیونکہ اگر میں نے آپ سے شادی کرنی ہے اور بقول آپ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کے آپ کو دوستی پسند نہیں تو آپ کو ہی اپنے گھر لے کر جاؤں گا تاکہ آپ کو

میرے گھر والے دیکھ لیں اور آپ میرا غریب خانہ .اس طرح ہم دونوں کو

اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو گی.

کیا خیال ہے آپ کا......؟؟؟

کونین نے بائیک ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے آنکھ کے اشارے سے پوچھا

....میں آپ کے ساتھ آپ کے گھر اکیلے نہیں جا سکتی

عترت نے کچھ رک رک کر جواب دیا

کیوں...؟؟؟؟ اب کی بار کونین نے قدرے سنجیدگی سے پوچھا

وہ حنین بھائی نے منع کیا ہے.وہ کہتے ہیں کہ مجھے بتائے بغیر کسی کے ساتھ

........نہیں جانا .دنیا بہت خراب ہے اور میں بےوقوف

عترت نے نظریں چرا کر جواب دیا

ہمممم........مطلب یہ کہ تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں

.کونین ایکدم آپ سے تم پر اتر آیا تھا

...یہ بات نہیں ہے آپ مجھے بہت زیادہ اچھے لگتے ہیں مگر

عترت نے کونین کو غصہ کرتے دیکھا تو بات ٹالنا چاہی

تو پھر کیا بات ہے...؟؟؟

.کونین اب بحث پر اتر آیا تھا

وہ حنین بھائی کہتے تمہیں جہاں بھی جانا ہو پہلے مجھے بتایا کرو .اب وہ گاؤں ہیں میں کیسے بتاؤں انھیں اور ان کو بتائے بغیر میں آپ ساتھ نہیں جا سکتی .عترت نے شرمندگی سے کہا

ایک تو میں حنین سے بہت تنگ ہوں تم اتنا اپنے بھائی کا ذکر نہیں کرتی جتنا حنین کا کرتی ہو جبکہ وہ تمہیں اپنی بہن ہی نہیں مانتا.مجھے یہ سمجھ نہیں آتی جو شخص تمہیں اپنی بہن نہیں مانتا تم اس پر اعتبار کرتی ہو اور میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں مگر تم مجھ پر اعتبار نہین کرتی اب میں اس کو کیا سمجھوں...؟؟؟؟؟

کونین نے تفتیشی انداز میں کہا

حنین بھائی کو آپ نہیں جانتے ورنہ ان کے بارے میں ایسی بات نہیں کرتے وہ بہت اچھے ہیں مجھے ان پر اندھا اعتماد ہے وہ کبھی کسی کو بھی دھوکا نہیں دے سکتے میں تو پھر "دبیر کی گڑیا" ہوں.

حنین کی حمایت میں فوراً عترت بول پڑی جسے کونین نے نوٹ کیا

قصہ مختصر تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں.....؟؟؟

کونین نے عترت سے پوچھا

آپ بار بار ایک ہی بات کیوں کر رہے ہیں.عترت نے تنگ ہوتے ہوئے کہا

میری بات کا جواب ہاں یا نہ میں دو.کونین نے انگلی اٹھا کر سختی سے کہا

مجھے آپ پر اعتماد نہیں.کیونکہ میں آپ کو ابھی اچھے سے جانتی نہیں.عترت نے سچ سے کام لیا

ٹھیک ہے جب تم مجھے اپنے اعتماد کے قابل سمجھو گی تو بتا دینا.کونین نے ناراض ہوتے ہوئے دوبارہ بائیک سٹارٹ کی

سوری آپ شاید ناراض ہوگئے ہیں.عترت نے معزرت کی

...نہیں مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آپ نے میری اتنی عزت افزائی کی ہے

کونین نے طنز کرتے ہوئے جواب دیا جس پر عترت نے شرمندگی سے سر جھکا لیا

آپ مجھے اپنا فون نمبر دے سکتے ہیں....؟؟؟

کچھ دیر بعد عترت نے ہمت کر کے کونین سے پوچھا

جی ضرور ....میں آپ کی طرح نہیں ہوں کہ سامنے والے کی رتی بھر پرواہ نہ کروں .ویسے مجھ پر آپ کو بھروسہ نہیں، اعتبار نہیں، پھر آپ میرے نمبر کا کیا کریں گئیں....؟؟؟

کونین دوبارہ آپ پر اتر آیا تھا

...بس ویسے ہی ،اگر آپ نہیں دینا چاہتے تو کوئی بات نہیں

عترت کو پتہ نہین کیوں کونین کے اس طرح بات کرنے پر بہت دکھ ہوا اور وہ واپس اپنی گاڑی کی طرف پلٹی جب کونین نے آواز دے کر روکا

....روکیں مس عترت حسین

.میرا نمبر اپنے موبائل میں سیو کر لیں

....

جیسے ہی ڈاکٹرز آپریشن روم سے نکلے سب ان کے گرد جمع ہو گئے دبیر بھی تیز تیز قدم اٹھاتا ان پاس جا پہنچا

ڈاکٹرز نے سردار دلاور کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے مگر زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے مریض کا خون بہت ضائع ہو چکا تھا اور سینے میں لگنے والی گولی بہت خطر ناک جگہ پر پہنچ چکی تھی .ہم نے آپریشن کر دیا ہے اگلے چوبیس گھنٹے مریض کے لیے بہت اہم ہیں آپ لوگ دعا کریں اب مزید ہم کچھ نہین کر سکتے اگر چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد بھی مریض کی یہی حالت رہتی ہے تو.........آپ خود سمجھدار ہیں"

.یہ کہتے ہوئے وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سردار دلاور یہ سننے کے بعد اپنے پاؤں پر کھڑے نہ رہ سکے اور ایکدم لڑکھڑائے اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتے افراسیاب اور دبیر نے انھیں پکڑ کے بینچ پر بیٹھایا.

انکل آپ حوصلہ کریں اس طرح ہمت نہیں ہارتے آپ دیکھنا زریاب بلکل ٹھیک ہو جائے گا.

دبیر نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا

بابا سائیں ایسا نہیں کریں ورنہ میری ہمت بھی جواب دے جائے گی.

افراسیاب نے سردار دلاور کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

اس وقت زریاب کو ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے آئیں ہم سب مل کر اس کے لیے دعا کرتے ہیں.

دبیر نے ہسپتال میں بنی چھوٹی سی مسجد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

وہ سب مسجد میں بیٹھ کر زریاب کی زندگی کے لیے دعا مانگنے لگے دبیر اور افراسیاب نے نفل پڑھے کمدار اور اس کے ساتھیوں نے قرآن پاک پڑھا لیکن سردار دلاور دیوار ساتھ چپ چاپ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے.

کافی دیر بعد انھوں نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور کچھ اس انداز میں دعا مانگی.

"اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں بے بس ہوں اور مجھے میرا بیٹا بہت پیارا ہے اگر تو چاہے تو کوئی اسے مجھ سے چھین نہیں سکتا.تیرے نبی نے فرمایا ہے کہ باپ کی دعا اپنی اولاد کے حق میں فوراً قبول ہو جاتی ہے.میں تیرے نبی پر ایمان رکھتا ہوں اس کی ہر بات پر ایمان رکھتا ہوں اور پورے ایمان سے دعا کرتا ہوں کہ میری یہ دعا رد نہیں ہو گی تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک، میرے بڑھاپے کے سہارے،میرے بیٹے کو زندگی دے دیں."

اور آمین کہتے ہوئے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر رونے لگے

"سر اُٹھا کر بھی دعا مانگنا جائز ہے مگر..

سجدہ کر لیجئیے تاثیر بدل جائے گی.."

....

دبیر ، زریاب کے لیے نفل اور دعائیں مانگنے کے بعد حنین کو دیکھنے کی نیت سے وارڈ کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا وہ اپنا سر پکڑ کر قریبی بینچ پر بیٹھ گیا.

ایک تو پریشانی شدید تھی دونوں ہی جگری دوست زخمی تھے دوسرا کوئی ایسا کندھا

نہیں تھا جس کے ساتھ لگ کر دبیر اپنا دل ہلکا کرتا تیسرا وہ گھر سے کھانا کھائے بغیر آیا تھا اور اب رات کے دو بج رہے تھے اسے بھوک بھی ستا رہی تھی وہ ابھی دوبارہ اپنا سر انگلیوں سے دباتا اٹھنے لگا جب اسے اپنے قریب سے رائحہ کی آواز آئی.

آپ پلیز تھوڑا سا کچھ کھا لیں.

رائحہ کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں ایک سینڈوچ اور ایک کپ چائے کا تھا جسے تھامے وہ دبیر کے بلکل قریب کھڑی تھی.

دبیر نے گردن اوپر کر کے رائحہ کو دیکھا پھر نفی میں سر ہلا دیا.

یہ تو بہت غلط بات ہے اگر آپ اپنا خیال نہیں رکھیں گے تو اپنے دوستوں کا کیسے رکھیں گے..؟؟؟؟

پلیززززز کچھ کھا لیں اگر کوئی آپ کو بغیر لالچ کے کچھ دے تو وہ فوراً قبول کر لینا چاہیے .ایسے ہمارے نبی نے بولا ہے

جیسے ہی رائحہ نے یہ کہا دبیر نے اس کے ہاتھ سے ٹرے لے کر اپنی گرد میں رکھ لی مگر کھانا شروع نہیں کیا.دبیر کو کھاتا نہ دیکھ کر رائحہ نے بینچ پر بیٹھتے ہوئے کہا

آپ تو خود سید زادے ہیں اگر آپ ہی نبی کی بات سن کر ایسا کریں گے

تو.......

ابھی رائحہ نے اتنا ہی کہا تھا کہ دبیر نے سینڈوچ کھانا شروع کر دیا دبیر کو کھاتا

دیکھ کر رائحہ کو کچھ اطمینان ہوا.

مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ اپنے دوستوں سے اتنا پیار کرتے ہیں میں اپنے رویہ

پر بہت شرمندہ ہوں.سوری

رائحہ نے کہا

دبیر نے کچھ دیر رک کر رائحہ کو دیکھا اور کہا

ہم تینوں پچھلے دس سال سے ایک ساتھ ہیں مگر ایسا لگتا ہے جیسے بچپن سے ہی

ساتھ ہوں ہم تینوں ایک دوسرے کے ہم راز بھی ہیں اور ہم قدم بھی.

بھائیوں جیسا پیار ہے ہم میں.....

میرا اور حنین کا کوئی سگا بھائی نہیں ہاں البتہ زریاب کا ہے.مگر ایسا لگتا ہے کہ

ہم تینوں آپس میں سگے ہیں.....

پھر آہستہ آہستہ دبیر اپنی دوستی کے بارے میں ساری باتیں رائحہ کو بتانے لگا.

پتہ نہیں کیوں...؟؟؟ مگر اسے بہت اچھا لگ رہا تھا زریاب اور حنین کے بارے

میں باتیں کرنا........

ملک صاحب نے غزالہ بیگم سے جھوٹ بول کر،کہ ان کا کوئی دوست ہسپتال

http://bestnovelscollection.blogspot.com

داخل ہے رات یہاں رکنے کا بندوبست کر لیا تھا صبح کے تقریباً پانچ بج رہے تھے جب حنین کو ہوش آیا. پہلے تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے پھر آہستہ آہستہ دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو گزشتہ رات آنکھوں کے سامنے گھوم گئی.بےساختہ حنین نے زریاب کو پکارا.جیسے ہی حنین کے منہ سے دو تین بار زریاب کے الفاظ نکلے قریب پڑی کرسی پر نیم غنودگی میں بیٹھے ملک صاحب فوراً ہوش میں آئے.

حنین میرے بچے آنکھیں کھولو تمہارے ڈیڈ یہاں ہیں تمہارے پاس....ملک صاحب نے حنین کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا

ڈیڈ ....زریاب کیسا ہے..؟؟؟

حنین نے اپنی گول مٹول انکھیں جو پوری طرح نہیں کھولیں تھی گھما کر باپ سے پوچھا

اس کو آپریشن ہو گیا ہے انشاءاللہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا تم اس کی فکر مت کرو.

ملک صاحب نے حنین کی طبعیت کے پیشِ نظر پوری بات بتانے سے گریز کیا.

شکر ہے اللہ کا...حنین نے فوراً اللہ کا شکر ادا کیا پھر ملک صاحب سے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ڈیڈ مجھے پیاس لگی ہے...؟؟؟

میں نے پانی پینا ہے.

ساتھ ہی اسے نزمین یاد آ گئی ایسا ہی کچھ اس نے مجھے بولا تھا کاش تم اس)

وقت یہاں ہوتی اور مجھے پانی پلاتی.(حنین نے دل میں سوچا

ملک صاحب نے فوراً حنین کو سہارے سے بیٹھایا اور پانی پلایا.

ڈیڈ دبیر کو بلائیں میں نے اس سے ملنا ہے .حنین نے ملک نزیر سے کہا

اچھا میں بلا کر لاتا ہوں بیچارہ ساری رات تم دونوں کی وجہ سے جاگتا رہا ہے.

یہ کہتے ہوئے ملک نزیر نے اپنے موبائل سے دبیر کو کال کی....

....

حویلی میں دعاؤں کا سلسلہ جاری تھا گاؤں کی مسجد میں جو بچے قرآن حفظ کرنے کے لیے رہائش پزیر تھے انھیں سردار حشمت نے حویلی بلا لیا تھا ان کی خوب خاطر مدارات بھی کیں تھیں اور انھیں زریاب کے لیے قرآن خانی کا کہا تھا بچے اور بڑے سب ساری رات زریاب کی زندگی کے لیے دعائیں کرتے رہےتھے کوئی نفل پڑھ رہا تھا، تو کوئی قرآن اور کوئی تسبیحات کا ورد کر رہا تھا.مقصد سب کا ایک ہی تھا کہ خدا زریاب کو زندگی دے سردار حشمت علی خان کود بھی ساری رات نہین سوئے تھے بلکہ حویلی میں کوئی بھی نہیں سویا تھا .سوائے بیگم نسرین

کے جنھیں ماہ نور نے دوا دے کر سلا دیا تھا اور ٹھیک ہی کیا تھا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کے غم میں رو رو کر نڈھال ہو گئیں تھی.

صبح کے وقت بیگم کوثر، ماہین اور پارو فجر کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئیں تھیں جبکہ سردار حشمت کے کہنے پر زریاب کی زندگی کے لیے فجر کی نماز کے بعد مسجد میں خصوصی دعائیں مانگیں گئیں اور نیاز بھی تقسیم کی گئی.

ماہ نور ساری رات نہین سوئی تھی اور اب بھی نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وجہ یہ نہیں تھی کہ اسے زریاب کا دکھ تھا وجہ یہ تھی کہ وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ زریاب منحوس ہے یا میں.....؟

.......کبھی وہ زریاب کو منحوس قرار دیتی

....تو کبھی اپنے آپ کو

جو بھی مجھ سے نکاح کرتا ہے مارا جاتا ہے اسد نے نکاح کیا تو اسے زریاب نے

.... ما دیا

...زریاب نے مجھ سے نکاح کیا تو اسے چوہدریوں نے مار دیا

نقصان دونوں صورتوں میں میرا ہوا.آخر کیوں...؟؟؟؟؟ اس لیے کہ میں منحوس ہوں .بابا سائیں ٹھیک کہتے ہیں کہ میرے پیدا ہونے کے بعد کچھ بھی ٹھیک نہین

.......ہوا.ہاں میں ہی منحوس ہوں

میرے لیے تو کوئی نہیں روتا تھا نہ صدقے دیے جاتے تھے.اور اس زریاب کے لیے کیسے سب کی جان نکلی ہوئی ہے میرے اپنے بھی مرتے جا رہے ہیں.زریاب تم نے مجھ سے میرے اپنے بھی چھین لیے ہیں.اسی لیے نفرت ہے مجھے تم سے......

ماہ نور زریاب سے حسد اور بدگمانی کی انتہا پر تھی.اس کی ساری رات انھی باتوں میں گزری.اس نے پچھلی سب باتوں کو دہرایا.اور آخر میں پھر اسی نتیجہ پر پہنچی کہ میری خوشیوں کا قاتل زریاب ہے اسے سزا ملنی تھی میرے گھر والوں نے ....نہیں دی تو کیا ہوا اللہ نے دے دی.اچھا ہوا زریاب ساتھ

پھر اندر سے آواز آئی ماہ نور کچھ شرم کر تو اتنی خود غرض کب سے ہو گئی ہے ..... وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے اٹھ اس کے لیے دعا کر

ماہ نور نے اپنے اردگرد نظر ڈالی اس وقت سب بے خبر سو رہے تھے وہ اٹھی اور جائے نماز بچھا کر نفل پڑھے مگر آخر میں پھر وہی مسئلہ کہ اس کے لیے میں

کیوں دعا مانگو سارے ہی تو مانگ رہے ہیں ایک میرے نہ مانگنے سے اسے کیا فرق پڑے گا....؟؟؟؟؟

مگر پھر اس نے سر کو جھٹک کر زریاب کی زندگی کے لیے دعا مانگی اور ایسا ماہ نور نے پہلی بار کیا

....

دبیر پیار سے حنین کے بالوں کو ٹھیک کر رہا تھا جبکہ ملک نزیر اب مطمئن ہو کر گھر چلے گئے تھے.رائحہ نے حنین کی خود ڈریسنگ کر کے اس کا بازو اس کے گلے میں لٹکا دیا تھا تاکہ کون نیچے کی طرف دباؤ نہ ڈالے.جس پر حنین نے بہت شور مچایا تھا.

....یار میں تیری styloo سے بہت تنگ ہوں بات نہیں مانتی

حنین نے منہ بنا کر دبیر سے کہا

....اب کیا کیا جائے...؟؟؟؟بات تو وہ میری بھی نہیں مانتی

دبیر نے حنین کو مسکراتے ہوئے جواب دیا

یار تو اس کی پٹائی کر.....زرا سی طبیعت بہتر ہوئی تھی کہ حنین کی زبان نے کام کرنا شروع کر دیا.

کیوں...؟؟دبیر نے حیرانگی سے کہا

کیونکہ اسے ضرورت ہے میں نے منع بھی کیا تھا پھر بھی اس نے میری ایک نہیں سنی اور بازو باندھ کر چلی گئی.

حنین نے ناگواری سے کہا

.....تیری بہتری ہے اس میں

دبیر نے سمجھاتے ہوئے کہا

حنین نے تھوڑی دیر منہ بنا کر رکھا پھر دبیر سے کہا

مجھے زریاب پاس لے چل میں نے اسے دیکھنا ہے.

.... اچھا لے جاتا ہوں مگر پہلے تو کچھ کھا کر دوائی لے

دبیر نے حامی بھرتے ہوئے کہا

....

حنین کی طبیعت کافی بہتر تھی یا وہ یہ ظاہر کر رہا تھا مگر جو کچھ بھی تھا وہ فریش لگ رہا تھا.اسے ایسا دیکھ کر دبیر بھی اب اچھا محسوس کر رہا تھا.اور مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیا دیکھ رہا ہے..؟؟؟

حنین نے سوپ پیتے ہوئے دبیر سے پوچھا

.کچھ نہیں بس یہ سوچ رہا تھا کہ تو بکواس کرتا ہوا زیادہ اچھا لگتا ہے

دبیر نے مسکرا کر جواب دیا

........اچھا!!!!!!

.ویسے میرے بیمار ہونے سے تیری تو لاٹری نکل آئی

حنین نے سوپ کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

وہ کیسے...؟؟؟؟ دبیر نے حیرانگی سے پوچھا

وہ ایسے کہ کہاں تُو styloo سے بات کرنے کو ترستا تھا اور کہاں وہ ساری رات

تیرے پاس بیٹھی تیری بکواس سنتی رہی شان ہے اللہ کی)حنین نے اوپر کی

طرف منہ کر کے کہا)

ویسے تُو کتنی کمینی چیز ہے لیٹا ہوا تو بستر پر تھا اور خبر تیرے پاس کوریڈور کی ہے..؟؟؟

دبیر نے مصنوعی غصہ سے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیڈ پر حنین کے پاس بیٹھ گیا.

گولی میرے بازو میں لگی ہے سر میں نہیں.......دماغ کام کر رہا ہے میرا

یہ جو تو ساری رات جاگتا رہا ہے اور پھر بھی اتنا فریش نظر آ رہا ہے......

صاف ظاہر ہے کہ رات میں تو اکیلا نہیں تھا تیرے ساتھ "وہ " بھی تھی.میں ......اور زریاب مر رہے تھےاور تو اپنی سیٹنگ کر رہا تھا.شرم نہیں آتی تجھے

حنین نے ہنستے ہوئے دبیر کو سوپ کا پیالہ واپس کر دیا

......بہت افسوس ہوا تیرے خیالات سن کر

..... میں ساری رات تم دونوں کی وجہ سے اتنا پریشان رہا اور تُو

اگر بیمار نہ ہوتا تو میں تیرا سر توڑ دیتا

دبیر نے سچ مچ دکھ کا اظہار کیا

اچھا بس زیادہ سیریس شکلیں نہ بنایا کر پرانی فلموں کے "وحید مراد "میرا مطب ......یہ تھا کہ تو رات میں اکیلا نہیں تھا اور بس

حنین نے اپنی آنکھیں گھما کر لاپرواہی سے کہا

حنین وہ میرے پاس خود آئی تھی میں نہیں گیا تھا سمجھا

دبیر نے تپتے ہوئے جواب دیا

وہ تو مجھے معلوم ہے تُو اور زریاب اسی)رن مرید(کیٹیگری میں آتے ہو......ڈرپوک

حنین نے چھیڑتے ہوئے دبیر سے کہا

حنین کے بچے تجھے عزت راس نہیں آتی جیسے ہی دبیر نے حنین کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا

ویسے ہی رائحہ نے روم میں قدم رکھا دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا حنین کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ جبکہ دبیر سیریس ہوتا ہوا کرسی پر جا بیٹھا

یہ کیا ہوا رہا تھا..؟؟؟؟

رائحہ نے تفتیشی نظروں سے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

یہ دبیر مجھے مار رہا تھا

...دبیر کے لاکھ اشارہ کرنے کے باوجود حنین شرارت سے باز نہ آیا

مگر کیوں...؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رائحہ نے دبیر کی طرف دیکھا

آپ اس کی بات پر یقین مت کریں یہ جھوٹ بول رہا ہے دبیر نے پھیکی سے مسکراہٹ سے جواب دیا جبکہ رائحہ نے آنکھیں پھیلا کر دونوں کو دیکھا

آپ کو اندازہ ہونا چاہیے کہ گولی لگی ہے گاڑی کا ٹائر پنچر نہیں ہوا

جیسے ہی سمجھانے کے انداز میں رائحہ نے یہ الفاظ ادا کیے حنین اور دبیر نیچے منہ کر کے ہنسنے لگے

دونوں کو ہنستا دیکھ کر رائحہ کچھ شرمندہ سی ہو گئی

میرا مطلب یہ تھا کہ آپ دونوں اس بات کو سیریس لیں اور ایک دوسرے سے فلحال شرارت نہ کریں.

کل رات دبیر کی باتوں سے رائحہ کو اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی دوستی کیسی ہے.

زیادہ دیر بیٹھیں نہیں آرام کریں ٹھیک ہے.رائحہ نے حنین کا چاٹ ایک نظر پڑھا اور کہتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی.

ساتھ.....styloo یار تو نے اچھا نہیں کیا

حنین نے معصومیت سے دبیر کو بولا

کیا مطلب..؟؟ میں نے اچھا نہیں کیا..؟؟ تُو بھی تو ہنس رہا تھا .اور اس محترمہ

کو دیکھو مثال بھی گاڑی کی دی ہے.

دبیر اور حنین دوبارہ ہنسنے لگے.

بری بات ... ہمیں یوں ہنسنا نہیں چاہیے تھا.پتہ اس نے میری بہت مدد کی تھی اور زریاب بھی اسی کی وجہ سے آپریشن تھیٹر پہنچا .بہت اچھی لڑکی ہے میرے ایک فون کرنے پر ہسپتال آ گئی تھی........

حنین نے احسان مندانہ لہجے میں کہا

ہاں یار اچھی نہیں بہت اچھی ہے پتہ کل رات تم دونوں کی پریشانی کی وجہ سے میں کچھ کھا پی نہیں سکا اور مجھے چکر آ رہے تھے.اسے پتہ نہیں کیسے معلوم ہوا میرے لیے چائے اور سینڈوچ لے آئی اور پھر میرے پاس ہی بیٹھی رہی. بقول تیرے میری بکواس سنتی رہی.

یہ کہہ کر دبیر ہنسنے لگا جبکہ حنین انکھیں گھما کر اسے شرارتی انداز میں دیکھ رہا تھا

اس بکواس کا تھوڑا سا حصہ مجھے بھی سنا.....

حنین نے دبیر کو آنکھ مارتے ہوئے کہا

نرمین آج صبح سے ہی بہت پریشان تھی بار بار دھیان موبائل کی طرف جا رہا) تھا.مگر وہاں کوئی میسج یا مس کال نہ تھی جبکہ حنین نے اسے کل بار بار کہا تھا کہ وہ سیدھا اس کے پاس آئے گا آگے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا اوپر سے اس کا نمبر

(بھی رسپانس نہیں کر رہا تھا کچھ سوچ کر نرمین نے دبیر کا نمبر ڈائل کیا

دبیر نے غصہ سے حنین کی طرف گلوکوز کا ڈبہ پھینکا جب اس کا فون بجا

.اوہ نرمین کی کال ہے.جیسے ہی دبیر نے کہا حنین بول پڑا یار اسے کچھ مت بتانا

اسلام علیکم دبیر نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا

یہ حنین کا نمبر کیوں نہیں چل رہا نرمین نے سلام کا جواب دیتے ہی فکری

مندی سے پوچھا

یہ لو اس سے خود ہی پوچھ لو.دبیر نے موبائل حنین کو دیتے ہوئے کہا اور خود

اس کے لیے مالٹا چھیلنے لگ گیا

تمہارا نمبر کیوں نہیں چل رہا..؟؟؟؟

نرمین نے حنین کی آواز سنتے ہی بے قراری سے پوچھا

اس لیے کہ وہ چلتا ہی نہیں ہے.حنین نے شرارت سے جواب دیا

مطلب..؟؟؟ نرمین نے نا سمجھی سے پوچھا

مطلب یہ پڑھاکو کہ وہ چل نہیں سکتا..حنین نے مزید نرمین کو تنگ کیا

.حنین میں تمہارے فون کی بات کر رہی ہوں

نرمین نے الجھ کر کہا

میں بھی اُسی کی بات کر رہا ہوں.حنین کی شرارتی حس پوری طرح بیدار ہو چکی

تھی .

حنین تم مجھے پریشان مت کرو.پتہ آگے ہی میرے سر میں درد ہو رہا ہے

نرمین نے زچ ہوتے ہوئے کہا

اچھا سوری تم پریشان مت ہو تمہیں ڈاکٹرز نے ٹینشن لینے سے منع کیا تھا یاد ہے نااااا

اب حنین نے فکری مندی سے کہا

تمہارا فون کہاں ہے..؟؟ اور تم کل رات آئے کیوں نہیں..؟؟

نرمین نے پوچھا

...یار وہ پتہ کل کیا ہوا

پھر مختصراً نرمین کو رات کے حادثے کے بارے میں بتایا مگر حنین اپنی چوٹ کو چھپا گیا

اب زریاب کیسا ہے..؟؟

نرمین اس کے لیے فکر مند ہوئی

.پتہ نہیں ابھی تک اسے ہوش نہیں آیا اس کے لیے دعا کرو

حنین اب مکمل سیریس تھا

.اچھا میں اسے دیکھنے آتی ہوں.جیسے ہی نرمین نے یہ کہا حنین پریشان ہو گیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نہیں پلیززز تم مت آنا.تمہیں تو خود آرام کی ضرورت ہے.اس کی خیریت میں تمہیں بتاتا رہوں گا حنین نے جلدی سے جواب دیا

.اچھا اپنا فون تو آن کرو

زمین نے بات مانتے ہوئے کہا

.کرتا ہوں مگر تم ہسپتال مت آنا اچھا

حنین نے پھر اسے ہسپتال آنے سے منع کیا

ٹھیک ہے نہیں آتی مگر تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے..؟؟؟ کیوں اتنی بھاری ہو رہی ہے..؟؟

زمین کو محسوس ہوا اس کی آواز کچھ بدلی بدلی سی ہو رہی ہے

......تو تم ہلکی کر دو

حنین نے جواب دیا

کیسے..؟؟؟؟ زمین نے پوچھا

.بنی تمہارے ہاتھ کی ہو اور ہو صبح اتوار کی"

"..چائے پیار کی میں اب پینا چاہتا ہوں ایسی

ایسے....؟؟؟ مطلب چائے پلا دو سر میں درد ہے

..... تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا

حنین نے فون دبیر کی طرف بڑھا دیا جو مالٹا کھانے میں مصروف تھا

تُو نے اُسے بتایا کیوں نہیں کہ تجھے گولی لگی ہے

دبیر نے مالٹے والی پلیٹ حنین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

.تو چاہتا ہے کہ میں اس کی چڑیا جتنی جان اپنے ہاتھوں سے لے لوں

حنین نے منہ بناتے ہوئے پلیٹ پکڑ لی

تجھے خود بھی نہیں پتہ کہ تو اس سے کتنی محبت کرتا ہے..؟؟؟

حالانکہ تجھے اس وقت نرمین سے زیادہ آرام کی ضرورت ہے مگر تو اسے مشورہ دے رہا تھا

دبیر نے فون لیتے ہوئے حنین سے کہا

تجھ سے ناراض ہو styloo اپنی فکر کر میری چھوڑ .تجھے خود بھی پتہ نہیں کہ کر گئی ہے..؟؟؟

حنین نے دبیر کی نقل اتاری

.اچھا...واقعی ہی.یار تجھے کیسے پتہ چل جاتا ہے

دبیر نے حیران ہوتے ہوئے کہا

.بس پتہ چل جاتا ہے اب اسے جلدی سے منا لینا

حنین نے مالٹا کھاتے ہوئے کہا

کیسے مناؤں اسے.؟؟؟

دبیر نے سوچتے ہوئے کہا

.....ٹائر کو پنچر لگا کر

جیسے ہی حنین نے یہ کہا دبیر اور حنین دونوں ہی ہنسنے لگے

چل اب منہ بند کر اور میرا موبائل آن کر کے چارجنگ پر لگا دے تاکہ میں اپنی موم سے بھی بات کر لوں.پتہ نہیں ڈیڈ نے انھیں کیسے سمبھالا ہو گا..؟؟؟؟

حنین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

حویلی میں ایسا سناٹا تھا جیسے یہاں کوئی زی روح نہ رہتی ہو سب لوگوں کہ رو رو کے آنسو خشک ہو گئے تھے آنکھیں سوجھی ہوئیں تھیں نہ کھانے کا ہوش تھا نہ پینے کا........

مگر دعائیں مسلسل کر رہے تھے.سب کی دیکھ بھال ماہ نور کر رہی تھی.کیونکہ ایک وہی اس وقت نارمل تھی.

سردار حشمت علی کے لیے وہ خود کھانا لائی تھی کیونکہ انھوں نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا.

بابا سائیں اٹھیں تھوڑا سا کھانا کھا لیں.

جیسے ہی ماہ نور نے کہا سردار حشمت نے آنکھیں کھول کر ماہ نور کو دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر اٹھ بیٹھے.

تم بھی اِدھر بیٹھو......

ماہ نور کھانا رکھ کر جانے لگی تو انھوں نے کہا

ماہ نور چپ چاپ بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی.

کھانا کھایا تم نے......؟؟

سردار حشمت کے یہ الفاظ سنتے ہی ماہ نور کی آنکھوں میں آنسو آگئے.

..... نہیں بابا سائیں

ماہ نور نے نم آواز میں جواب دیا

چلو میرے ساتھ کھانا کھاؤ سردار حشمت نے کہتے ہوئے ماہ نور کو آدھی روٹی توڑ کر دی اور باقی آدھی خود کھانے لگے.

ماہ نور کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب حقیقت ہے کیونکہ سردار حشمت کا رویہ ماہ نور ساتھ شروع سے ہی کافی غلط رہا تھا.

.....جب انھوں نے ماہ نور کو کھوئے ہوئے دیکھا تو پھر ٹوکا

.....ماہ نور کھانا کھاؤ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہ نور نے بڑی مشکل سے نوالہ توڑ کر منہ میں ڈالا مگر چبا نہ سکی.وہ ہمیشہ ہی باپ کی محبت کے لیے ترسی تھی.اب زرا سی توجہ اس پاگل کر رہی تھی.

سردار حشمت نے روٹی کھا کر ٹرے سائیڈ پر کی اور ماہ نور کو اپنے پاس آنے کا کہا

ماہ نور ڈرتے ڈرتے پاس گئی تو انھوں نے اسے گلے سے لگا لیا .اور کہا

میری بیٹی بہت بہادر ہے مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی مگر جس طرح تم نے رات سے سب کا خیال رکھا ہوا ہے حالانکہ تمہارا نقصان ہم سب سے زیادہ ہے مجھے تم پر فخر ہے تم جاہل لڑکیوں کی طرح رو رو کر گھر والوں کو پریشان نہیں کر رہی.

جبکہ ماہ نور کو یہ تو نہیں پتہ چل رہا تھاکہ بابا سائیں کیا کہہ رہے ہیں اسے بس اتنا معلوم تھا کہ جب سے اس نے ہوش سمبھالا ہے آج پہلی دفعہ انھوں نے

اسے پیار کیا ہے اور یہ احساس ہی کافی تھا اس کے لیے .وہ اپنے بابا کے سینے سے لگی آنسو بہانے لگی مگر یہ آنسو دکھ کے نہیں بلکہ خوشی کے تھے

....

ہالہ نے کونین کو کمرے میں جاتے دیکھا جو کافی پریشان لگ رہا تھا کچھ دیر وہ بھی کچن کے دروازے میں کھڑی رہی پھر کونین کے کمرے کی طرف بڑھ گئی.

کونین اپنے جوگرز اتار رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی.

کون ہے آ جائے..؟؟؟

کونین نے اونچی آواز میں کہا اود خود موزے اتارنے لگا

کیا بات ہے.؟؟؟ آج موڈ بہت آف ہے

ہالہ نے ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا

.....بس پاگلوں کی کمی نہیں دنیا میں

کونین نے الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے جواب دیا

یہ تو تم بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو مگر ابھی تم کس پاگل سے مل کر آ رہے ہو
اس کے بارے میں بتاؤ..؟؟؟

.ہالہ نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے پوچھا جسے کونین نے محسوس کیا

ہینگر ہوئی شرٹ نکال کر کونین نے بازو پر ڈالی اور ہالہ کی طرف مڑ کر کہا

.......مس عترت حسین

.اس بیچاری نے کیا کہا تمہیں..؟؟؟ اور وہ کب سے پاگل ہو گئی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہالہ نے کونین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ نارمل ہی کب تھی..؟؟؟ یاد نہیں ہالہ بی جب ہم اسے گھر چھوڑنے گئے تھے
تو کیسی حرکتیں کی تھی اس نے.....

کونین نے ہالہ کے سامنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

.مت کرو create اچھا بات بتاؤ اتنا سسپنس

ہالہ نے بات سمیٹی

ہونا کیا تھا میں نے محترمہ سے کہا کہ آج میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ تم
میرا گھر دیکھ لو اور میرے گھر والے تمہیں....

کونین نے اتنی بات کر کے بیڈ سے تکیہ کھینچ کر اپنے سر کے نیچے رکھا اور

ٹانگیں لٹکا کر لیٹ گیا.

اچھا پھرررررر....ہالہ نے زور سے کہا

پھر یہ کہ محترمہ نے صاف انکار کر دیا .انکار ہی نہیں کیا بلکہ)اب پھر جوش سے کونین دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گیا اور تکیہ گود میں رکھ لیا (مجھ پر اعتبار نہیں یہ بھی کہہ دیا.بھلا میں کوئی لچا لفنگا ہوں.....اور پھر ہالہ کی طرف دیکھا

....نہیں میرا بھائی لچا لفنگا کیسے ہو سکتا ہے مگر

ہالہ نے کونین کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

مگر کیا..؟؟؟ کونین نے پوچھا

مگر میرے خیال سے تمہیں ابھی اسے یہ آفر مارنی نہیں چاہیے تھی.غلطی تمہاری ہے اس کی نہیں.تم صبر کرتے پھر جب وہ کہتی تو لے آتے.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہالہ نے کچھ سوچ کر کہا

...خیر جو بھی ہے مجھے اس پر غصہ ہے

کونین نے پھر لیٹتے ہوئے کہا

اگر سونا ہی تھا تو یہ دھلی استری ہوئی شرٹ نکال کر خراب کرنے کا مقصد...؟؟؟

ہالہ نے شرٹ کو پکڑ کر پوچھا

سوری ہالہ بی ٹینشن سے نکال لی آپ پلیززز واپس ہینگ کر دیں اور جاتے ہوئے کمرے کی لائٹ اور دروازہ بند کر دینا

کونین نے کہا اور الٹا ہو کر لیٹ گیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....

حنین اور دبیر شیشے کی کھڑکی سے زریاب کو دیکھ رہے تھے .اس کے منہ پر آکسیجن ماسک تھا ہاتھ میں کینولا اور بازو میں ڈرپ لگی ہوئی تھی.سینے اور دائیں بازو پر سفید پٹیاں لپٹیں تھی.اور ان کے اوپر واضح خون کے دھبے لگے تھے.کچھ دیر وہ دونوں وہاں کھڑے رہے اور اپنے اپنے آنسو ایک دوسرے سے چھپاتے رہے.پھر دبیر کو حنین کا خیال آیا تو اس نے حنین کو واپس چلنے کا کہا

دونوں ہی کوریڈور میں آرام سے چل رہے تھے جب دبیر کی نظر سیڑھیاں چڑھتی نرمین پر پڑی.

حنین وہ دیکھ یار نرمین...

دبیر نے حنین کو ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جیسے ہی حنین کی نظر نرمین پر پڑی وہ فوراً زریاب کے خیالوں سے باہر آیا اور دبیر سے کہا

یار مجھے اپنی جیکٹ پہنا دی اور خود جلدی سے بازو کو گلے میں لٹکی پٹی سے نکالا.دبیر نے حنین کو ابھی جیکٹ پہنائی ہی تھی کہ نرمین ان پاس پہنچ گئ.

اب کیسا ہے زریاب....

ہمیشہ کی طرح نرم شائستہ لہجہ میں نرمین نے پوچھا

ویسا ہی ہے ابھی کوئی خاص فرق نہیں ہے.

دبیر نے جواب دیا.

چلو آؤ اندر چل کے بات کرتے ہیں.

حنین نے نرمین سے کہا اور وہ تینوں حنین کے کمرے میں پہنچ گئے.

تمہیں کیا ہوا ہے ...؟؟؟؟

نرمین نے حنین کا بغور معائنہ کرتے ہوئے پوچھا.

اس سے پہلے کہ حنین کچھ کہتا نرس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے حنین کو کہا

بازو میں گولی لگی ہے مگر چین نہیں ہے آرام سے بیٹھتے کیوں نہیں...؟؟؟

کسے گولی لگی ہے...؟؟؟

نرمین نے پریشانی سے پوچھا

کسی کو نہیں تم یہاں بیٹھو

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے کرسی کی طرف نرمین کو اشارہ کیا.مگر نرس پھر بول پڑی.

اس نمونے کو اور کس کو میں نے اپنی زندگی میں اتنا ڈھیٹ مریض نہین دیکھا.

نرس حنین کی طرف منہ کر کے بولی .جبکہ دبیر نیچے منہ کر کے ہنس رہا تھا.

حنین تمہیں گولی لگی ہے اور تم نے مجھے بتایا نہیں...؟؟؟ یہ سب کیسے ہوا...؟؟؟؟ تم ٹھیک تو ہو...؟؟؟؟ میرا آگے ہی دل گھبرا رہا تھا...؟؟؟

یہ کہتے ہی نرمین نے اپنا سر پکڑ لیا.جبکہ حنین نے اس کی طبیعت خراب ہونے کے ڈر سے اسے ایک ہاتھ سے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا.جبکہ نرمین نے غصہ سے چیخ کر کہا

......چھوڑو مجھے

جیسے ہی نرمین کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ڈاکٹر رائحہ کمرے میں داخل ہوئیں اور نرمین کی آواز پر چونکی.کیونکہ سچویشن ہی ایسی تھی حنین اور دبیر بیڈ ساتھ کھڑے تھے اور نرمین کو زبردستی بیڈ پر بیٹھا رہے تھے

یہ کیا ہو رہا ہے...؟؟؟؟

رائحہ کی آواز پر تینوں پلٹے اور دبیر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے دیوار ساتھ جالگا اور نیچے منہ کر کے ہنسنے لگا جبکہ حنین کبھی رائحہ کو اور کبھی نرمین کو اپنی گول مٹول آنکھوں سے دیکھ رہا تھا پھر کچھ سوچ کر رائحہ سے مخاطب ہوا.

....یہ میری کلاس فیلو ہے بلکہ ہماری کلاس فیلو ہے

حنین نے پہلے اپنی طرف پھر دبیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

....جھوٹ بولا تم نے مجھ سے...شرم نہیں آتی تمہیں

نرمین نے غصہ سے کہتے ہوئے پٹیوں کا رول اٹھا کر حنین کے گولی والے بازو پر مارا.جس کی وجہ سے حنین کی چیخ نکل گئی.

.....پاگل لڑکی یہ کیا کر رہی ہو

حنین کے چیخنے پر دبیر اور رائحہ ایکدم اس کی طرف بڑھے

اب سچویشن یہ تھی کہ نرمین بیڈ پر بیٹھی تھی حنین اس کے بلکل سامنے تھا جبکہ رائحہ، نرمین اور حنین کے درمیان دروازے کی طرف اور دبیر، رائحہ اور حنین کے درمیان دیوار والی سائیڈ پر.....

یہ کیا ہو رہا ہے...؟؟؟

افراسیاب نے دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا

چاروں نے مڑ کر دیکھا جبکہ حنین تپ گیا.

کیا مصیبت ہے جو آ رہا ہے ایک ہی سوال پوچھ رہا ہے.مجھے بھی بتاؤ کیا ہو رہا ہے...؟؟؟

حنین کے غصہ کو دیکھتے ہوئے افراسیاب نے کہا کچھ نہیں.....

بھائی میرے منہ سے ویسے ہی نکل گیا تھا جبکہ رائحہ اور دبیر دونوں ہی نیچے منہ کر کے ہنسنے لگے اور نرمین معصومیت سے سب کے چہرے دیکھنے لگی جیسے بات سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو

میں تو یہ بتانے آیا تھا ک لالہ کو ہوش آ گیا ہے....

یہ کہتے ساتھ ہی افراسیاب دروازے سے پلٹ گیا

....

عترت یونی سے واپس آئی تو کافی پریشان لگ رہی تھی. الاؤنج مس بیٹھی اماں بی کو سلام کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی.

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی تمام چیزیں بیڈ پر پھینکی اور خود اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گئی.

اسے کونین پر بہت غصہ آرہا تھا. بھلا اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے..؟؟؟ میں نے کیا غلط کہا تھا..؟؟ اب یہ کوئی اچھا لگتا ہے کہ میں منہ اٹھا کر اس کے گھر چلی جاؤں. کتنے حالات خراب ہیں.؟؟ کسی کے منہ پر تو نہیں لکھا ہوتا کہ وہ "شیطان" ہے یا "رحمان"..؟؟

اور یہ حنین بھائی کو دیکھو.. کہہ رہے تھے میں خود دبیر سے بات کر لوں گا. ابھی تک بات نہیں کی ..اور خود بھی غائب ہو گئے ہیں

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اماں بی نے کمرے کا دروازہ کھولا اور عترت کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئیں.

کیا ہوا ہے..؟؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے تم سے...؟؟؟ نہ کھانے کا شور مچایا نہ بھائی کا پوچھا....

انھوں نے عترت کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے پوچھا

کچھ نہیں بس ویسے ہی... عترت کہتی ہوئی اٹھ بیٹھی جبکہ اس کا دل کر رہا تھا کہ ماں کو کونین کے بارے میں سب بتا دے مگر جو رائے انھوں نے ہالہ بی کے لیے دی تھی اس کے بعد وہ اماں بی سے کچھ شئیر کر کے اپنے آپ کو زیادہ دکھ نہیں پہنچانا چاہتی تھی آگے ہی وہ بہت ٹنس تھی

آپ بتائیں بھائی کہاں ہیں...؟؟؟

ارے وہ بیچارہ تورات سے ہسپتال میں ہے. پھر اماں بی نے ساری تفصیل عترت کو بتائی.

یہ تو بہت براہوا حنین بھائی ٹھیک ہیں..؟؟؟

سب سن کر عترت نے پوچھا

ہائے لڑکی تیرا تو دماغ کام نہیں کر رہا میں کہہ رہی ہوں زریاب کی حالت خراب ہے اور تو کہہ رہی ہے حنین کیسا ہے..؟؟؟ بھئ وہ تو شکر ہے کافی بہتر ہے اسے تو گولی بھی ایک ہی لگی تھی. دبیر بیچارہ زریاب کی وجہ سے بہت پریشان ہے کہہ رہا تھا اماں بی اس کے لیے دعا کریں کہ وہ جلد ہوش میں آجائے......

اماں بی نے کہتے ہوئے ایک نظر عترت پر ڈالی تو دوسری گھڑی پر.... چل اب اٹھ جا فریش ہو کر باہر آمیں نے بھی ابھی تک تیرے انتظار میں کھانا نہیں کھایا.....

اچھا آپ چلیں میں فریش ہو کر آتی ہوں.

....

اس وقت سب ہی زریاب کے کمرے میں موجود تھے. سردار دلاور علی خان خوشی سے رو رہے تھے. ڈاکٹرز نے بات کرنے سے منع کیا تھا مگر سب ہی کی کوشش تھی کہ زریاب ان سے کچھ نہ کچھ بات ضرور کرے. زریاب بولنے کی کنڈیشن میں تو نہیں تھا مگر سب کو آنکھیں گھما کر دیکھ رہا

تھا جب اسے کمرے میں حنین نظر نہیں آیا تو بہت مشکل سے ہمت جمع کر کے بولا...

بابا حنین...؟؟؟

وہ ٹھیک ہے بیٹا سائیں....

آپ فکر نہ کریں ابھی آجاتا ہے ڈاکٹر نے تمہارے پاس رش ڈالنے سے منع کیا تھا اس لیے ہم نے سوچا کہ باری باری تم سے ملتے ہیں.....

افراسیاب نے زریاب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا..

لالہ آپ نے تو ہماری جان ہی نکال لی تھی مت پوچھیں کیا حالت ہوئی ہماری، حویلی میں سب ہی پریشان تھے آپ کے لیے دعائیں مانگ رہے تھے.

جیسے ہی افراسیاب نے حویلی کا ذکر کیا زریاب نے ایک سرد آہ بھری.

کیا ہوا لالہ درد ہو رہا ہے.....

افراسیاب نے بے چینی سے پوچھا

حنین کو بلادو....؟؟؟

زریاب نے جواب دیا

اچھا.......بلاتا ہوں

افراسیاب نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے ماہین کو کال کی

....

سردار حشمت علی خان کی خوشی دیدنی تھی جیسے ہی ماہین نے آکر بتایا کہ افراسیاب کا فون تھا لالہ کو ہوش آگیا ہے.

شکرانے کے نفل ادا کیے گئے میلاد کا بندوبست ہوا نظر و نیاز بانٹی گئیں. حویلی کا ہر فرد خوش تھا سوائے ماہ نور کے..... وہ اپنے کمرے میں بیٹھی سوچ رہی تھی.

زریاب تم بہت خوش قسمت ہوں سب تمہیں کتنا پیار کرتے ہیں کیسے تمہاری تکلیف میں ٹرپ رہے تھے جیسے گولیاں تمہیں نہیں انھیں لگیں ہوں اور اب دیکھو ان کی خوشی.........

یہ تو ناانصافی ہے گھر کے ایک بچہ سے اتنا پیار اور ایک بچے کو آپ انسان ہی نہ سمجھیں.

زریاب میں چاہ کر بھی تمہیں معاف نہیں کر سکتی جب سب تم سے اتنا پیار کرتے ہیں تو ایک میرے نہ کرنے سے تمہیں کیا فرق پڑے گا.....؟؟؟

ماہ نور مسلسل غلط سوچ رہی تھی. جب کمرے میں کوثر بیگم داخل ہوئیں

ماہ نور چلو چادر لے کر باہر آجاؤ ہم سب زریاب کو دیکھنے تمہارے باباسائیں ساتھ ہسپتال جارہے ہیں.

مگر اماں سائیں میں وہاں جا کر کیا کروں گی...؟؟؟

ماہ نور نے ماں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا..؟؟؟

پاگل ہوگئی ہو کیا..؟؟ یہ کیا سوال ہے..؟؟ ظاہری سی بات ہے جب ہمارا کوئی عزیز بیمار ہوتا ہے تو اس کی عیادت کے لیے جانا سنت بھی ہے اور روایت بھی.... وہ تو پھر تمہارا شوہر ہے

کوثر بیگم کو ماہ نور کے سوال پر غصہ آیا

آپ لوگوں نے اسے میرا زبردستی شوہر بنا دیا ہے مجھے کوئی شوق نہیں تھا اس سے شادی کرنے کا

ویسے بھی مجھے چچا سائیں نے کہا تھا کہ......

ابھی ماہ نور کے منہ میں یہ الفاظ آئے ہی تھے کہ آگے بولنے سے وہ رک گئی اسے یوں رکتا دیکھ کر

کوثر بیگم بولیں.

مجھے نہیں پتہ تم چچا بھتیجی نے اس دن کیا کھچڑی پکائی تھی تم نے نہیں جانا تو نہ جاؤ میں تو اپنے بیٹے کو

دیکھنے ضرور جاؤں گی.

کوثر بیگم غصہ سے کہتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں.

....

حنین اور دبیر اس وقت زریاب پاس کھڑے تھے جبکہ زریاب نے ہلکا سا مسکرا کر حنین نے پوچھا

کیسی طبیعت ہے تیری...؟؟؟

دبیر اسے کہہ کہ مجھے مسکرا کر نہ دیکھے ورنہ میں نے اس کا منہ توڑ دینا ہے اول تو یہ مجھے ویسے ہی

اچھا نہیں لگتا اوپر سے اس طرح تو بلکل بیکار لگ رہا ہے....

حنین نے منہ بناتے ہوئے زریاب کی طرف اشارہ کیا

مگر مجھے تو تُو ہر حال میں اچھا لگتا ہے..؟؟؟

زریاب نے نقاہت بھری آواز میں جواب دیا

جب تجھے بڑوں نے منع کیا تھا تو پھر کیا ضرورت تھی میرے ساتھ آنے کی.....پتہ کتنی تکلیف اٹھانی پڑی دبیر بیچارہ کو ہم دونوں کی وجہ سے....وہ تو بھلا ہو styloo کا جو ہمارے اور دبیر کے کام آئی ورنہ تو نے گولیوں سے اور دبیر نے بھوک سے مر جانا تھا ہاں البتہ جیسے تیسے میں جی ہی لیتا.....

آخر میں حنین نے مسکرا کر دبیر کو دیکھا

زریاب دفع کر تجھے تو پتہ ہے اسے تجھے دیکھتے ہی بکواسیات کے دورے پڑتے ہیں

دبیر نے اپنا حساب حنین ساتھ برابر کیا

"دفع کر" وہ بھی مجھے یعنی حنین ملک کو...

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر پوچھا

یار بس کر کیا ہو گیا ہے تجھے..؟؟؟

ڈاکٹرز نے منع کیا ہے کہ زریاب پاس شور نہیں کرنا اور نہ ہی اس سے زیادہ باتیں کرنی ہیں.

دبیر نے حنین کو بحث سے روکا

یار ڈاکٹرز کی ایسی کی تیسی زریاب تو بتا میں جاؤں...؟؟؟

حنین نے معصومیت سے پوچھا

زریاب نے تھوڑا سا سر کو نفی میں ہلایا.

دیکھا زریاب نہیں چاہتا کہ میں یہاں سے جاؤں. ہاں البتہ تو جا اور جا کر "اسے" منع لے.

حنین نے دبیر سے کہا جبکہ زریاب نے انکھوں کے اشارے سے پوچھا کسے..؟؟؟

اُسے یار جس سے یہ سینڈوچ اور چائے کھاتا پیتا رہا ہے یعنی اپنی styloo.......

اب کی بار زریاب نے دبیر کی طرف دیکھا اور کہا

کیا بنا تیرا...؟؟؟

کچھ نہیں...بننا کیا تھا یہ تیرا ہی بھائی ہے وہ کیا کہا ہے کسی شاعر نے

"ہم نے یک طرفہ محبت میں جلا دی کشتی

جناب کی سمت سے نہ ہاں ہے، نہ ہُوں ہے، یوں ہے"

دبیر کی بجائے حنین نے جواب دیا

لگتا ہے تو نہیں چاہتا کہ تیرا زخم صحیح ہو...؟؟؟

دبیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

دبیر تقریباً سارا دن ہسپتال میں گزار کر اب گھر کے لیے نکلا تھا کیونکہ اب زریاب اور حنین بہتر تھے پارکنگ میں اپنی گاڑی تک جاتے ہوئے اس کی نظر رائحہ پر پڑی جو شاید کسی کا انتظار کر رہی تھی دبیر نے گاڑی کی طرف قدم بڑھانے کی بجائے رائحہ کی طرف بڑھا دیے.

کیسی ہیں آپ..؟؟؟

دبیر نے بڑے دوستانہ انداز میں بات شروع کی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جی میں ٹھیک ہوں مجھے کیاہونا ہے ....؟؟؟؟

نا چاہتے ہوئے بھی رائحہ تلخ ہوئی

.سوری وہ اصل میں آپ بعض دفعہ عجیب سی مثال دے دیتی ہیں

دبیر نے ہونٹوں تک آتی ہنسی کو روکا

.میں خود بھی بہت عجیب ہوں

رائحہ کا لہجہ ہنوز برقرار تھا

نہیں میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا آپ تو مجھے بہت اچھی لگتی ہیں).دبیر تیزی سے

بول گیا بعد میں اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے بات بدلی (مطلب آپ

.بہت اچھی ڈاکٹر ہیں

شکریہ.....رائحہ کے ہونٹوں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ ابھری

آپ شاید کسی کا انتظار کر رہیں ہیں..؟؟؟؟

دبیر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا

جی...رائحہ نے نیچے منہ کر کے جواب دیا

...اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں

دبیر نے ڈرتے ڈرتے آفر ماری

مجھے ابھی کلینک جانا ہے آپ کو زحمت ہو گی..؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رائحہ نے دبیر کی گاڑی کے مخالف سمت کی طرف اشارہ کیا

.. کوئی بات نہیں مجھے خوشی ہو گی

دبیر نے مسکرا کر کہا

رائحہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ایک نظر گاڑی پر ڈالی اور کہا

آپ نے گاڑی تبدیل نہیں کی...؟؟؟

دبیر نے ہنستے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور کہا

کونسی لوں آپ ہی بتا دیں..؟؟

... پسند ہے آگے آپ کی مرضی Audi A6 مجھے تو آج کل

رائحہ نے آخر میں ہلکا سا کندھا ہلایا

ہی میرے پاس ہو Audi A6 اگلی دفعہ جب ہم ملیں گے تو done چلیں
گی.ویسے میں نے کبھی ایسی لڑکی نہیں دیکھی جو اتنی گاڑیوں کی دیوانی ہو یہ شوق
لڑکوں والے ہیں....؟؟؟

اور ہنسنے لگا

..مجھے گاڑیوں سے جنون کی حد تک لگاؤ ہے

رائحہ نے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے کہا

(اور مجھے آپ سے) دبیر نے اس کی طرف دیکھ کر سوچا مگر کہا نہیں

....

دن گزرتے جا رہے تھے آج حنین کو ہسپتال میں ساتواں دن تھا وہ بہت بہتر ہو گیا تھا ویسے بھی اس کا زخم چھوٹا تھا مگر بقول رائحہ کہ اگر آپ نے احتیاط نہ کی تو یہ بگڑ جائے گا اسی لیے ملک صاحب نے فیصلہ کیا تھا کہ حنین تب تک یہیں رہے گا جب تک ڈاکٹرز اسے خود چھٹی نہیں دے دیتے .انھوں نے گھر میں غزالہ بیگم کو بتایا تھا کہ حنین ابھی تک گاؤں میں ہی ہے.

حنین آج مسلسل ڈاکٹرز کے کان کھا رہا تھا کہ اسے ہسپتال سے چھٹی مل جائے.جبکہ ڈاکٹرز چاہتے تھے کہ وہ ابھی کچھ دن اور یہاں رہے.حنین سارا دن اپنے اور زریاب کے کمرے میں گھمتا رہتا.نرس اور وارڈ بوائے اس سے بہت تنگ تھے .مگر حنین کو ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا .زریاب کی حالت بھی اب بہت بہتر تھی.

....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین اس وقت کوریڈور میں ٹہل رہا تھا جب اس کا فون بجا وہ جیب سے فون نکال کر مسکرایا اور کال اٹینڈ کرنے لگا

ہائے سویٹ لیڈی !کیسی ہیں آپ..؟؟؟

حنین تجھے کچھ احساس ہے میں کیسے تیرے بغیر دن گزار رہی ہوں.جلدی سے واپس آ جا،میری آنکھیں ترس گئی ہیں تجھے دیکھنے کو...

دوسری طرف سے غزالہ بیگم نے بےقراری سے کہا

موم پلیززززز آپ اس طرح مجھ سے بات نہ کیا کریں وہ جو گھر میں ایک گنجا سا آدمی پھرتا ہے نااا ..... جسے آپ ملک صاحب، ملک صاحب کہتے نہیں تھکتی ہیں اس سے کیا کریں خامخواہ میرے جزبات سے کھیلتی ہیں آپ.......؟؟؟؟؟

حنین نے ماں کی توجہ اپنے اوپر سے ہٹاتے ہوئے ہنس کر کہا

حنین تو اتنا بے غیرت کیوں ہے..؟؟؟

شرم کیا کر ملک صاحب تیرے ڈیڈ ہیں

غزالہ بیگم نے غصہ سے کہا

کیا کروں مجھے غصہ آتا ہے ملک صاحب پر، عام سی شکل ہے اور اتنی پیاری حور جیسی، پریوں جیسی لڑکی مل گئی اور مجھے دیکھیں کتنا پیارا ہوں میں،مگر مجھے کوئی

آپ جیسی لڑکی نہیں مل رہی......بس قسمت ہے اپنی اپنی...ویسے گنجے ملک صاحب کی قسمت بہت اچھی ہے بیوی اور بیٹا دونوں ہی بے مثال ہیں ...کیا خیال ہے آپ کا....؟؟؟؟؟

حنین نے ماں کی دلجوئی کی.

کیونکہ ملک صاحب نے بتایا تھا وہ بہت اداس ہیں.

اچھا اچھا زیادہ باتیں نہ بنا یہ بتا واپس کب آ رہا ہے...؟؟

غزالہ بیگم واقع ہی بیٹے کی باتوں سے بہل گئیں تھیں.

انشاءاللہ....ایک دو دنوں میں

حنین خود بھی ہسپتال رہ رہ کر بور ہو گیا تھا اسی لیے آواز میں اداسی آگئی جسے غز الہ بیگم نے محسوس کیا.

اچھا اداس نہ ہو اور جلدی سے گھر آ جا تاکہ ہم نرمین کے گھر جا کر نکاح کی تاریخ لے آئیں.

سچی موم.......حنین نے خوش ہوتے ہوئے کہا

جی بلکل سچی.....غزالہ بیگم نے جواب دیا

....

..وہ جسے نہیں آنا مجھے اُس سے مطلب ہے"

"اُوروں سے کیا آتے ہیں آتے ہوں گے.....

آج پندرہ دن ہو گئے وہ نہیں آئی تھی سب لوگ آئے مگر وہ نہیں آئی....

زریاب نے چھت کو گھورتے ہوئے سوچا....

لوگ سمجھتے ہیں میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ ذرا خود آ کر بتاؤ ان سب کو کہ، میں تم سے محبت نہیں کرتا، میں بلکل پرواہ نہیں کرتا تمہاری۔ تم خوش ھو یا اداس، مجھے فرق نہیں پڑتا۔ تم آؤ یا جاؤ میں ذرا بھر محسوس نہیں کرتا۔ تم مجھ سے بات کرو یا نہ کرو میں سوچتا تک نہیں اس بات کو !..تم آؤ اور بتاؤ ایک بار، جتنی دیر تم لوگوں کو یہ سب باتیں بتاؤ گی نا، صرف اتنی دیر، میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم آؤ ناں اور بتاؤ سب کو کہ میں تمہارے لئے کچھ بھی نہیں ہوں۔ اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ،

😥!!!تم میری محبت نہیں عشق ہو میرا۔۔۔۔۔"

سوچ سوچ کر اب اس کا سر پھٹ رہا تھا.....

تو خود کال کر لے محبت میں انا کیسی....؟؟؟زریاب نے خودہی اپنا مسئلہ حل کیا...

ماہ نور صوفے پر بیٹھی باہر لان کو دیکھ رہی تھی جب اس کا موبائل بجا...

Zaryaab calling......

...ماہ نور کو یقین نہیں آیا

.....یہ کیا وہ تو ہسپتال میں ہے ٹھیک بھی نہیں ہے پھر اس کے نمبر سے کال

....وہ خود کر رہا ہے

مگر کیوں....؟؟

...شاید لڑنے کے لیے میں دیکھنے نہیں گئی

ابھی وہ انھیں سوچو میں گم تھی کہ کال بند ہو گئی

..اپنی آواز کی بھی خیرات نہیں کی اس نے"

"میں نے چاہا بھی مگر بات نہیں کی اس نے.

....نہیں اٹینڈ کرے گی پتہ ہے پھر بھی کیوں کرتا ہوں کال اسے

....حنین صحیح کہتا ہے جادو کیا ہوا ہے اس نے میرے پہ

...ابھی زریاب یہ سوچ ہی رہا تھا کہ موبائل بجنے لگا

Think about devil, devil is here..

زریاب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی حنین کو یاد کرو فوراً آ جاتا ہے جن کہیں .....کا

مگر فون دیکھتے ہی مسکراہٹ حیرت میں بدل گئی

Mahnoor calling.....

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟

وہم ہے میرا..؟؟

وہ مجھے کال نہیں کر سکتی..؟؟

ناممکن.....؟؟؟

..مگر جب کال بند نہیں ہوئی تو زریاب نے دھڑکتے دل سے اٹینڈ کی

...یہ جو لوگ کہتے ہیں نا....یاررر مجھے اپنے دل کی دھڑکن سنائی دینے لگی

..آج اس بات کا مطلب زریاب کو سمجھ آیا.وہ اس وقت اپنی دھڑکن گن سکتا تھا

اسلام علیکم

...ماہ نور کی دھیمی آواز نے زریاب کو سحر سے نکالا

...جواب دینے کی بجائے زریاب نے کہا

ماہ نور یہ میرا نمبر ہے....دل کہہ رہا تھا اس نے مجھے غلطی سے کال کی سو

..وضاحت دی

....مجھے معلوم ہے آپ ہی کو کال کی ہے...ماہ نور نے تحمل سے کہا

مجھے کال کی ہے ....زریاب کو حیرانگی ہوئی

..مجھے کال کی ہے...اب کی بار الفاظ میں خوشی نمایاں تھی

...وہ اصل میں ایک بات کہنی تھی

ماہ نور نے ڈرتے ڈرتے کہا

ہاں ہاں بولو..میں سن رہا ہوں

بابا سائیں اور سارے گھر والے چاہتے ہیں جب تم ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر شہر

......جاؤ تو میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں

ماہ نور نے ایک لمبا سانس لیا

.....مگر میں تمہارے ساتھ جانا نہیں چاہتی

زریاب ہنسا ...بس اتنی سی بات

.....تم پریشان نہ ہو میں سب کو دیکھ لو گا

....اپنا خیال رکھو

...ماہ نور کو کچھ عجیب لگا یہ لفظ اسے کہنے چاہیے تھے مگر وہ کہہ رہا تھا

....ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ زریاب کی آواز سپیکر سے ابھری

I m sorry mahnoor

سوری...مگر کیوں

ماہ نور نے پوچھا

...میں تمہاری منت پوری نہیں کر سکا

....اس کے ساتھ ہی زریاب نے کال کاٹ دی

وہ بہت ہرٹ ہوا ماہ نور نے کال کی بھی تو اپنے لیے....وہ مجھ سے صرف

...نفرت کر سکتی ہے یہ بات مجھے اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے

......ادھر ماہ نور موبائل گود میں رکھے بیٹھی تھی

.......میں اب منت پوری نہیں کرنا چاہتی

"سردار زریاب علی خان"

......مگر یہ بات تمہیں بتانا بھی نہیں چاہتی

وہ یہ سوچ کر باہر لان کو دیکھنے لگی

زندگی میں کچھ چیزیں ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتیں، کچھ غلطیاں جو ہم بھول نہیں پاتے، کچھ تکلیفیں جو ٹھہر جاتی ہیں اور کچھ لوگ جو یاد رہ جاتے ہیں..

....

حنین کو دس دن بعد ہسپتال والوں نے چھٹی دے دی تھی .ملک صاحب نے اب غزالہ بیگم کو بھی سب سچ سچ بتا دیا تھا کیونکہ اب حنین بلکل ٹھیک تھا اس لیے وہ زیادہ افسردہ نہیں تھی بس دونوں باپ بیٹے سے خفا ضرور تھی کہ انھوں نے مجھے اندھیرے میں رکھا.

غزالہ بیگم نے حنین کی صحت یابی کی خوشی میں ایک بہت بڑی دعوت رکھی تھی جس میں کالونی والے، رشتےدار،کاروباری لوگوں کے علاوہ اپنے اور حنین کے دوستوں کو بھی بلایا گیا تھا اور خاص طور پر نرمین کی فیملی کو مدعو کیا گیا تھا اس کی دو وجوہات تھیں ایک یہ کہ نرمین ہمارا گھر دیکھ لے اور دوسرا حنین اور نرمین کے نکاح کی تاریخ طے کرنا تھی.

احمد صاحب نکاح کی تاریخ کے لیے تو مان گئے تھے مگر انھوں نے یہ شرط رکھی تھی کہ جب تک حنین MBA نہیں کر لیتا میں نرمین کو رخصت نہیں کروں گا اور یہ بات ملک نزیر اور بیگم غزالہ نزید نے مان بھی لی تھی

زریاب کیونکہ ابھی ہسپتال ہی تھا اس وجہ سے وہ نہیں آیا تھا جبکہ دبیر کی پوری فیملی اور ڈاکٹر رائحہ بھی آئیں تھی حننن کے علاوہ ملک نزیر نے خود بھی اسے دعوت دی تھی کیونکہ ملک صاحب کو اعتراف تھا کہ اس ڈاکٹر نے میرے بچے کا بہت خیال رکھا ہے

ملک ویلاز میں آج بہت گہما گہمی تھی.ہر طرف خوشیاں کی خوشیاں بکھری ہوئیں تھیں.لوگ گپ شپ لگانے میں مصروف تھے .اکثر لوگ تو حنین سے ملنے کے بعد یہ ضرور پوچھ رہے تھے کہ میاں تم ہی بیمار تھے لگتا نہیں ہے...جس پر حنین ہنسنے لگتا

آج حنین نے بلیک تھری پیس سویٹ پہنا ہوا تھا بالوں کے سپائیکس بنائے ہوئے تھے....گورا چٹا رنگ چمک رہا تھا اس پر اس کی گول مٹول بڑی بڑی آنکھیں

کیا کہنے تھے حنین کے.....جو دیکھتا تھا ماشاءاللہ ضرور کہتا

جیسے ہی دبیر کی بلیک مرسڈیز اندر داخل ہوئی حنین جو اس وقت کسی سے لان میں مل رہا تھا معزرت کرتا ہوا دبیر کی جانب بڑھ گیا.

دبیر کو گلے لگاتے ہوئے حنین نے کان میں سرگوشی کی

"میں نے styloo کو بھی بلایا ہے تاکہ تیری فیملی بھی اسے دیکھ لے اور تو

بھی بور نہ ہو."

پھر باری باری اماں بی اور عترت سے ملا.

دبیر کو لان کی طرف بھیجتے ہوئے وہ عترت اور اماں بی کو لے کر اندر کی طرف بڑھنے لگا تب عترت نے کہا

حنین بھائی میں آپ سے بہت سخت ناراض ہوں

عترت کی بات سنتے ہی حنین نے اماں بی کو اندر موجود غزالہ بیگم سے ملوایا اور خود عترت کاہاتھ پکڑ کر اسے سائیڈ پر لے گیا.

ہاں اب بولو کیا بات ہے..؟؟

حنین نے عترت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ایک کام کہا تھا آپ کو میں نے وہ بھی ابھی تک نہیں کیا..؟؟؟

عترت نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا

دبیر کی گڑیا !ویسے تم بہت تیز ہو میں اتنا بیمار رہا اور تم پوچھنے بھی نہیں آئی اوپر سے بجائے یہ کہ تم مجھ سے شرمندہ ہو الٹا مجھے شرمندہ کر رہی ہو.

پھر عترت کا سر سے لے کر پاؤں تک جائزہ لیتے ہوئے کہا

تمہیں کیسے پتہ..؟؟؟ کہ آج یہاں کونین نے بھی آنا ہے.

جیسے ہی حنین نے یہ بتایا عترت نے حیرت سے ارد گرد دیکھا.

ابھی نہیں آیا.....حنین نے عترت کی بے چینی نوٹ کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا جس پر عترت کچھ شرمندہ سی ہو گئی.

آپ نے کونین کو کیوں بلوایا ہے..؟؟؟عترت نے پوچھا

اپنی موم سے ملوانے کے لیے کیونکہ میں نے اس سے شادی کرنی ہے

پاگل.......

آخر میں حنین نےعترت کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا

جی......عترت کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا

افففففف میرا مطلب ہے کہ دبیر سے ملوانے کے لیے بلایا ہے آئی سمجھ اور ساتھ ہی ہلکا سا ہاتھ عترت کے سر پر مارا

پہلے دبیر ، کونین سے مل لے پھر بات کرتا ہوں تم پریشان نہ ہو میں دیکھ لوں گا مجھے یاد ہے تمہارا کام .....اب تم جاؤ اور پارٹی انجوائے کرو اور مجھے بھی کرنے دو

http://bestnovelscollection.blogspot.com

عترت سے بات کرنے کے بعد حنین نے ڈاکٹر رائحہ کو فون کیا کہ ابھی تک تم کیوں نہیں آئی...؟؟؟

.سوری میں نہیں آ سکوں گی

رائحہ نے معزرت کی

دیکھو رائحہ بی بی مجھے آج بہت ضروری کام ہے تم سے اگر تم شرافت سے نہیں آئی تو میں تمہیں اٹھواں لوں گا سمجھی...

حنین نے دھمکی دیتے ہوئے کہا

میں گاڑی بھیج رہا ہوں تم دس منٹ میں تیار ہو جاؤ میں نے شاہ صاحب)رائحہ کے والد(سے بات کر لی ہے.اس لیے کوئی بہانہ نہیں دس منٹ کا مطلب دس منٹ ہی ہے ok

.رائحہ نے مجبور ہو کر ہاں کر دی

حنین نے ابھی موبائل پاکٹ میں نہیں رکھا تھا کہ اسے سامنے سے نرمین،اس کی والدہ اور احمد مراد آتے ہوئے نظر آئے .نرمین پر نظر پڑتے ہی حنین کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ سمٹ آئی.

نرمین نے آج بلیک کلر کی چوڑی دار پاجامے کے ساتھ فراک پہنی ہوئی تھی.جیولری کے نام پر صرف کانوں میں گولڈن ٹاپس اور ہلکا سا میک اپ تھا......

حنین نے سر احمد مراد کو سلام کرنے کے بعد مسز احمد مراد اور نرمین کو اندر کی طرف جانے کا اشارہ کیا.

بیگم غزالہ نے بہت پیار سے نرمین کو گلے لگایا اور پیار کیا

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو....جس پر نرمین نے اپنی نظریں جھکا لیں اور اس کی گالیں سرخ ہو گئیں.

مسز احمد مراد اور غزالہ بیگم آپس میں باتیں کرنے لگیں تو نرمیں سائیڈ پر پڑی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کرسی پر بیٹھنے لگی جب حنین نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

یہ کیا بتمیزی ہے..؟؟؟

زمین نے بمشکل سمبھلتے ہوئے کہا

یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ کیا بتمیزی ہے..؟؟؟

حنین نے اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھتے ہوئے پوچھا

مطلب...؟؟؟ اب کی بار زمین نے اپنے اوپر نظر مارتے ہوئے کہا

تم نے میری چیٹنگ کرتے ہوئے بلیک کلر کیوں پہنا)حالانکہ وہ بہت خوش تھا کہ ہم دونوں کے ڈریسز ایک کلر کے ہیں اور زمین پیاری بھی بہت لگ رہی تھی(حنین نے پوچھا

ویسے ہی میں نے پہن لیا تھا اب مجھے کیا معلوم کے تم بھی یہی کلر پہنو گے

...ورنہ نہ پہنتی...اور چیٹنگ میں تمہاری نہیں کرتی بلکہ تم میری کرتے ہو

اب کی بار نرمین نے اپنا بازو حنین کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے کہا

میں تمہاری چیٹنگ کرتا ہوں..؟؟؟

دماغ ٹھیک ہے تمہارا....؟؟؟

حنین نے اپنی دو انگلیاں اس کی کنپٹی پر لگاتے ہوئے کہا

جی بلکل آپ جناب...پہلے میں بیمار ہو کر دو دن ہسپتال رہی اور پھر تم نے

....میری چیٹنگ کرتے ہوئے پورے دس دن ہسپتال میں گزارے

...آخر میں نرمین مصنوعی مسکرائی

جیسے حساب برابر کر رہی ہو

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اوہ رئیلی... حنین نے اپنے ہونٹ گول کرتے ہوئے اور اپنی گول مٹول آنکھوں سے نرمین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

....مجھے اپنی آنکھوں سے زیادہ کنفیوژ کرنے کی ضرورت نہیں ہے

نرمین نے حنین کی آنکھیں اپنے اندر پیوست ہوتی دیکھ کر کہا

....اچھا چھوڑو یہ سب فضول باتیں ہیں آؤ میں تمہیں اپنا کمرہ دیکھاؤں

حنین نے کہتے ہوئے دوبارہ نرمین کا ہاتھ پکڑا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

حنین میرا ہاتھ تو چھوڑو اس طرح میں گر جاؤ گی....نرمین نے اپنی ہیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا

تم کب سے یہ فضول چیزیں پہننے لگی ہو..؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے نرمین کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے خفگی سے کہا

تمہیں میرا گھر کیسا لگا ..؟؟؟

حنین نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پوچھا

اچھا ہے......نرمین نے جواب دیا

بس اچھا...؟؟ حنین نے حیرت سے اپنے بنگلے پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا

بہت اچھا ہے.....نرمین نے حنین کی حیرت دیکھتے ہوئی اپنی رائے بہتر کی

بہت اچھا..؟؟؟

حنین نے پھر سوالیہ نظروں سے دیکھا

.بہت زیادہ اچھا ہے....اب کی بار نرمین نے مزید جملے کو بہتر بنایا

یار پڑھاکو تو بہت کنجوس ہے بندہ کم از کم تعریف تو کھل کر کرتا ہے اتنا زبردست بنگلا شاید ہی ہماری کالونی میں دوسرا ہو لوگ باقاعدہ دیکھنے آتے ہیں کئی ڈراموں کی لوکیشن میں بھی استعمال ہوا ہے اور تجھے بس ٹھیک لگا ہے میرے خیال سے تیری نظر مزید کمزور ہو گئی ہے تیرا چشمہ بنوانے والا ہو گیا ہے.حنین نے قہقہ لگاتے ہوئے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا

جیسے ہی نرمین نے کمرے کے اندر پاؤں رکھا تو ایک نظر حنین کی طرف دیکھ کر کہا

یہ کمرہ ہے...؟؟؟؟یا سٹور.؟؟

حنین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے قدرے شرمندگی سے جواب دیا

اصل میں ابھی ابھی میں تیار ہو کر نکلا ہوں صفائی نہیں ہوئی ورنہ یہ اس سے

بہتر حالت میں ہوتا ہےاور ساتھ ساتھ بکھری ہوئی چیزیں سمیٹنیں لگا

مگر نرمین کو ایسا لگ رہا تھا کہ حنین نیچے پڑیں چیزوں کو اوپر اور اوپر پڑی چیزوں کو نیچے رکھ رہا ہے مطلب ٹھیک کرنے کی بجائے مزید گند پھیل رہا تھا بیڈ پر کپڑے بے ترتیب پڑے تھے کمبل آدھا اوپر اور آدھا نیچے تھا.

جب حنین کو کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تو بیڈ پر سارے کپڑے سائیڈ پر کرتا ہوا نرمین سے بولا

یار تم ادھر بیٹھ جاؤ تمہارے لیے اتنی جگہ کافی ہے اور خود تھکنے والے انداز میں بیڈ پر آدھا لیٹ گیا.

نرمیں حنین کی صاف کردہ جگہ پر بیٹھ کر کمرے کا جائزہ لینے لگی پورے کمرے میں پرفیوم کی شدید خوشبو پھیلی ہوئی تھی.جس کی وجہ سے نرمین کا سر دکھنے لگا

حنین تم نے پرفیوم لگایا ہے یا اس سے نہایا ہے...؟؟؟

حنین جو بڑی فرصت سے نرمین کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا اس کی بات پر چونکا اور اٹھ بیٹھا

میں نے کبھی غور نہیں کیا نرمین تم پرفیوم استعمال کرتی ہو کہ نہیں....؟؟؟

حنین نے تنگ کرنے کی نیت سے پوچھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.کرتی تو ہوں مگر نہاتی نہیں ہوں

زمین نے منہ بنا کر جواب دیا

.....مگر مجھے تو تمہارے پاس سے کبھی خوشبو نہیں آئی

حنین کو شرارت سوجھی

....حنین تم بہت برے ہو کبھی تعریف بھی کر دیا کرو

زمین نے منہ بناتے اپنا رخ موڑ لیا

تعریف کی کیا بات کرتی ہو اگر تم کہو تو میں تمہاری شان میں پوری غزل کہہ سکتا ہوں ...

حنین نے زمین کو ناراض ہوتے دیکھا تو کہا

سچی زمین نے خوشی سے دوبارہ حنین کی طرف مڑتے ہوئے جواب دیا

اور نہیں تو کیا ساتھ ہی حنین نے تکیہ گود میں رکھ کر دونوں ہاتھ سینے پر

..باندھتے ہوئے بڑا شاعرانہ پوز بنایا اور غزل سنانا شروع کی

.....اسپیشل غزل زمین تمہارے لیے لیے"

خوشیاں ملیں تمھیں قدم بہ قدم

😂 !!! اس کے ساتھ ہی غزل ختم

اچھا دوسری غزل

چاہیں گے تمھیں دل و جان سے ہم

تیری قسم

😝😝 !!!یہ غزل بھی ختم

😂😂 اچھا لاسٹ ٹائم

پلیز

پلیز

پلیز

تمھارے ہیں اور سدا تمھارے ہی رہیں گے صنم

"😜😜 !!!!.تو نے جو کرنا ہے کر لے یہ غزل بھی ختم

.دیکھو میں نے تمہیں تین غزلیں سنائیں ہیں اور خود زور زور سے قہقے لگانے لگا

جبکہ نرمین غصہ سے اٹھ کر جانے لگی تو حنین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا جس کی وجہ سے اس کا بیلس نہیں رہا اور وہ سیدھا حنین پر جا گری

....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بتمیز ....

زمین غصہ سے کہتی دونوں ہاتھ حنین کے سینے پر رکھ کر اٹھنے لگی

میں نے کیابتمیزی کی ہے ...؟؟؟تم خود میرے اوپر گری ہو.پہلے مجھ پر چیزیں گراتی تھی اب پوری کی پوری خود گر گئی ہو آٹے کی بوری.اتنی وزنی ہو تم میرا سانس بند ہو رہا ہے.

حنین نے اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا

زمین جو اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی آٹے کی بوری سن کر رونے والی شکل بنا کر بولی

حنین تمہیں میں آٹے کی بوری لگتی ہوں.

نہیں نہیں تم آٹے کی بوری نہیں بلکہ پھول ہو مگر گملے میں لگا ہوا .اب کی بار حنین پہلے سے زیادہ قہقے لگانے لگا

ابھی وہ زمین کو مزید تنگ کرنے کے موڈ میں تھا مگر اس کا موبائل بجنے لگا تو مجبوراً حنین نے زمین کو آزاد کرتے ہوئے

کال اٹینڈ کی جو اس کے ڈرائیور کی تھی اور اس نے حنین کو اطلاع دی کہ وہ ڈاکٹر رائحہ کو لے آیا ہے.

زمین، حنین کے اوپر سے اٹھتی جانے لگی جب حنین نے اسے کندھوں سے پکڑ

کر بیڈ پر بیٹھاتے ہوا کہا

تم یہاں بیٹھو میں پانچ منٹ میں واپس آ رہا ہوں تمہیں کسی سے ملوانا ہے.اور

خود دروازے کی طرف بڑھ گیا

.تمہارے پانچ منٹ پچاس منٹ کے برابر ہوتے ہیں میں جا رہی ہوں

زمین نے روٹھے لہجے میں کہا

میں دروازہ باہر سے لاک کر کے جا رہا ہوں سمجھی اس سے پہلے زمین کچھ سمجھتی

حنین دروازہ لاک کرتا تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا نیچے رائحہ کو تلاش کر نے لگا

تھوڑی دیر بعد وہ رائحہ کو لے کر واپس کمرے میں داخل ہوا تو زمین رائحہ کو

دیکھتے ہی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی اور کچھ الجھی سے حنین کو اور رائحہ کو باری

باری دیکھنے لگی

.بلکل یہی حالت رائحہ کی تھی

تم دونوں کیا مجھے نظر لگاؤ گی کیسے دیکھ رہی ہو ..؟؟؟

حنین نے دونوں کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

...یہ ڈاکٹر رائحہ ہیں اور یہ زمین میری روم میٹ

حنین نے دونوں کا آپس میں تعارف کرایا

.جبکہ "روم میٹ "کے لفظ پر زمین اور رائحہ دونوں ہی حنین کو دیکھنے لگیں

تم نے تو بتایا تھا کہ تمہاری کلاس فیلو ہے..رائحہ نے کچھ سوچ کر نرمین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں کلاس فیلو بھی ہے مگر اب.....

حنین نے جملہ ادھورا چھوڑ کر نرمین کو دیکھا جو کھا جانے والی نظروں سے حنین کو گھور رہی تھی.

ابھی ہم تھوڑی دیر پہلے روم میٹ بن گئے ہیں.

حنین نے نرمین کی حالت کے پیشِ نظر وضاحت دی.

جبکہ نرمین ابھی بھی سخت غصہ میں تھی

رائحہ تم کمرے کو اچھی طرح دیکھ لو تب تک میں نیچے سے ہو کر آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں اور نرمین تم اسے کمپنی دو.

حنین نے مڑتے ہوئے نرمین سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا

....

لان میں آتے ہی اس کی نظر کونین پر پڑی جسے وہ لے کر دبیر پاس آگیا.

یار اس سے مل...حنین نے کونین کو دبیر کے آگے کرتے ہوئے کہا

دبیر بہت خوشدلی کے ساتھ کونین سے ملا جبکہ حنین ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا)سالہ، بہنوئی(

یار یہ لڑکا ہماری یونی کا ہے بہت ہی ذہین ہے میں چاہتا ہوں کہ پیپرز کے بعد
تو اسے اپنے آفس میں انٹرنل شپ کے لیے رکھ لے سید فیملی سے ہے.

حنین نے اس کا مکمل تعارف کرواتے ہوئے کہا
اب دبیر اور کونین بیٹھے باتیں کر رہے تھے جبکہ حنین الاؤنج میں اپنی مام کو
تلاش کر رہا تھا جو کہ بلآخر اسے مل ہی گئیں.
موم اب گپے مارنا چھوڑیں اور سر احمد سے نکاح کی بات کریں ناااا.... حنین نے
لاڈ سے موم کو کہا
اچھا میں تمہارے ڈیڈ سے بات کرتی ہوں کیونکہ شام بھی ہو رہی ہے ابھی
تھوڑی دیر میں کھانا بھی لگنے لگا ہے مگر مجھے نزمین نظر نہیں آ رہی میں نے
اسے کچھ لوگوں سے ملوانا تھا.
غزالہ بیگم نے عورتوں میں ڈھونڈتے ہوئے کہا
کوئی ضرورت نہیں ہے اسے نظر لگوانے کی اتنی پیاری لگ رہی ہے میں نے
....اسے چھپا دیا ہے
حنین نے شرارت سے موم کو آنکھ مارتے ہوئے کہا

حنین تیرا کوئی حال نہیں ہے لے کر آ اسے ورنہ میں تاریخ طے نہیں کروں گی.

غزالہ بیگم نے حنین کو دھمکی دی

اچھا لاتا ہوں..... حنین شکل بناتا سیڑھیاں چڑھنے لگا

زمین نے مختصراً اپنے اور حنین کے بارے میں رائحہ کو بتایا.رائحہ کو نرم گفتار زمین بہت پسند آئی. مگر وہ حیران تھی کہ حنین کو زمین کیسے پسند آ گئی ؟؟؟؟جبکہ ان دونوں کی پرسنلٹیز بہت مختلف ہیں....

رائحہ کو مسکراتے دیکھ کر زمین نے آنکھ کے اشارے سے پوچھا کیا ہوا..؟؟

کچھ نہیں بس میں سوچ رہی تھی کہ آپ بہت معصوم ہیں.

جیسے ہی رائحہ نے یہ الفاظ ادا کیے حنین نے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا.

ایسا کرتے ہیں کہ زمین کا نام تبدیل کر کے "مس معصومہ "رکھ دیتے ہین.جس کسی کو دیکھو ایک ہی رٹ لگائی ہوئی ہے اگر تم تھوڑی دیر پہلے کا منظر دیکھ لیتی تو مجھے معصوم کہتی پتہ یہ آج میری عزت لوٹنے لگی تھی.

آخر میں حنین نے زمین کو آنکھ مارتے ہوئے کہا اور خود ڈریسنگ ٹیبل ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا.

زمین نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جبکہ رائحہ حنین کی شرارت سمجھ کر ہنسی لگی.

زمین نے حنین کی طرف تکیہ اچھالا اور خود غصہ سے باہر چلی گئی.اسے باہر جاتا

دیکھ کر رائحہ نے کہا

ناراض کر دیا تم نے..؟؟؟

تم اس کی فکر نہ کرو اس کے سوفٹ ویئر کی سی ڈی میرے پاس ہے جب مرضی

کر لو.اس لیے اب تم میری بات غور سے سنو .یاد ہے نااا کیا کہا تھا update

میں نے تمہیں فون پر جب میں گاؤں تھا یہ کہتے ہوئے حنین رائحہ کے قریب

ہو کر بیٹھ گیا

ہاں یاد ہے بولو کیا میرے فائدہ کی بات ہے..؟؟؟

رائحہ نے بات مکمل کرتے ہوئے کہا

....

لان میں زبردست کھانے کا انتظام تھا لان کے چاروں طرف کھانے کے میز لگے

ہوئے تھے اور درمیان میں کہیں تخت پوش، کہیں کرسیاں اور کہیں صوفے سیٹ

موجود تھے بہرے کھانا لگانے لگے تھے.

عترت اپنے خیالوں میں گم لاؤنج کے دروازے میں کھڑی تھی جب آنے والے

سے ٹکرا گئی.

تم اور یہاں...؟؟؟

کونین نے عترت کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا جو آج بہت پیاری لگ رہی تھی.

جی وہ میں بھائی ساتھ آئی تھی

عترت نے فوراً جواب دیا

دبیر ہے تمہارے بھائی کا نام....؟؟؟

کونین نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے پوچھا

کونین کے منہ سے دبیر کا نام سنتے عترت کے چہرے پر ایکدم خوف سا لہرایا اور کہا

کیا کہا ہے آپ نے بھائی کو..؟؟؟

ویسے وہ اتنے خوفناک ہیں نہیں جتنا تم پورٹریٹ کرتی ہو.اچھا خاصے فرینڈلی ہیں میں ابھی ان کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا.

کونین نے عترت کی حالت سے لطف لیتے ہوئے بتایا

اچھا میں چلتی ہوں...عترت کو سخت ٹینشن ہوئی پتہ نہیں بھائی مجھے گھر جا کر کیا کہیں گے..؟؟؟

جیسے ہی عترت جانے کے لیے پلٹی اس کے قدم کونین کی آواز پر رکے

اگر فون نہیں کرنا تھا تو نمبر لینے کا مقصد..؟؟؟اب یہ مت کہنا کہ بیلنس نہیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تھا کیونکہ تمہارے بھائی تو پوری کمپنی خرید سکتے ہیں.

نہیں وہ مجھے لگا آپ ناراض ہیں.بات نہیں کریں گے اس لیے کال نہیں کی تھی.

عترت نے ہمیشہ کی طرح سچ بولا

مگر ناراض لوگوں کو منایا تو جا سکتا ہے..؟؟؟ کونین نے سوالیہ انداز اپنایا

مجھے منانا نہیں آتا...عترت نے معصومیت سےجواب دیا اور اب وہ کونین کے مسلسل سوالوں کی وجہ سے رونے والی ہو گئی تھی.

اچھا ٹھیک ہے تم میرے ساتھ آج کھانا کھاؤ گی تو میں پھر تم سے راضی ہو جاؤں گا.

کونین کو عترت پر بہت پیار آیا.

نہیں بھائی دیکھ لیں گے عترت نے صاف انکار کیا

اتنے سارے لوگوں میں کیسے دیکھیں گے..؟؟

کونین نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میں آج گھر جاکر ضرور آپ کو فون کروں گی...

عترت یہ کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گی.جبکہ کونین اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

....

رائحہ کافی دیر سے ادھر ادھر لوگوں میں حنین کو تلاش کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ اس کا نمبر بھی ملا رہی تھی تاکہ حنین کو کہہ سکے کہ مجھے واپس گھر چھوڑ آؤ اور اس کی باتیں بھی سوچ رہی تھی جب نظر دبیر پر پڑی وہ بھی سائیڈ پر کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا.رائحہ نے غیر ارادی طور پر دبیر کا جائزہ لیا اور دل میں اس کی زبردست پرسنیلٹی کی داد دی سر سے لے کر پاؤں تک وہ فل برینڈڈ چیزوں میں ملبوس تھا.آنکھوں کی تپش تھی یا کچھ اور مگر دبیر نے ایکدم رائحہ کی طرف مڑ کر دیکھا تو دونوں کی نظریں ٹکرائیں دبیر ہلکا سا مسکراتا ہوا معزرت کرتا رائحہ کی جانب بڑھ گیا.جبکہ دبیر کو اپنی طرف آتا رائحہ دیکھ رہی تھی

.....آج تو بہت فرصت سے دیکھ رہیں ہیں آپ مجھے

دبیر نے قریب آتے ہوئے

....

...آج تو آپ بہت فرصت سے دیکھ رہی ہیں مجھے

دبیر نے قریب آتے ہوئے مسکرا کر رہا

...آپ نے خود ہی تو کہا تھا کوئی پابندی نہیں دیکھنے پر

رائحہ نے ہلکا سا ابرو اچکا کے جواب دیا

...میں نے کہا تھا قریب آنے پر کوئی پابندی نہیں

دبیر نے رائحہ کی طرف جھکتے ہوئے یاد دلایا

ایک ہی بات ہے رائحہ نے فاصلہ بڑھاتے ہوئے کہا جس پر دبیر نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے مسکرا کر ارد گرد دیکھنے لگا

.آپ آج خلافِ معمول کافی اچھے لگ رہے ہیں

رائحہ نے ایک دفعہ پھر حنین کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا

اچھاااااااادبیر نے حیرت سے ایک نظر خود کو اور دوسری نظر رائحہ کو دیکھتے

ہوئے جواب دیا

اس میں اتنی حیران ہونے والی کون سی بات ہے..؟؟؟

دبیر کی حیرت کو دیکھتے ہوئے رائحہ نے پوچھا

اصل میں آپ کو میری ہر چیز پر اعتراض ہی ہوتا ہے تو....؟؟؟

دبیر نے بات ادھوری چھوڑ دی

نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں میں لوگوں کی اچھی چوائس کو ہمیشہ سراہتی ہوں.

رائحہ نے اب مکمل توجہ سے دبیر کو جواب دیا

کس کو فون کر رہی ہیں..؟؟؟

....حنین کو...وہ مجھے گھر جانا ہے دیر ہو رہی

رائحہ نے جواب دیا

...چلیں میں چھوڑ دیتا ہوں دبیر نے آفر ماری

گاڑی تبدیل کی..؟؟

رائحہ کے ہونٹوں پر شرارتی سی مسکراہٹ ابھری اور ساتھ ہی اس نے گاڑیوں کی طرف دیکھا جہاں اس کی بلیک مرسڈیز اپنی آن بان سے چمک رہی تھی.

دبیر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

مجھے اپنی گاڑی بہت پسند ہے میں تبدیل نہیں کرنا چاہتا

دبیر نے رائحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اچھی بات ہے مگر میرے خیال سے آپ اتنے غریب نہیں کہ دوسری گاڑی afford نہ کر سکیں..؟؟

رائحہ نے حنین کو اپنی طرف آتا دیکھ کر قدرے لاپرواہی سے کہا

آپ تو مجھے ایسے آڈر کرتی ہیں جیسے میں......

دبیر کا جملہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ حنین پہنچ گیا

کیا مسئلہ ہے ڈاکٹر صاحبہ...؟؟؟؟

حنین نے سر سے پاؤں تک دبیر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں بس اب تم مجھے واپس بھیجوا دو..

رائحہ نے اپنی ریسٹ واچ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

....ٹھیک ہے میں ڈرائیور کو کہہ دیتا ہوں آپ آئیں

اور پھر حنین رائحہ کو پارکنگ کی طرف لے کر بڑھ گیا جبکہ دبیر ان دونوں کو جاتا دیکھنے لگا

کچھ دیر بعد حنین واپس آیا تو دبیر ابھی تک وہیں کھڑا تھا.دبیر کو ایسے کھڑا دیکھ کر حنین کو شرارت سوجھی

.....وہ چلی گئی ہے اب تو بھی اپنا کام کر

حنین نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا جس کے جواب میں دبیر نے تھوڑا سا مسکرا کر کہا تو تھوڑی دیر سے نہیں آ سکتا تھا..؟؟؟

کیوں تو اسے پرپوز کر رہا تھا..؟؟

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر دبیر کو دیکھا

...... تو نے اس کی نوبت ہی نہیں آنے دی

اور پھر دونوں ہنستے ہوئے آگے کی طرف بڑھ گئے

....

اس وقت کمرے میں احمد مراد اور ان کی اہلیہ ایک طرف بیٹھی تھیں جبکہ بلکل مقابل صوفے پر بیگم غزالہ اور ملک نزیر صاحب موجود تھے باہر کیونکہ کافی ہنگامہ برپا تھا اس لیے ان چاروں نے اندر بیٹھنا پسند کیا کافی سوچ بیچار کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس جمعہ کو چھوڑ کر اگلے جمعہ نرمین اور حنین کا نکاح ہو گا.مگر حنین جو کمرے کے باہر ان کی باتیں سن رہا تھا فوراً ملک نزیر کو میسج کیا

....کہ جمعہ کو نہیں اتوار کو

میسج پڑھتے ملک نزیر نے معزرت کرتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے

برخودار کوئی کام ہمیں بھی کر لینے دو کہ سارے خود ہی کرنے ہیں...؟؟؟

ملک صاحب نے ہنستے ہوئے حنین کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ڈیڈ اصل میں اس اتوار کو زریاب ہسپتال سے ڈسچارج ہو جائے گا اور اگلی اتوار تک کافی بہتر ہو گا میں نہیں چاہتا کہ میرے نکاح میں وہ شرکت نہ کرے آج بھی میں اسے مس کر رہا ہوں....

ویسے بھی جب میں اس کے نکاح میں شامل تھا تو اسے بھی میرے نکاح میں ہونا چاہیے

حنین نے پیار سے ملک نزیر کو دیکھتے ہوئے کہا

چلو ٹھیک ہے ویسے میں کبھی کبھی سوچتا ہوں اگر تیری اولاد بھی تیرے جیسی ہوئی تو....؟؟؟

ملک نزیر نے طنز کرنے والے انداز میں پوچھا

آپ بےفکر رہیں وہ سب عادتوں میں اپنی ماں پر ہوں گے صرف شکلیں میری جیسی ہوں گی اس لیے ان پر بھی میرا ہی حکم چلے گا....

حنین نے آنکھ مارتے ہوئے باپ کو جواب دیا

....

حنین سب سے پہلے نرمین کو نکاح کی تاریخ کا خود بتانا چاہتا تھا اس لیے وہ نرمین کو تلاش کر رہا تھا مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آ رہی تھی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بلآخر وہ اسے سب سے آخر میں کرسی پر بیٹھی نظر آئی.

حنین ایک اور کرسی لیے اس کے بلکل سامنے بیٹھ گیا اور اپنی ٹانگیں اس کی کرسی کے ارد گرد پھیلا دیں تاکہ وہ بات سنے بغیر چلی نہ جائے

کیا ہوا ہے ..؟؟؟ منہ کیوں پھولا ہوا ہے... حنین نے اسے کوئی چپ دیکھ کر پوچھا

تم جاؤ یہاں سے میں نے کوئی بات نہیں کرنی تم سے...؟؟؟

نرمین نے بغیر دیکھے جواب دیا

مگر کیوں..؟؟؟

حنین نے زور دیتے ہوئے پوچھا

.....کیونکہ تم بات نہیں کرتے بلکہ بکواس کرتے ہو

نرمین نے آہستہ مگر غصہ سے کہا

میں ......؟؟؟ حنین نے انگوٹھا اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا جیسے اسے یقین نہ ہو کہ نرمین مجھے کہہ رہی ہے

جی آپ کو ہی کہہ رہی ہوں .ابھی تھوڑی دیر پہلے جناب اس لڑکی کے سامنے کیا کہہ رہے تھے.اتنی شرمندگی ہوئی مجھے....نرمین نے دکھ سے اپنا سر نفی میں ہلایا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اونہہ....تو یہ بات ہے چلو اللہ نے مجھے سزا دے دی میرے کرنے کی اب تو

...تم خوش ہو جاؤ

حنین نے سنجیدگی کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

کیا ہوا..؟؟؟ نرمین نے حنین کو سنجیدہ ہوتا دیکھ کر پوچھا

.ہونا کیا تھا بس یوں سمجھ لو کے تمہاری لاٹری نکل آئی اور میرا نقصان ہو گیا

حنین نے بلا کی معصومیت چہرہ پر لاتے ہوئے کہا

ظاہری سی بات ہے جب تم دوسروں کو اتنا تنگ کرو گے تو کچھ نا کچھ سزا تو

...ملے گی

خیر بتاؤ کیا ہوا..؟؟؟

آخر میں نرمین نے اپنے دونوں ہاتھ بازوں پر باندھتے ہوئے پوچھا

دیکھو اگر تمہیں بیٹھے بیٹھائے اتنا بڑا گھر مل جائے)حنین نے اپنے بنگلے کی طرف

اشارہ کیا (ساتھ میں نیو فرنیچر ،بہت سارے پیار کرنے والے لوگ، اچھے اچھے

کپڑے، زیور، ایک عدد پیاری سی گاڑی اور ہر مہینے ایک سمارٹ سی رقم پاکٹ

منی کے طور پر ....تو تمہیں کیسا لگے گا..؟؟؟

حنین نے نرمین کے تاثرات نوٹ کرتے ہوئے پوچھا

بہت اچھا لگے گا مگر مجھے کرنا کیا ہو گا....؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین نے معصومیت سے پوچھا

😂😂یارررررر تم بھی ناااا

حنین ہنسنے لگے مگر نرمین کا موڈ پھر سے خراب ہوتا دیکھ کر فوراً چپ ہوتے

ہوئے بولا

😭😭لیکن میرے ساتھ تو ٹریجڈی ہے ناااااا

وہ کیسے ...؟؟؟نرمین نے پوچھا

وہ ایسے کہ اگر کوئی میرے گھر، گاڑی، بینک بیلنس، کمرے اور ہر چیز میں حصہ

دار بن جائے تو مجھے غصہ آئے گا نا.....

حنین نے مظلوم بنتے ہوئے پوچھا

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو. مگر مجھے سمجھ نہیں آ رہی کوئی تمہارے ساتھ ایسا کیوں

کرے گا...؟؟؟

نرمین نے حنین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

یہ تو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا..؟؟ تم فلحال میرا ایک کام کر دو پلیززززز

حنین نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا

ہاں ضرور بولو.....نرمین نے حنین کی توقع کے عین مطابق جواب دیا

تم ادھر میں ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ دو کہ "حنین ساتھ زیادتی ہے"اور نیچے اپنے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سائن کر دو.

حنین نے اپنی ہتھیلی اور پن نزمین کے آگے کرتے ہوئے کہا

نزمین نے حنین کی ہتھیلی پر لکھنا شروع کیا جبکہ حنین نے بڑی مشکل سے اپنی

ہنسی کنٹرول کی اسے سچ مچ نزمین اس وقت بہت معصوم لگ رہی تھی.

یہ لو لکھ دیا....نزمین نے پن حنین کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا

شکریہ ....اب تم تھوڑی دیر بعد میرا سٹیٹس چک کر لینا

حنین کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ نزمین نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

پر سٹیٹس لگایا whatsAap تھوڑی دیر بعد حنین نے اپنے

"الحمداللہ میرے نکاح کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے مگر نزمین دیکھو مجھے کیا کہہ رہی

ہو"

😭😭حنین ساتھ زیادتی ہے"

"نزمین

سٹیس دیکھ کر نرمین کو جہاں حنین پر بہت غصہ آیا وہیں وہ بہت خوش بھی ہو گئی آخر کار اس کی مراد بھر آئی حنین ساتھ زندگی گزارنا آسان کام نہ تھا مگر خوشی اس بات کی تھی کہ وہ اس کا تھا اور ہمیشہ رہے گا.اب اسے تھوڑی دیر پہلے کی حنین کی گفتگو سمجھ آ رہی تھی اور اپنی بےوقوفی پر ہنسی رہی تھی........

"محبت خوبصورت ہے"

محبت خوبصورت ہے

محبت اوس کی صورت گلوں پر جگمگاتی ہے

سمندر ،آگ ،دریا سب محبت کے کرشمے ہیں

محبت موج کی صورت کنارہ ڈھونڈ لیتی ہے

کسی بچھڑے مسافر کو دوبارہ ڈھونڈ لیتی ہے

محبت خوبصورت ہے

محبت آنکھ میں چھپے تیرے سب راز لگتی ہے

محبت ہونٹوں پر لرزاں تیری کوئی بات لگتی ہے

محبت اک دریچہ بادلوں کی کوئی چلمن ہے

محبت آسماں کے سارے حسیں منظروں کی صورت

http://bestnovelscollection.blogspot.com

محبت نرم چھاؤں میں کسی آنچل کی صورت

کسی شاعر کے لفظوں سے بنی تحریر لگتی ہے

محبت کسی آرٹسٹ کی کوئی تصویر لگتی ہے

....

زریاب کو مہینا ہو گیا تھا وہ اب بہت بہتر تھا بازو تو دیکھنے میں ٹھیک ہی لگتا تھا مگر سینے کی کافی تکلیف تھی اس کے باوجود اس نے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ اس نے گھر جانا ہے.افراسیاب اور سردار دلاور اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئے تھے مگر وہ ماننے کو تیار نہیں تھا ابھی ان تینوں میں یہی بحث چل رہی تھی جب حنین کمرے میں داخل ہوا

بیٹا تم اسے سمجھاؤں ڈاکٹر چاہتے ہیں کہ یہ ابھی ہفتہ اور ہسپتال میں رہے مگر اس نے جانے کی رٹ لگا رکھی ہے

سردار دلاور نے حنین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

آپ بات تو کر کہ دیکھیں شاید ڈاکٹر مان جائیں..؟؟؟

حنین نے جواب دیتے ہوئے زریاب کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا

.حنین کے آتے ہی سردار دلاور اور افراسیاب اس سے مل کر باہر چلے گئے

گھر یاد آ رہا ہے یا گھر والی..؟؟

حنین نے زریاب کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے شرارت سے پوچھا

دونوں .....زریاب نے جواب دیا

تُو اس کو بتا کیوں نہیں دیتا..؟؟؟

حنین نے زریاب کو خوش دیکھ کر کہا

کیا بتاؤ......؟؟؟؟جواب دینے کی بجائے زریاب نے الٹا حنین سے سوال کیا.

"یہی کہ تم آؤں تو شاید کوئی بات بنے ورنہ طبیبوں کا صاف انکار ہے"

حنین نے کہتے ہوئے قہقہ لگایا جس میں زریاب نے بھی اس کا ساتھ دیا.

یار ویسے تُو کمال کی چیز ہے تیرے دماغ میں کیا کچھ بھرا ہوا ہے.

زریاب نے ہنستے ہوئے کہا

اتنی دیر میں دروازہ کھلا اور دبیر بھی آ کر کرسی پر بیٹھ گیا

تُو کب آیا..؟؟؟دبیر نے حنین کی طرف دیکھ کر پوچھا

ابھی تیرے آنے سے تھوڑی دیر پہلے.....

حنین نے جواب دیا

next اچھا ....اور تو کب تک ڈسچارج ہو رہا ہے پتہ تو چل گیا ہو گا کہ sunday ....کو شیطان کا نکاح ہے

دبیر نے حنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ حنین نے اپنی آنکھیں گھما کر دبیر کو دیکھا

..بھیجا تو ہے بابا سائیں کو دیکھو کیا کرتے ہیں

زریاب نے تھکے سے لہجے میں جواب دیا

پیرنی آئی تھی تجھے دیکھنے...؟؟؟

حنین نے زریاب سے پوچھا

نہیں...زریاب نے سرد لہجہ میں جواب دیا

پھر بھی گھر جانے کی اتنی جلدی...؟؟؟

حنین نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے جواب دیا

ہاں بس دیکھ لے...زریاب نے مسکرا کر کہا

زندگی میں صرف ایک چیز ایسی ہے"
جو انسان کو جی بھر کر خوار کرنے
کی صلاحیت رکھتی ہے اور وہ ہے
محبت "وہ آپ کے ساتھ آنکھ"
مچولی کھیلتی ہے اور کبھی آپکی
آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہونے کا
اتنا گہرا احساس دلاتی ہے کہ انسان
کو لگتا ہے کہ وہ اپنی مٹھی میں
سمندر کو قید کر سکتا ہے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور کبھی کبھی آپ کو یقین کی
سیڑھی سے اتنی زور سے دھکا دیتی
ہے کہ انسان ساری زندگی سر اٹھا کر
چلنے کی ہمت نہیں کر پاتا....

اب دیکھنا یہ ہے کہ "محبت "تیرے ساتھ ان دونوں میں سے کون سا سلوک کرتی ہے..؟؟؟"

حنین نے جیسے ہی یہ کہا زریاب اور دبیر نے اسے بڑے غور سے دیکھا جیسے یقین کر رہے ہوں کہ یہ تو کہہ رہا ہے..؟؟

ایسے کیا دیکھ رہے ہو..؟؟؟

حنین نے ان کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے پوچھا

خیر ہے آج کل بڑا فلسفہ جھاڑتا ہے یا تجھے شاعری کا دورہ پڑ جاتا ہے آخر معاملہ کیا ہے..؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر نے تفتیشی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں...بس زمین کے اثرات ہیں اب اتنے سالوں میں اتنا اثر تو بنتا ہے.

حنین نے مسکرا کر اپنے کندھے اچکائے.

....

زریاب کو ڈاکٹرز نے چالیس دن بعد چھٹی دے دی تھی اور بہت ساری احتاط بھی بتائیں تھیں .زریاب ہسپتال سے سیدھا اپنے فلیٹ پر جانا چاہتا تھا مگر سردار حشمت علی خان نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ زریاب ہسپتال سے سیدھا حویلی آئے گا اور ماہ نور کی زریاب ساتھ دھوم دھام سے شادی ہو گی اس کے بعد ماہ نور بھی زریاب ساتھ شہر شفٹ ہو جائے گی کیونکہ زریاب کو اس وقت ایک ایسے ساتھی کی ضرورت ہے جو اس کا دن رات خیال رکھے اور بیوی سے بڑھ کر کوئی ہمدرد ساتھی نہیں ہو سکتا.

سردار حشمت علی خان اس وقت زریاب کے کمرے میں موجود تھے انھوں نے باقی گھر والوں بشمول ماہ نور کے وہیں بلا لیا تھا تھوڑی دیر میں سب نفوس کمرے میں تھے جب سردار حشمت علی نے ماہ نور کو پکارتے ہوئے سب پر ایک نظر مارتے کہا

ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس جمعہ کو ماہ نور اور زریاب کی مہندی ہو گئی ہفتہ کو بارات اور اتوار والے دن ولیمہ کے ساتھ ہی ماہ نور اور زریاب کو شہر بھیج دیا جائے گا ویسے بھی بیٹیاں شادی کے بعد اپنے شوہر کے گھر ہی اچھی لگتی ہیں اور پھر اس وقت زریاب کو ماہ نور کی ضرورت بھی بہت ہے آپ میں سے کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں....؟؟؟

سب نے جوشی کا اظہار کیا جبکہ ماہ نور کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا پر وہ بولی کچھ نہیں.

بیٹا سائیں آپ نے کچھ کہنا ہے..؟؟

سردار حشمت نے ماہ نور سے پوچھا

ماہ نور نے نظر اٹھائے بغیر سر نفی میں ہلا دیا

جبکہ زریاب جو کافی دیر سے ماہ نور کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا بول پڑا

مگر مجھے اعتراض ہے میں ابھی ٹھیک نہیں ہوں ویسے بھی شہر والا گھر صرف میرے رہنے کے قابل ہے ماہ نور وہاں کیسے رہے گی..؟؟؟

سردار حشمت نے خاموشی سے زریاب کی باتیں سنی اور پھر بولے

بیٹا سائیں بیوی صرف خوشیوں کی ساتھی نہیں ہوتی بلکہ اچھی بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر کے دکھ درد میں اس کا ساتھ دے تمہیں اس وقت ماہ نور کی ضرورت ہے، رہی بات وہ فلیٹ ماہ نور کے قابل نہیں تو سلیقہ مند عورت جس جگہ بھی جائے اسے ٹھیک کر لیتی ہے مجھے اپنی بیٹی پر اعتماد ہے تم فکر نہ کرو.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اب زریاب کیا کہتا اس کی تو بولتی ہی بند ہو گی وہ بھی حقیقت میں یہی سب چاہتا تھا بس ماہ نور کی وجہ سے کہہ رہا تھا.

ماہ نور نے اپنے کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے اپنا آدھا غصہ دروازے پر اور آدھا ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی سب چیزوں کو نیچے پھینک کر نکالا

منحوس کہیں کا.....ابھی ماہ نور زریاب کو کوسنے ہی لگی تھی کہ سردار دلاور دروازہ نوک کرتے اندر داخل ہوئے.

......چچا سائیں آپ کو شرط یاد ہے نا

ماہ نور نے انھیں دیکھتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں کہا

یاد ہے بلکل یاد ہے مگر تب کہ اور اب کہ حالات میں بہت فرق ہے یہ آپ بھی جانتی ہیں.

سردار دلاور نے پیار سے ماہ نور کو اپنے پاس بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے سمجھایا

مگر چچا سائیں ...؟؟؟؟

ماہ نور نے بولنے کی کوشش کی ہی تھی کہ سردار دلاور بول پڑے

دیکھو بیٹا مجھے تمہاری بات بغیر تمہارے کہے ہی سمجھ آ گئی ہے اس لیے پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا جیسے ہی زریاب کی طبیعت بہتر ہو گی میں خود تمہیں جا کر واپس گاؤں لے آؤں گا ٹھیک ہے.آخر میں انھوں نے ماہ نور کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے پوچھا

ناچاہتے ہوئے بھی ماہ نور نے ہاں میں سر ہلا دیا

....

دبیر اس وقت بہت اچھے موڈ میں تھا ایک زبردست ڈیل کی تھی اس نے کسی پارٹی کے ساتھ.....

حنین کافی دیر سے عترت کے بارے میں کچھ کہنا چاہ رہا تھا مگر پھر رک جاتا اسے اچھی طرح اندازہ تھا کہ عترت کی کیا حثیت ہے دبیر کی زندگی ہیں اور حنین کی بات سن کر دبیر کا کیا ری ایکشن ہونا ہے...؟؟؟؟

پھر بھی ہمت کر کے حنین نے دبیر کو پکارا جو اپنے موبائل پر کچھ مصروف نظر آ رہا تھا

یار تجھے تو پتہ چل ہی گیا ہو گا کہ زریاب اس دفعہ شادی کر کے آ رہا ہے اور .....حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ پیرنی کو بھی ساتھ لا رہا ہے

ہمممم بتایا ہے اس نے مجھے بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہو گا کہ بلایا ہے اس نے ..مجھے اور میری پوری فیملی کو شادی پر

دبیر نے ایک نظر حنین کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے ایک لمبا سانس لے کر ہمت جمع کی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اک غلط لفظ اگر عترت کے بارے میں اس کے منہ سے نکل گیا تو دبیر اس کا کیا حشر کرے گا...؟؟؟

مجھے عترت کے بارے میں کچھ کہنا ہے

جیسے ہی حنین کہ یہ الفاظ دبیر کے کانوں میں پڑے اس نے موبائل ٹیبل پر رکھ دیا اور حنین کو دیکھنے لگا

تو نے آگے بھی دو دفعہ ایسا ہی کچھ کہا تھا مسئلہ کیا ہے..؟؟

دبیر نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا

، حنین نے عترت اور کونین کی پہلی ملاقات سے لے کر آخری ملاقات تک جن میں عترت کی محبت اور کونین کا پرپوزل شامل تھا بتا دیا.

دبیر کے کانوں کی لوئیں سرخ پڑ گئیں وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور حنین کا گریبان پکڑ لیا

بس ایک لفظ اور نہیں.....تیری اپنی تو کوئی بہن نہیں ہے اس لیے جو تیرے منہ میں آ رہا ہے تو بکواس کر رہا ہے یہ تو ہے جس نے اتنی بکواس کی اور میں نے برداشت کر لی اگر کوئی اور تیری جگی ہوتا تو اس وقت اپنے قدموں پر کھڑا نہ ہوتا.

دبیر نے ایک جھٹکے سے حنین کو چھوڑا جو پیچھے دیوار ساتھ جا لگا

چلا جا یہاں سے ....اس سے پہلے کہ میں بھول جاؤ تو حنین ہے اور خود سربراہی کرسی کی طرف منہ کر لیا.

میں جانتا ہوں عترت تیرے لیے کیا ہے مگر تو اس پر اپنی مرضی مسلط نہیں کر سکتا وہ اب بڑی ہو گئی ہے...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے اپنے کپڑے درست کرتے ہوئے کہا

وہ اتنی بڑی نہیں ہوئی کہ اپنا اچھا برا سمجھ سکے. تیرا کیا خیال ہے میں عترت کسی ایسے شخص کے حوالے کر دو جو اپنا بوجھ اٹھا نہیں سکتا تاکہ وہ ساری زندگی عترت کو بلیک میل کرتا رہے اور مجھ سے پیسے مانگ کر اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کا بھی پیٹ بھرتا رہے تو نہیں جانتا ان مڈل کلاس لوگوں کو.....یہ پلاننگ سے بڑے گھرانوں کی معصوم لڑکیوں کو اپنی جھوٹی محبت میں پھنساتے ہیں اور پھر ساری زندگی ان کی جائیداد پر عیش کرتے ہیں میں عترت کو روتی تڑپتی زندگی نہیں دے سکتا وہ شہزادیوں کی طرح رہی ہے اور ملکہ بن کر باقی زندگی کسی بادشاہ ساتھ گزارے گی فقیر ساتھ نہیں.....

مگر کونین کی فیملی بہت اچھی ہے میں خود ملا ہوں ان لوگوں سے ان کی چھان بین بھی کی ہے تجھے مجھ پر یقین نہیں....؟؟؟

حنین نے نرم پڑتے ہوئے کہا

....تو نہیں سمجھ سکتا وہ ضائع کر دے گا عترت کو

.دبیر کے چہرے پر کرب کے واضح آثار تھے

مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی عترت کو وہی ملا تھا یونی میں حالانکہ اس یونی میں منسٹر،سینٹر، بزنس مین، ایم این اے ، فورس اور جاگیرداروں کے لڑکے پڑھتے ہیں

عترت کو کسی ایسے لڑکے سے محبت کیوں نہیں ہوئی....؟؟؟؟

یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ عترت نے محبت نہیں کی بلکہ اس لڑکے نے عترت کو

....پھنسایا ہے میں اسے چھوڑوں گا نہیں الو کا پٹھا

دبیر نے گالی دیتے ہوئے پیپر ویٹ اٹھا کر دیوار پر مارا

کیا لوجک ہے تیری..؟؟؟ مجھے تو تیری سمجھ نہیں آ رہی اگر وہ کسی بڑے

گھرانے کے لڑکے سے محبت کرتی تو تجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا مگر اب.......؟؟؟

حنین نے تاسف سے دبیر کو دیکھا

فلحال تو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں اس لیے میں چلتا ہوں

حنین جانے کے لیے دروازے کے قریب آیا پھر کچھ رک کر مڑا اور کہا

بھی ایسے ہی بیگ گراؤنڈ سے تعلق رکھتی ہو پھر...؟؟؟ styloo فرض کر تیری

اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ دیکھنے سے ہی کسی اونچے گھرانے کی لگتی

ہے اور اگر ہم فرض بھی کر لیں کہ وہ ایک مڈل کلاس لڑکی ہے تو میں پھر

کبھی بھی ،کسی بھی صورت میں اس سے شادی نہیں کروں گا کیونکہ میں کوئی

....گھٹیا لڑکی اپنے گھر اور اپنی نسل کے لیے پسند نہیں کرتا سمجھا

.ساتھ ہی دبیر نے انگلی اٹھا کر حنین کو وارنگ والے انداز میں جواب دیا

.....ٹھیک ہے اس بات کا فیصلہ وقت کرے گا میں یا تو نہیں

اور حنین آفس سے نکل گیا

....

زریاب اس وقت بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ماہ نور کے بارے میں سوچ رہا تھا کتنا اچھا احساس ہوتا ہے جب بندہ کسی کو چاہے اور اسے پھر حاصل بھی کر لے وہ بھی ساری دنیا کے سامنے، دھوم دھام سے ،ڈنکے کی چوٹ پر، بلکل جائز اور حلال طریقے سے.....

ماہ نور سادہ سی اتنی پیاری لگتی ہے تو پھر دلہن بن کر وہ کسی افسرا،حور، پری سے کم نہیں لگے گی جیسے ہی زریاب کو ماہ نور کے دلہن بننے کا خیال آیا ساتھ ہی کچھ اور باتیں یاد آ گئیں زریاب نے فوراً حنین کو کال ملائی جو اس وقت ڈرائیو کر رہا تھا زریاب کا فون دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی

جی دولہے میاں !کسی حال میں بھی جان کو سکون نہیں ہے

....بس کیا کروں تیری بکواس سنے بغیر دن نہیں گزرتا

زریاب نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا

فلحال تو دبیر کی بکواس سن کر آ رہا ہوں.پھر حنین نے ساری بات زریاب کو بتا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دی

.....تجھے کون کہتا ہے پرائے پھڈے میں ہاتھ ڈالنے کو

زریاب نے ڈانٹتے ہوئے کہا

.کیا کروں..؟؟ عترت سے وعدہ کیا ہے تو پھر کچھ نہ کچھ تو کرنا ہے

حنین نے گاڑی ایک طرف کھڑی کرتے ہوئے جواب دیا

اچھا سن تو نے میرا ایک کام کرنا ہے اور کوئی بہانہ نہیں

زریاب نے کہا

جی حکم کریں......حنین نے جواب دیا

زریاب نے اسے اپنی ساری بات بتانے کے بعد کہا یار ضرور کر دیں تیری مہربانی ہو گی

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم لوگوں نے مجھے سمجھا کیا ہوا ہے.؟؟؟ لڑکی کے گھر کا پتہ معلوم کر دو، رشتہ کروا دو، محبت میں نے کی ہے بھائی سے بات آپ کر .....کرو اور اب تم MBA لیں.سسر صاحب کہتے

مجھے لگتا ہے تم لوگوں کے بچوں کے کانوں میں اذانیں بھی میں ہی دوں گا بلکہ .....دائی کا بندوبست بھی میرے ہی ذمہ ہو گا

حنین کہہ رہا تھا جبکہ زریاب قہقے لگا رہا تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

...زریاب کا فون بند کر کے حنین نے ڈاکٹر رائحہ کو کال کی

....ہیلو پیاری اور رحمدل ڈاکٹر

حنین نے فل مکھن لگاتے ہوئے کہا

خیر ہے حنین صاحب..؟؟؟

رائحہ نے مسکرا کر جواب دیا

.....جی بس آپ کا آدھا گھنٹہ چاہیے تھا

حنین نے کہا

اچھا!!!!! مگر کس لیے...؟؟؟رائحہ کو حیرت ہوئی

.بس میں دس منٹ میں آپ کو پک کر رہا ہوں پھر بتاؤں گا

یہ کہتے ہوئے حنین نے کال کاٹ دی جبکہ رائحہ فون کی سکرین دیکھتی رہ گئی

دبیر سارا دن حنین کی باتوں کی وجہ سے ڈسٹرب رہا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ عترت کچھ ایسا کر سکتی ہے چار بجے کے قریب وہ آفس سے نکلا اور گھر کے راستے پر گاڑی ڈال دی گھر آ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا سارا دن خود سے ہی الجھتا رہا بلآخر اس نے عترت سے بات کرنے کا فیصلہ کیا.اور اس کے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

...کمرے کی طرف چل پڑا

عترت اپنے کمرے میں بیٹھی لیپ ٹاپ پر فلم دیکھ رہی تھی جب دروازے پر دستک دیتے ہوئے دبیر اندر داخل ہوا عترت نے دبیر کو دیکھتے ہی لیپ ٹاپ بند کیا اور سیدھی ہو کر بیڈ پر بیٹھ گی.

بھائی کوئی کام تھا..؟؟ مجھے بلا لیتے.

عترت نے بیڈ پر دبیر کے لیے جگہ بناتے ہوئے پوچھا

.....گڑیا ادھر میرے پاس آؤ

دبیر نے یہ کہتے ہوئے اپنا سیدھا بازو کھول کر عترت کو اپنے ساتھ لگایا

میں تمہارا کبھی بھی برا نہیں چاہ سکتا میرا تم سے زبان کا نہیں بلکہ خون کا رشتہ ہے میں نے تمہیں بھائی نہیں باپ بن کر پالا ہے اس لیے میں جو بھی فیصلہ ....تمہارے لیے کروں گا اس میں تمہارا ہی فائدہ ہو گا سمجھی

میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گا بس تم کو بتاؤں گا کہ آئندہ میں تمہاری زبان سے "کونین" کا لفظ نہ سنو. تم اس کے لیے نہیں بنی ہو اس لیے اپنے قیمتی جذبات اس پر ضائع نہ کروں اور مجھے یہ سوچنے پر مجبور نہ کروں کہ میرا تمہیں یونی میں داخل کرانا غلط فیصلہ تھا.

دبیر کی باتیں سنتے ہی عترت پہلے تو سکتہ میں آگئی پھر تھوڑی ہمت کر کہ بولی

بھائی وہ بہت اچھے ہیں...

مطلب میں برا ہوں..؟؟؟

دبیر نے قدرے غصہ سے پوچھا

نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے مگر مجھے وہ بہت پسند ہیں کیا آپ میری پسند کو اہمیت نہیں دیں گے ...؟؟؟

عترت نے سوالیہ نظروں سے دبیر کی طرف دیکھا

گڑیا بحث نہیں جو کہا ہے اس پر عمل کرو ورنہ "کونین"تمہیں زمین کے اوپر نظر نہیں آئے گا.

دبیر عترت کا سر چومتا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عترت نم آنکھوں سے دروازے کو دیکھتی رہی

....

حنین رائحہ کو لے کر زریاب کے فلیٹ پر آیا اسے سارا فلیٹ دیکھنے کے بعد بولا

آپ نے فلیٹ اچھی طرح دیکھ لیا ہے...؟؟؟

جی میں نے دیکھ لیا ہے رائحہ نے جواب دیا

چلیں پھر چلتے ہیں حنین نے رائحہ کے لیے باہر کا دروازہ کھولا اور پھر دروازے

پر لاک لگانے لگا.

رائحہ نے اسے اتنی جلدی میں دیکھا تو پوچھے بنا نہ رہ سکی.

آپ کو کس چیز کی جلدی ہے..؟؟؟

دو چیزیں انسان کے ہاتھ سے بہت جلدی نکل جاتی ہیں

ایک وقت اور

😂😂🙊🤭..دوسری آم کی گٹھلی

😁😁...میری نوی نکور تحقیق

حنین نے کہتے ہوئے ہنسنا شروع کر دیا جبکہ رائحہ سر نفی میں ہلانے لگی

پھر دونوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئے

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی اگر آپ کو برا نہ لگے تو پوچھ لوں....؟؟؟

رائحہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا

بس ایک بات ..؟؟؟

مجھے لگا کم از کم ایک درجن تو پوچھیں گی.؟؟؟

حنین نے ہنستے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے جب پہلی دفعہ آپ نے نرمین کا تعارف کرایا تو کہا تھا

کہ وہ آپ کی بیوی ہے پھر ہسپتال میں کہا کلاس فیلو ہے اور اس دن پارٹی میں

بولا کہ روم میٹ ہے..؟؟؟

یہ چکر کیا ہے؟؟؟ رائحہ نے کنفیوژ ہوتے ہوئے پوچھا

اچھی یاداشت بھی ایک مسئلہ ہے مجھے آج اس بات کا احساس ہوا ہے آپ ان باتوں کو چھوڑیں اور کام کی بات پوچھیں

حنین نے مسکراتے ہوئے رائحہ کو دیکھا

مثلاً...رائحہ نے کہا

مثلاً یہ کہ میں آپ کو فلیٹ پر کیوں لے کر گیا تھا..؟؟؟

....

حویلی میں شادی کی تیاریاں زورو شور سے جاری تھیں پوری حویلی کو سجایا گیا تھا کیونکہ اب سرداروں کو چوہدریوں کا ڈر نہیں تھا بلکہ چوہدریں اب ڈر رہے تھے کیونکہ زریاب پر فائرنگ کرنے کی وجہ سے ان پر اقدامِ قتل کی دفع لگتی تھی مگر سرداروں نے دشمنی ختم کرنے کے لیے ان کہ کہنے پر انھیں معاف کر دیا تھا

سب ہی بہت خوش تھے سوائے ماہ نور کے،اسی خوشی نہیں ہو رہی تھی وہ اپنی حالت پر ہنس رہی تھی اتنی دفعہ دلھن بنی ہوں کہ اب نہ شرم آ رہی ہے اور نہ ہی روپ....

اس نے اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے سوچا

جو خوشی اسے اسد کی دلہن بن کر ہوئی تھی اس کے بعد کسی کی دلہن بننے پر

اس کے وہ جذبات نہ تھے اور زریاب کا تو سوچ کر ہی اس کا رنگ سرخ ہو جاتا

تھا شرم سے نہیں بلکہ غصہ سے....

زریاب اگر میں چین سے نہ رہی تو تمہیں بھی نہیں رہنے دوں گی تمہارے حق

میں یہی بہتر ہے کہ مجھ سے دور رہو.

وہ اپنے خیالوں میں زریاب سے مخاطب تھی.

اپنے بڑوں کی عزت پر قربان ہو جاتیں ہیں"

گاؤں میں بیٹیاں تو بس نیلام ہو جاتیں ہیں

جن کو نہ ہو زندگی خود جینے کا حق..

ماہ نور جیسی لڑکیاں پھر کیا مسکرا پاتی ہیں؟؟

وہ تو جیتی ہیں بس زندگی گزارنے کے لیے

پھر محبت کو بھی وہ کہاں اپنا پاتی ہیں

غلط نہ سمجھو تم ماہ نور جیسوں کو

دل ہوتے ہوئے بھی ان پر زنگ لگا جاتی ہیں

جو کر لو پیار سے بات تو رو پڑتی ہیں

"صحیح ہوتے ہوئے بھی غلط کا خول چڑھا جاتی ہیں

(خدیجہ عاطف)

....

عترت آج بہت دنوں بعد یونی گئی تھی اس نے دبیر کی بات مان لی تھی کیونکہ وہ اپنے اتنے پیارے بھائی کو اپنی چند دن کی محبت کے پیچھے ناراض نہیں کر سکتی تھی.مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اپنی محبت کو بھلا نہیں پا رہی تھی اسی لیے وہ اپنی کلاس کے ختم ہوتے ہی گھر واپس آ جاتی تھی.

جیسے ہی وہ کوریڈور سے گزر کر اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جانے لگی تو اسے کونین اپنے دوستوں سے ساتھ کھڑا نظر آیا مگر وہ اپنے جذبات پر قابو کرتی ہوئی نظریں جھکا کر اس کے پاس سے گزر گئی.

عترت کی یہ حرکت کونین نے نوٹ کی مگر برا اس لیے نہیں منایا کیونکہ وہ سمجھا کہ شاید دوستوں کی وجہ سے مجھے عترت نے نہیں بلایا.

مگر جوں جوں دن گزر رہے تھے اسے اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ عترت اسے اگنور کر رہی ہے وہ اس سلسلے میں عترت سے بات کرنا چاہتا تھا مگر کیونکہ یونی میں پیپرز ہونے والے تھے اور اس کا یہ فائنل سمسٹر تھا اس لیے وہ اپنا پروجیکٹ جمع کرانے میں لگا ہوا تھا.

عترت اپنی کلاس لیتے ہی فوراً گھر چلی جاتی تھی مگر آج اس کی آخری کلاس سے پہلے ایک فری تھا تو اس نے سوچا کہ یونی کے بیک گراؤنڈ میں جا کر اپنا ٹائم گزار لے وہ کونین کو دیکھنا نہیں چاہتی تھی اس لیے اپنا سامان گراؤنڈ کے ایک کونہ میں رکھ کر خود گھاس پر بیٹھ گئی اور ارد گرد دیکھنے لگی....

کہیں کہیں کوئی اکا دکا سٹوڈنٹ نظر آ رہا تھا جبکہ باقی گراؤنڈ بلکل خالی تھا وہ گھاس پر نظریں جمائے اپنے خیالوں میں گم تھی جب اسی دن والا لڑکوں کا ٹولہ بھی گراؤنڈ میں آگیا اس گروپ کا کام ہی معصوم اور نئی لڑکیوں کو تنگ کرنا تھا عترت کو دیکھ کر ایک لڑکے نے اس کی طرف اشارہ کیا جو اپنے ارد گرد کی دنیا سے بے نیاز بیٹھی تھی

وہ چاروں عترت کے قریب آ کر بیٹھ گئے اور ایک لڑکے نے اونچی آواز میں نظم پڑھنا شروع کی تاکہ عترت کی توجہ حاصل ہو سکے

"ایک لڑکی باغ میں بیٹھی رو رہی ہے اس کا ساتھی کوئی نہیں ہے اٹھ کر اپنا ساتھی ڈھونڈ لو..؟؟؟"

عترت نے فوراً سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو وہ چاروں سینے پر ہاتھ باندھے اسی کو دیکھ رہے تھے

عترت نے مشکل سے اپنی گھبراہٹ پر کنٹرول کرتے ہوئے اپنی چیزیں اٹھائیں اور کھڑی ہو گئی

عترت کو کھڑا ہوتا دیکھ کر وہ اس کے اور قریب آگئے اور اسے چاروں طرف سے گھیر کر بولے
پہلا اپنا ساتھی تو چن لو..؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور پھر خباثت سے ہنسنے لگے

جبکہ عترت کی آنکھوں میں خوف سے نمکین پانی جمع ہونے لگا اس سے پہلے کہ وہ حنین کو کال کرتی ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر عترت کے ہاتھ سے اس کا بیگ چھین لیا اور کھول کر اس کی تلاشی لینے لگا

یار یہ موبائل دیکھو..؟؟ قیمتی لگ رہا ہے..؟؟ چلو آج کی دیہاڑی تو لگی

ایک لڑکے نے دوسرے سے کہا

جبکہ اس نے عترت کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

لگتا ہے آج تو زبردست دیہاڑی لگے گی..؟؟

اور پھر سب زور زور سے ہنسنے لگے

کونین اپنے دوستوں کے ساتھ پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس کے ایک دوست نے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا

یار وہ دیکھ بڑے لوگوں کی بگڑی اولادوں کے کام،آج پھر کسی لڑکی کو تنگ کر رہے ہیں.

کونین نے گردن موڑ کر سرسری سا ادھر دیکھا اور پھر پورے کا پورا ہی اپنے قدموں پر گھوم گیا اسے عترت پر سخت غصہ آیا).پتہ نہیں یہ بےوقوف ہر بار ان کو ہی کیوں ملتی ہے..؟؟؟(

کونین اپنے دوستوں کےساتھ ان لڑکوں کی طرف بڑھا اور قریب آنے پر ان کو مخاطب کر کہ بولا

ہاں جی آج پھر شغل کا ارادہ ہے..؟؟

اور ساتھ ہی اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرنے لگا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کونین کی آواز پر عترت کے آنسوؤں میں روانی آگئی جبکہ اس نے اپنا سر مزید جھکا لیا

اپنے سینئرز جو کہ ان سے تعداد میں بھی زیادہ تھے دیکھ کر وہ چاروں لڑکے کچھ گھبرا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

یہ موبائل اور چیزیں واپس کرو اس لڑکی کو، اور ہمارے ساتھ اپنا شغل پورا کر لو یقین مانو تم لوگ بور نہیں ہو گے..؟؟؟

کونین نے شہادت کی انگلی سے عترت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ہم تو جا رہے تھے اس لڑکی نے خود ہی ہمیں بلایا تھا.

ان چاروں میں سے ایک نے وضاحت دیتے ہوئے عترت کا بیگ سامان سمیت

http://bestnovelscollection.blogspot.com

عترت کو واپس کر دیا

اچھاااا خود بلایا تھا..؟؟

کونین کہتا ہوا اس لڑکے کی طرف بڑھا مگر اس کے دوست نے اسے روک دیا

....یار جانے دے دفع کر خامخواہ ہنگامہ کرنے کا فائدہ

اور وہ لڑکے بھی دو منٹ میں گراؤنڈ سے آؤٹ ہو گئے

پھر کونین نے دوستوں کو بھی جانے کا اشارہ کیا جبکہ خود عترت کی طرف قدم بڑھا دیے

نہیں afford اتنے بڑے بزنس ٹیکون کی بہن ہو اور وہ تمہارے لیے دو گارڈز کر سکتا...؟؟؟افسوس کی بات ہے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کونین نے عترت پر طنز کرتے ہوئے کہا

عترت کو کونین کے منہ سے دبیر کے لیے یہ الفاظ استعمال کرنا اتنے ہی برے لگے جتنے دبیر کے منہ سے کونین کے لیے لگے تھے مگر وہ کچھ بولی نہیں.اپنے ڈوپٹے سے اپنا منہ صاف کرنے لگی.

جب تم لڑکوں ساتھ پڑھ نہیں سکتی تو کس گدھے نے مشورہ دیا تھا اس یونی میں داخلے کا...؟؟؟ ویمن یونی میں داخلہ کیوں نہیں لیا..؟؟؟

کونین کو عترت پر غصہ کے ساتھ ساتھ ہمدردی بھی ہو رہی تھی

آپ کا شکریہ....عترت نم آواز سے کہتی پارکنگ کی طرف جانے لگی کیونکہ اب اس کا کلاس لینے کا کوئی ارادہ نہین تھا.عترت کو جاتا دیکھ کر کونین بھی اس کے ساتھ چل پڑا اور کہا

آپ نے فون کیوں نہیں کیا میں انتظار کر رہا تھا..؟؟

وہ آپ کا نمبر مجھ سے گم ہو گیا ہے..؟؟ سوری

عترت نے جھوٹ بولا

اچھا!!!!!! ....

کونین نے عترت کے چہرے پر دیکھتے ہوئے کہا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ وہ سچ بول رہی ہے...

مجھے اپنا نمبر دو..؟؟؟

کونین نے اپنا موبائل عترت کے آگے کرتے ہوئے کہا

عترت کچھ دیر کونین کے موبائل کو دیکھتی رہی پھر نم آواز میں بولی

اب اس سب کی ضرورت نہیں...؟؟؟

اور خود جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی جبکہ کونین اس کی بات پر الجھ گیا

....

حنین رات کو بیڈ پر لیٹنے لگا تو نرمین کا خیال آیا کافی دنوں سے اسے تنگ نہیں کیا تھا کچھ سوچ کر اس کا نمبر ڈائل کیا

نرمین کی آواز سنتے ہی حنین نے چہک کر پوچھا

کیسی ہو مس معصومہ..؟؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ویسے جیسی تمہاری حرکتیں ہیں مجھے کیسا ہونا چاہیے..؟؟؟

زمین نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کیا

زمین تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے تم تو بڑی معصوم سی مخلوق تھی..؟؟؟

....حنین نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی

...تم بہت بتمیز ہو ہمیشہ میرا مزاق اڑاتے ہوئے

زمین نے شکوہ کیا

بھئی اپنا تو ایک ہی اصول ہے

زندگی میں کچھ بننا ہے تو

😏ڈھیٹ بن جاؤ

😂سارے مسئلے حل ہو جائیں گے

حنین نے ہنستے ہوئے جواب دیا

ایسا نہ کیا کرو پلیززززز

زمین نے پیار سے کہا

اچھا ٹھیک ہے زیادہ سیریس مت ہو اور ہاں میں تمہیں بتانا ہی بھول گیا کہ

میری اور دبیر کی پوری فیملی زریاب کی شادی میں شرکت کے لیے گاؤں جا رہی ہے تم چلو گی ساتھ..؟؟؟

حنین نے زمین سے پوچھا

حنین تم گاؤں کیوں جا رہے ہو پلیزز مت جاؤ ناااااا وہاں خطرہ ہے..؟؟؟

زمین اب سچ مچ پریشان ہو گئی تھی

ارے پاگل کچھ نہیں ہوتا اب وہاں کوئی خطرہ نہیں ہے سب ٹھیک ہے اور تم پریشان مت ہوتی رہنا ہم سب زریاب اور اس کی بیگم سمیت اتوار کو واپس آ جائیں گے .ٹھیک ہے

حنین نے تسلی دیتے ہوئے کال بند کر دی

عترت نے گھر آ کر فیصلہ کیا کہ اب وہ یونی نہیں جائے گی اور اس فیصلہ سے اماں بی اور دبیر کو آگاہ بھی کر دیا اماں بی تو خیر خوش تھیں مگر دبیر بہت پریشان ہو گیا تھا ....

عترت نے یہ فیصلہ دو وجوہات کی بنا پر کیا تھا ایک یہ کہ وہ کونین کو دیکھنا نہیں

چاہتی تھی اور دوسرا جو کچھ آج یونی میں ہوا اس سے عترت خوفزدہ ہو گئی تھی اسی طرح تین دن گزر گئے عترت نے اپنے کمرے سے نکلنا مکمل چھوڑ دیا تھا دبیر اس کی وجہ سے بہت پریشان رہنے لگا تھا آج بھی گھر کے سناٹے سے تنگ آ کر گھر سے نکلا اسے عترت کی حالت بہت تکلیف دے رہی تھی.وہ اسے دکھی نہیں دیکھ سکتا تھا مگر جو اس کی خواہش تھی وہ بھی پوری نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ سڑکوں پر بغیر وجہ کے گاڑی لے کر گھوم رہا تھا جب اسے سڑک کے کنارے رائحہ کھڑی نظر آئی پتہ نہیں کیوں مگر دبیر کا دل کیا کہ وہ رائحہ سے سب شئیر کرے اس سوچ کے تحت اس نے گاڑی رائحہ کے قریب روکی اور اس کی طرف کا دروازہ کھول دیا

رائحہ پہلے تو ڈر کے دو قدم پیچھے ہٹی پھر دبیر کو دیکھتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی

آپ کو کیا ہوا ہے..؟؟رائحہ نے دوستانہ لہجے میں دبیر سے پوچھا

آئیں کافی پیتے ہیں..؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر نے گاڑی کافی شاپ کے باہر روکتے ہوئے کہا

میں خالی کافی نہیں پیوں گی..؟؟؟

رائحہ نے اطلاع دیتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا

دبیر نے رسٹورنٹ کے اندر داخل ہوتے ہوئے ایک سائیڈ ٹیبل کی کرسی رائحہ کے لیگ کھینچی اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی رائحہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

تھوڑی دیر بعد ویٹر آ کر آڈر لے گیا

جی اب بتائیں ..؟؟ کیا بات ہے..؟؟

رائحہ نے دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھتے ہوئے دبیر سے پوچھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کچھ دیر دبیر خاموشی سے رائحہ کو دیکھتا رہا پھر ساری بات رائحہ کو بتا دی.

اچھا تو یہ بات ہے..؟؟؟

رائحہ نے ساری بات سننے کے بعد کہا

اتنی دیر میں ویٹر ان کا آڈر ٹیبل پر لگا کر چلا گیا

اب بتاؤں میں کیا کروں..؟؟؟

وہ بہت پریشان ہے میں جانتا ہوں مگر مجھے اس کا انتخاب پسند نہیں وہ بچی ہے اپنا اچھا برا نہیں جانتی...

دبیر کی آواز میں دکھ، پریشانی اور مایوسی جھلک رہی تھی جسے رائحہ نے محسوس کیا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

میرے پاس آپ کے مسئلہ کا ایک حل ہے اگر آپ وعدہ کریں کہ ناراض نہیں ہوں گے تو میں بتاؤں رائحہ نے برگر سے انصاف کرتے ہوئے پوچھا

ہاں کہو..؟؟؟ دبیر نے جواب دیا

... آپ میری بات آرام سے سنے گے اور بیچ میں بولیں گے نہیں

رائحہ نے انگلی اٹھا کر دبیر سے رضامندی چاہی جو اس نے فوراً دے دی اور کافی کا کپ اٹھا کر ہونٹوں ساتھ لگا لیا

آپ عترت سے کہیں کہ وہ کونین کو فون کرے اور کہے کہ اگر اس کے گھر والے دو شرائط مان لیں تو میرے بھائی تم سے میری شادی خوشی کر دیں گے

(دبیر کافی پیتے رائحہ کو مسلسل دیکھ رہا تھا جو اسے اس وقت حنین لگ رہی تھی
بلکل وہی اندازِ بیان......)

...کونین اسے آپ کی کالونی میں گھر لے کر دے.1

ہمارے خاندان میں وٹے سٹے کا رواج ہے اس لیے تمہیں اپنی بہن کی شادی.2
....میرے بھائی سے کرنی ہو گی

.....اگر وہ یہ شرائط مان لے گا تو بھی ہمارا فائدہ ہے

....اور اگر نہ مانا تو بھی ہمارا فائدہ ہے

رائحہ نے کہتے ہوئے اپنا برگر ختم کیا اور ہاتھ ٹشو سے صاف کرنے لگی

وہ کیسے..؟؟؟ دبیر نے پوچھا

دیکھو اگر کونین دونوں شرطیں مان جاتا ہے تو پھر عترت تمہاری آنکھوں کے سامنے رہے گی اور اس کی بہن تمہارے گھر ہو گی تو کونین عترت کے ساتھ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

برے سلوک کا سوچے گا بھی نہیں کیونکہ یہ مڈل کلاس لوگ اپنی بہنوں کے لیے بہت جذباتی ہوتے ہیں......

اور دوسری صورت میں بھی تمہیں ہی فائدہ ہو گا کیونکہ اگر کونین شرطیں نہیں مانتا تو وہ عترت کے دل سے اتر جائے گا کیونکہ عترت کو احساس ہو گا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا ورنہ وہ ضرور مان جاتا.اس طرح وہ دکھ سے نکل آئی گی اور پھت تم اپنی مرضی سے اس کی کہیں بھی شادی کر دینا..

کیسا...؟؟؟

آخر میں رائحہ نے داد طلب نظروں سے دبیر کو دیکھا جو ستائشی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا.

مگر میں اس کی بہن سے شادی نہیں کرنا چاہتا.....

دبیر نے کچھ دیر رک کے ادھر ادھر دیکھا اور پھر رائحہ کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر کہا

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں...؟؟؟

دبیر کی بات پر رائحہ ہنسنے لگی

....آپ جیسا بندہ تو چار شادیاں بھی کر سکتا ہے یہاں تو پھر دو کا سوال ہے

یعنی میں آپ سے دوسری شادی کروں..؟؟؟

دبیر نے بے یقینی سے پوچھا

جواب میں رائحہ نے مسکرا دیا مطلب "ہاں "تھا

کوئی اور لڑکی ہوتی تو نہ مانتی؟ ؟ یہ واقعی ہی حنین جیسی ہے اگر اس کی اور)

حنین کی شادی ہو جائے تو کیا غضب کا کپل ہو گیا...؟؟؟ دبیر نے اپنی ہی

(سوچ پر فوراً خود کو جھڑکا

دبیر کو خاموش دیکھ کر رائحہ نے سوال کیا

آپ کو اپنی بہن سے بہت محبت ہے..؟؟؟

محبت "بہت معمولی لفظ ہے"

.....عترت میں میری جان ہے

دبیر نے جیسے ہی یہ الفاظ ادا کیے اس کی آنکھوں میں جذبات کی شدت سے

آنسو آگئے جسے رائحہ نے غور سے دیکھا

....

حویلی میں آج زریاب اور ماہ نور کی مہندی تھی دونوں ہی بہت پیارے لگ رہے تھے زریاب نے سفید شلوار قمیض کے اوپر مہرون واسکٹ پہنی تھی جبکہ ماہ نور نے پیلا گوٹے والا فراک اور چوری دار پچامہ ساتھ نٹ کا سرخ ڈوپٹہ پہنا تھا بالوں میں موتیا کے پھول اور ہاتھوں میں موتیا اور گلاب کے گجرے وہ آج سچ مچ "پھولوں کی شہزادی"لگ رہی تھی

مہندی کا فنکشن اکٹھا نہیں رکھا گیا تھا زریاب مردان خانے میں تھا اور ماہ نور زنان خانے میں....

مہندی کا فنکشن شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے ہی حنین اور دبیر کی پوری فیملیز پہنچی تھیں دونوں کی فیملیز کو بہت زیادہ پروٹوکال دیا گیا تھا حنین کو تو پوری حویلی ہی بدلی لگ رہی تھی.حویلی کی سج دھج اور کھانے قابلِ تعریف تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی ریاست کے شہزادے کی شادی ہو....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب کیونکہ مکمل صحت مند نہیں ہوا تھا اس لیے وہ کسی کو بھی ملنے کے لیے اٹھ نہیں رہا تھا مگر جیسے ہی حنین اور دبیر کمرے میں داخل ہوئے زریاب ان دونوں کو اٹھ کر ملا

حنین کو گلے لگاتے ہوا زریاب نے پوچھا

" تو نے میرا کام کر دیا ہے..؟؟"

کوئی شرم ہوتی ہے کوئی لحاظ ہوتا ہے بے حیا.....ابھی میں بیٹھا بھی نہیں ہوں اور تجھے اپنے کام کی پڑی گئی ہے

حنین نے ہنستے ہوئے اس کے کان میں جواب دیا

عترت کو دبیر اس لیے گاؤں لے آیا تھا تاکہ اس کا دھیان بٹ جائے اور ہوا بھی ایسے ہی تھا ....

وہ گاؤں پہلی بار آئی تھی اور بہت خوش تھی اسے ماہ نور بہت پسند آئی عترت سے رہا نہ گیا تو ماہ نور کے قریب جا کر کہا

...آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں

جس پر ماہ نور مسکرانے لگی

حنین کی موم اور اماں بی کو بھی ماہ نور بہت پسند آئی

....

پہلے یہ طے پایا تھا کہ زریاب کی بارات ہفتہ والے دن ہو گی مگر بعد میں زریاب کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے سردار حشمت نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ مہندی والے دن بیٹھنے کی وجہ سے زریاب کی طبیعت خراب ہو گئی تھی زریاب ابھی خود سے چل نہیں سکتا تھا اور نہ ہی زیادہ دیر بیٹھ سکتا تھا اس لیے اب پروگرام تھوڑا سا تبدیل کیا گیا تھا اور بارات کی جگہ سب کو ولیمے کی دعوت دے دی گئی تھی جسے سب نے خوشی خوشی مان لیا تھا

پوری رات حویلی میں مہندی کا فنکشن بہت دھوم دھام سے ہوا تھا اس لیے تقریباً سارے ہی مہمان صبح دیر سے اٹھے.

حنین ابھی تک سو رہا تھا دبیر نے گھڑی کی طرف دیکھا جو دن کے گیارہ بجا رہی تھی وہ تقریباً تین بار حنین کو اٹھا چکا تھا مگر حنین اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا بلآخر دبیر کو ایک شرارت سوجھی

اس نے حنین کو ہلا کر کہا یار نرمین کی فیملی آئی ہے تو نے بلایا ہے..؟؟؟

جیسے ہی حنین کے کان میں یہ الفاظ پڑے فوراً کمبل اتار کر بیٹھ گیا اور بولا

کہاں ہے..؟؟

میرے موبائل میں.......دبیر نے ہنستے ہوئے جواب دیا

حنین نے زور سے تکیہ اٹھا کر دبیر کے منہ پر مارااور خوددوبارہ کمبل لے کر لیٹنے لگا مگر دبیر نے اس سے کمبل کھینچ کر نیچے کارپٹ پر پھینک دیا

کیا تکلیف ہے تجھے..؟؟؟سونے کیوں نہیں دے رہا

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا

یار میں نے تجھ سے ضروری بات کرنی ہے پھر ٹائم نہیں ملے گا سن لے نااااا...؟؟؟

دبیر نے منت بھرے لہجہ میں کہا

چل جلدی بتا....اتنے مزے کا خواب دیکھ رہا تھا ستیاس ناس کر دیا سارے خواب کا.....

حنین نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا

ایسا کیا دیکھ رہا تھا..؟؟

دبیر نے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

اب شادی والے گھر میں بندے کو کیسے خواب آ سکتے ہیں...؟؟

حنین نے مسکراتے ہوئے دبیر کو آنکھ ماری.

بڑا ہی گھٹیا بندہ ہے تو.....مجھے تو ایسی کوئی خواب نہیں آئی....

دبیر نے تکیہ دوبارہ حنین کی طرف پھینکتے ہوئے کہا جسے حنین کے فوراً کیچ کر کے اپنے سر کے پیچھے رکھ لیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

گھٹیا ہو گا تو.....اور ویسے بھی خواب بندہ دیکھ کر آتے ہے.....

حنین نے منہ بنالیا

اچھا سوری نااااانرمین کو دیکھ رہا تھا....؟؟

دبیر نے حنین کو راضی کرنے کے لیے پوچھا

او نہیں یاررر مجھے تو خواب میں.....

حنین نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ زریاب ملازم ساتھ کمرے میں داخل ہوا دبیر نے فوراً اٹھ کر زریاب کو سہارا دیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھایا اور ملازم کو زریاب نے جانے کا اشارہ کیا تو وہ فوراً چلا گیا

تین گولیاں لگیں ہیں پر اللہ جانتا ہے تیری جان کو ذرا سکون نہیں....

حنین نے زریاب کو دیکھتے ہی کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مطلب..؟؟زریاب نے مسکرا کر پوچھا جبکہ دبیر اسے گھور رہا تھا.

اچھا خاصا بندہ ہو......نا تب بھی شادی سے پہلے سو دفعہ سوچتا ہے تُو تو پھر زخمی ہے کیا ضرورت تھی اس حال میں شادی کرنے کی وہ بھی اس بلا سے.....

حنین نے کہتے ہوئے قہقہ لگایا جبکہ دبیر کو بہت غصہ آیا

زریاب مار اس کے دو چار....

یہ تو مجھے کبھی نہیں مار سکتا. بڑے احسان ہیں میرے اس کے کندھوں پر....ویسے بھی ابھی اس کا ایک کام میں نے کرنا ہے وہ بھی بہت ضروری والا...ہے نا!!!!!

حنین نے آنکھ مار کر زریاب کو دیکھا جو دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

ویسے میرے پاس ایک آئیڈیا ہے تیرے لیے اگر تو اس پر عمل کرے تو یقین مان ایک مہینے کے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اندر اندر پیرنی تیرے قدموں میں ہو گی......

نہیں تو دوسری صورت میں تو اس کے قدموں میں ہو گا. ویسا میرا دوسری صورت پر زیادہ یقین ہے....

اب کی بار حنین نے قہقے مارتے ہوئے دبیر کی گود میں سر رکھ لیا

اچھا چل بتا کیا آئیڈیا ہے..؟؟؟

زریاب نے گاؤ تکیہ سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا

مرد کی پانچ حرکات کو عورت بہت پسند کرتی ہے جس کو اکثر لوگ نہیں جانتے:

1۔ عورت کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لینا، اس سے بیوی اطمینان اور راحت محسوس کرتی ہے۔

2۔بیوی کے چہرے اور ماتھے پر لٹکنے والے بالوں کو نرمی سے ہٹانا،ایسا کرنے سے بیوی آپ کو ہر طرح کا تاثر دے گی۔

3۔بیوی کے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں سے صاف کرنا،اس میں عورت اپنے لیے حد درجے کی اپنائیت محسوس کرتی ہے۔

4۔بیوی کو یہ کہنا کہ مجھے آپ سے محبت ہے،(I love you) حتی کہ بیوی کو غصے کی حالت میں بھی یہ کہیں،یہ کہنے سے بیوی میں آپ کے لیے لو فیلنگز پیدا ہوں گی اور ممکن ہے وہ بھی آپ کو ایسے ہی کلمات کا تبادلہ خیال کرے۔

5۔بیوی کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہیں کہ آپ میرے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے تحفے میں دی ہے...

حنین نے اپنے ہاتھ کی باری باری انگلیاں کھولتے ہوئے کہا

جبکہ دبیر اور زریاب نے اسے بڑے غور سے گھورتے ہوئے ایک ساتھ پوچھا

یار تیرا بڑا تجربہ ہے.....

بات تجربہ کی نہین ہے بات مشاہدہ کی ہے.....

حنین نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا

اور یہ مشاہدہ کہاں سے حاصل کیا ہے..؟؟

دبیر نے پوچھا

ظاہری سی بات ہے اپنے موم ڈیڈ سے....ہر وقت ہمارے گھر میں لویو لویو موؤی چل رہی ہوتی ہے کبھی موم ڈیڈ کو کہتی ہیں تو کبھی ڈیڈ موم کو...میں نے آج تک دونوں کو لڑتے نہیں دیکھا.اللہ کرے نرمین بھی میری موم پر جائے میں نے زندگی میں اپنی موم سے اچھی اور خوبصورت "بیوی"نہین دیکھی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یہ کہتے ہوئے حنین کے لہجہ میں عجیب سی محبت اور آنکھوں میں چمک تھی جسے دونوں نے محسوس کیا.

چل ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا تیری باتوں پر عمل کرنے کی..

زریاب نے حنین کو دیکھتے ہوئے کہا

عمل کرے گا تو تیرا ہی فائدہ ہو گا پیرنی کے منہ سے بددعاؤں کی جگہ دعائیں نکلیں گی تیرے لیے... ویسے یہ ہے مشکل....

آخر میں پھر حنین ہنسنے لگا

چل تو بتا تو نے کیا بات کرنی تھی..؟؟؟

حنین نے دبیر کی گود سے اٹھتے ہوئے کہا

وہ عترت کے بارے میں بات کرنی تھی..

دبیر نے کہتے ہوئے شرمندگی سے سر جھکا لیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس دن حنین پر کتنا غصہ کیا تھا

زیادہ شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں تجھ سے ناراض نہیں جو تیرا ردِ عمل تھا وہ قدرتی تھا

تو بس بات بتا..؟؟؟

حنین نے دبیر کو شرمندگی سے نکالتے ہوئے حوصلہ دیا تب دبیر نے رائحہ کا آئیڈیا اور عترت کا

رویہ سب بتا دیا.

یہ سب سن کر حنین کی گول مٹول آنکھیں گھوم گئیں.

یہ آئیڈیا styloo کا ہے..؟؟

ہاں اسی نے دیا ہے..دبیر نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا

ٹھیک ہے پھر عمل کر...

حنین نے اپنے آپ کو نارمل کرتے ہوئے کہا

مگر ایک بات ہے اگر تو دو شادیاں کرے گا تو پھر میں بھی دو شادیاں کروں گا.

حنین یہ کہتے ہوئے جوش سے بولا

کیا..؟؟؟دماغ ٹھیک ہے تیرا..؟؟

زریاب نے حنین کی بات پر تقریباً چیختے ہوئے کہا

تو نہ کریں میں نے تجھے نہیں کہا ویسے بھی تیرے والی چار بیویوں کے برابر ہے... مگر میں تو کروں گا اگر دبیر نے کی تو..

حنین نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے حتمی اعلان کیا

یار مزاق نہیں میں سیریس ہوں میں ایک ایسی لڑکی سے کیسے شادی کر لوں جسے میں نے کبھی دیکھا نہیں اور اس سے بھی گلٹ والی بات یہ ہے کہ کسی معصوم کو میں اپنے انتقام کی بھیڑ چڑھا دوں یہ میں نہیں کر سکتا مگر عترت...؟؟؟

دبیر نے بیچارگی سے دونوں کو باری باری دیکھا

اچھا سوچتے ہیں اس مسئلے پر......پہلے زریاب کو تو اس کے گھر کا کر دیں اور ہاں پیرنی کو بتا دینا میں تیرے فلیٹ پر آتا جاتا رہوں گا میں تیرے سے لاپرواہی نہیں برت سکتا ہم نے تجھے بیاہا ہے پیرنی ساتھ بیچا نہیں.....

جیسے ہی حنین نے یہ باتیں کیں دبیر اور زریاب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے

عصر کے بعد ولیمے کا فنکشن سٹارٹ ہوا زریاب نے کیمل کلر کا تھری پیس سویٹ پہنا ہوا تھا جبکہ ماہ نور نے سرخ، لیمن اور پیچ کلر کا کامدار فراق پہنا تھا دونوں کی جوڑی بہت پیاری لگ رہی تھی ماہ نور زنان خانے میں اور زریاب مردان خانے میں تھا

زریاب کو اسٹیج پر بیٹھا دیکھ کر حنین ہنستے ہوئے اس کے پاس جا بیٹھا اور سرگوشی کرنے والے انداز

مین بولا

ساری شادی میں سب سے معصوم مخلوق دولہا ہوتا ہے جسے سب سے اونچی جگہ بیٹھا دیا جاتا ہے بیچارہ ہل جل بھی نہیں سکتا قسم سے "جوکر" لگتا ہے مگر اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہر بندہ چاہے وہ جیسا بھی ہو زندگی میں ایک بار تو اسپیشل پروٹوکول سے گزرتا ہے

اور ہنستا ہوا نیچے اتر آیا

ماہ نور کو باری باری سب نے ہدایات دیں کہ زریاب کا بہت خیال رکھنا ہے اس کی خوراک سے لے کر آرام تک اور ہمیں روز فون پر اسکی خیریت بتاتی رہنا.

ماہ نور سب کو "ہوں"، "ہاں" میں جواب دے رہی تھی اور اندر سے بہت دکھی ہو گئی تھی

میری کسی کو فکر نہیں میں بھی تو پہلی بار گھر سے دور جا رہی ہوں میں وہاں کیسے رہوں گی..؟؟؟ مجھے سب یاد آئیں گے..؟؟ مگر یہاں تو میری کسی کو فکر ہی نہیں ہے سب کہ سب زریاب کی فکر میں گھل رہے ہین. میرا دل کرتا ہے زریاب کو زہر دے دوں.....

ماہ نور ایک بار پھر بد گمانی کی انتہا پر تھی

مغرب تک سارا فنکشن ختم ہوا اور سب اپنی اپنی گاڑیوں کی طرف بڑھنے لگے سردار دلاور اور حشمت علی خان نے خاص طور پر حنین اور دبیر کی فیملی کا شکریہ ادا کیا اور بہت سارے تحفے تحائف دیتے ہوئے یہ گزارش کی کہ آپ پلیز ز ماہ نور کو زریاب کے فلیٹ پر پہنچا کر پھر اپنے گھر جائیں.

ماہ نور کو رخصت کرتے ہوئے پارو اور ماہین رو پڑیں جبکہ بیگم کوثر اور بیگم نسرین بھی غمزدہ تھیں.

سردار حشمت نے سب سے آخر میں ماہ نور کو اپنے سینے ساتھ لگایا نا چاہتے ہوئے بھی ماہ نور باپ کے سینے سے لگتی ہوئی رو پڑی پھر سردار دلاور نے ماہ نور کو پیار کیا اور اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھایا ماہ نور نے کالی چادر منہ تک لی ہوئی تھی.

پھر سب زریاب سے باری باری ملے سردار دلاور نے خاص طور پر زریاب کو کہا کہ وہ ماہ نور کا خیال رکھے.

زریاب بھی پچھلی سیٹ پر ماہ نور ساتھ بیٹھ گیا جبکہ آگے ڈرائیور اور گارڈ بیٹھ گئے. دبیر، حنین اور زریاب کی گاڑیاں آگے پیچھے نکلی اور سردار دلاور اور افراسیاب ایک ایک جیپ لے کر ان گاڑیوں کو گاؤں سے باہر چھوڑنے گے

ماہ نور سارا دن بیٹھ بیٹھ کر ویسے ہی بہت تھکی ہوئی تھی اوپر سے اس نے کبھی اتنا لمبا سفر نہیں کیا تھا بمشکل گھنٹہ ہی گزرا ہو گا جب ماہ نور نے بادِ نخستہ زریاب کی طرف اپنا چہرہ موڑ کر کہا

مجھے الٹی آ رہی ہے..؟؟؟

زریاب جو سیٹ ساتھ ٹیگ لگائے اپنی ہی سوچوں میں گم تھا ماہ نور کی آواز پر چونکا چادر کی وجہ سے ماہ نور کا چہرہ تو دیکھ نہیں سکتا تھا مگر اس کی آواز میں جو لرزش تھی اسے باخوبی محسوس کر سکتا تھا زریاب نے ماہ نور سے کہا

اپنی طرف کا شیشہ کھولو اور چادر بھی منہ کے آگے سے تھوڑی پیچھے کرو تاکہ تمہیں تازہ ہوا لگے.

ماہ نور نے جیسے ہی اپنی طرف کا شیشہ نیچے کیا تو تازہ ہوا کا جھونکا ماہ نور کو چھوتا ہوا زریاب کی طرف بڑھا .ماہ نور کی خوشبو نے زریاب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا. زریاب نے اپنی دائیں طرف بیٹھی ماہ نور کو دیکھا جو اس سے بے نیاز باہر

http://bestnovelscollection.blogspot.com

گزرتے مناظر دیکھ کر خوش ہو رہی تھی

،ماہ نور زندگی میں پہلی بار گاؤں سے نکلی تھی وہ بڑی بڑی سٹریٹ لائٹس مارکیٹس، مالز، رنگ برنگی گاڑیوں سے بھرا روڈ، بچوں، عورتوں کا ہجوم ان تمام چیزوں کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کوئی بچہ اپنے ماں باپ ساتھ پہلی مرتبہ میلے میں آتا وقت حیران اور خوش سے دیکھتا ہے

وہ اچھی خاصی خوش تھی جب اچانک اسے اسد کی بات یاد آگئی کتنے مان سے اس نے ماہ نور کو کہا تھا

"....میں تمہاری ساری خواہشیں پوری کروں گا تمہیں دنیا بھر کی سیر کراؤں گا"

کچھ یادیں بہت تلخ ہوتیں ہیں ماہ نور ایک دم بجھ گئی اس کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھوڑی دیر پہلے وہ جتنی خوش تھی اب اس سے زیادہ اداس ہو گئی اور ہمیشہ کی طرح سارے غصہ کا نشانہ زریاب بنا .وہ دل ہی دل میں زریاب کو کوسنے لگی

....

دو گھنٹے کا سفر تمام ہوا اور بلآخر تینوں گاڑیاں یکے با دیگرے آگے پیچھے زریاب کے فلیٹ کے سامنے رکیں.

سب سے پہلے حنین اپنی گاڑی سے نکلا اور ماہ نور کو گاڑی سے نکالنے کا اشارہ اپنی موم کو کرتا ہوا خود رائحہ کو کال کرنے لگا

ہیلو سویٹ لیڈی کیسی ہو..؟؟؟

میرا کام کر دیا ہے میں بے فکر ہو کر جاؤں...؟؟؟

حنین نے ایک ہی سانس میں سلام کے بعد سب پوچھ لیا

میں ٹھیک ہوں اور آپ کا کام کر کے ابھی ابھی گھر پہنچی ہوں امید کرتی ہوں آپ کو پسند آئے گا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رائحہ نے خوشگوار موڈ میں جوب دیا

اچھا اگر واقعی ہی سب کو پسند آیا تو کل کا لنچ تمہارا میری طرف سے اور وہ بھی
.....تمہارے پسندیدہ ریسٹورنٹ مین

حنین نے کہا

......واہ جی کمال ہو گا ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہین

رائحہ نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا

تب تک اماں بی، عترت اور بیگم غزالہ ماہ نور کو لے کر لفٹ تک آگئے سارا دن بیٹھنے اور اب گاڑی میں جھٹکے لگنے کی وجہ سے زریاب کے سینے میں سخت درد ہو رہا تھا جس کے آثار اس کے چہرے سے عیاں تھے .وہ ابھی تک گاڑی ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا

زیادہ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تیرا اپنا فلیٹ ہے ہمت کر اور باہر آ جا کوئی تجھے کچھ نہیں کہے گا اگر تجھے زیادہ ٹنشن ہے تو میں آج رات تیرے پاس ہی رک جاتا ہوں.

حنین نے شرارت سے کہتے ہوئے زریاب کو گاڑی سے باہر نکلنے میں مدد دی جبکہ دبیر کو حنین پر بہت غصہ آیا.

کبھی تو اپنی بکواس بند کر لیا کر. دیکھ نہیں رہا اس کی حالت خراب ہو رہی ہے

دبیر نے بھی زریاب کا بازو پکڑتے ہوئے حنین سے کہا اور اب یہ لوگ بھی یعنی ملک نزیر، حنین، دبیر، ڈرائیور اور گارڈ لفٹ کی جانب چل پڑے.

ماہ نور آج سے پہلے کبھی لفٹ پر سوار نہیں ہوئی تھی اس لیے جیسے ہی لفٹ چلی ماہ نور نے ڈر کر عترت کا بازو پکڑ لیا.عترت پہلے تو حیران ہوئی اور پھر ہنسنے لگی.

آپی کچھ نہیں ہوتا....

عترت نے ماہ نور کو تسلی دی

زریاب کا فلیٹ تھرڈ فلور پر تھا فلیٹ پر پہنچ کر سب زریاب لوگوں کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر میں وہ لوگ بھی آگئے.

فلیٹ کے ساتھ ہی سرونٹ کواٹر بھی موجود تھا جہاں زریاب نے ڈرائیور اور گارڈ کو آرام کرنے کا کہا اور حنین کو فلیٹ کھولنے کا اشارہ کیا

جیسے ہی فلیٹ کا دروازہ ان لاک ہوا حنین نے چادر میں لپٹی ماہ نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی موم کو کہا کہ اسے کہیں دروازہ کھولے.

غزالہ بیگم نے پیار سے ماہ نور کو کہا

بیٹا اپنا گھر کا دروازہ کھولو یہ تمہارا گھر ہے پہلے تم کھول کے اندر قدم رکھوں پھر

....ہم رکھیں گے

جبکہ حنین اپنی جیکٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈال کر مسکرا رہا تھا اور زریاب ماہ نور کو دیکھ رہا تھا.

جیسے ہی ماہ نور نے ہنڈل گھما کر دروازہ کھولا ایک دم بہت ساری گلاب کی پتیاں سفید بادلوں کی طرح کے ٹکڑے اور بہت ساری رنگ برنگی جھنڈیاں ماہ نور پر گرتیں ہوئیں پورے الاؤنج میں پھیل گئیں یہ سب دیکھ کر زریاب اور دبیر دونوں نے ایک ساتھ حنین کی طرف مڑ کر ستائشی نظروں سے دیکھا اور آگے سے حنین نے سر کو خم دے کر اندر چلنے کا اشارہ کیا.

پورے فلیٹ کو گلاب اور موتیے کی تازہ پتیوں، کلیوں، پھولوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا جو قابلِ تعریف تھا.ہر طرف خوشبو ہی خوشبو بکھری ہوئی تھی

ماہ نور سمیت سب ہی اس خوبصورت منظر میں مبہوت ہو گئے تھے سب کی

نظروں میں تعریف نظر آ رہی تھی.

زریاب، دبیر، ملک نذیر اور حنین الاؤنج میں ہی بیٹھ گئے جبکہ ماہ نور کو لے کر بیگم غزالہ، عترت اور اماں بی اس کے کمرے میں آگئے.

کمرہ بھی بہت زیادہ خوبصورت سجایا گیا تھا ڈریسنگ ٹیبل سائیڈ ٹیبل اور بیڈ پر گلاب کی پتیاں جبکہ بیڈ کہ وال اور چھت پر جال بنایا گیا تھا.

ماہ نور نے اپنی چادر اتار کر بیڈ کے کنارے رکھ دی اور پورے کمرے کو دیکھنے لگی.

ماشااللہ جیسی پیاری دلہن ہے ویسا ہی کمرہ سجایا ہے.

اماں بی نے تعریف کرتے ہوئے کہا اور پھر کمرے میں ہلکی پھلکی باتوں کا سلسلہ شروع ہوا جس میں کمرے اور ماہ نور کی تعریفوں کے ساتھ ساتھ اماں بی اور بیگم غزالہ نے شوہر کے حقوق پر روشنی بھی ڈالی اور ماہ نور کو اچھی بیوی کی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

خصوصیات بھی بتائیں

....

دبیر نے سراہتے ہوئے کہا

.....حنین تو نے تو یار کمال ہی کر دیا زبردست

زریاب نے بھی دونوں ہاتھ کھول کر ارد گرد اشارہ کرتے ہوئے کہا

....لگ ہی نہیں رہا کہ یہ میرا فلیٹ ہے

......بیٹا اب یہ تیرا فلیٹ ہے بھی نہیں

حنین کے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ تینوں زور زور سے ہنسنے لگے

ویسے یہ سب میں نے نہیں کیا اس کا کریڈٹ styloo کو جاتا ہے کیونکہ اگر

یہ سب میں کر کے جاتا تو دو دن میں پھولوں نے مرجھا جانا تھا اس ڈر سے

styloo کے سپرد کر گیا تھا میں یہ کام

حنین نے سب کو سچ بتاتے ہوئے کہا میں بھی اپنا کمرہ اسی سے ڈیکوریٹ

کراؤں گا البتہ دبیر تو کسی اور کا بندوبست کر لے مجھے نہیں لگتا وہ تیرا کمرہ سجائے

.......گی

پھر باتوں کا ایسا سلسلہ نکلا کہ رات کے گیارہ بج گئے ملک نزیر نے گھڑی دیکھتے

.ہوئے چلنے کا اشارہ کیا ان کے ساتھ ہی دبیر بھی کھڑا ہو گیا

چل تجھے تیرے کمرے میں چھوڑ دیں وہ تو تجھے نہیں بلائے گی اور تو شرافت کا مارا جائے گا نہیں.....

حنین سے رہا نہ گیا تو زریاب کو دیکھتے پھر شروع ہو گیا جبکہ دبیر نے اس کے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے چپ رہنے کا اشارہ کیا پھر دونوں نے زریاب کو کمرے میں بیڈ پر بیٹھا کر اجازت چاہی.

بیگم غزالہ اور اماں بی نے بہت دعائیں دی اور ساتھ ہی صبح کا ناشتہ ہماری طرف سے ہو گا بتاتیں ہوئیں چل پڑیں.

فلیٹ کا دروازہ آٹو لاک تھا اس لیے سب کے جاتے ہی خود بخود لاک ہو گیا

زریاب نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کمرے کا جائزہ لیا ماہ نور اس وقت واش روم میں تھی زریاب پھولوں کو دیکھتے دیکھتے کب نیند کی وادی میں اترا اسے خود بھی پتہ نہیں چلا

....

ماہ نور فریش ہو کر جب واش روم سے نکلی تو زریاب کو سوتا دیکھ کر پہلے تو بہت حیران ہوئی پھر شکر ادا کیا کہ آج کی بحث سے جان چھوٹی....

وہ کمرے کا جائزہ لے کر باہر جانے لگی تو نظریں دوبارہ زریاب پر رک گئیں. کچھ دیر کھڑی ہو کر اسے دیکھتی رہی پھر کسی خیال کے تحت آگے بڑھ کر کمبل اس پر اوڑھا دیا اور خود کمرے سے باہر نکل گئی.

یہ فلیٹ دو کمروں ایک کچن اور ایک لاؤنج پر مشتمل تھا.

ساتھ والا کمرہ زریاب کے کمرے کی نسبت سادہ اور چھوٹا تھا. باقی ترتیب ایک جیسی ہی تھی یعنی ایک باتھ اور ایک سٹور کمرے ساتھ اٹیچ تھا ایک دیوار پر لکڑی کی کبڈ بنی ہوئی تھی کارپٹ کے ہم رنگ پردے کمرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے وہ اس کمرے سے ہوتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی امریکن طرز کا یہ کچن استعمال کرنے والے کی نفاست کا منہ بولتا ثبوت تھا. کبڈ اور فرج کا اچھا طرح جائزہ لیا اور آخر میں الاؤنج میں پڑے صوفے پر پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گئی.

فلیٹ تو اچھا ہے مگر کافی چھوٹا ہے.......

ماہ نور نے دل میں سوچا. (جتنی بڑی حویلی سے وہ آئی تھی یہ فلیٹ اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھا)

اور اس فلیٹ میں صحن کیوں نہیں ہے..؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس خیال کہ آتے ہی وہ پھر کھڑی ہوئی اور الاؤنج کا جائزہ لینے لگی اب کی بار اسے ٹیرس کا دروازہ نظر آیا وہ اس طرف بڑھ گئی.

دروازہ کھولتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ماہ نور سے ٹکرایا اور اس کے پورے جسم میں سردی کی لہر دوڑ گئی مگر آسمان اور منی پلانٹ کے پودے نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور وہ انھیں دیکھنے کے لیے ٹیرس میں داخل ہو گئی پر سردی کی وجہ سے بمشکل دو منٹ ہی رک پائی پھر دوبارہ الاؤنج میں صوفے پر آکر بیٹھ گئی. اور سجاوٹ دیکھنے لگی ماہ نور کو سجاوٹ بہت پسند آئی تھی

مگر اب مسئلہ یہ تھا کہ اسے نیند آرہی تھی اور اس نے سونا کہاں ہے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی..؟؟؟

کافی دیر سوچنے کے بعد وہ اٹھی گھر والوں کی نصیحتوں کا اثر تھا یا اماں بی اور بیگم غزالہ کی باتوں کا...... خیر جو بھی تھا وہ زریاب کے کمرے میں داخل ہوئی دروازہ بند کر کہ آہستہ آہستہ بیڈ کی طرف بڑھی تا کہ زریاب اٹھ نہ جائے آرام سے بیڈ پر بیٹھ کر کمبل اپنے اوپر لے کر لیٹ گئی مگر اتنی تھکن کے باوجود اسے نیند نہیں آرہی تھی ایک تو جگہ کی تبدیلی اور دوسرا زریاب کا ساتھ وہ دونوں باتوں سے ہی پریشان تھی

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب زریاب نے کروٹ لی ماہ نور نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کرلیں جیسے وہ بہت دیر سے سو رہی ہو.

زریاب کو اپنے علاوہ بھی بیڈ پر کوئی دوسرا وجود محسوس ہوا.آنکھیں کھولنے پر پہلے تو اتنی مدھم لائٹ میں اسے کچھ سمجھ نہیں آئی مگر جب دماغ اور آنکھوں نے ساتھ دیا اور سامنے کا منظر کلئیر ہوا تو زریاب کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا.اس کا خیال تھا کہ ماہ نور دوسرے کمرے یا صوفے پر سوئے گی..؟؟اس کے ساتھ بستر پر کبھی نہیں..؟؟

تم مجھے ہمیشہ حیران کر دیتی ہو...؟؟؟

زریاب نے ماہ نور کو دیکھتے ہوئے سوچا

پھر اللہ کا شکر ادا کیا کہ میں ان خوش نصیبوں میں سے ایک ہوں جنھیں ان کی محبت جائز طریقے سے مل جاتی ہے اور وہ ایک مطمئن اور پر سکون زندگی گزارتے ہین ورنہ جو لوگ اپنی محبت حاصل نہیں کر پاتے وہ چاہے دنیا کی تمام نعمتیں حاصل کر لیں مگر پھر بھی ایک "کسک" ان کے دل میں

باقی رہ جاتی ہے اور یہ جو "کسک" نام کی چیز ہوتی ہے یہ بندے کو ساری زندگی چین سے بیٹھنے نہیں دیتی.

پھر زریاب کو حنین کی باتیں یاد آ گئیں "تو ایک شیطان چیز ہے مگر ہے کمال کی....؟؟؟

زریاب نے حنین کے بارے میں سوچتے ہوئے دل میں کہا پھر آہستہ سا ماہ نور کے بالوں کو کان کے پیچھے کیا.

زریاب کا لمس محسوس کرتے ہی ماہ نور نے ناگواری سے آنکھیں کھول کر زریاب کو دیکھا.

مجھے امید نہیں تھی کہ تم میرے ساتھ سوؤں گی..؟؟؟

زریاب نے ماہ نور کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

یہ کوئی فم، ڈرامہ یا ناول کا سین نہیں ہے جس میں ہیروئن سارا سال صوفے پر گزار دیتی ہے یہ اصل زندگی ہے اس میں ایسا کچھ نہیں ہوتا دوسرا مجھے تمہاری خدمت کے لیے بھیجا گیا ہے اور تم

بے فکر رہو میں اپنی ڈیوٹی پوری ایمانداری سے ادا کروں گی کیونکہ مجھے اپنے رب سے بہت ڈر لگتا ہے مجھے اپنے فرائض کا اچھی طرح علم ہے اب تم میرا دماغ نہ چاٹو اور سو جاؤ.....

ماہ نور نے کہتے ہوئے دوسری طرف کروٹ لے لی.

♡اُلجھن کیا بتاؤں ؟؟؟؟میں تُمہیں اپنے دل کی....!! ♡

♡ تیرے ہی گلے لگ کر...!!! تیری ہی شکایت کرنے کو جی چاہتا ہے... ♡

تم ہر وقت اتنی بدگمان کیوں رہتی ہو...؟؟؟؟

زریاب کو ماہ نور پر پھر افسوس ہوا.

زریاب میں اس وقت بحث کے موڈ میں نہیں....

ماہ نور نے بغیر مڑے جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ابھی تو تم نے کہا تمہیں اپنے فرائض کا پتہ ہے...؟؟؟

زریاب نے ذو معنی انداز میں ماہ نور کی چٹیا پکڑتے ہوئے پوچھا

اپنے زخم دیکھو اور اپنی حرکتیں......ڈاکٹرز نے آرام کا مشورہ دیا ہے

ماہ نور نے غصہ سے کہتے ہوئے اپنی چٹیا زریاب کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اپنے آگے کی.....

ماہ نور کو سوتا دیکھ کر زریاب کو شرارت سوجھی اس کا دل ماہ نور سے باتیں کرنے کو کر رہا تھا

ماہ نور مجھے بھوک لگی ہے...؟؟؟

زریاب نے پھر ماہ نور کہا

کیا مصیبت ہے زریاب.....؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہ نور اب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی. جبکہ زریاب اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا

پہلے ماہ نور کے تاثرات سخت ہوئے پھر کچھ سوچ کے ڈھیلے پڑ گئے.

ہماری شادی کا کھانا کیا تھا..؟؟؟

ماہ نور نے خود سے سوچتے ہوئے زریاب سے پوچھا

پتہ نہیں میں نے نہیں کھایا...

زریاب نے کندھے اچکائے پھر ساتھ ہی ماہ نور سے پوچھا

تم نے بھی نہیں کھایا..؟؟اومائی گارڈ....امیزنگ

اب زریاب ہنس رہا تھا

جبکہ ماہ نور غصہ سے اسے نظر انداز کرتی کچن کی طرف بڑھ گئ

....

حنین کے کمرہ کا دروازہ حسبِ روایت ملک صاحب نے تیسری بار توڑا تھا مگر وہ "بس ابھی آیا" کا نعرہ لگا کر دوبارہ سو جاتا تھا.

اب کی بار بیگم غزالہ نے آواز لگائی

اگر تم نے زریاب کو ناشتہ دینے نہیں جانا تو میں خود ہی چلی جاؤں...؟؟؟؟

بیگم غزالہ کے الفاظ کان میں پڑتے ہی حنین کے سوئے ہوئے سارے سسٹم کام کرنے لگے

نہیں میں خود لے کر جاؤں گا

حنین نے کمبل سے منہ نکالتے ہوئے آواز لگائی

اچھا پھر دس منٹ تک نیچے آجاؤ

حنین نے ایک نظر گھڑی پر دوڑائی جہاں صبح کے نو بج رہے تھے پھر اپنا موبائل پکڑ کر زریاب کو کال کی جو کہ اٹینڈ نہیں ہوئی

لو جی وہ مزے سے سو رہا ہے اور ادھر سب نے میرا سونا حرام کیا ہوا ہے حنین بڑبڑاتا ہوا دوبارہ کمبل میں گھس گیا

بیگم غزالہ نے ناشتہ تیار کروا کر ملک صاحب سے کہا

آپ ہی اسے اٹھا کر لائیں ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے بچے (ماہ نور اور زریاب) انتظار کر رہے ہوں گے.

وہ آج تک شرافت سے اٹھا ہے جو آج اٹھے گا...؟؟؟

ملک صاحب کہتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگے

جیسے ہی سیڑھیوں میں ملک صاحب کے بولنے کی آواز آئی حنین چھلانگ لگا کر واش روم میں گھس گیا

ملک صاحب نے واش روم کے باہر کھڑے ہو کر اونچی آواز میں کہا

میں اور تمہاری موم زریاب کی طرف جا رہے ہیں تمہارا ناشتہ نیچے ٹیبل پر لگا ہے کھا لینا اور

مسکراتے ہوئے واپس نیچے آ گئے

حنین کہاں ہے...؟؟؟

بیگم نزیر نے انھیں اکیلے آتا دیکھ کر پوچھا

صبر کرو ابھی دو منٹ میں تمہارے پاس ہو گا اور ساتھ ہی ملازم کو آواز دی کہ ناشتہ گاڑی میں رکھے اور گاڑی سٹارٹ کرے

ملازم نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا جیسے ہی گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز آئی حنین بلیک شرٹ کے ساتھ کیمل کلر کی پینٹ پہنے اپنی تمام چیزیں ہاتھوں میں پکڑے دو دو سیڑھیاں پھلانگتا نیچے پہنچا

ویسے موم یہ ناانصافی ہے مجھ کنوارے ساتھ...؟؟؟

حنین نے کرسی پر گرنے والے انداز سے پوچھا

حنین صبح صبح بکواس نہیں کر.......

بیگم غزالہ نے حنین کے آگے جوس کا گلاس کرتے ہوئے کہا

موم میری بات تو سنیں...؟؟؟

حنین نے احتجاج کیااور جوس کا گلاس پکڑ لیااتنی دیر میں ملک نزیر نے گاڑی کا ہارن دیا

مجھے آپ کے ملک صاحب بلکل پسند نہیں...؟؟؟؟

حنین نے خالی گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے ماں کا ماتھا چوما اور جلدی سے باہر کی طرف بڑھ گیا.

....

ماہ نور کو جلدی اٹھنے کی عادت تھی اس لیے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس نے ڈرائیور اور گارڈ کو بھی ناشتہ بنوا کر بھیج دیا تھا اور زریاب کو ناشتہ دینے کے ساتھ اس کی دوائیاں بھی دے دیں تھیں اس وقت وہ فون پر گھر بات کر رہی تھی پہلے پاروسے، پھر ماہین سے اور آخر میں کوثر بیگم سے بات کر کے اس نے فون رکھا.

سب نے زریاب کا پوچھا کہ وہ ٹھیک ہے سفر میں اسے زیادہ تکلیف تو نہیں ہوئی..؟؟ تم اس کا خیال رکھنا..؟؟؟ آخر وہ تمہارا شوہر ہے...؟؟؟

ماہ نور نے دکھ سے سامنے دیوار پر دیکھتے ہوئے سوچا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ان لوگوں کو کبھی میری پرواہ نہیں ہو سکتی...؟؟

ماہ نور الاؤنج میں بیٹھی ابھی انھیں سوچوں میں گم تھی جب ڈور بل بجی.....

.....ماہ نور ابھی الاؤنج میں بیٹھی انھی سوچوں میں گم تھی جب فلیٹ کی بل بجی

کون...؟؟؟ ماہ نور نے قریب جا کر پوچھا

حنین ملک زریاب کا دوست ویسے آج سے پہلے مجھے اس فلیٹ میں آنے کے

.....لیے کبھی اپنا تعارف نہیں کروانا پڑا

حنین نے ناگواری سے جواب دیا

زریاب اس وقت واش روم میں تھا ماہ نور نے حنین کا نام کافی دفعہ سنا ہوا تھا

اس لیے دروازہ کھول دیا

..... دوپٹے میں لپٹا ہوا صاف شفاف معصوم چہرہ اور پاکیزہ آنکھیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے آج تک ماہ نور نہیں دیکھی تھی مگر یہ لڑکی جو اس وقت اس کے سامنے کھڑی تھی اسے کہیں سے بھی زریاب کی "بتمیز پیرنی "نہیں لگی اور یہ آج کے دن کا پہلا جھٹکا تھا اس نے "پیرنی "کا عجیب سا نقشہ ذہن میں بنا رکھا تھا مگر ماہ نور دیکھنے میں اس کے ذاتی نقشہ سے بلکل الٹ تھی.

.... یہ ناشتہ ہے

حنین نے کچھ بیگز ماہ نور کی طرف بڑھا دیے جبکہ ماہ نور نے انھیں پکڑنے کی بجائے بہت پیار اور نرمی سے کہا

.چھوٹے بھائی "اپ اندر آجائیں"

.اور دروازہ سے ہٹ کر راستہ دے دیا

چھوٹے بھائی "حنین زیرِ لب بڑبڑاتا ہوا اندر داخل ہوا)کچن میں سامان رکھا اور"

http://bestnovelscollection.blogspot.com

لاؤنج میں پڑے صوفے پر سر جھکا کر بیٹھ گیا (یہ حنین کے لیے دوسرا جھٹکا تھا.

یہ سچ تھا کہ وہ کبھی کسی کو بہن نہیں بناتا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ کبھی کسی لڑکی نے اسے بھائی نہیں بنایا تھا سوائے عترت کے...... حنین عترت کو اپنی بہن نہیں مانتا تھا مگر وہ حقیقت میں اسے بہن ہی سمجھتا تھا.

حنین کو یوں بیٹھا دیکھ کر ماہ نور نے ہوچھا

چھوٹے بھائی "آپ ناشتہ کر کے آئیں ہیں یا زریاب ساتھ کریں گے...؟؟؟؟"

میں ناشتہ کر کے آیا ہوں یہ موم نے آپ لوگوں کے لیے بھجوایا ہے
ماہ نور کی طرف دیکھنے کی حنین میں ہمت نہیں تھی وہ نظریں جھکا کر اپنے جوتے دیکھ رہا تھا پہلی بار بولتی بند ہوئی تھی اور اس کی وجہ کچھ اور نہیں بلکہ صرف ایک لفظ "چھوٹے بھائی" تھا

حنین نے آج تک اپنے لیے بے شمار الفاظ سنے تھے مگر کبھی کسی نے اتنے پیار

سے اسے "چھوٹے بھائی "نہیں کہا تھا.

ماہ نور نے کمرے میں آ کر زریاب سے کہا

باہر حنین صاحب آئے ہیں اندر بھیج دوں یا تم باہر آؤ گے..؟؟

حنین اور اتنی خاموشی وہ ہوتا تو اب تک پورے گھر کا چکر لگا چکا ہوتادبیر ہو گا ..؟؟؟

زریاب نے جواب دیا

پتہ نہیں مجھے تو یہی سمجھ آئی ہے ماہ نور دروازے سے کہتی پلٹی اور حنین کو مخاطب کر کہا

آپ اندر چلے جائیں . حنین جو ابھی تک اس ایک لفظ میں اٹکا ہوا تھا اٹھا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا.اندر داخل یوتے ہی حنین زریاب پر برس پڑا......

زلیل، کمینے انسان تجھے زرا شرم نہیں آتی کسی معصوم کو بدنام کرتے ہوئے

اور ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے ہوئے سارے پھولوں کو دو ہاتھوں میں بھر بھر کر زریاب کہ منہ پر مارنے لگا.

کس کو بدنام کیا ہے میں نے...؟؟؟

زریاب نے اپنے بازو کو آگے کرتے ہوئے پوچھا

دل تو کرتا ہے کوئی سخت چیز تجھے ماروں مگر تیری حالت کو دیکھتے ہوئے پھول مار رہا ہوں.

حنین ڈریسنگ ٹیبل کے پھول پتیاں زریاب کو مارنے کے بعد خود ڈریسنگ کے اوپر بیٹھ گیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

میری موم کے بعد کسی نے آج پہلی بار مجھے اتنے پیار سے بلایا ہے سچی میں تجھے بتا نہیں سکتا مجھے کیسا لگا...؟؟؟

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے زریاب سے کہا

مجھے تیری باتیں سمجھ نہیں آ رہیں ...؟؟ کس کی بات کر رہا ہے..؟؟؟

زریاب نے الجھ کر حنین کو دیکھا

...تیری بیگم کی بات کر رہا ہوں کتنی اچھی ہے قسم سے

حنین نے ڈریسنگ سے سیدھے زریاب کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

جبکہ زریاب کا حیرت سے منہ کھل گیا

آج سے پہلے مجھے اس فلیٹ ہر اتنی عزت نہیں ملی جتنی اس نے دی ہے مجھے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.....بیٹھایا کھانے پینے کو پوچھا وہ بھی اتنی عزت اور تمیززززز سے

حنین کو رہ رہ کر ماہ نور کا رویہ یاد آ رہا تھا

وہ صرف مجھے ہی کوستی ہے باقی ساری دنیا کے لیے بہت اچھی ہے

زریاب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اچھا کرتی ہے تو اسی قابل ہے
حنین نے فوراً زریاب کی بات کاٹی

یار تو اتنا "لوٹا "ثابت ہو گا میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کل تک تو تیری ساری ہمدردیاں میری طرف تھی مگر اب..؟؟؟(لیکن اصل میں اسے بہت خوشی ہو رہی تھی ماہ نور کی تعریف حنین کے منہ سے سن کر)

....بس آج سے میں نے اپنی پارٹی بدل لی ہے

حنین نے ہنستے ہوئے کہا

اچھا بتا اس وقت تو کیسے آیا ہے ؟؟؟

زریاب نے حنین سے پوچھا

ناشتہ لایا ہوں تیرے لیے بجائے یہ کہ تو میرا احسان مند ہو اوپر سے پوچھ رہا ہے کیوں آیا ہوں...؟؟؟

حنین نے منہ بنایا

ناشتہ اور اس وقت.....زریاب نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں دن کے گیارہ بج رہے تھے.

زیادہ گھڑی دیکھنے کی ضرورت نہیں میں نے صبح فون کیا تھا مگر تو سو رہا تھا اس

لیے نہیں آیا کہ تو کہیں ڈسٹرب نہ ہو اور الٹا تو مجھے پر ناراض ہو رہا ہے.

حنین نے زریاب کو گھڑی دیکھتے ہوئے دیکھ کر کہا

اچھا ٹھیک ہے دن میں کھانا سمجھ کر کھا لوں گا

زریاب نے مسکرا کر جواب دیا

چلتا ہوں زرا دبیر کی بھی خبر لوں شام میں پھر چکر لگاؤں گا.

حنین کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا زریاب سے ہاتھ ملاتے
ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا مگر دروازہ کھول کر رکا اور پیچھے مڑ کر زریاب
سے کہا

"ویسے تیرا رن مرید ہونا بنتا ہے"

اور دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا

.جبکہ زریاب، حنین کی بات سمجھ کر مسکرانے لگا

ماہ نور کچن میں تھی جب حنین نے کچن کے دروازے میں آ کر کہا

میں آپ کو کیا کہہ کر بلاؤں...؟؟؟

جو مرضی کہہ لیں ویسے تم میرے لیے بلکل افراسیاب جیسے ہو وہ مجھے آپا کہتا ہے .....

ماہ نور نے مسکراتے ہوئے سوپ پیالوں میں ڈالا

.....چلیں ٹھیک ہے آج سے میں بھی آپ کو آپا ہی کہوں گا

حنین نے کچن کے اندر آتے ہوئے جواب دیا

....چلو اب خود بھی پیو اور اپنے دوست کو بھی یہ سوپ پلاتے جاؤ

ماہ نور نے سوپ والی ٹرے حنین کی طرف کرتے ہوئے کہا

....ٹھیک ہے ویسے آپا مجھے تمہارا میاں پسند نہیں

حنین نے ٹرے لیتے ہوئے سرگوشی میں ماہ نور سے کہا

اور مجھے بھی.....ماہ نور نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا اور دونوں ہنسنے لگے

....

عترت اپنے کمرے میں خاموشی سے لیٹی ہوئی تھی اس دن کے بعد سے وہ یونی نہیں گئی تھی اب وہ سارا دن اپنے کمرے میں ہی رہتی تھی ابھی بھی وہ چپ چاپ کمرے میں لیٹی کونین کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ پتہ نہیں وہ مجھے مس بھی کرتا ہو گا کہ نہیں.......؟؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر جو آفس کے لیے نکل رہا تھا عترت کے کمرے کا بند دروازہ دیکھ کر کچھ دیر رکا اور پھر دستک دے کر اندر آ گیا

گڑیا کیا ہو رہا ہے...؟؟؟؟؟

دبیر نے اندر آتے ہی پیار سے عترت کو کہا

عترت جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی.

.....کچھ نہیں بھائی بس ویسے ہی

عترت کو اس وقت دبیر کے آنے کی امید نہیں تھی اس لیے بوکھلا گئی

دیکھو بیٹا تم میری جان ہو اور اپنی جان پر کوئی بھی شخص کوئی کمپرومائز نہیں کرتا مگر میں تمہیں دکھی نہیں دیکھ سکتا اس لیے تمہارے مسئلہ کا میرے پاس ایک

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حل ہے اگر کونین تم سے سچی محبت کرتا ہے تو وہ تمہارے لیے ہر حد سے گزر سکتا ہے اس لیے تم اسے فون کر کہ کہوں کہ اگر وہ میری دو شرطیں مان لے تو میں خوشی خوشی تمہاری شادی اس سے کر دوں گا.

دبیر نے عترت کا ہاتھ پیار سے پکڑتے ہوئے کہا

کیسی شرطیں ...؟؟؟ عترت نے حیرانگی سے پوچھا

پھر دبیر نے کچھ سوچ کر رائحہ والی دونوں شرطیں اسے بتا دیں

...جبکہ شرطیں سن کر عترت ہکا بکا رہ گئی اور صرف اتنا ہی کہہ سکی

بھائی آپ تو وٹے سٹے کے خلاف تھے

گڑیا میں وٹے سٹے کے خلاف "تھا "نہیں "ہوں "مگر اپنی جان کے لیے کسی قسم کا رزق لینا نہیں چاہتا.تم کونین سے بات کر کے مجھے بتاؤ ٹھیک ہے پھر

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.....دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے

دبیر عترت کاہاتھ تھپتھپا کر اٹھ کھڑا ہوا اور جانے لگا

بھائی وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا تو شرطیں کیوں مانے گا....؟؟؟

عترت نے نم آواز میں جواب دیا یہ سنتے ہی دبیر کا سر اور پاؤں دونوں ہی اپنی جگہ پر گھوم گئے.

کیا کہا تم نے..؟؟ وہ تم سے محبت نہین کرتا..؟؟؟

دبیر نے شاکڈ حالت میں عترت کے پاس دوبارہ بیٹھتے ہوئے پوچھا

عترت دبیر ساتھ لگ کر رونے لگی بھائی مجھے وہ بہت اچھا لگتا ہے اس نے دو دفعہ میری عزت بھی بچائی ہے مگر اب وہ یونی سے جا رہا ہے میں کیسے اس کے بغیر یونی میں رہوں گی..؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پھر آہستہ آہستہ روتے ہوئے عترت نے دبیر کو کونین کے بارے میں سب سچ سچ بتا دیا

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ تمہیں کوئی تنگ کرتا ہے..؟؟؟

دبیر نے چپ کراتے ہوئے کہا

بھائی وہ ایک گروپ ہے مجھے ڈر لگتا ہے میں اب یونی نہیں جاؤں گی مگر مجھے کونین چاہیے....

عترت نے دبیر سے کونین کو ایسے مانگا جیسے وہ بازار میں پڑی کوئی چیز ہو اور دبیر اسے خرید کر لا دے

اچھا تم چپ کرو میں کرتا ہوں کچھ......

دبیر عترت کو چپ کرا کر آفس کے لیے نکل پڑا مگر گاڑی چلاتے ہوئے مسلسل عترت کے بارے میں سوچ رہا تھا پھر اپنا موبائل پکڑ کر حنین کو کال کی جو اس وقت زریاب ساتھ بیٹھا سوپ پی رہا تھا

جی حکم... حنین نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا

حنین تو جلدی سے کونین کو لے کر میرے آفس آ جتنی جلدی ہو سکے اور کال بند کر دی

حنین کال سن کر پریشان ہو گیا

....

دبیر اس وقت بےقراری سے اپنے آفس میں ٹہل رہا تھا اور بار بار گھڑی پر بھی نظر مار رہا تھا.

حنین کہاں رہ گیا ہے تو..؟؟؟

دبیر اپنے آپ سے بڑبڑاتے ہوئے کبھی ٹہلنے لگتا تو کبھی صوفہ پر بیٹھ جاتا.

تقریباً ڈیڑھ بجے کے قریب حنین اور کونین آفس میں داخل ہوئے دبیر نے کڑے تیورے کے ساتھ حنین کو دیکھا جو فوراً کرسی گھیسٹ کر بیٹھ گیا اور میگزین پڑھنے لگا جبکہ کونین سلام کرنے کے بعد حنین کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا

جی کونین زرا اپنے بارے میں بتائیں..؟؟؟

دبیر نے پوری کوشش کرتے ہوئے اپنے لہجہ کو نرم رکھا.

میرے والد گورنمنٹ ملازم ہیں والدہ گھریلو خاتون اور ایک بہن جو ڈاکٹر ہے بس یہی میرے چھوٹی سی فیملی ہے.

کونین نے پر اعتماد لہجہ میں جواب دیا.

دیکھو مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی لینا دینا میں نے تمہیں یہاں ایک ڈیل کرنے کے لیے بلایا ہے تم یہ مت سمجھنا کہ میں تمہاری

بے عزتی کرنا چاہتا ہوں.بلکہ میں خود اس وقت بہت مجبور ہوں اس لیے یہ قدم اٹھانا پڑ رہا تھا

دبیر نے اپنی دو انگلیوں سے اپنی کنپٹی ملتے ہوئے کہا

مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آ رہی اگر آپ کھل کر بات کریں گے تو ہم دونوں کو آسانی رہے گی بات کرنے میں بھی اور سمجھنے میں بھی....

کونین نے دبیر کو جواب دیا

میری بہن جس کا نام عترت ہے دنیا کی بےوقوف ترین لڑکی ہے اس بات کا احساس مجھے آج صبح ہی ہوا ہے میں چاہتا ہوں تم اسے فون کر کہ کہو کہ دو ماہ بعد تمہاری شادی ہے بدلہ میں تمہیں جو کچھ چاہیے میرا مطلب ہے جاب،گھر، گاڑی وہ میں دینے کو تیار ہوں

دبیر نے کہتے ساتھ پیپر ویٹ ٹیبل پر گھمایا.

اور میں ایسا کیوں کہوں..؟؟

میرا مطلب ہے یہ آپ خود بھی اسے کہہ سکتے ہیں.

کونین نے دبیر کو کہتے ہوئے حنین کو دیکھا جو میگزین پڑھنے میں اتنے مصروف تھا جیسے اسی کام کے لیے آیا ہو.

اگر میں کہوں گا تو وہ میرا یقین نہیں کرے گی لیکن اگر تم کہو گے تو اسے یقین آ جائے گا بس اتنی سی بات ہے اور تمہارا اس میں لاکھوں کا فائدہ ہے..؟؟

دبیر نے جتانے والے انداز میں جواب دیا

بس کہ اور کچھ...؟؟؟

کونین کرسی سے کھڑا ہو گیا اور اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پوچھا

....نہیں اور کچھ نہیں

دبیر نے کرسی ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے جواب دیا

...ٹھیک ہے میں چلتا ہوں

کونین ایک نظر حنین پر مارتا باہر نکل گیا

کونین کے جانے کے بعد حنین نے میگزین بند کیا اور دبیر کو تسلی دیتا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا جہاں کونین اپنی بائیک ساتھ حسبِ روایت کھپ رہا تھا

ویسے نئی گاڑی لینے کا اچھا چانس ہے اگر تم استعمال کرنا چاہو تو..؟؟

حنین نے کونین کو دیکھتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مجھے افسوس ہے آپ اور آپ کے دوست کی ذہنیت پر....اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ مجھے اس لیے لائے ہیں تو میں کبھی نہیں آتا) .اتنی دیر میں بائیک سٹارٹ ہو گئی(.وہ جو)عترت (ہر وقت حنین بھائی حنین بھائی کہتی ہے اگر اسے بھی معلوم ہو جائے تو دوبارہ بھائی نہ کہے آپ کو....

اور ساتھ ہی بائیک کو ریس دے کر نکل گیا

"......ہممم ...مطلب تیر نشانے پر لگا ہے"

حنین نے کونین کو جاتا دیکھ کر کہا اور خود اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

....

حنین نے گاڑی میں بیٹھتے ہی رائحہ کو کال کی

ہیلو ڈاکٹر رائحہ کیسی ہیں؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

فری ہیں؟؟؟؟ تو جلدی سے تیار ہو جائیں؟؟؟؟ کل کی ڈیکوریشن سب نے بہت پسند کی ہے اور اب وعدے کے مطابق میں آپ کو اچھا سا لنچ کروانے لگا ہوں

.کونین نے ایک سانس میں ساری باتیں کہہ بھی دیں اور پوچھ بھی لیں

خیر ہے ..؟؟ کون پیچھے پڑا ہوا ہے..؟؟؟

رائحہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا

کون پیچھے پڑا نہیں "ہوا بلکہ "کون پیچھے پڑی ہوئیں "ہیں..؟؟؟؟"

اپنا جملہ درست کر لیں اور جتنی میرے پیچھے پڑیں ہین اگر ابھی بتانے لگا تو کم از کم آج کی تاریخ میں ہم لنچ کرنے سے رہیے..؟؟

حنین نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے جواب دیا

.آجاؤ فری ہی ہوں

رائحہ نے او کے کا سائن دیا

کلینک یا ہسپتال..؟؟؟

کونین نے لوکیشن پوچھی

کلینک.....رائحہ نے جواب دیا

ہسپتال کیوں نہیں گئی..؟؟؟

حنین نے پوچھتے ہوئے گاڑی کلینک کی طرف موڑی

ہسپتال کام زیادہ کرنا پڑتا ہے جبکہ کلینک سکون ہوتا ہے

رائحہ نے بھی پارکنگ کی طرف آتے ہوئے جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کام چور ڈاکٹر... حنین نے ہنستے ہوئے کہا

جی نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں..؟؟؟

رائحہ نے برا مناتے ہوئے کہا

ایسی نہیں تو پھر کیسی بات ہے..؟؟

حنین شرارت پر اترا

حنین انسان بنو...رائحہ نے خفگی سے کہا اور اب اسے پارکنگ ایریے میں حنین کی گاڑی انٹر ہوتی نظر آئی

دن میں مجھے کئی بار سب باری باری انسان بناتے ہیں دیکھ لو میں پھر بھی نہیں بنتا.....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے ہنستے ہوئے رائحہ کے آگے گاڑی روکی اور کال بند کر دی

....

عترت اپنے کمرے میں بیٹھی بظاہر ٹی وی کو دیکھ رہی تھی مگر حقیقت میں کہیں اور ہی گم تھی .کافی دیر سے اس کا موبائل چیخ چیخ کر اسے بلا رہا تھامگر اس کا دل نہیں کر رہا تھا کسی سے بات کرنے کو، اسلیے وہ کال اٹینڈ نہیں کر رہی تھی مگر جب مسلسل ایک کے بعد دوسری کال آنے لگی تو عترت نے غصہ سے کال کاٹ دی ابھی وہ کال کاٹ کر ہٹی ہی تھی کہ دوبارہ اس کا فون بجنے لگا

کیا مصیبت ہے..؟؟؟

.....عترت نے تنگ ہوتے ہوئے کال اٹینڈ کی

. مگر دوسری طرف کی آواز سنتے ہی سارا غصہ اور تنگی ایک سیکنڈ میں دور ہو گئی

آپ..؟؟ عترت نے حیرت سے پوچھا

کیوں تمہیں کال کرنے پر پابندی ہے..؟؟؟

کونین نے پوچھا

...نہیں وہ میرا نمبر آپ کے پاس نہیں تھا تو اس لیے حیرت ہوئی

.عترت نے اپنی بات کی وضاحت پیش کی

اچھاااااا .... چلو یہ بتاؤ یونی کیوں نہیں آ رہی ہو..؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کونین نے سیدھا مطلب کی بات پر آتے ہوئے پوچھا

میں نے یونی چھوڑ دی ہے آپ نے سہی کہا تھا مجھ جیسی لڑکیوں کو یونی میں نہیں پڑھنا چاہیے ..

عترت نے ہمیشہ کی طرح بلکل سچ سچ کونین کو وجہ بتا دی

... مگر میں نے یہ بھی تو کہا تھا کہ وومن یونی میں پڑھ لو

کونین کو دکھ ہوا اسکی وجہ سے عترت نے یونی چھوڑ دی

....نہیں بس میرا اب پڑھنے کو دل نہیں کرتا میں ڈاکٹر نہیں بن سکتی

عترت کی آواز میں دکھ اور نمی دونوں چیزیں شامل تھیں جسے کونین نے واضح محسوس کیا

یہ تو غلط بات ہے اتنی جلدی ہمت نہیں ہارنی چاہیے اگر تم نے سوچا تھا کہ تم ڈاکٹر بنو گی تو اب بن کر دیکھاؤ...؟؟؟

کونین نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا

...نہیں بس میرا دل اب پڑھنے کو نہیں کرتا

عترت نے ہار مانتے ہوئے بات ختم کی.

اگر تمہارا پڑھنے کو دل نہیں کرتا تو پھر کیا کرنے کو دل کرتا ہے..؟؟؟ کیونکہ بندہ فارغ کو بیٹھ نہیں سکتا

کونین نے پوچھا

(میرا آپ ساتھ شادی کرنے کو دل کرتا ہے پھر اپنی سوچ پر وہ خود ہی ہنسی)

....فلحال تو کچھ سوچا نہیں

عترت نے بمشکل ہنسی کنڑول کرتے ہوئے جواب دیا

.آج تمہارے بھائی نے مجھے آفس بلوایا تھا

کونین نے گویا عترت کے سر پر بم پھوڑا

کیا..؟؟؟ مگر کیوں..؟؟؟

عترت کی ہنسی کو یکدم بریک لگی

وہ چاہتے ہیں کہ میں تم شادی کر لوں...؟؟؟

کونین نے مزے لیتے ہوئے کہا

ناممکن بھائی ایسا کبھی کہہ ہی نہیں سکتے...؟؟؟

.عترت نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے جواب دیا جیسے کونین بلکل سامنے بیٹھا ہو

.مگر مجھے تو انھوں نے ایسے ہی کہا ہے

کونین نے سنجیدہ لہجہ میں کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیرت ہے مجھے تو بھائی نے کہا کہ میں آپ کا نام تک نہ لوں ورنہ آپ زمین کے اوپر نظر نہیں آؤ گے یہ کہتے ساتھ ہی عترت نے فوراً اپنی زبان دانتوں تلے دبائی کیونکہ اسے اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہو گیا.

اچھا تو تمہیں دھمکیاں دیتے ہیں میرے مرنے کی.....

کونین کو سچ مچ مزا آ رہا تھا

سوری میرے منہ سے نکل گیا..

عترت اپنے کہے الفاظوں پر شرمندہ تھی.

سوری کہنے کی ضرورت نہیں مجھے تمہاری صاف گوئی پسند ہے. خیر شادی تو میں تمہیں سے کروں گا پہلے تو میرا کچا پکا ارادہ تھا مگر آج تمہارے بھائی کی میٹنگ کے بعد میرا ارادہ مضبوط ہو گیا ہے اگر تم میرے سے شادی کرنا چاہتی ہو تو تمہیں میری ایک شرط ماننا ہو گی...؟؟؟اور وہ یہ کہ تم فوراً یونی جوائن کرو کیونکہ ہالہ بی شادی کہ بعد اپنے گھر چلی جائیں گی پھر مجھے اپنے اور اپنے ماں باپ کے لیے ایک ڈاکٹر کی سخت ضرورت ہو گی اور میں چاہتا ہوں وہ ڈاکٹر تم ہو.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کونین کی بات سن کر عترت کے چہرے پر حیا اور خوشی کے رنگ بکھر گئے.

اچھا دیکھتی ہوں.....عترت نے مدھم آواز میں جواب دیا

دیکھتی ہوں نہیں تم صبح مجھے یونی میں نظر آؤ... سمجھی

کونین نے پکا کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فون بند کر دیا

جبکہ عترت کا خوشی سے برے حال تھا.

حنین گھر میں داخل ہوا تو بیگم غزالہ کافی ساری شاپنگ کر کے الاؤنج میں بیٹھی تھیں شاید ابھی ابھی آئیں تھیں

سلام موم... حنین نے ماں کو چومتے ہوئے نیچے کارپٹ پر پڑے شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کیا

یہ سب کیا ہے..؟؟اور خود بیگم غزالہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا

اس اتوار کو تیرا نکاح ہے اب شاپنگ بھی نہ کروں..؟؟؟

غزالہ بیگم نے شاپنگ بیگز پر نظر مارتے ہوئے کہا

حنین نے لاڈ سے ماں کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا

موم جب سے زریاب کی شادی ہوئی ہے تب سے مجھے بہت جیلسی ہو رہی ہے مجھے نہیں پتہ میں نے بھی پھولوں والے کمرے میں سونا ہے اب میں اکیلے سوتا اچھا لگتا ہوں.....؟؟؟

غزالہ بیگم نے حنین کی بات سنتے ہی اسے گھور کر دیکھا

بیٹا جی پہلے MBA کرو پھر پھولوں والے کمرے میں سونے کا خواب دیکھو.....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

موم کیا ہے اچھے خاصے موڈ کا ستیاناس کر دیا ہے میں کچھ اور بات کر رہا ہوں اور آپ کچھ اور پہلے میری بات تو پوری سن لیں میرے پاس ایک آئیڈیا ہے.....

حنین نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا

اچھا بتا..؟؟ غزالہ بیگم نے پیار سے حنین نے بالوں میں ہاتھ پھرا حنین غصہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا

ایک تو پتہ نہیں آپ سب کو میرے ہئیر سٹائل سے کیا مسئلہ ہے ؟؟؟ جس کو دیکھو انھیں خراب کرتا رہتا ہے پچاس ہزار کے ہیئر سٹائل کو پانچ سیکنڈ میں خراب کر دیتے....

حنین پر بالوں میں ہاتھ پھیر کر انھیں دوبارہ سیٹ کرنے لگا

اچھا غصہ نہ کر بتا آئیڈیا کیا ہے ؟؟؟

بیگم غزالہ نے لاڈ سے پوچھا

موم میں نے سوچا ہے کہ ہم نکاح والے دن واپسی پر نرمین کو بھی ساتھ لے آئیں گے...

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر کہا

تیرا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا میرا ایک ہی بیٹا ہے اور میں نے اس کی شادی میں ساری رسمیں کرنی ہیں وہ بھی دھوم دھام سے میں تو پورا ایک مہینہ لگاؤں گی......

بیگم غزالہ نے ناپسندیدگی سے حننین کی طرف دیکھا جب ملک صاحب الاؤنج میں داخل ہوئے.

کیا ہو رہا ہے.....؟؟؟

انھوں نے بیگم غزالہ کی طرف مسکرا کر دیکھا

چلو جی! ایک تو آپ دونوں نے گھر کا ماحول خراب کیا ہوا ہے جب دیکھو ایک دوسرے سے لاڈ کر رہے ہوتے ہیں اور مجھے اپنی بیگم بھی نہیں لانے دے رہے.

حنین نے منہ پھلاتے ہوئے کہا

اسے کیا ہوا ہے..؟؟؟

ملک نزیر نے بیگم غزالہ سے پوچھا

کچھ نہیں بس بکواس کر رہا ہے جو اس کی عادت ہے.

بیگم غزالہ اب ملک نزیر کو شاپنگ دیکھانے لگیں جبکہ ملک نزیر ان کے کپڑوں کی تعریف کر رہے تھے کہ آپ نے بہت اچھے کپڑے لیے ہیں آپ تو چھا جائیں گی نکاح والے دن......

حنین دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا پھر گلا صاف کر کے کہنے لگا

موم تو ہیں ہی بہت پیاری میرا تو خود موم پر دل آجاتا ہے مگر میں سوچ رہا ہوں آپ کیسے لگے گئے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

لوگ تو یہی کہیں گے نا کہ دیکھو حور کہ پہلو میں........

اور زور زور سے ہنسنے لگا جبکہ ملک نزیر نے پاؤں سے جوتا اتارا اس سے پہلے کہ وہ حنین کو مارتے حنین آنکھ مارتا ہوا دو دو تین تین سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں غائب ہو گیا جبکہ بیگم غزا کہ نے ملک صاحب کے ہاتھ سے جوتا لے کر نیچے رکھا اور کہا

آپ کو اس کی عادت کا پتہ تو ہے وہ جان بجھ کر آپ کو چڑاتا ہے چھوڑیں اسے اور کپڑے دیکھیں
....

کمرے میں آکر حنین نے جوتے اتار کر رکھے خود ننگے پاؤں چلتا ہوا ٹیرس پر آ گیا کچھ دیر نیچے دیکھتا رہا پھر نرمین کا خیال آتے ہی ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ آ گئی.

کمرے میں واپس آکر نرمین کو کال کی اور چلتے چلتے دوبارہ ٹیرس پر ریلنگ ساتھ کھڑا ہو گیا.

ہیلو....نرمین نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا

ویسے اگر غلطی سے ایک خوبصورت اور حسین لڑکا تم پھنسانے میں کامیاب ہو گئی ہو تو کم از کم اس کی خیر خبر ہی لے لیا کرو یہ نہ ہو کہ تمہاری بے خبری میں کوئی حسینہ اسے لے اڑے اور تم منہ دیکھتی رہ جاؤ.

حنین نے نرمین کی آواز سنتے ہی اسے تنگ کرنے کے لیا کہا

کیا مطلب..؟؟

حنین کی تقریر نرمین کے سر کے اوپر سے گزر گئی

مطلب یہ نرمین بی بی اگر میں فون یا میسج نہ کروں تو تم ہی کبھی کر کہ پوچھ لیا کرو حد ہے بے مروتی کی کتنے دن ہو گئے ہیں نہ فون نہ میسج..؟؟؟

حنین نے گلہ کیا

وہ میں اسائیمنٹ بنانے میں مصروف تھی مجھے یاد ہی نہیں رہا ویسے بھی اتنے دن تو نہیں ہوئے زریاب کی شادی سے پہلے بات ہوئی تھی ہماری...

نرمین نے ہمیشہ کی طرح نرمی سے جواب دیا

"جی چاہتا ہے عشق کو رد کر دیں

تمہیں بھول جائیں------

یعنی حد کر دیں------"

حنین نے غصہ سے کہا

کیا ہے اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو..؟؟؟

نرمین نے حنین کو غصہ میں آتا دیکھ کر پوچھا

اگر تم میرے سے اسی طرح لاپرواہ رہی تو تم مجھے بہت جلدی کھو دو گی پتہ ہے دبیر دو شادیاں کر رہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہے اور اگر اس نے ایسا کیا تو میں بھی ایسا ہی کروں گا...

حنین نے مزے لیتے ہوئے کہا

کیا دو شادیاں...؟؟؟

زمین نے بے یقینی سے پوچھا

جی جناب دو شادیاں، مگر تمہیں کیا تم اپنی اسائیمنٹ بناؤ....؟؟؟

حنین نے مزے لیتے ہوئے کہا

ھنین تم میرے ساتھ ایسا کرو گے..؟؟؟

زمین نے معصومیت سے پوچھا

"کنارہ کرنے والوں سے _____ کنارہ ہو بھی سکتا ہے

مجازی عشق ہے صاحب دوبارہ ہو بھی سکتا ہے"

ظاہری سی بات ہے اگر تم مجھے اگنور کرو گی تو میں ایسا ہی کروں گا میری موم ہیں ہی اتنی پیاری کے ڈیڈ ان کے آگے پیچھے پھرتے ہیں مگر موم کو دیکھو وہ بھی ملک صاحب کو اکیلا نہیں چھوڑتیں کہ کہیں کوئی اور عورت انھیں پٹانہ لے حالانکہ مجھے یقین ہیں ملک صاحب کو جوانی میں بھی کوئی لڑکی لفٹ نہیں کراتی ہو گئی..

حنین نے کہتے ہوئے قہقے لگائے

شرم کرو تمہارے ماں باپ ہیں

نرمین نے کہا

اچھا میں شرم کروں مگر تم نہ شرم کرنا نرمین اگر تم میری موم جیسی بیوی نہ بنی تو یاد رکھنا میں دوسری شادی کرلوں گا...

حنین نے نرمین کو چڑانے کے لیے دھمکی لگائی جس کا بھرپور اثر ہوا

حنین تم مجھے تنگ کررہے ہو

نرمین نے پوچھا

نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں اب تم زریاب کی بیوی جتنی خوبصورف تو ہو نہیں کہ میں تمہارے پیچھے زریاب کی طرح پاگل ہو جاؤں...؟؟

حنین نے نرمین پر ایک اور چوٹ کی...

زریاب کی بیوی بہت خوبصورت ہے کیا..؟؟؟

نرمین نے تجسس سے پوچھا

ایسی ویسی مت پوچھو یارررر......

حنین نے بھرپور چسکے لیتے ہوئے کہا

حنین تم بہت برے ہو مجھے اپنی شکل مت دکھانا...؟؟

نرمین نے غصہ سے جواب دیا

سوچ لو تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ تم نکاح سے انکار کررہی ہو...؟؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یہ میں نے کب کہا

نرمین کو حنین کی بات پر مزید غصہ آیا

ظاہری سی بات ہے شکل مت دکھانے کا تو یہی مطلب بنتا ہے کہ میں اتوار والے دن نہ آؤں...؟؟

حنین نے مزید نرمین کو تنگ کیا

حنین...نرمین نے صرف اتنا ہی کہا

بتاؤ پھر نہ آؤں اتوار والے دن...؟؟

حنین نے اپنا سوال دہرایا

جبکہ نرمین نے غصہ سے فون بند کر دیا

پڑھاکو اب اسائیمنٹ بنا کر دیکھاؤ...؟؟؟؟

حنین فون کو دیکھتا ہنسنا لگا

....

....

ماہ نور صرفے پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جبکہ زریاب اسے مسلسل دو گھنٹے سے بیڈ پر ٹیک لگائے دیکھ رہا تھا بلاآخر تنگ آ کر بولا

ماہ نور بس کر دو یارر میرے سے بھی کچھ دیر باتیں کر لو میں بور ہو رہا ہوں.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب میں نے تم سے کہا ہے کہ اگر تمہیں کوئی بھی چیز چاہیے ہو،دوائی لینی ہو تو مجھے بلایا کرو ورنہ مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں.

ماہ نور نے ناراضگی سے صرف ایک نظر زریاب پر ڈالتے ہوئے کہا

ماہ نور تم ظالم ہو بہت ظالم....

زریاب نے آہ بھرتے ہوئے کہا

ظالم میں نہیں تم ہو اور اب سے نہیں شروع سے....

ماہ نور کو اچانک غصہ آگیا

وہ کیسے..؟؟؟

زریاب نے ماہ نور کو بولنے پر اکسایا

وہ ایسے کہ تم شروع سے میرا حق مارتے آئے ہو میں اس وقت ماضی یاد نہیں کرنا چاہتی پلیززز مجھے ڈسٹرب نہیں کرو

ماہ نور نے اداس ہوتے ہوئے کہا

اور جو تم مجھے ڈسٹرب کر رہی ہو وہ...؟؟؟

زریاب نے ذو معنی انداز میں کہا

اچھا پھر کیا کروں...؟؟؟

ماہ نور نے بک بند کرتے ہوئے پوچھا

تم اگر مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی تو نہ سہی کم از کم میرے پاس آ کر تو بیٹھ سکتی ہو....

زریاب نے بیچارگی سے کہا

زریاب کی بات سنتے ہی ماہ نور اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی

اب ٹھیک ہے میں کتاب پڑھ لوں.

زریاب نے ہاں میں سر ہلایا اور ماہ نور کی گود میں اپنا سر رکھ دیا.

زریاب..... جبکہ ماہ نور اسے ایسا کرتا دیکھ کر چیخ اٹھی

ششششششش چپ اب تم اپنی کتاب پڑھو اور مجھے سونے دو

یہ کہہ کر زریاب نے آنکھیں بند کر لیں جبکہ ماہ نور نے غصہ سے کتاب بھی بند کر دی

تم مجھے تنگ کر رہے ہو...؟؟؟

ماہ نور نے غصہ سے زریاب کے بال کھینچے

اگر تمہارا دل میرے بال سہلانے کو کر رہا ہے تو میں تمہیں منع نہیں کروں گا...؟؟ مگر پلیززززز

مجھے تنگ نہ کرو اور سونے دو

زریاب نے کہتے ہی اپنے بازو ماہ نور کے گرد پھیلائے اور خود اوندھے منہ اس کی گود میں سر رکھ کر

لیٹ گیا.

....

نرمین نے حنین کی کال بند کرنے کے بعد فوراً دبیر کو کال کی

سلام کرنے کے بعد غصہ سے بولی

دبیر مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی..؟؟؟

کس چیز کی امید..؟؟؟

دبیر نے نارمل انداز میں جواب دیا

یہی کہ تم دو شادیاں کرو گے..؟؟؟

نرمین نے معصومیت سے پوچھا

یہ بکواس تم سے حنین نے کی ہو گی.....؟؟؟

دبیر نے ہنستے ہوئے پوچھا

ہاں اور وہ کہتا ہے اگر تم نے دو شادیاں کی تو وہ بھی دو شادیاں کرے گا..؟؟؟

نرمین نے اسے اپنی پریشانی سے آگاہ کیا

نرمین کیا ہو گیا ہے تم ابھی تک اسے نہیں سمجھی یار صرف تمہیں تنگ کر رہا ہے اور بس....

دبیر نے تسلی دیتے ہوئے کہا

تم دو شادیاں کرو گے..؟؟

نرمین کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی

نہیں بابا میں دو شادیاں نہیں کروں گا صرف اور صرف تمہارے لیے اب خوش......

دبیر نے پھر سے نرمین کو مطمئن کرنے کی کوشش کی

اچھا ٹھیک ہے شکریہ تمہارا...

نرمین نے کہتے ہوئے کال بند کی اور زریاب کا نمبر ڈائل کیا

ہیلو زریاب کیسے ہو...؟؟؟

کال اٹینڈ ہوتے ہی نرمین نے نرمی سے پوچھا

ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسی ہو..؟؟؟

زریاب نے نرمین سے پوچھا

وہ میں تمہارے فلیٹ پر آسکتی ہوں..؟؟؟

نرمین نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

ہاں کیوں نہیں جب مرضی آؤ.....ویسے خیریت تم تو پہلے کبھی میرے فلیٹ پر نہیں آئی پھر اب کوئی خاص وجہ..؟؟؟

زریاب کو نرمین کے یوں اچانک آنے پر حیرت ہوئی

وہ اصل میں حنین نے تمہاری بیوی کی بہت تعریف کی ہے تو میں نے اسے دیکھنا ہے بہت پیاری ہے وہ...؟؟؟؟

نرمین نے زریاب سے پوچھا

جبکہ زریاب، حنین کی شرارت سمجھ کر ہنسنے لگا

نرمین وہ تم سے زیادہ پیاری نہیں ہے تم تسلی رکھو.

زریاب نے نرمین کو ہنستے ہوئے جواب دیا

حنین تیرا کوئی حال نہیں تو اس لڑکی کو پاگل کر کے چھوڑے گا.

دبیر گھر لوٹا تو عترت کو بہت دنوں بعد بہت خوش پایا .اس نے عترت سے کچھ نہیں کہنا اور نہ کچھ پوچھنا ہے مگر خود الجھ گیا یہ کونین کو دوسری طرح ٹھیک کرنا پڑے گا ورنہ یہ میری جان لے کر چھوڑے گا.

عترت ننگے پاؤں لان میں چل رہی تھی اور چہرے پر مسکراہٹ تھی .دبیر نے گاڑی پارک کرنے کیلیے ڈرائیور کو کیز دیں اور خود لان کی طرف بڑھ گیا.دبیر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ اپنی جگہ رک کر کھڑی ہو گئی.

آج میری گڑیا بہت خوش ہے..؟؟؟

دبیر نے عترت کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا جس کے جواب میں وہ صرف مسکرائی مگر کہا کچھ نہیں....

اب دونوں بہن بھائی لان میں ٹہل رہے تھے.کافی دیر جب دونوں خاموش رہے

تو دبیر نے عترت سے سوال کیا

تمہیں کونین کا فون آیا تھا...؟؟؟

جی آیا تھا.....عترت نے جتنی خوشی سے جواب دیا اس سے دبیر کو اندازہ ہوا کہ کم از کم کونین نے ایسا کچھ نہیں کہا جیسا اسے کہنے کو کہا گیا تھا

اچھا تو تم خوش ہو.....

دبیر نے عترت کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بتایا تو ہے کہ خوش ہوں ویسے بھی مجھے معلوم تھا کہ آپ میری خوشی کا ضرور خیال رکھیں گے ہمیشہ کی طرح.....

I love u bro.....

عترت نے دبیر کی طرف دیکھ کر جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پھر کل سے یونی جا رہی ہو...؟؟؟

دبیر نے اگلا سوال پوچھا

آپ میرا وویمن یونی میں ایڈمیشن کرا دیں پلیززززز

عترت نے لاڈ سے کہا

لیکن گڑیا اس طرح تو تمہارا پورا سال ضائع ہو جائے گا..؟؟

......اور میں نہیں چاہتا ایسا ہو

میں نے تمہاری خوشی کا خیال رکھا ہے تو تمہارا بھی فرض بنتا ہے کہ اب تم

....میری خوشی کا خیال رکھو

دبیر نے بھی لاڈ سے عترت کو جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

...اچھا ٹھیک ہے میں کل سے یونی جاؤں گی

عترت نے کچھ دیر سوچ کر کہا

.چلو اب اندر چلتے ہیں مجھے بہت زوروں کی بھوک لگی ہے

....

.دبیر اپنے کمرے میں مسلسل چکر لگا رہا تھا جب اماں بی کمرے میں داخل ہوئیں

کیا بات ہے لڑکے..؟؟ مجھے کیوں بلایا ہے...؟؟؟ پتہ بھی ہے میں رات کو جلدی سو جاتی ہوں...

اماں بی نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے دبیر کی طرف ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہا

...ششششش آہستہ بولیں کہیں عترت نہ آ جائے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر نے اماں بی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

کیا کوئی خاص بات ہے..؟؟؟

اماں بی نے دبیر کو یوں کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

جی.....دبیر نے ماں کی طرف اداسی سے دیکھ کر کہا

میرا دل ہول رہا ہے جلدی بتا کیا بات ہے...؟؟؟

اماں بی نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

پہلے آپ وعدہ کریں کہ چپ کر کہ میری ساری بات سنیں گی اور اس بارے میں عترت سے کچھ نہیں کہیں گئیں....؟؟

دبیر نے اماں بی سے وعدہ لیا

.اچھا ٹھیک ہے...اماں بی کو بات سننے کی جلدی تھی اس لیے فوراً مان گئیں

دبیر نے ایک لمبا سانس کھینچا اور کونین کے بارے میں سب کچھ اماں بی کے گوش گزار کر دیا.

یہ سب تیری ڈھیل کا نتیجہ ہے آگے تو کبھی تیری بہنوں نے ایسا نہیں کیا اب سید زادیاں یوں ایرے غیروں سے بیاہی جائیں گی...؟؟؟ میں تو یہ نہیں ہونے دوں گی مجھے نہیں پتہ تو اس کا رشتہ دیکھ اور اسے چلتا کر اس سے پہلے کہ وہ کوئی گل کھلا دے.....

اماں بی ساری بات سنتے ہی سیخ پا ہو گئیں غصہ سے ان کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور آنکھوں میں نمی اتر آئی اور ماضی کی کوئی تلخ بات ان کے کانوں میں گونجی...

"اگر میری بیٹی نے ایسا کیا ہوتا تو میں اسے خود اپنے ہاتھوں سے مار دیتی تمہاری طرح بے غیرتی کا مظاہرہ نہ کرتی"

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سچ کہا ہے کسی نے جو انسان بوتا ہے وہی کاٹتا بھی ہے یاد ہے نا تجھے کیا ہوا تھا آج سے پچیس سال پہلے.....

اماں بی نے روہانسی ہو کر دبیر سے پوچھا

اچھا بس میں ویسا کچھ نہیں ہونے دوں گا آپ کو جیسا میں کہوں گا آپ بلکل ویسا کریں گی.آپ کل صبح کونین کے گھر جائیں گی اور ہالہ کا رشتہ میرے لیے مانگیں گئیں ساتھ میں یہ بھی ان لوگوں کو بتا دینا کہ ہمارے ہاں وٹے سٹے کا رواج ہے اور ہاں یاد رہے عترت کا نام آپ استعمال نہیں کریں گئیں صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ آپ ہالہ کا رشتہ لے کر آئیں ہیں میں اپنی بہن کو بدنام نہیں کرنا چاہتا اور ماضی کے بارے میں عترت سے کچھ نہیں کہنا وہ بہت معصوم ہے اور میں اس کی معصومیت چھیننا نہیں چاہتا . سمجھی آپ......

دبیر نے اماں بی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا

وہ لوگ مان جائیں گے...؟؟؟

اماں بی اب کچھ پریشان دیکھائی دے رہی تھیں.

کیسے نہیں مانے گئے..؟؟؟ میرے جیسے رشتے تو لڑکی والے ڈھونڈتے ہیں پہلے آپ میرے رشتے کی ہاں کرانا اور پھر شرط بتا دینا.

دبیر نے اماں بی کو تسلی دی.اب آپ جا کر سو جائیں عترت بھی صبح یونی جائے گی آپ کوشش کرنا اس کے یونی سے لوٹنے سے پہلے گھر واپس آ جائیں ٹھیک ہے

اماں بی کے جانے کے بعد دبیر خود بھی سونے کے لیے لیٹ گیا مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی بار بار رائحہ کا مسکراتا شرارت بھرا چہرہ آنکھوں میں گھوم رہا تھا.بلآخر دبیر اٹھ کر بیٹھ گیا.

تمہیں پتا ہے مجھے نیند کیوں نہیں آتی ؟"

"!تمہیں پتا ہی نہیں ہے، تبھی نہیں آتی

اچھا نہیں کیا کونین تم نے میری بات نہ مان کر....میں جو نہیں کرنا چاہتا تھا تم نے مجھے مجبور کر دیا ویسا کرنے پر...دل کرتا ہے تمہیں جان سے مار دوں مگر......

دبیر نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو تھام لیا.اور لب سے صرف ایک نام نکلا....عترت

....

زریاب اب پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہا تھا کچھ تو دوائیوں کا اثر تھا اور کچھ ماہ نور کی دیکھ بھال کا.....ماہ نور نے زریاب کا بہت خیال رکھ رہی تھی وہ ایک اچھی بیوی ثابت ہو رہی تھی مگر.........

زریاب ابھی انہیں سوچوں میں گم تھا جب ماہ نور کمرے میں داخل ہوئی

میں سوچ رہا ہوں آج آفس چلا جاؤں اتنے دن ہو گئے ہیں دبیر بیچارہ اکیلا ہی

.....سب سمبھال رہا ہے ہمت ہے اس کی

زریاب نے ماہ نور کو دیکھتے ہوئے ایسے کہا جیسے ان دونوں کے درمیان بہت بے تکلفی ہو.

اگر تم ٹھیک ہو گئے ہو تو یہ بات چچا سائیں کو بھی بتا دو تاکہ میں تمہارے اس ڈربے جیسے فلیٹ سے اپنے گھر جا سکوں.

ماہ نور نے زریاب کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا

تم کہیں نہیں جا رہی اور نہ ہی میں تمہیں کہیں جانے دوں گا ...؟؟؟؟

زریاب نے پیار سے ماہ نور کو کہا جو اس وقت صوفے پر پڑی چیزیں اٹھا رہی تھی.

..... کتنی دفعہ منع کیا ہے مجھ پر اپنا یہ رعب اور حکم مت چلایا کرو

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہ نور نے غصہ سے جواب دیا

کیا ہو جاتا ہے تم ایکدم اتنی ہائپر کیوں ہو جاتی ہو...؟؟؟؟

زریاب نے ماہ نور کا رویہ بدلتے دیکھ کر کہا

زریاب مجھے تم بہت برے لگتے ہو پھر بھی میں اپنی پوری کوشش کر رہی ہوں
کہ میں تمہارے ساتھ بہتر طریقے سے رہوں مگر اس سے زیادہ میری ہمت
جواب دے گئی ہے اس لیے مجھے اب گاؤں واپس جانے دو.

ماہ نور نے اپنا لہجہ نارمل کرتے ہوئے کہا

زریاب بیڈ سے اٹھ کر ماہ نور ساتھ صوفے پر آ کر بیٹھ گیا

ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ماضی بھول کر اپنی زندگی نئے سرے سے شروع کریں
پلیززز ماہ نور میں تمہارے ساتھ ایک ہنستی مسکراتی زندگی گزارنا چاہتا ہوں.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب نے ماہ نور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پیار سے کہا

....یاد ہے ایک دفعہ میں نے بھی کچھ ایسا ہی کہا تھا تم سے

ماہ نور نے اپنا ہاتھ زریاب کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے کہا

اگر میں نے اس وقت تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا تو پلیززز تم اس وقت
میرے ساتھ اچھا کرو .ورنہ مجھ میں اور تم میں کیا فرق رہ جائے گا...؟؟؟

....زریاب پوری کوشش کر رہا تھا مصلحت کی

....بہت عرصے پہلے میری بھی یہی خواہش تھی مگر اب نہیں

ماہ نور پھر سے ہائپر ہونے لگی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اچھا بتاؤ میں کیا کروں کہ تمہارے دکھوں کا مداوا ہو سکے

زریاب نے ماہ نور کا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف موڑ لیا

تم میرے چھ سال واپس کر سکتے ہو..؟؟؟ مجھے کالج میں پڑھا سکتے ہو..؟؟ ساری دنیا کی سیر کروا سکتے ہو..؟؟ اور سب سے بڑھ کر "اسد "کو واپس لا سکتے ہو..؟؟ نہیں ناااااا

تو پھر کیوں تمہیں معاف کروں تم نے ہمیشہ میرا حق مارا مجھے تنگ کیا ہر وہ کام کیا جس سے مجھے چڑ تھی.

یہ سب باتیں کرتے ہوئے ماہ نور کی آواز بیٹھنے لگی جبکہ گالوں پر آنسو تواتر سے گر رہے تھے

سردار زریاب علی خان "تم میری خوشیوں کے قاتل ہو میں کیسے تمہارے"

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ساتھ خوش رہ سکتی ہوں بتاؤ...؟؟؟؟؟

.....بس کہ اور کچھ

زریاب کو ماہ نور کہ آنسو تکلیف دے رہے تھے مگر وہ چاہتا تھا کہ ماہ نور اپنا دل ہلکا کر لے

اور کچھ نہیں بہت کچھ..؟؟؟

زریاب تم بچپن سے مجھے ستاتے آئے ہو تم ماہین یا پارو کو کچھ نہیں کہتے تھے مگر مجھے بخشتے نہیں تھے آخر کیا دشمنی تھی میری تمہارے ساتھ بولو جواب دو.....؟؟؟

ماہ نور پھر اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر اس میں ناکام رہی کیونکہ زریاب کی گرفت مضبوط تھی

دیکھو ماہ نور بچپن میں تمہیں اس لیے میں تنگ کرتا تھا کیونکہ میری ایج کا کوئی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور بچہ گھر پر موجود نہیں تھا جو میرے ساتھ کھیلتا اور تم میرے ساتھ کھیلتی نہیں تھی اس لیے مجھے تم پر غصہ آتا اور میں تمہاری شکایت تایا سائیں کو لگا دیتا جب تمہیں ڈانٹ پڑتی تو مجھے مزے آتا پھر اسی طرح ہم بڑے ہوتے گئے تم نے کالج میں داخلہ کا کہا مگر میں نہیں چاہتا تھا کہ تم کالج جاؤ اس وقت مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی کہ میں تمہیں کیوں کالج جانے سے روک رہا ہوں بس مجھے پسند نہیں تھا کہ تم کالج جاؤ....

پھر گھر والوں نے مجھ سے پوچھے بغیر تمہاری شادی اسد سے کر دی یہ خیال کہ تم اس گھر سے ہمیشہ کے لیے چلی جاؤ گی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا میں لاشعوری طور پر تمہیں ہمیشہ حویلی میں دیکھنا چاہتا تھا اور میں خود بھی یہی سمجھتا تھا کہ مجھے تم سے نفرت ہے اس لیے مجھے تم کو تنگ کرنے میں مزا آتا ہے مگر میں غلط تھا...

زریاب نے کہتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلایا اور اپنے اوپر تھوڑا سا مسکرایا جیسے اپنا مزاق اڑا رہا ہو جبکہ ماہ نور اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی.

مگر جب اسد کی ڈیتھ ہوئی اور جرگہ نے تمہیں سزا دی ماہ نور قسم سے وہ دن

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور آج کا دن میرے دل کو سوائے تمہارے کبھی کوئی خیال نہیں آیا مجھے کسی پل چین نہیں پڑتا تھا پھر مجھے معلوم ہوا مجھے تم سے عشق ہے اور اب سے نہیں بچپن سے میں تمہیں کسی ساتھ شئیر نہیں کر سکتا تھا اسی لیے تمہیں حویلی سے باہر نہیں جانے دیتا تھا مجھے ڈر تھا کوئی تمہیں مجھ سے چھین نہ لے اور دیکھو ایسا ہی ہوا میری عمر بھر کی ریاضت ضائع ہو گئی جبکہ اسد کی چند دنوں کی محبت جیت گئی اور میں ہار گیا....

زریاب نے اپنا سر نیچے جھکا لیا جبکہ اس قدر عجیب اظہارِ محبت پر ماہ نور شاکڈ زریاب کو دیکھ رہی تھی اس کے آنسو اب گالوں پر اپنا نشان چھوڑتے خشک ہو گئے تھے

میں تمہیں تمہارے چھ سال نہیں لوٹا سکتا میں ایک عام انسان ہوں خدا نہیں مگر میرا وعدہ ہے اگر تم مجھے معاف کر کہ میرا ساتھ دینے کا وعدہ کرو تو....
میں تمہاری ساری خواہشات ایک ایک کر کے پوری کر دوں گا تم مجھ پر بھروسہ کر کہ تو دیکھو ایک بار پلیززززز

زریاب کی آنکھوں میں دکھ، کرب ،درد اور امید تھی ماہ نور کچھ دیر اس کو دیکھتی رہی پھر اپنا چہرہ موڑ لیا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ زریاب کی باتیں ماہ نور کہ دل پر اثر کر رہی ہیں. تھوڑی دیر دونوں کہ درمیان خاموشی چھائی رہی پھر ماہ نور نے اسے توڑا

زریاب میرے ہاتھ چھوڑو مجھے کام ہے....

زریاب نے ماہ نور کہ ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا....

چھوٹے ہمیشہ اپنے بڑوں سے سیکھتے ہیں۔
__عبادتیں بھی، محبتیں بھی، نفرتیں بھی

ماہ نور میں نے بھی یہ سب چیزیں تمہیں سے سیکھیں ہیں اب تمہارے ہاتھ میں ہے کہ تم اپنی اور میری زندگی کو کیسا بناؤ گی ...؟؟؟؟

خوشیوں بھری جس میں ، میں اور تم اپنے بچوں ساتھ ایک پر سکون زندگی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

گزارے گئے یا تم اس زندگی کو نفرت، انا اور انتقام کی بھینٹ چڑھا دو گی جہاں ......ہم دونوں زندہ تو ہوں گے مگر مردوں سے بدتر

.کونین خلافِ عادت آج گھر پر تھا جس پر ہالہ کو بہت حیرت ہوئی

خیر ہے آج آپ کا لاڈلا یونی نہیں گیا...؟؟؟؟ پیپرز سر پر ہیں اور یہ چھٹیوں پر چھٹیاں کر رہا ہے ہالہ بی نے باہر برآمدے میں تخت پوش پر بیٹھی اپنی اماں سے پوچھا

پتہ نہیں مجھے تو خود سمجھ نہیں آ رہی یہ کیا کرتا پھر رہا ہے کل کافی دیر سے آیا تھا اور غصہ میں بھی لگ رہا تھا میں نے پوچھا تو کہا کوئی بات نہیں ہے بس سر میں درد ہے اور رات میں کھانا بھی نہیں کھایا صبح اٹھایا یونی کے لیے تو کہنے لگا مجھے نہیں جانا...؟؟؟

پتہ نہیں کس کہ نظر لگ گئی ہے

ثریا بیگم نے دکھ سے ہالہ بی کو جواب دیتے ہوئے سبزی بنانا شروع کر دی

ویسے آج بنا کیا رہیں ہیں..؟؟؟

ہالہ نے دو تین سبزیاں ایک ساتھ تیار کرتے دیکھ کر پوچھا

.......تمہارے ابا کے لیے مونگرے اور تم دونوں بہن بھائی کے لیے مکس سبزی

.....انسان تو مجھے سمجھتے ہی نہیں ...ابا کو ایک چیز پسند ہے تو بچوں کو دوسری

.....چھوٹی سی فیملی ہے پھر بھی ایک ٹائم میں دو دو ہانڈیاں پکتی ہیں غضب خدا کا

ثریا بیگم کو دہائی دیتے ہوئے دیکھ کر ہالہ نے وہاں سے کونین کے کمرے کا رخ کیا کیونکہ زیادہ بیٹھنا اب خطرے سے خالی نہیں تھا

.کونین منہ سر چادر میں لپیٹے بظاہر سو رہا تھا جب ہالہ کمرے میں داخل ہوئی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مسٹر کونین تم جاگ رہے ہو اس لیے زیادہ سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں

چلو شاباش اٹھ جاؤ اور بتاؤ کہ کیا ہوا ہے...؟؟؟؟

.ساتھ ہی ہالہ نے کونین کے اوپر سے چادر کھینچ لی

ہالہ بی کیا ہے ..؟؟؟
کونین غصہ سے بولتا ہوا اٹھ بیٹھا

آج یونی کیوں نہیں گئے..؟؟؟
ہالہ نے کونین کے غصہ کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا

سر میں درد ہے...کونین روٹھے لہجہ میں بولا

سر میں درد ہے یا دل میں...؟؟؟

ہالہ نے ابرو اچکا کر شرارت سے کونین کو دیکھا کونین کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ ظاہر ہو کر غائب ہو گئ.

مطلب اندازہ درست ہے میرا...

ہالہ نے کونین کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا

نہیں ہالہ بی کچھ نہیں ہے بس ویسے ہی...

کونین نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا

چلو اب بتا بھی دو ویسے ہی کیا ہے...؟؟؟

ہالہ نے کونین کے بال پھر خراب کرتے ہوئے پوچھا

کل مجھے عترت کے بھائی نے اپنے آفس بلایا تھا اس کے ساتھ ہی کونین نے دبیر کی ساری گفتگو ہالہ کو بتا دی.

ہائے کونین گاڑی لے لو پلیززززز

ہالہ نے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے کہا

ہالہ بی کیا ہو گیا ہے آپ کو...؟؟؟

کونین کو ہالہ سے ایسی امید نہیں تھی

صحیح تو کہہ رہی ہوں تمہیں کون سی عترت پسند ہے تم نے خود ہی بتایا تھا کہ وہ دوستی نہیں کرنا چاہ رہی تھی تو تم نے شادی کی آفر کر دی اب ظاہر ہے تم دونوں کی شادی سٹیٹس کے فرق کی وجہ سے ہو نہیں سکتی مگر گاڑی تو آ سکتی ہے میں تو داد ہی دوں گی اس کے بھائی کو...بجائے تمہاری پھینٹی لگوانے کے تمہیں کتنی اچھی اچھی آفرز کر رہا ہے شریف لگتا ہے

.ہالہ نے کونین کی طرف دیکھ کر کہا جبکہ کونین کو ہالہ کے رویہ سے مایوسی ہوئی

آپ کو کس نے کہا عترت مجھے اچھی نہیں لگتی ..؟؟؟ وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے

....اور میں نے اسی سے شادی کرنی ہے بس مجھے نہین پتہ

کونین نے سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا

.... دماغ ٹھیک ہے تمہارا کوٹھی دیکھی تھی

ہالہ نے کونین کو یاد دلایا اس سے پہلے کہ کونین کوئی جواب دیتا دروازے پر گھنٹی بجی

دیکھو کون آیا ہے یقیناً تمہارے ہی دوست ہوں گے اور اس رئیس زادی سے شادی کے خواب دیکھنا چھوڑ دو یہ نہ ہو کہ اس کا بھائی بدمعاشی پر اتر آئے اور ......تمہاری ایک دو ہڈیاں غائب ہو جائیں

کونین نے دروازہ کھولو تو کوئی بیگم صاحبہ باہر ناگوار چہرے ساتھ موجود تھیں

جی فرمائیں کس سے ملنا ہے..؟؟؟

کونین آگے ہی بیزار تھا اس لیے سلام کرنے کی زحمت بھی نہیں کی

یہ ہالہ کا گھر ہے مجھے اس کے والدین سے ملنا ہے

بیگم صاحبہ نے ناک کے آگے ٹشو کرتے ہوئے جواب دیا جبکہ کونین ہالہ کہ نام پر نرم پڑ گیا

...میں امی کو بلاتا ہوں اپ آئیں اندر

کونین نے بیٹھک کا دروازہ کھول کر بیگم صاحبہ کو اندر بیٹھایا اور خود امی کو بلانے چلا گیا

.....ہالہ بی کوئی امیر خاتون آئیں ہیں مجھے لگتا آپ کا رشتہ لائیں ہیں

کونین نے کچن میں موجود ہالہ بی کو چسکے لیتے ہوئے بتایا

.ثریا بیگم نے اماں بی کی باتیں بہت غور سے سنی اور اس پر خوشی کا اظہار بھی کیا

دیکھیں آپ ہم غریبوں کہ گھر آئیں آپ کا شکریہ مگر میں سید صاحب سے پوچھے بغیر کچھ کہہ نہیں سکتی

ثریا بیگم نے عزر پیش کیا

اماں بی نے اپنی ناگواری کو چھپاتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ سے کام لیا اور ہالہ بی کو بلانے کا کہا

اس سے پہلے کہ ثریا بیگم ہالہ بی کو آواز دیتی ہالہ خود ہی شربت کے ساتھ لوازمات سے بھری ٹرے لے کر بیٹھک میں داخل ہوئی اماں بی کو سلام کرتے ہوئے ہالہ نے ٹرے درمیان میں رکھے ہوئے میز پر رکھی.

اماں بی نے نظروں سے ہالہ کا جائزہ لیا اور ساتھ ہی اسے ریجیکٹ بھی کر دیا یہ معمولی شکل وصورت والی لڑکی کسی بھی طرح میری بہو بننے کے قابل نہیں.

ثریا بیگم کے اصرار کرنے کے باوجود اماں بی نے کسی چیز کو ہاتھ نہین لگا بمشکل دو گھونٹ شربت کے پیے اور جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں...

اچھا میں چلتی ہوں آپ اپنے ہسبنڈ سے پوچھ کر مجھے بتا دیجیے گا مجھے آپ کی

بچی پسند ہے (یہ جملہ اماں بی نے دل پر پتھر رکھ کر کہا)

اس سے پہلے کہ اماں بی گھر کی دہلیز پار کرتیں باہر موٹر سائیکل کے ہارن کی آواز آئی جسے سن کر ہالہ نے کہا

لگتا ہے ابو جی آ گئے اور دروازہ کھولنے چلی گئی

آپ بیٹھے میں انھیں لے کر آ
تی ہوں ویسے تو وہ دیر سے آتے ہیں مگر خوش قسمتی سے آج جلدی آ گئے ہیں

ثریا بیگم نے مسکرا کر کہا اور بیٹھک سے باہر چلی گئی

سادہ سی یہ بیٹھک دو سوفے سیٹ پر مشتمل تھی درمیان میں لکڑی کا ایک میز تھا جس پر کروشیا کا رومال پڑا ہوا تھا ایک دیوار پر گھڑی جبکہ دوسری دیوار ہالہ اور کونین کی ٹرافیوں، شیلڈ اور اسناد سے سجی ہوئی تھی.

ایک تو یہ غریبوں کہ بچے لائق پتہ نہیں کیوں ہوتے ہیں..؟؟؟

اماں بی نے حقارت سے سوچا

ابھی وہ بیٹھک کا جائزہ لے رہی تھیں جب سید سبطین الحسن بخاری اندر داخل ہوئے.

جیسے ہی اماں بی کی نظر سید صاحب پر پڑی وہ خود بخود اپنی جگہ سے اٹھ گئیں ثریا بیگم دونوں کا تعارف کروا رہیں تھیں مگر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کہیں دور نکل گئے تھے.اماں بی کی آنکھوں میں نمی چمکنے کی وجہ سے سامنے کا منظر دھندلانے لگا تھا انھوں نے چادر کے پلو سے اپنی انکھیں صاف کیں جبکہ سید صاحب کی آواز نے ماحول کے سکوت کو توڑا

بیگم ان کی خوب خاطرمدارات کر کے کہہ دیں ہمیں ان سے کسی قسم کی کوئی رشتہ داری نہیں کرنی...

اور خود تیزی سے بیٹھک سے باہر نکل گئے جبکہ ثریا بیگم اور باہر کھڑے ہالہ اور کونین سید صاحب کہ اس رویے پر حیران تھے انھوں نے آج تک کسی مہمان

ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا تھا پھر آج کیا ہوا...؟؟؟

اماں بی کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ آ گئی اور جاتے جاتے انھوں نے ثریا بیگم سے کہا مجھے آپ کے دونوں بچوں سے رشتہ کرنا منظور ہے میں عترت کی امی ہوں اور گلے لگا کر ثریا بیگم کو گرم جوشی سے ملیں پھر باہر نکلنے سے پہلے کچھ سوچ کر مڑیں اور برآمدے میں کھڑے کونین اور ہالہ کو گلے لگا کر ماتھے پر پیار دیا جو تھوڑی دیر پہلے دو ٹکے کے لگ رہے تھے وہی اب جان سے پیارے ہو گئے تھے

جبکہ ہالہ، کونین اور ثریا بیگم اچانک اماں بی کے بدلتے محبت بھرے رویہ پر شاکڈ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جیسے پوچھ رہے ہوں کہ یہ سب کیا ہے...؟؟؟؟

اماں بی جیسے ہی گلی میں آئی بہت سے بند دریچے خودبخود کھلنے لگے

.....ایک بڑی سی حویلی

....لان میں بچہ ماموں کے اوپر بیٹھا گھڑ سواری کرتا قہقے لگا رہا

...صحن میں ماں باپ باتیں کر رہے

.....ایک لاڈلے بھائی کی آوازیں اپنی بہن کو

.....ایک طرف خوشیاں ہی خوشیاں

....اور دوسری طرف طعنے، لڑائی جھگڑا سگے رشتے دست و گریباں

.اماں بی نے گلی سے گاڑی تک آتے آتے پچیس سال کا عرصے طے کر لیا

یا اللہ کیا یہ مکافاتِ عمل ہے

اماں بی کا سر چکرا رہا تھا بڑی مشکل سے خود کو نارمل کیا اور گاڑی میں بیٹھ گئیں مگر نظر بار بار گلی کے اس چھوٹے سے مکان پر جا رکتی تھی جب تک ڈرائیور نے گاڑی موڑ نہیں لی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....

ماہ نور اس وقت کچن میں کھانا بنا رہی تھی جب ڈور بل بجی.

زریاب نے دروازہ کھولا

مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی تیری شادی ہوئی ہے یا تجھے حکومت نے نظر بند کر دیا ہے اس فلیٹ میں......

حنین نے زریاب کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے پیچھے کیا اور خود الاؤنج میں پڑے صوفے پر بیٹھ گیا.

کیوں کیا ہوا..؟؟؟

زریاب نے مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.....بس کر دے یار اب باہر نکل زمین دیکھ آسمان دیکھ اتوار کو میرا نکاح دیکھ

.حنین نے کشن اٹھا کر زریاب کو مارا

اقبال کے شعر کو تو کم از کم بخش دے

زریاب نے کشن کیچ کرتے ہوئے کہا

میرا اقبال ہے میں جو مرضی ان کے شعر ساتھ کروں آخر میں ان کا شاھین ہوں اقبال نے مجھ جیسے نوجوانوں کے لیے شاھین کا لفظ استعمال کیا تھا تیرے ....جیسے)پھر ادھر ادھر دیکھ کر زرا آگے جھکا (رن مرید کے لیے نہیں

جس پر زریاب سر نفی میں ہلاتا مسکرانے لگا

ماہ نور دونوں کو کچن سے دیکھ رہی تھی زریاب ہنستا ہوا کتنا پیارا لگتا ہے مگر یہ کوئی اور زریاب ہے جو دوستوں ساتھ شرارت بھی کرتا ہے اور ان کے مزاق

بھی برداشت کر لیتا ہے جس زریاب کو میں جانتی ہوں وہ تو ایک ظالم سردار ہے حویلی میں زریاب ایسا تو نہیں ہوتا کتنے روپ ہیں اس کے...

ماہ نور زریاب کو یوں دیکھ کر سوچ رہی تھی....

یار تو بیٹھ میں ماہ نور کو دیکھتا ہوں کہ کیا کر رہی ہے تیرے لیے کچھ لے کر آئے..؟؟؟

زریاب یہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

تو رہنے دے میری بھی آنکھیں ہیں میں بھی اسے دیکھ سکتا ہوں تو بس جلدی سے تیار ہو جا میں تجھے لینے آیا ہوں جلدی کر.....

حنین کہتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ زریاب مسکرا کر اس کی پشت کو دیکھنے لگا

ہائے آپا کیسی ہو...؟؟؟

حنین نے اتنی قریب ہو کر کہا کہ ماہ نور کے ہاتھ سے چاول گرتے گرتے بچے.....

.....آپ ڈرتی بھی ہیں..؟؟ میں سمجھا صرف ڈراتی ہیں

حنین اپنی گول مٹول آنکھیں ادھر ادھر گھما کر شلف پر بیٹھ گیاجبکہ ماہ نور صرف مسکرا کر چاول ڈالنے لگی

میں نے آپ کو نرمین سے ملانا ہے آپ اتوار کو اپنے شوہرِ "دم دار"ساتھ ضرور آنا

حنین نے کہتے ہوئے پلیٹ میں سجے سلاد کو کھانا شروع کیا

.شوہرِ نام دار "ہوتا ہے "دم دار "نہیں"

http://bestnovelscollection.blogspot.com

...ماہ نور نے تصیح کی

جی لوگوں کے شوہرِ "نام دار "ہی ہوتے ہیں مگر جس قسم کا آپ کا شوہر ہے
...)رن مرید یہ حنین نے دل میں سوچا (اسے "دم دار "ہی کہتے ہیں

حنین نے مسکراتےہوئے کھیرے کا ایک پیس لیا

مطلب...؟؟؟؟ ماہ نور نے حیرت سے حنین کی طرف دیکھا

بھی styloo، ایک تو ہر کوئی میرے سے مطلب ضرور پوچھتا ہے نرمین بھی
...کی ڈکشنری نہیں Oxford موم بھی اور اب آپ بھی، میں حنین ہوں،

حنین نے منہ بنا کر جواب دیا

کیا نام ہوا ..؟؟ وہ مسلمان تو ہے..؟؟؟ styloo یہ

ماہ نور نے سادگی سے پوچھا جبکہ حنین ماہ نور کی بات پہ قہقہے لگانے لگا

...یہ سٹوری پھر سہی ابھی تو آپ صرف نرمین کے بارے میں سوچیں

حنین اب کھیرے کھانے کے بعد چقیندر کھانے لگا تھا

نرمین کون ہے ..؟؟؟ بہن ہے تمہاری...؟؟؟

مای نور نے چاولوں کو دم پر رکھتے ہوئے پوچھا مگر اس سوال کے جواب میں حنین کو بری طرح کھانسی شروع ہو گئی اور اس نے سارا چقیندر بیسن میں نکال دیا.

....کیا ہوا تم ٹھیک ہو...؟؟؟ یہ لو پانی پیو

ماہ نور نے حنین کی حالت دیکھ کر پریشانی سے پوچھا

آپ تو میری جان لینے لگی تھیں..؟؟ اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو...؟؟؟ نہیں سلاد کھاتا میں آپ کا........

حنین نے ناراض ہوتے ہوئے سلاد کی پلیٹ سائیڈ پر کی جو تقریباً خالی ہو چکی تھی.ماہ نور کو کچھ سمجھ نہیں آئی کہ کیا ہوا وہ ایسے مزاق کی عادی نہیں تھی..؟؟؟ پریشان سی کبھی حنین کو دیکھتی تو کبھی سلاد کی پلیٹ کو ......

ماہ نور کو پریشان دیکھ کر حنین مسکرانے لگا

آپا ادھر بیٹھو حنین نے ماہ نور کو کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہا

چھ سال سے جس لڑکی سے میں شادی کرنا چاہ رہا ہوں اس کا نام "نزمین " ہے اس اتوار کو میرا اس کے ساتھ نکاح ہے .میں سمجھا زریاب نے آپ کو بتا دیا ہو گا اور ہاں ایک اور بات میں اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں میری کوئی بہن نہیں.......

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....اچھا تو یہ بات ہے بہت پیاری ہے وہ تمہاری طرح

ماہ نور اب نارمل تھی

.....خاک پیاری ہے کوئی پیاری ویاری نہیں

حنین اب دوبارہ اپنی فام میں واپس آ چکا تھا

اچھا پھر بہت ذہین ہو گئی...؟؟؟

ماہ نور کو حنین کے جواب پر حیرت ہوئی

نہیں ایک دم بے وقوف.....ہاں البتہ لائق کافی ہے وہ جو پڑھنے والی چشماٹوں
....لڑکیاں ہوتی ہیں ویسی ہے

حنین ماہ نور کے تاثرات نوٹ کر کے مزے لے رہا تھا جو اس کے جوابات سے الجھ رہی تھی

جب وہ خوبصورت بھی نہیں، ذہین بھی نہیں تو پھر تمہیں اس میں کیا اچھا لگا...؟؟؟؟

بلآخر ماہ نور نے اپنی حیرت ظاہر کرتے ہوئے پوچھا

یہ سوال مجھ سے بہت لوگوں نے پوچھا ہے مگر میں نے کبھی کسی کو اس کا جواب نہیں دیا پر آج آپ کو دے دیتا ہوں کہ مجھے نرمین میں کیا اچھا لگا ہے.

حنین نے ایک لمبا سانس لے کر ماہ نور کی طرف دیکھا اب وہ انتہائی سنجیدہ انسان لگ رہا تھا

آپا میں نے اس سے لوگوں کا مان رکھنا سیکھا ہے لوگوں کے راز رکھنے سیکھے ہیں اپنی انا کو مار کر دوسروں کو خوش کرنا سیکھا ہے. پتہ وہ جان بجھ کر لوگوں کے

ہاتھوں یونی میں بےوقوف بن جاتی، لوگ اس کے منہ پر جھوٹ بول رہے

ہوتے اور وہ ان کی بات کا مان رکھتے انھیں ذلیل نہیں کرتی،مجھے بہت غصہ آتا

ایک دن میں نے پوچھا تم ایسا کیوں کرتی ہو...؟؟؟

...پتہ کیا جواب دیا اس نے

حنین کی آنکھوں میں ایک چمک اور لہجہ میں فخر تھا

کہتی اگر ہمارے بےوقوف بن جانے سے کوئی خوش ہو جائے، ہم کسی کا مان

رکھ لیں اسے جھوٹا ہوتے ہوئے بھی شرمندہ نہ کریں کسی کی خوشی کے لیے کچھ

.......دیر چپ رہیں تو کیا فرق پڑ جائے گا ہمیں

.مجھے اس میں یہ اچھا لگا اور سب سے بڑھ کر میں نے اس سے دوستی نبھانا سیکھی

وہ کہتی ہے دوست سے کبھی ناراض نہیں ہوتے اگر آپ سے وہ کبھی ناراض ہو

بھی جائے تو اسے سوری کا موقع مت دو بس جا کر اسے گلے لگا لو اتنا کافی ہے

سچے دوست کو منانے کے لیے.......

وہ کہتی ہے معاشرے میں ہم صرف منفی پہلو اجاگر کرتے ہیں اور جو چیز اجاگر کی جائے وہی پھیلتی ہے ہم مثبت کیوں نہیں پھیلاتے میں نے اس سے مثبت چیزیں سیکھیں.......

یہ کہہ کر حنین خاموش ہو گیا جیسے کہیں کھو گیا.

... پتہ تمہیں اس لڑکی سے عشق ہے. سچا عشق

ماہ نور نے حنین کی طرف دیکھ کر کہا

ماہ نور کی بات پر حنین شاکڈ سا اسے دیکھنے لگ گیا جیسے یقین کر رہا ہو کہ سنا کیا ہے

عشق اور مجھے...؟؟؟نہیں کبھی نہیں...؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین سر نفی میں ہلاتے ہوئے کھڑا ہو گیا میں نے تو اس سے کبھی اظہارِ محبت نہیں کی عشق تو دور کی بات ہے....

اب وہ پہلے والا حنین تھا

کیوں اظہار نہیں کیا..؟؟؟

ماہ نور کو حیرت ہوئی

"میں نے زندگی سے ایک یہ بات بھی سیکھی ہے کہ "مجھے محبت ہے تم سے" کہہ کر خود کو ذلیل کرانے میں تکلیف ہی تکلیف ہے، اس کے برعکس "مجھے نہیں ہے محبت تم سے "کہہ کر ڈھیٹ پلس لاپرواہ ہوجانے میں سکون ہی سکون ہے_!!!

یقین کریں سچ بتا رہا ہوں_!!

کچھ نہیں ہوتی یہ محبت_!!

خود کو آزاد کردیں محبت کی اس قید سے"

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے کہتے ہوئے دوبارہ سلاد کی پلیٹ اٹھا لی جبکہ ماہ نور نے چولھا بند کر دیا

...تم مانتے نہیں مگر تمہیں اس سے عشق ہے

.ماہ نور اب کھانے کے برتن نکال رہی تھی

....آپ بھی تو نہیں مانتی کہ زریاب کو آپ سے عشق ہے

حنین نے ماہ نور کی پشت دیکھتے ہوئے کہا

زریاب جو تیار ہو کر کچن کی طرف آ رہا تھا حنین کی بات سن کر باہر ہی رک گیا جبکہ ماہ نور کچھ دیر خاموش رہی پھر حنین کی طرف مڑ کر دیکھا

اس دنیا میں فلحال جتنے بھی انسان زندہ ہیں ان میں زریاب واحد شخص ہے جو آپ سے بے انتہا محبت کرتا ہے قدر کریں اس کی جتنی بھی کر سکتی ہیں اگر کبھی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ایسا ہوا کہ وہ آپ کی زندگی سے چلا گیا تو یقین مانیں "پچھتاوا" بہت چھوٹا لفظ ہے آپ پاگل ہو جائیں گی کیونکہ عادت ہے آپ کو زریاب سے اپنے نخرے اٹھوانے کی، باتیں منوانے کی،سچ سچ بتائیں زریاب کے علاوہ ایسا کون ہے آپ کی فیملی میں جو آپ کے آگے جھک جاتا ہے ہر بات سن لیتا ہے پھر بھی کبھی ناراض نہیں ہوتا عورت کی عزت اس کے خاوند سے ہے زریاب ہی آپ کی دنیا اور آخرت ہیں قدر کریں کہیں دیر نہ ہو جائے....

آگے مرضی آپ کی مجھے بھوک لگی ہے ...

حنین نے ماحول کو اداسی سے نکالنا چاہا مگر ماہ نور کے چہرے کا رنگ بدل گیا ....

حنین کبھی اپنے ڈیڈ کے آفس کا چکر بھی لگا لیا کر....

بیگم غزالہ نے حنین کو اندر آتا دیکھ کر کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جب میں ڈیڈ بن جاؤں گا تو میں بھی آفس جایا کروں گا مگر فلحال مجھ سے یہ امید رکھنا سوائے آپ کی معصومیت کے اور کچھ نہیں.....

بیگم غزالہ کے پاس بیٹھتے ہوئے حنین نے جواب دیا

اب مہربانی کر کہ گھر پر ہی رہنا میں نرمین ساتھ نکاح کا جوڑا لینے جا رہی ہوں سوچا بچی کی پسند کا لے لوں

بیگم غزالہ نے گھور کر حنین کو دیکھا اور کہا

کیا...؟؟؟ آپ نرمین کی پسند کا جوڑا لیں گی..؟؟؟ موم آپ کو کیا ہو گیا ہے..؟؟ اسے کیا پتہ کیسے کپڑے لینے ہے..؟؟؟ وہ فیشن سے بلکل ناواقف ہے

حنین نے سیدھے ہوتے ہوئے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر کہا

...حنین میں نے تجھے بتایا ہے تجھ سے پوچھا نہیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بیگم غزالہ نے ناراض لہجہ میں جواب دیا

موم میں آپ کو اس طرح پیسہ ضائع نہیں کرنے دوں گا..؟؟؟

عجیب وغریب ڈریس خرید لے گی وہ...؟؟؟

حنین کے چہرے پر پریشانی کے واضح آثار تھے.

اُس کا بھی نکاح ہے اس کو بھی حق ہے کہ وہ اپنی پسند کے کپڑےُ خریدے.....

بیگم غزالہ نے پیار سے حنین کو سمجھانے کی کوشش کی.

موم آپ میری بات کیوں نہیں سمجھ رہی اسے کچھ پتہ نہیں ہے فیشن کے بارے میں....میں نے آج تک اسے ڈھنگ کے کپڑوں میں نہیں دیکھا....ایک

http://bestnovelscollection.blogspot.com

گرمیوں میں اس نے سارے فیروزی کلر کے کپڑے خرید لیے...دوسری گرمیوں میں اورنج...اور تیسری گرمیوں میں گرین.......

وہ بازار جاتی ہے جو کلر زیادہ نظر آئے بس اسی رنگ کے سارے کپڑے خرید کر فارغ ہو جاتی ہے

میں اپنے نکاح پر کوئی رزق نہیں لینا چاہتا...ساری زندگی تصویریں دیکھ دیکھ کر مجھے غصہ آتا رہے گا...

حنین نے اپنی بات ختم کر کہ موم کی طرف دیکھا

تیرا ڈیڈ ٹھیک کہتا ہے جب ہر کام تو نے خود ہی اپنی مرضی سے کرنا ہے تو ہماری کیا ضرورت ہے...؟؟؟

بیگم غزالہ اب سچ مچ ناراض ہو گئی تھی.

اوہو موم جزباتی بلیک میلنگ نہ کیا کریں مڈل کلاس ماؤں کی طرح...ویسے آپ ناراض ہو کر اور بھی حسین لگتی ہیں.

حنین نے بیگم غزالہ کو آنکھ مارتے ہوئے ان کا رخ اپنی طرف کیا

.............حیییییییییننننن

بیگم غزالہ نے مصنوعی غصہ سے اس کا نام لیا

چلیں اب ہماری دوستی ہو گئی ہے ہم دونوں لینے چلتے ہیں جوڑے.....میرا بھی اور اس پڑھاکو کا بھی....

حنین نے ماں کو اپنی بانہوں میں لیتے ہوئے کہا

مگر وہ بچی کیا سوچے گی میں نے اسے کہا تھا کہ تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گی...؟؟

بیگم غزالہ ابھی تک نرمین کا افسوس کر رہیں تھیں.

موم ایک تو آپ اسے "بچی"نہ کہا کریں جب بھی آپ اسے "بچی" کہتی ہیں میرے ذہن میں ایک چھوٹی سی بچی پنک فراق پہنے ہوئے پرائم میں لیٹی چوسنی چوستے ہوئے نظر آتی ہے بہت کوفت ہوتی ہے مجھے)حنین نے جھرجھری لی(اور دوسری بات اسے بھی ساتھ لے جاتے ہیں مگر جوڑا میں اپنی پسند کا لوں گا...

حنین نے موم کو جواب دیا جس پر وہ چپ کر گئیں اب مزید بحث کی گنجائش باقی نہیں تھی.

اللہ کرے تیرا نکاح خیریت سے ہو جائے جو کہ مجھے نظر نہیں آ رہا...

بیگم غزالہ نے حنین کو دیکھ کر کہا جس پر وہ ہنسنے لگا

موم کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہیں ہیں مجھے...؟؟؟ نظر لگانے کا ارادہ ہے.....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے مسکرا کر پوچھا

....یہ بال بھی اپنے سیٹ کروا یہ جو تیرا ہیئر سٹائل ہے مجھے بلکل پسند نہیں

بیگم غزالہ نے حنین کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

موم آپ چاہتی ہیں کہ میں وحید مراد جیسا ہئیر سٹائل بنا لوں 1980 کی دہائی کا.....

حنین نے منہ بنا کر پوچھا

...ہائے کیا بات تھی ..؟؟ وحید مراد کی

بیگم غزالہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....پسند وحید مراد تھا اور شادی کرلی گنجے ملک صاحب سے

.....حنین نے شرارت کی

جس پر بیگم غزالہ نے اپنے پاؤں سے چپل اتاری اس سے پہلے کہ وہ حنین کو مارتیں اس نے جلدی سے کا ہاتھ پکڑ لیا

موم آپ کا نشانہ بہت خراب ہے پھر آپ کیوں محنت کرتیں ہیں اور میں اسی ہیئر سٹائل میں شہزادہ لگتا ہوں.

😌😌 ____ ..میرا حُسن بیاں نہ ہو سکا کسی سے"

" 🙊🙈.....تھک گئے لوگ شاعری کرتے کرتے

حنین نے ماں کو گلے لگاتے ہوئے شعر پڑھا

اللہ کرے تیرے بچے بھی بلکل تیرے جیسے ہوں پھر تجھے پتہ چلے گا کہ ماں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

باپ کو ستاتے کیسے ہیں..؟؟؟

بیگم غزالہ نے حنین کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

جس طرح آپ سب لوگ مجھے بدعائیں دیتے ہیں میں نے سوچا ہے کہ میں بچے پیدا ہی نہیں کروں گا.نہ ہو گا بانس نہ بجے گی بانسری......

حنین نے منہ بناتے ہوئے مزید بیگم غزالہ کو چڑایا

ہائے اللہ رحم کرے کبھی تو اچھا بولا کر ہر وقت بکواس کرتا رہتا ہے اللہ میرے گھر میں پوتے پوتیوں کی رونق لگائے......

بیگم غزالہ نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دہائی دی

میرے پاس رونق لگانے کے اور بھی کئی طریقے ہیں آپ ایسا کریں مرغی کے بچے نکلوا لیں ہر طرف چہل پہل ہو جائے گی اور ایک خرگوش کا جوڑا بھی لے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.... آئیں تو سونے پر سہاگہ ہو جائے گا

......گھر میں ہر طرف چوزے اور خرگوش کے بچے مگر

حنین نے سر میں خارش کرتے ہوئے بیگم غزالہ کی طرف دیکھا اور کہا

.....مگر وہ آپ کو "دادی "نہیں کہیں گے

پھر شرارت سے ہنسنے لگا

.......حنین تو کبھی انسان نہیں بن سکتا

بیگم غزالہ نے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے جواب دیا

....

گھڑی رات کے آٹھ بجا رہی تھی ہلکی ہلکی ہوا جو کافی دیر سے چل رہی تھی اب وہ آندھی کی شکل اختیار کرنے لگی تھی مگر جب انسان کہ اندر آندھیاں چل رہی ہوں تو اسے باہر کی آندھیوں سے کچھ فرق نہیں پڑتا.......

ماہ نور کافی دیر سے ٹیرس پر بیٹھی تھی اور اپنی سوچوں کے بھنور میں پھسی ہوئی تھی ....

سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں...؟؟؟؟.

ماہ نورنے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

زریاب اور حنین کی باتیں اس کے اندر تلاطم مچا رہیں تھیں اسے معلوم بھی نہیں ہوا کہ کب زریاب ٹیرس پر آ کر اس کے برابر کھڑا ہو گیا.

کب تک یہاں کھڑا رہنے کا ارادہ ہے بارش ہونے والی ہے چلو اندر آ جاؤ...

زریاب نے ماہ نور کے گرد اپنی بازو حائل کرتے ہوئے کہا

مگر ماہ نور کی طرف سے جب کافی دیر تک کوئی جواب نہ آیا تو زریاب نے ماہ نور کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے دوبارہ خود ہی بات کا آغاز کیا

دیکھو میں کافی دیر سے نوٹ کر رہا ہوں کہ تم حنین کی باتوں سے بہت اپ سیٹ ہو .اس کی باتوں کو سیریس نہ لیا کرو وہ ایسے ہی بولتا رہتا ہے عادت ہے اسے ہر کسی کے معاملہ میں تانگ اڑانے کی.........

مگر وہ دل کا برا نہیں)پھر کچھ دیر چپ رہ کر دوبارہ کہا (اگر تم گاؤں جانا چاہتی ہو تو میں تمہیں حنین کے نکاح کے بعد چھوڑ آؤں گا بس تم خوش رہو میں تمہیں اداس نہیں دیکھ سکتا حالانکہ میں خود تمہارے بغیر بہت اداس ہو جاؤں گا.....

زریاب کے چپ ہوتے ہی ماہ نور نے ایک نظر زریاب کی طرف دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں

میرے سر میں سخت درد ہے کہتے ہوئے ماہ نور کی آواز روہانسی ہو گئی پتہ نہیں اسے کس بات پر رونا آ رہا تھا مگر اس وقت اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کسی کے کندھے ساتھ لگ کر خوب روئے.......

تم نے بتایا نہیں کہ تمہاری طبیعت خراب ہے سردی لگ گئی ہو گی کب سے ٹیرس پر کھڑی ہو کتنی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے. چلو ڈاکٹر پاس چلتے ہیں......

زریاب نے فکر مندی سے ماہ نور کے ماتھے جو چھوا

نہیں ڈاکٹر پاس جانے کی ضرورت نہیں بس تھوڑی دیر آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی.

ماہ نور کہتی ہوئی ٹیرس سے روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ زریاب اسے پریشانی سے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کچھ لوگ___واجب المحبت ہوتے ہیں!!!___"

"!!___کیونکہ وہ دل میں نہیں روح میں اتر جاتے ہیں

اماں بی گھر واپس لوٹیں تو بہت دکھی اور پریشان تھیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کریں....؟؟؟؟؟

بس بار بار ماضی کے جھروکوں میں چلی جاتیں دن کا کھانا بھی نہیں کھایا اور سارا دن اپنے کمرے میں گزارا.

عترت یونی سے آکر تھوڑی دیر اماں بی پاس بیٹھی مگر کیونکہ وہ ساری کہانی سے انجان تھی اسی لیے اماں بی کی طبیعت کی خرابی کو موسم کا اثر جانا اور انھیں دودھ ساتھ پین کلر دے کر واپس اپنے کمرے میں آ گئی......

دبیر کا آج آفس میں بہت مصروف دن گزرا تھا کیونکہ زریاب کافی دنوں بعد آفس آیا تھا اس لیے دبیر اسے ساری اب ڈیٹ دیتا رہا.....

گھر آنے کے بعد وہ بھی اپنے کمرے میں آرام کرنے چلا گیا مگر جب اماں بی رات کے کھانے پر موجود نہیں تھیں تو اسے حیرت ہوئی....

اماں بی کہاں ہیں...؟؟؟

دبیر نے ملازم سے پوچھا

وہ تو جی دوپہر سے اپنے کمرے میں ہیں دن کا کھانا بھی نہیں کھایا اور اب بھی منع کر دیا.

ملازم نے تفصیل سے دبیر کو اماں بی کے بارے میں بتایا.

اچھا...........

دبیر کہتا ہوا ڈائینگ ٹیبل سے اٹھ گیا میرا اور اماں بی کا کھانا کچھ دیر بعد اماں بی کے کمرے میں لے آنا اور عترت گڑیا تم کھانا کھا کر سو جانا میں اماں بی کو

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.....دیکھتا ہوں پریشان مت ہو

عترت جو حیران پریشان سی دبیر اور ملازم کی باتیں سن رہی تھی دبیر کے کہنے پر .....سر ہلا کر اپنی پلیٹ میں کھانا نکالنے لگی

اماں بی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی بظاہر سو رہی تھیں جب دبیر کمرے میں داخل ہوا.

کیا بات ہے آپ پریشان ہیں...؟؟؟

دبیر نے ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے محبت سے پوچھا

.......کچھ نہیں، میں ٹھیک ہوں تم پریشان مت ہو

اماں بی نے دبیر کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا

اماں بی اب آپ بیٹے سے بھی جھوٹ بولیں گی..؟؟؟

دبیر نے اماں بی کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا

نہیں وہ اصل میں اُن لوگوں نے انکار کر دیا ہے تو مجھے عترت کی فکر ہوئی ہے....

اماں بی نے دبیر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بتایا

کیا...؟؟؟؟

دبیر ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا

انھوں نے انکار کر دیا یہی کہا ہے نا!!!!!!.........

دبیر نے بےیقینی سے اماں بی کی طرف دیکھا

.......ہاں صحیح سنا ہے تم نے

اماں بی نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا

مگر کیوں کوئی وجہ تو بتائی ہو گی....؟؟؟؟

دبیر سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ کوئی اس کو ریجیکٹ بھی کر سکتا ہے

.......مرضی ان کی

اماں بھی نے کھوئے کھوئے لہجے میں جواب دیا

یہ ناممکن ہے میرا دل نہیں مان رہا آپ مجھے پوری بات بتائیں کہ کیا ہوا تھا...؟؟؟

دبیر کے لیے یہ ایک جھٹکا تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کیا بتاؤں..؟؟ ان کی بیٹی ہے جسے دل کرے گا دیں گے اس میں ناممکن والی کونسی بات ہے ویسے بھی اس دنیا میں بہت دفعہ ناممکن چیزیں ممکن ہوتے دیکھیں ہیں....

اماں بی نے کھوئے کھوئے لہجہ میں جواب دیا

جبکہ دبیر کے ماتھے پر ابھرنے والی شکنوں میں، مزید اضافہ ہو گیا جو بھی ہے کچھ تو کرنا پڑے گا اور میں اپنی بہن کے لیے کچھ تو کروں گا.

....

عترت آج یونی میں اپنے پرانے نوٹس جمع کر رہی تھی وہ زیادہ دیر یونی میں رکنا نہیں چاہتی تھی کوریڈور سے جلدی میں نکلتے ہوئے اسے خیال ہی نہیں رہا کہ وہ اپنا بیگ کلاس میں ہی چھوڑ آئی ہے اتنے میں اس کی ایک کلاس فیلو نے اسے آواز دی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

عترت یار تمہارا بیگ...؟؟؟

اوہو..سوری میں جلدی میں بھول گئی خیر شکریہ

عترت اپنا بیگ لیتی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی مگر اس سے پہلے وہ یونی کا گیٹ کراس کرتی کونین نے اسے روکا.

....مس عترت ایک منٹ....مجھے کچھ بات کرنی ہے

عترت نے کونین کی طرف مڑ کر دیکھا

......جی کہیں

عترت نے دونوں ہاتھوں سے نوٹس سنبھالتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

آپ کی امی ہمارے گھر کیوں آئیں تھیں...؟؟؟؟

کونین کے سوال پر عترت حیران ہو گئی اور کہا

میری امی.....نہیں تو وہ تو آپ کے گھر نہیں آئیں وہ کیوں آنے لگیں....؟؟؟؟

اچھا....کونین نے جانچتی نظروں سے عترت کو سر سے پاؤں تک دیکھا

اس کا مطلب ہے آپ کے گھر والے آپ کو کچھ بتاتے نہیں شاید چھوٹی سمجھتے ہیں یا اس قابل ہی نہیں سمجھتے.....

کونین نے ہلکے سے شانے اچکائے

اچھا پھر آپ ہی بتا دیں کہ میری امی آپ کے گھر کیوں آئیں تھیں...؟؟؟

.....ہالہ بی کا رشتہ لے کر

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کونین نے عترت کے تاثرات نوٹ کرتے ہوئے جواب دیا

... یہ ناممکن ہے آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

عترت کو یقین تھا کہ اماں بی کبھی بھی ہالہ بی کا رشتہ دبیر بھائی ساتھ نہیں کریں گی...

.اس سے پہلے کہ کونین مزید کچھ کہتا دبیر یونی کے گیٹ سے اندر آتا ہوا نظر آیا
.عترت کی کمر تھی وہ تو نہیں دیکھ سکی مگر کونین نے دیکھ لیا

پتہ ابھی یہاں ڈرامہ ہونے لگا ہے...؟؟؟

کونین نے مزید عترت کے قریب ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا

عترت کو کونین کی بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا اس سے پہلے کہ وہ مطلب

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.پوچھتی دبیر کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

.گڑیا تم گاڑی میں بیٹھو میں ابھی آتا ہون

عترت سر ہلاتی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی

.....کتنی بار منع کیا ہے تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی

دبیر اب کونین سے مخاطب تھا

.....مجھے تو سمجھ آتی ہے مگر آپ کی بہن کو نہیں آتی

کونین نے دونوں ہاتھ جینز کی پاکٹ میں ڈالتے ہوئے کہا

تم کیوں چاہتے ہو کہ تمہارا باپ جوان بیٹے کے جنازے کو کندھا دے جبکہ میں ......ایسا نہیں چاہتا میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر نے دبے دبے لہجے میں کہا

آپ مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں...؟؟؟؟

کونین نے دبیر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

......بیٹا میں صرف دھمکی نہیں دیتا

دبیر نے کہتے ہوئے کونین کے گال کو تھپکا

......باز آ جاؤ تمہارے اور ہمارے حق میں یہی بہتر ہے

دبیر کہتے ہوئے واپس اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

ماں رشتہ لے کر گھر آتی ہے، بھائی قتل کی دھمکی دیتا ہے، اور بہن کو میں بہت

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اچھا لگتا ہوں .کیا فیملی ہے یارررر...؟؟؟

.کونین پیچھے بڑبڑاتا ہوا سر نفی میں ہلاتا وہاں سے چل پڑا

....

آپ کچھ دنوں سے بہت اداس ہیں مجھے تو وہ لوگ اچھے لگے ایک بار آپ لڑکے سے مل تو لیتے.....

ثریا بیگم نے بخاری صاحب کو چائے دیتے ہوئے کہا

مجھے معلوم ہے کہ لڑکا بہت اچھا ہے میرے سے زیادہ اس لڑکے کو کوئی نہیں جانتا......

بخاری صاحب نے بے خیالی میں کیا کہا ثریا بیگم سمجھ نہ سکیں بس اپنے شوہر کو دیکھنے لگیں....

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو...؟؟؟

جب بخاری صاحب نے ثریا بیگم کو الجھا ہوا دیکھا تو چائے کا کپ میز پر رکھ کر پوچھا

اگر تم وعدہ کرو کہ کونین اور ہالہ کو کچھ نہیں بتاؤ گی تو میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں اپنے ماضی کے بارے میں....

ثریا بیگم منہ سے تو کچھ نہیں بولیں مگر سر ہلا دیا

....

نرمین ٹیرس پر بیٹھی چائے پی رہی تھی اور ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا کے مزے بھی لے رہی تھی.جب اس کا موبائل بجا وہ بغیر دیکھے بتا سکتی تھی کہ فون کس کا ہے..؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

چہرہ پر ایک خوبصورت مسکراہٹ خودبخود نمودار ہوئی

میں تمہیں یاد آ رہی تھی...؟؟؟

زمین نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا

😍😊 میں تمہیں اتنا یاد کروں گا"

"😜🙊 تمہیں ہچکی نہیں دل کا دورہ پڑے گا

زمین بی بی کیا تم جان سے جانا چاہتی ہو...؟؟؟

حنین نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا

تم میری جان نہیں لے سکتے بھلا کبھی انسان نے اپنی جان خود بھی لی ہے..؟؟

.زمین بہت خوش تھی اس لیے وہ حنین سے آج لڑنا نہیں چاہتی تھی

اچھاااااا جو لوگ خودکشی کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا خیال ہے...؟؟؟

حنین نے گاڑی موڑتے ہوئے پوچھا

.....خدا کا خوف کرو کیسی باتیں کر رہے ہو...؟؟؟ اتنے اچھے موسم میں

زمین نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تھوڑی دیر پہلے رومنس کا پڑا دورہ اب ختم ہو رہا تھا

.......میں نے تو بس پوچھا ہے اور تم سیریس ہو گئ

حنین ہنس رہا تھا

.......مجھے ایسی باتوں سے ڈر لگتا ہے

زمین نے شائستگی سے جواب دیا

......کیسی باتوں سے

حنین نے پوچھا

.......یہی مرنے اور مارنے والی باتوں سے

زمین نے کہا

اچھا چھوڑو زیادہ سیریس مت ہو موم نے تمہیں لینے بھیجا ہے شاپنگ کے

......لیے

حنین نے اس کو بتایا

......ٹھیک ہے آ جاؤ

زمین پھر سے مسکرانے لگی

.....چلو پھر جلدی سے نیچے آؤ میں آ گیا ہوں

حنین نے گاڑی زمین کی گلی میں موڑتے ہوئے کہا

اتنی جلدی....زمین نے حنین کی گاڑی دیکھتے ہوئے پوچھا

مجھے کسی سیانے نے کہا تھا بیٹا افسر اور لڑکی کی "ہاں "کو فوراً قبول کر لو اس

.....سے پہلے کہ وہ "مکر "جائیں

حنین نے شرارت سے جواب دیا

......تم اور تمہارے سیانے

. نرمیں نے ہنستے ہوئے فون بند کیا

بےشک اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور پھر ایک تشکر بھری نظر پہلے آسمان پر

.اور پھر نیچے کھڑے حنین پر ڈالی

....

اللہ اللہ کر کے بلآخر وہ دن آہی گیا جس دن حنین ملک کا نکاح تھا .حنین نے سفید شلوار کے ساتھ گرے راؤ سلک کا کرتا اور گرے ہی واسکٹ پہنی ہوئی تھی .جیسے ہی یہ لوگ ہوٹل پہنچے ان کاپرتپاک خیر مقدم کیا گیا.ان لوگوں پر .گلاب کی پتیاں پھینکیں گئیں

یار مجھے بچپن سے اس سین کا بہت انتظار تھا کتنا اچھا لگ رہا ہے پیاری پیاری

.....لڑکیاں پھول پھینک رہی ہیں

.....حنین نے زریاب کے کان میں سرگوشی کی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

......شرم کر یارررررر دولہا اس طرح ادھر ادھر دیکھتا اور بولتا اچھا نہیں لگتا

زریاب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ دولہا حج کر کے آتا ہے..؟؟؟ یا حج پر جا رہا ہوتا ہے....؟؟؟؟ جسے دیکھو اسے گلاب کے ہار پہنانے کی جلدی ہوتی ہے

جیسے ہی احمد مراد نے حنین کے گلے میں گلاب کے پھولوں کی مالا پہنائی تو اس نے زریاب سے پوچھا

یار آج کے دن کم از کم اپنی تحقیقات اور موازنے بند کر دے

.زریاب نے مولوی صاحب کو اپنی طرف آتا دیکھ کر حنین کو جواب دیا

تھوڑی دیر میں مولوی صاحب نے نکاح پڑھنا شروع کیا اور پھر حنین کے آگے نکاح نامے سائن کرنے کے لیے دیا جسے پہلے اس نے غور سے دیکھا اور پھر دبیر

کے کان میں کہا

یار یہ سائن نرمین کے ہی ہیں ناااا...؟؟؟ میں نے کبھی غور نہیں کیا کہ وہ سائن کیسے کرتی ہے ...؟؟؟؟

حنین کچھ خیال کر سب تجھے ہی دیکھ رہے ہیں اسی کے ہوں گے ..؟؟ مجھے کیا پتہ....؟؟؟

بس تو بھی سائن کر دے

دبیر نے آہستہ آواز میں جواب دیا

اچھااااااا چلو میں پھر انگوٹھا لگا دیتا ہوں اگر بعد میں کچھ گڑ بڑ نکلی تو کہہ دوں گا مجھ سے زبردستی لگوایا گیا ہے....

....حنین نے شرارتی آنکھیں گھما کر پہلے دبیر اور پھر زریاب کی طرف دیکھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

میرے خیال سے دبیر ہم نے اس کے ساتھ آ کر بہت غلطی کی ہے یہ خود تو پٹے گا ساتھ میں ہمیں بھی پٹوائے گا.

زریاب نے دھمکی آمیز لہجے میں دبیر سے کہا

.......اچھاااا احسان فراموش

جب میں تیرے ساتھ گیا تھا تب میں نے ایسی باتیں کی تھیں...؟؟؟

..حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر زریاب کو دیکھا

.....تب میں نے اتنی بکواس بھی نہیں کی تھی آرام سے نکاح کر لیا تھا

زریاب نے خفگی سے جواب دیا

جی بلکل .... جتنا تیرا نکاح آرام سے ہوا تھا مجھے آج تک یاد ہے تیری تو پیرنی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہی مکر گئی تھی

"مجھے یہ نکاح منظور نہیں"

حنین نے آخری جملہ اتنا اونچا بولا کہ مولوی سمیت آس پاس کہ لوگوں نے آسانی سے سنا.....

اور ایکدم ہال میں شور مچ گیا دولہے نے شادی سے انکار کر دیا.

بس پھر کیا تھا طرح طرح کی باتیں شروع ہو گئیں.ملک نزیر کو حنین سے اس بات کی امید نہیں تھی کہ عین نکاح والے دن وہ ایسا کرے گا...؟؟

حنین تُو ہمیں معاف کیوں نہیں کر دیتا..؟؟ اب یہ سب کیا ہے..؟؟؟ کیوں انکار کر رہا ہے....؟؟

ملک نزیر نے حنین کے قریب آتے ہوئے غصے سے پوچھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

میں نے کیا کیا ہے...؟؟ وہ تُو اس کی بیوی نے کہا تھا...؟؟؟

حنین نے زریاب کی طرف ہاتھ کر کے کہا

...جب کہ ایسا کہنے سے سچویشن مزید خراب ہو گئی

....تُو نے اس کی بیوی کی وجہ سے انکار کیا ہے

.....ملک نزیر نے شاکڈ ہوتے ہوئے پوچھا

حنین کے ساتھ ساتھ زریاب اور دبیر بھی سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے.....

میں نے کب نکاح سے انکار کیا ہے...؟؟؟؟

حنین نے چیخ کر کہا

........کبھی کچھ بکواس کرتا ہے کبھی کچھ

تُو اپنے ہوشوں میں تو ہے..؟؟؟

........حنین اتنا تُو ذلیل مت کر

ملک نزیر تقریباً رونے کو تھے جبکہ ان کے ساتھ احمد مراد بھی پریشان سے کھڑے تھے.

.....ڈیڈ مجھے یہ نکاح منظور ہے میں سائن کرنے لگا تھا کہ

.....حنین نے اتنا ہی کہا تھا کہ نرمین کا بھائی جو امریکن سٹل تھا بیچ میں بول پڑا

دیکھو اگر تمہاری مرضی نہیں ہے تو ابھی بتا دو میری بہن کو رشتوں کی کمی نہیں

میں تو آگے ہی اس رشتے کے حق میں نہیں تھا...؟؟؟؟

مجھے شروع سے یہ لفظ "سالا "پسند نہیں اسے چپ کرا ورنہ میں اس کا منہ توڑ دوں گا....

"میری بہن کو رشتوں کی کمی نہیں تبھی چھ سال سے بیٹھی ہوئی تھی"

حنین نے غصے سے دبیر کو دیکھا

بڑی مشکل سے زریاب ، دبیر اور ملک نزیر نے سچویشن کو سمبھالا اور اللہ کر کے حنین ملک کا نکاح ہوا.

نکاح ہوتے ہی حنین نے گلے سے گلاب کی مالا اتار کر ایک سائیڈ پر رکھ دی .

اب کیا کرنے لگا ہے تُو...؟؟؟

زریاب نے حنین کو ایسا کرتے دیکھ کر پوچھا

بات نہ کر مجھ سے ...ساری گڑ بڑ تیری وجہ سے ہوئی ہے ..؟؟؟)پھر حنین نے زریاب کی طرف سے منہ موڑ کر دبیر سے کہا(اس کا اپنا نکاح تو مولاجٹ کی پوری فلم ہے میرا بھی خراب کر دیا......

جبکہ دبیر نے پیار سے حنین کو گلے لگاتے ہوئے مبارک دی اور زریاب نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا

حنین کا نکاح اگر بغیر کسی مسئلہ کے آرام سے ہو جاتا تو میں بےہوش ہی ہو جاتی اس لڑکے کے سارے کام ایسے ہی ہوتے ہیں ....

......بیگم غزالہ نے اپنی ایک جاننے والی سے کہا اور دونوں ہنسنے لگیں

اتنی دیر میں دلہن کا شور مچا اور نرمین مہرون چوڑی دار پاجامے کے ساتھ آف وائٹ کرتے ڈوپٹہ پر نفاست سے دبکے اور کورے کے کام سے لیس سوٹ میں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.کسی شہزادی کی طرح سٹیج پر براجمال ہوئی

.... بیگم غزالہ نے اس کی نظر اتاری پھر باری باری سب لوگ سٹیج پر جانے لگے

حنین نے عام لوگوں کی طرح زریاب اور دبیر ساتھ مل کر کھانا کھایا احمد مراد جب بھی حنین ساتھ اپنے کسی دوست کو ملوانے لاتے پہلے پورے ہال کا جائزہ لیتے پھر حنین کو تلاش کر کہہ کہتے یہ میرا داماد ہے....

تُو اوپر سٹیج پر کیوں نہیں بیٹھ جاتا یا کم از کم مالا ہی پہن لے لوگوں کو مسئلہ ہو رہا ہے دولہے کو پہچاننے میں.....

دبیر نے حنین جو مشورہ دیا

مجھ سخت چڑ ہوتی ہے اس طرح بیٹھنے سے.....نہ بندہ ہل سکتا ہے اور نہ ہی کہیں خارش کر سکتا ہے ..؟؟ اوپر سے ہر کوئی عجیب عجیب نظروں سے دیکھ کر تبصرہ کر رہا ہوتا ہے دولہا نہ ہو گیا سرکس کا "جانور"ہو گیا میرے خیال سے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

صرف دولہن کو پتہ ہونا چاہیے کہ اس کا دولہا کونسا ہے اور باوقیوں کو کنفوژ ہی رہنے دینا ....

حنین نے کرسی ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے جواب دیا

پتہ نہیں کیا چیز ہے تُو...؟؟؟

زریاب نے اپنے موبائل سے نظر اٹھا کر کہا

........تیرے سے بہتر ہی ہوں

حنین نے دوبدو جواب دیا

تم دونوں اتنا لڑتے کیوں ہو ..؟؟

مجھے آج تک یہ بات سمجھ نہیں آئی..؟؟

دبیر نے دونوں کو بحث کرتے دیکھ کر افسوس سے کہا اتنی دیر میں احمد مراد نے حنین کے قریب آتے ہوئے اسے زمین کے پاس سٹیج پر بیٹھنے کا کہا تاکہ کپل کی اکٹھی تصویریں بنائیں جا سکیں.....

حنین کی نظر جیسے ہی زمین پر پڑی وہ تھوڑی دیر تک مبہوت سا اسے دیکھنے لگا جس پر زریاب نے اسے کہنی مار کر ٹوکا بس کر دے تیری ہی ہے.......

اور دبیر کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا

اچھا اب ٹڈی کے بھی پَر نکل آئے ہیں ہمارے ہی ہاتھوں میں پل کر ہمیں ہی باتیں واہ جی کیا بات ہے.....؟؟؟؟؟

خود تو ساری زندگی "پاؤں" دیکھتے گزر گئی اور مجھے باتیں.......

حنین کی بات سن کر دبیر نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جبکہ زریاب نے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نفی میں سر ہلایا اور کہا

....غلطی ہو گئی مجھ سے، معاف کر دے

...........چل تُو بھی کیا یاد کرے گا معاف کیا

ویسے تیری پیرنی نے تجھے کچھ اور سیکھایا ہے یا نہیں معافی مانگنا بڑی اچھی طرح
"سیکھا دیا ہے "زن مرید

دبیر اور حنین ہنسنے لگے جبکہ زریاب نے دوسری طرف منہ کر لیا

یار میں تو چلو بچپن سے ہی بہت خوبصورت ہوں مگر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ نرمین بھی آج بہت پیاری لگ رہی ہے یہ میک اپ بھی کمال کی چیز ہے عام سی لڑکی کو کیا بنا دیتا ہے.....؟؟؟

حنین نے زریاب کو مناتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی جس پر دبیر اور

......زریاب نے ایکدوسرے کو دیکھتے ہوئے اپنا سر پیٹ لیا

......اب یہ بکواس نرمین سے نہیں کرنا آج کے دن تو اسے خوش رہنے دے

... .دبیر نے حنین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا

پھر حنین اور نرمین کے ساتھ سب نے باری باری تصویریں بنوائیں اور کپل کو سلامی بھی دی.

نرمین میں نے تم سے آج ایک بہت ضروری بات کرنی ہے مگر یہاں نہیں کمرے میں.... ..

حنین نے نرمین کے کان میں آہستہ سے کہا

یہاں ہی بتا دو کیونکہ تمہاری ساری ضروری باتیں بنیادی طور پر بلکل بکواس ہوتیں ہیں....

نرمین نے ہمیشہ کی طرح دیکھے لہجہ میں جواب دیا

کتنی بتمیززززز ہو تم...سیانے سہی کہتے ہیں محبوبہ جیسے ہی بیوی بنتی ہے انتہائی بتمیززز ہو جاتی ہے...

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر جواب دیا

اور شوہر شروع سے ہی بتمیززز ہوتا ہے...یہ سیانے کہنا بھول گئے تھے کیا...؟؟؟

نرمین نے معصومیت سے حنین کو ایک نظر دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں....

نرمین بی بی تم مجھے جانتی ہو پھر بھی پنگا لے لیتی ہو ویسے تمہاری ہمت کو داد دینی چاہیے....

حنین نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا

جی جو آپ نے نکاح سے پہلے ڈرامہ کیا ہے..؟؟؟ اس پر آپ کی داد بھی بنتی ہے.....

زمین نے مسکرا کر تصویر بنواتے ہوئے حساب پورا کیا

.......قدرت نے عورت کو

حسین بنایا،خوبصورتی دی، چاند سا چہرہ دیا، ہرنی جیسی آنکھیں دی
مورنی جیسی چال، ریشم جیسے بال، کوئل جیسی میٹھی آواز دی، پھول جیسی ،
معصومیت دی، گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹ، شہد جیسی مٹھاس دی، پیار بھرا دل
دیا اور .....اور .....پھر کیا ہوا ؟؟؟جانتی ہو
ایک زبان بھی دی جس سے اس نے سب ستیاناس کر دیا

.......ہر وقت ٹرررر ٹرررر ٹرررر ٹرررر

حنین نے سامنے دیکھتے ہوئے نرمین سے کہا

....مجھے تمہاری بکواس سننے اور برداشت کرنے کی عادت ہے

نرمین نے بھی فوراً جواب دینا اپنا فرض سمجھا

میں نے سچ میں ایک ضروری بات کرنی ہے...؟؟؟

حنین نے قدرے سیریس ہوتے ہوئے کہا

اچھا ابھی تھوڑی دیر میں، میں برائیڈل روم میں چلی جاؤں گی تو تم وہاں آ کر

....کہہ دینا ٹھیک ہے

نرمین نے مشورہ دیا جسے حنین نے قبول کر لیا

....

نرمین برائیڈل روم میں کھڑی اپنے آپ کو بغور آئینے میں دیکھ رہی تھی ہر لڑکی

کی طرح اس کے دل میں بھی یہ شدید خواہش تھی کہ حنین اس کی تعریف

...... کرے مگر

.وہ کچھ مایوس سی اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی جب حنین اندر آیا

ہاں کہو کیا بات ہے...؟؟؟

نرمین نے اپنے جذبات چھپاتے ہوئے پوچھا

وہ میں نے یہ کہنا ہے کہ کیونکہ تمہارے ابا کی خواہش ہے کہ اس بار میں

کر لوں تو میری تمام اسائیمنٹ تم بناؤ گی آخر تم میری بیوی ہو اور میں MBA
نے سنا ہے اچھی بیوی مشکل وقت میں اپنے شوہر کو اسائیمنٹ بنا کر دیتی ہے.....

حنین چلتے ہوئے نرمین کے قریب آگیا اب دونوں ایک دوسرے کو آئینے میں دیکھ سکتے تھے.

تم نے اسائیمنٹ بنوانے کے لیے نکاح کیا ہے...؟؟؟

نرمین نے دکھ اور حیرانگی کے ملے جلے تاثرات سے پوچھا

اور نہیں تو کیا....؟؟؟؟

تمہارے خیال سے چھوارے کھانے کے لیے کیا ہے.....؟؟ وہ میں بازار سے پندرہ بیس روپے کے لے کر کھا سکتا تھا اتنا پیسہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں تھی مجھے.....

حنین نے نرمین کو تپاتے ہوئے کہا

بس کہ اور کچھ.......؟؟؟؟

نرمین نے اپنے ہاتھوں سے گجرے اتارتے ہوئے پوچھا

نہیں بس یہی......حنین نے کندھے کو زرا سا اچکایا اور پھر جانے لگا مگر ایکدم شرارت اس کے ذہن میں آئی تو پلٹا

نرمین میں نے تمہیں بتایا ہی نہیں کہ تم مجھے آج کیسی لگ رہی ہو...؟؟؟

حنین کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ واضح تھی

....میں جاننا نہیں چاہتی

نرمین نے اسے یوں مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا

عجیب لڑکی ہو پوچھو تو سہی کہ تم آج کیسی لگ رہی ہو...؟؟؟؟

حنین نے نرمین نے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کیا

نرمین کچھ دیر حنین کو دیکھتی رہی دماغ مسلسل اسے منع کر رہا تھا مگر دل چاہ

.رہا تھا کہ حنین کے منہ سے تعریف سنی جائے

بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں.....؟؟؟؟

..... بلکل لال بیگ جیسی یعنی کاکروج جیسی

حنین نے ہنستے ہوئے کہا

جبکہ نرمین حنین کے منہ سے کاکروج کا لفظ سن کر رونے لگی اور اپنے دونوں

ہاتھ منہ پر رکھ لیے اسے اس طرح روتا دیکھ کر حنین کی ہنسی کو بریک لگی وہ

....صرف نرمین کو تنگ کرنا چاہتا تھا رولانا نہیں

insect یار پلیززز چپ کر جاؤ کاکروج کوئی معمولی چیز نہیں ہے یہ واحد ایسا

ہے جو ایٹمی دھماکے کے بعد بھی نہ صرف زندہ بچ جاتا ہے بلکہ اپنی زندگی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

معمول کے مطابق گزارتا بھی ہے.....

حنین کے جواب پر نرمین کے رونے میں تیزی آ گئی.تب اسے احساس ہوا کہ

تعریف نرمین کی کرنی تھی کاکروج کی نہیں.....

سوری یارررر تم تو قسم سے آج بہت پیاری لگ رہی ہو میں نے دبیر اور زریاب

کو بھی کہا تھا کہ کمال کا میک اپ ہے میں تم سے جیلس ہو رہا تھا مگر پھر تسلی

ہوئی کے یہ میک اپ کا کمال ہے...

نرمین جو چپ ہو رہی تھی حنین کے آخری جملوں پر پھر رونے لگی....

یہ سب آج غلط کیوں ہو رہا ہے..؟؟؟تعریف نرمین کی کرنی ہے اور کر دی

میک اپ کی.....

حنین نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا اور پھر جلدی سے آگے بڑھ

کر نرمین کو اپنے ساتھ لگا لیا

l Lovvee u yarrr

حنین کا یہ طریقہ کافی کارگر ثابت ہوا اور نرمین چپ ہو گئی

"شکر ہے لڑکیاں بےوقوف ہوتیں ہیں اور جلدی مان جاتیں ہیں"

حنین نے اپنی ٹھوڑی نرمین کے سر ساتھ لگاتے ہوئے سوچا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہ نور واپسی پر بھی اتنی ہی خاموش تھی جتنی نکاح پر جاتے ہوئے تھی زریاب گاڑی چلاتے ہوئے گردن موڑ کر اسے تھوری تھوڑی دیر بعد دیکھ رہا تھا .مگر وہ بلکل چپ چاپ تھی دو دن سے وہ زیادہ ہی خاموش ہو گئی تھی اب وہ زریاب پر غصہ بھی نہیں کرتی تھی خاموشی تھی مکمل خاموشی......

تمہیں نرمین کیسی لگی...؟؟؟

زریاب نے ہلکے پھلکے انداز میں گفتگو کا آغاز کیا.

اچھی ہے......

ماہ نور نے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا

مزا آیا تمہیں فنکشن میں...؟؟

زریاب نے ماہ نور کے مختصر جواب کو نظر انداز کرتے ہوئے پھر پوچھا

زریاب میرا فلحال بات کرنے کو دل نہیں کر رہا پلیززز چپ کر جاؤ....

ماہ نور نے اداس سے لہجہ میں کہا جس پر زریاب اسے تاسف سے دیکھتا رہ گیا.

ایسا کب تک چلے گا میں جتنی بھی کوشش کر لوں لگتا حالات معمول پر نہیں آئیں گے دل تو نہیں کر رہا پر تمہیں صبح گاؤں چھوڑ آؤں گا......

زریاب دل میں سوچتا ہوا گاڑی چلا رہا تھا.

....

دبیر مسلسل کونین کے بارے میں سوچ سوچ کر تھک گیا تھا آخر کار اس نے فیصلہ کیا کہ وہ آج کونین کے گھر جائے گا اور اس کے والدین سے بات کرے گا شاید کوئی صورتِ حال بہتر ہو جائے اسی سوچ کے تحت اس نے زریاب کو فون کر کے اپنے پاس بلایا.....

جی جناب کیا حکم ہے...؟؟؟

زریاب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

تُو نے میرے لیے ایک بندہ اغواء کرنا ہے اور اسے کچھ دن اپنی حویلی میں چھپا کر رکھنا ہے اگر ضرورت پڑی تو تھوڑی بہت پھینٹی بھی کرنی پڑ سکتی ہے بول میرا یہ کام کرے گا....؟؟؟

دبیر نے پیپر ویٹ ٹیبل پر گھماتے ہوئے زریاب سے پوچھا

تُو نے کہا تو سمجھ لے ہو گیا ہم لوگوں کے لیے یہ کوئی نئ بات نہیں .بس .....بندے اور وقت کی نشاندہی تجھے کرنی ہو گی باقی میرا کام ہے

زریاب نے جواب دیا

فلحال ضرورت نہیں آج میں کونین کی طرف جا رہا ہوں اگر اس کے ماں باپ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.....کو بھی میری بات سمجھ نہ آئی تو پھر

دبیر نے کہتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائی اور زریاب کے کندھے پر تھپکی دیتا ہوا باہر نکل گیا.

دبیر کے جاتے ہی زریاب نے حنین کو کال کر کے صورتِ حال سے آگاہ کیا.

....

ماہ نور گم سم سی بیڈ پر بیٹھی تھی اور اپنی انگلیوں سے بیڈ پر پتہ نہیں کیا لکھ رہی تھی ....

زریاب جو ابھی ابھی آفس سے واپس آیا تھا اسے اس حالت میں دیکھ کر اداس ہو گیا.

اس طرح تُو یہ پاگل ہو جائے گی...؟؟؟

زریاب نے خود سے سوچتے ہوئے ماہ نور کو مخاطب کیا

سوری یار آج بہت دیر ہو گئی آتے آتے...وہ اصل میں دبیر آگھس میں نہیں تھا تو اس کے حصے کا کام بھی مجھے ہی کرنا پڑا (زریاب ہمیشہ ماہ نور سے ایسے بات کرتا جیسے ان دونوں میں بہت محبت اور انڈسٹنڈنگ ہو)

ماہ نور کھانا ملے گا.....؟؟؟

ماہ نور نے جواب نہیں دیا مگر اٹھ کر کچن میں چلی گئی جب تک زریاب فریش ہو کر باتھ روم سے نکلا کھانا بیڈ پر لگا ہوا تھا.

زریاب روز کھانا کھانے سے پہلے ماہ نور سے پوچھتا تھا کہ تم نے کھانا کھایا؟؟ چلو آؤ میرے ساتھ بھی تھوڑا سا کھا لو...

مگر ماہ نور ہمیشہ کہہ دیتی میں نے کھا لیا ہے.

اس سوچ کے تحت کہ ماہ نور نے آج بھی کھا لیا ہو گا زریاب نے چپ چاپ اپنا کھانا ختم کیا اور ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی.

ماہ نور نے کھانا نہیں کھایا تھا اس کا خیال تھا زریاب اسے پوچھے گا تو وہ تب کھا لے گی مگر کبھی کبھی امیدوں کے برخلاف بھی ہوتا ہے ......

ماہ نور نے زریاب کو اکیلے کھانا کھاتے دیکھا تو ناجانےکیوں مگر آنکھوں میں آنسو آ گئے.

مجھے پوچھ تو سکتا تھا..؟؟؟

ماہ نور کو اپنے دل میں درد محسوس ہوا....

ماہ نور چپ چاپ ٹرے اٹھا کر کچن میں لے آئی .بھوک تو اسے لگی ہوئی تھی مگر رونا بھی آ رہا تھا ....

زریاب نے مجھے پوچھا کیوں نہین...؟؟؟ بس ایک بات پر سوئی اٹک گئی تھی پھر اس نے اپنے لیے کھانا پلیٹ میں نکالا اور کھانے لگی ایک نوالہ ہی بڑی مشکل سے کھا پائی وہ بھی گلے میں پھنسنے لگا تو پانی کی مدد سے حلق سے نیچے اتارا.

میں کیوں اس کو بار بار سوچ رہی ہوں.....

ماہ نور نے خود کو ڈانٹا

زریاب جو ماہ نور کی چپ کی وجہ سے بہت پریشان تھا اس نے فیصلہ کیا کہ آج ماہ نور کو گاؤں واپس چھوڑ آئے گا محبت میں زبردستی نہیں ہوتی .جہاں ماہ نور خوش، وہاں میں خوش.....

وہ اس ارادہ سے کچن کی طرف بڑھا کہ مسہ نور سے کہے اپنا سامان پیک کر لے مگر ماہ نور کو کھانا کھاتا دیکھ کر ٹھٹک گیا....

تم نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا..؟؟؟

زریاب کی آواز میں بے چینی اور فکر دونوں نمایاں تھی.

زریاب کے پوچھنے کی دیر تھی ماہ نور کی آنکھوں سے آنسو نکلنے کو بےتاب ہو گئے جنھیں چھپانے کی لیے وہ جلدی سے اٹھ کے سنک میں ہاتھ دھونے لگی.

روٹی سے صرف ایک نوالہ ٹوٹا ہوا تھا زریاب کو سمجھنے میں ایک سیکنڈ لگا کہ ماہ نور نے ابھی کھانا شروع کیا ہے.

تم مجھے بتا سکتی تھی..؟؟ ہم اکٹھے کھانا کھا لیتے ....میں سمجھا تم کھا چکی ہو....سوری یار مجھ سے غلطی ہو گئ....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جیسے ہی زریاب نے کہتے ہوئے ماہ نور کا رخ اپنی طرف کیا ماہ نور زریاب کے سینے ساتھ لگ کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اتنے دونوں کے رکے آنسو خودبخود راستہ بناتے ہوئے باہر آگئے.....

کیا ہوا ہے...؟؟؟؟؟؟

ماہ نور کو یوں روتا دیکھ کر زریاب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اس نے ہمیشہ ماہ نور کو چیختے چلاتے دیکھا تھا روتے نہیں.....

پلیززز کچھ بتاؤ بھی ناااا..؟؟؟

گاؤں سے فون آیا تھا وہاں سب ٹھیک ہے نااااا...؟؟؟

زریاب کا دھیان گاؤں کی طرف گیا.ماہ نور نے سر ہلا کر کہا سب ٹھیک ہے.

پھر کیوں رو رہی ہو.....؟؟؟

زریاب ماہ نور کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے لاؤنج میں پڑے صوفے پر بیٹھ گیا.

دیکھو تم یہاں اداس ہو مجھے پتہ ہے ہم ابھی گاؤں جا رہے ہیں بس پہلے تھوڑا کھانا کھا لو پھر.....

اور پلیززز رو مت اس طرح تو تم بیمار پڑ جاؤ گی....

زریاب نے اپنے ہاتھوں سے ماہ نور کے آنسو صاف کیے اور کچن سے ماہ نور کا کھانا اٹھا لایا

رونے کی وجہ سے ماہ نور کی ناک اور ہونٹ سرخ ہوگے جو اس کے حسن میں مزید اضافہ کا باعث بنے.....

زریاب نے نوالہ بنا کر ماہ نور کی طرف ڈرتے ڈرتے بڑھایا کیا پتہ پلیٹ سمیت کھانا میرے منہ پر مار دے مگر اس کی حیرت سے پوری آنکھیں کھل گئیں جب ماہ نور نے وہ نوالہ کھا لیا.....

زریاب کبھی اپنے ہاتھ کو دیکھتا تو کبھی ماہ نور کو، جو اب نوالہ کھا رہی تھی.پھر زریاب نے خوشی خوشی ماہ نور کو ساری روٹی کھلائی .یہ اس کی زندگی کا ایک یادگار دن تھا.

چلو اب اچھے بچوں کی طرح تیار ہو جاؤ ہم تھوڑی دیر تک گاؤں کے لیے نکل رہے ہیں.

زریاب نے کہتے ہوئے کچن کی راہ لی جبکہ ماہ نور نے ہاں میں گردن ہلا دی

....

دبیر نے دروازے پر لگی گھنٹی دبائی تھوڑی دیر بعد کونین نے دروازہ کھولا اور حیرت سے دبیر کو دیکھا اس سے پہلے وہ کچھ کہتا پیچھے سے سید سبطین الحسن

...بخاری کی آواز آئی

کونین کون ہے...؟؟؟؟

کونین پیچھے پلٹا اب دبیر بخاری صاحب کو اور بخاری صاحب دروازے میں کھڑے دبیر کو بآسانی دیکھ سکتے تھے.

"صرف پانچ سیکنڈ لگے دبیر کو پہچاننے میں"صرف پانچ سیکنڈ

بابا آپ....دبیر کہ منہ سے بےساختہ نکلا

....

ماہ نور اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو غور سے دیکھ رہی تھی جب زریاب کمرے میں داخل ہوا....

....کیا دیکھ رہی ہو...؟؟ پیکنگ نہیں کی ابھی تک

زریاب نے کمرے میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا جہاں کچھ بھی پیک شدہ سامان موجود نہ تھا.

ماہ نور نے نفی میں گردن ہلائی.

کیوں...؟؟؟ آج جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا....؟؟؟

زریاب نے ماہ نور پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

ماہ نور نے ایک نظر زریاب کو دیکھا اور پھر دوبارہ اپنی ہتھیلیوں کو دیکھنے لگی...

تمہیں اپنے ہاتھ بہت پسند ہیں...؟؟؟ مگر مجھے تمہارے پاؤں بہت اچھے لگتے ہیں پتہ میں نے اتنے شفاف پاؤں کسی کے نہیں دیکھے جب تم چلتی ہو تو یہ گلاب کی طرح گلابی ہو جاتے ہیں جب بیٹھ جاتی ہو تو موتیے کی طرح سفید.....

زریاب کہتے ساتھ ہی ہنسنے لگا جبکہ ماہ نور اسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہی تھی.

ماہ نور کو یوں دیکھتے ہوئے دیکھ کر زریاب نے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

......حنین میری بہت کٹ لگاتا ہے تمہارے پاؤں کی وجہ سے تمہیں پتہ ہے

جبکہ ماہ نور اب اپنے پاؤں دیکھ رہی تھی اسے تو وہ عام سے ہی لگ رہے تھے......

گاؤں جانا ہے کہ نہیں...؟؟؟

......بتا دو یار تاکہ میں پھر آرام سے لیٹوں بہت تھک گیا ہوں

زریاب نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اپنی کہپٹیوں کو دبایا.

ماہ نور کچھ دیر زریاب کو دیکھتی رہی جو آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا اور پھر ایکدم سوال کیا...

سردار زریاب علی خان تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے....؟؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب جو آرام سے لیٹا اب اپنی آنکھیں دبا رہا تھا ماہ نور کے سوال پر چونک کے بیٹھ گیا

مطلب...؟؟؟

مطلب تم مجھے کتنا خوش رکھ سکتے ہو..؟؟ اور کب تک...؟؟؟

..ماہ نور سوالیہ نظروں سے زریاب کو دیکھنے لگی

.زریاب اپنی جگہ سے اٹھ کر ماہ نور کے پاس آیا

مجھے تم سے شدید محبت ہے میں تمہیں ساری زندگی خوش رکھوں گا تمہارے دکھ درد میں تمہارا ساتھ دوں گا تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا محبت کی تو میں .... گارنٹی دیتا ہوں وہ بھی لائف ٹائم

ہاں کبھی کبھی تمہیں ڈانٹا ضرور کروں گا جب تم میرے بچوں کو ڈانٹا کروں گی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

.؟؟ کیونکہ مجھے بچے بہت اچھے لگتے ہیں..

زریاب نے پیار سے ماہ نور کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

....ماہ نور پلیززز میرا اعتبار کر لو ایک باررر پلیززززز

ماہ نور نے ایک سانس خارج کرتے ہوئے کہا

اگر میں تم سے اپنی اور اسد کی باتیں کروں تو تمہیں کیسا لگے گا...؟؟؟

زریاب نے ماہ نور کے گرد اپنی بانہیں حائل کرتے ہوئے اسے خود سے قریب کیا اور کہا

مجھے بہت اچھا لگے گا اگر تم اپنے دل کی باتیں مجھ سے کروں گی یقین مانو میں .....بہت دھیان سے سنو گا کیونکہ مجھے تمہیں دیکھنا اور سننا بہت اچھا لگتا ہے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب کے جواب پر ماہ نور کے اندر موجود گھٹن میں کافی کمی واقعی ہوئی اور اسے اپنا آپ ہلکا ہوتا ہوا محسوس ہوا.

اس رات ماہ نور نے زریاب کو اپنی اسد کے ساتھ پہلی ملاقات سے لے کر بارات والے دن تک ساری باتیں بتائیں جسے زریاب نے بہت غور سے سنا اور مختلف جگہوں پر کبھی خوشی اور کبھی دکھ کا اظہار بھی کیا.جوکہ ماہ نور کے لیے انتہائی حیران کن بات تھی .جبکہ زریاب بہت خوش تھا کہ ماہ نور نے اس سے اپنے دل کی باتیں کیں.

اس رات ماہ نور بہت عرصے بعد سکون سے سوئی کیونکہ اسے سب سے زیادہ اسد کا دکھ تھا اور یہ دکھ کوئی سننے کو تیار نہ تھا آج زریاب نے سب کچھ سن کر اسے ہلکا کر دیا تھا جس کے لیے وہ دل سے زریاب کی شکر گزار تھی پر اس کی انا یہ بات گوارا نہیں کر رہی تھی کہ وہ زریاب کا شکریہ بولے....

زریاب جب کمرے میں آیا تو ماہ نور کو سکون سے سوتے دیکھا زریاب دبے قدموں سے چلتا ہوا ماہ نور کے پہلو میں آ بیٹھا اور ماہ نور کو دیکھتے ہوئے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تمہیں کیا لگتا تھا کہ میں تمہیں ڈانٹوں گا ....؟؟؟ پاگل لڑکی میں مردوں سے جیلس نہیں ہوتا اور اگر اسد زندہ بھی ہوتا تب بھی مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ تم میری ہو میرے لیے اتنا کافی ہے مجھے امید ہے آج کے بعد تم خود بھی اسد کا ذکر نہیں کرو گی کیونکہ تمہارے دل میں جو کچھ بھی تھا وہ تم نے شئیر کر لیا ہے اور بہت جلد وہ دن آئے گا جب تمہارے دل ودماغ میں صرف ایک نام ہو گا اور وہ میرا نام "سردار زریاب علی خان "کا ہو گا.......

🙃 یہ منزلیں___________یہ راستے

😍!!!!میری ہر دعا____________تیرے واسطے

یہ سکون_____________اور یہ قرار بھی

!!!!میرا مان____________تیرے واسطے

کبھی غم___________نہ تیرے قریب ہو

😍!!!!تجھے_____________ہر خوشی نصیب ہو

میری التجا_______________تیرے واسطے

💟💟.......میری ہر دعا__________________تیرے واسطے

ماہ نور نے فجر کی نماز پڑھی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسے جہنم کی زندگی سے نکال کر جنت جیسی زندگی دی پھر اسد کے لیے دعا کی اور آخر میں نظر بیڈ پر سوئے زریاب پر پڑی کافی دیر خاموش رہنے کے بعد زندگی میں پہلی دفعہ ماہ نور نے پورے ہوش و حواس میں زریاب کے لیے دعا مانگی اور پھر خود ہی مسکرانے لگی.....

سردار زریاب علی خان میں اب گاؤں نہیں جانا چاہتی بلکہ میں اب تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں ہمیشہ کے لیے.......

انسان ٹھوکر کھائے بغیر, زخم کھائے بغیر, خود کو جلائے بغیر بات کیوں نہیں مانتا۔ پہلی دفعہ میں ہاں کیوں نہیں کہتا؟ پہلے حکم پہ سر کیوں نہیں جھکاتا؟ ہم سب کو آخر منہ کے بل گرنے کا انتظار کیوں ہوتا ہے اور گرنے کہ بعد ہی بات کیوں سمجھ میں آتی ہے؟؟

....

نرمین تم ایک نافرمان بیوی ہو....؟؟ شوہر کے بہت زیادہ حقوق ہوتے ہیں اور تم میری صرف ایک بات نہیں مان رہیں.

حنین پچھلے آدھے گھنٹے سے نرمین کا سر چاٹ رہا تھا کہ وہ اپنی سلامیوں کے پیسے حنین کو دے....

تمہیں شرم نہیں آتی مجھ سے پیسے مانگتے ہوئے...

نرمین کو اب سچ مچ حنین پر غصہ آنے لگا تھا.

دیکھو بیوی سمیت اس کی ہر چیز پر شوہر کا حق ہوتا ہے اور تم میری بیوی ہو اس لیے میرا تمہارے پیسوں پر پورا پورا حق ہے.....

حنین نے اپنی دلیل پیش کی جو کہ کافی مضبوط تھی ویسے بھی نرمین حنین کا مقابلہ باتوں میں تو بلکل نہیں کر سکتی تھی.

اچھا ٹھیک ہے لے لو پیسے مگر تم ان پیسوں کا کرو گے کیا..؟؟؟

نرمین نے ہار مانتے ہوئے سوال کیا

تم پیسے لے کر نیچے آؤ، میں باہر گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں پھر خود دیکھ

...لینا کہ میں نے ان پیسوں کا کیا کرنا ہے

حنین نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا

تم ابھی بھی باہر کھڑے ہو...؟؟؟

حنین اب تو اندر آ جایا کرو ہماری کالونی والے کیا کہیں گے..؟؟ کیسا چھچھورا داماد ہے احمد مراد کا....

نزمین نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا.

....اچھا زیادہ بھاشن نہیں دو اور جلدی سے نیچے آ جاؤ

حنین نے گاڑی ایک جیولری شاپ پاس روکی نزمین اور وہ دونوں شاپ کے اندر ہوئے..

کر کے ایک چھوٹی سی payment نزمین جیولری دیکھنے لگی جبکہ حنین نے سرخ مخملی ڈبیہ شاپر میں ڈالی

..... چلو نزمین

حنین کہتا ہوا گاڑی میں آکر بیٹھ گیا جبکہ نزمین حیران پریشان سے اس کے پیچھے چلتی ہوئی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی....

مجھے ساتھ لانے کا مقصد...؟؟؟

زمین نے پھولے ہوئے منہ سے پوچھا

زمین تم عام لڑکیوں کی طرح ناراض ہو کر منہ پھلاتی ہوئی بلکل بھی اچھی نہیں لگتی....

حنین نے مسکرا کر زمین کو جواب دیا

...یہ میری بات کا جواب نہیں ہے

زمین نے حنین کو گھورتے ہوئے کہا

اچھا نااااااا صبر کرو ابھی ہم زریاب کے فلیٹ پر جا رہے ہیں پھر اس بارے میں بات کرتے ہیں....

حنین نے آنکھیں گھما کر زمین کے پھولے ہوئے چہرے کو دیکھا

بابا آپ.....دبیر کے منہ سے نکلنے والے ان الفاظ نے جہاں بخاری صاحب کو اپنی جگہ پر منجمد کیا وہاں کونین اور کچن کے دروازے میں کھڑی ثریا بیگم اور ہالہ بھی حیران پریشان ہو گئیں.

دبیر آس پاس دیکھے بغیر تیزی سے بڑھتا ہوا بخاری صاحب کے گلے لگ گیا.

بابا آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے..؟؟ کہاں کہاں میں نے آپ کو تلاش نہیں کیا....؟؟؟ جلیں گھر چلتے ہیں .میں آپ کے بغیر بہت اکیلا ہو گیا تھا بہت مس کرتا ہوں میں ابھی تک آپ کو....

دبیر ایک چھوٹے معصوم بچے کی طرح بخاری صاحب کے سینے سے لگا گلے شکوے کر رہا تھا جبکہ بخاری صاحب کی آنکھوں سے اشک رواں تھے اور کونین،ہالہ اور ثریا بیگم خاموش سامع کا کردار ادا کر رہے تھے.

چلو آؤ اندر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں .پھر بخاری صاحب نے اپنی فیملی سے دبیر کو ملوایا اور دونوں کمرے کی طرف بڑھ گئے.

ہالہ بی یہ سب کیا ہے...؟؟؟

ثریا بیگم اور ہالہ کھانا بنانے میں مصروف تھیں جب کونین نے ٹرے سے کباب

اٹھاتے ہوئے پوچھا

مجھے کیا پتہ..؟؟؟ مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ کیا ہو رہا ہے..؟؟؟

مگر تم نے نوٹ کیا ابا کتنے خوش ہیں..؟؟؟

ہالہ نے کونین کو مزید کباب اٹھانے سے روکتے ہوئے کہا

ہاں یہ تو ہے ویسے یہ امیر زادہ ہمارے گھر کھانا کھا لے گا..؟؟؟

کونین نے کبابوں کو دیکھتے ہوئے ہالہ سے پوچھا

ابا کا آڈر ہے کہ اچھا سا کھانا تیار کرو اب وہ کھاتا ہے یا نہیں مجھے نہیں پتہ..؟؟

مجھے صرف یہ پتہ ہے بچا کھانا ضائع نہیں ہو گا.

ہالہ نے ہنستے ہوئے کونین کو دیکھا

، کھانے کی میز پر صرف دبیر اور بخاری صاحب باتیں کر رہے تھے جبکہ ہالہ

کونین اور ثریا بیگم بلکل خاموش تھے جیسے میز پر موجود ہی نہ ہوں. دبیر نے

......کھانا پیٹ بھر کر کھایا اور کھانے کی تعریف بھی کی

اچھا بابا اب میں چلتا ہوں اور شام میں اماں بی کو لے کر آؤں گا..؟؟؟

دبیر نے بخاری صاحب کے گلے لگتے ہوئے کہا

نہیں تم جانتے ہو کہ میں ان سے بات نہیں کرنا چاہتا......ہاں البتہ تم آتے جاتے رہنا.....

بخاری صاحب نے دبیر کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا

بابا پلیززز اماں بی کو معاف کر دیں وہ آپ کو بہت یاد کرتیں ہیں بس منہ سے نہیں کہتی آپ کے جانے کے بعد وہ بہت چپ چپ ہو گئیں ہیں بس مجھے نہیں معلوم آپ اپنا سامان پیک کریں اور اپنے گھر چلیں......

دو دن کا ٹائم دے کر جا رہا ہوں بس.....

دبیر نے انگلی اٹھاتے ہوئے پیار سے بخاری صاحب کو وارنگ دی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

...تم ابھی بھی بچپن کی طرح ضد کرتے ہو

بخاری صاحب نے دبیر کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

.... دبیر جانے لگا تو کونین دروازہ بند کرنے کی نیت سے پیچھے چل پڑا

دبیر نے باہر نکلتے ہوئے پلٹ کر کونین کو دیکھا اور کہا

....میں تمہارا بڑا بھائی ہوں اور کونین کو گلے لگا لیا

گرمجوشی سے ملنے کے بعد دبیر نے کونین کے کندھے پر ہاتھ سے تھپکی دی اور کہا

...اپنی پیکنگ کر لو میں تم لوگ کو دو دن میں یہاں سے لے جاؤں گا

اور مسکراتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

دبیر کے جاتے ہی ہالہ اور کونین یہ سب کچھ جاننے کے لیے بخاری صاحب پاس آکر بیٹھ گئےبخاری صاحب کے سامنے ہالہ اور کونین بیٹھے ہوئے تھے بخاری صاحب نے اپنے دونوں بچوں پر ایک نظر ماری اور بتانا شروع کیا......

"سید سبطین الحسن بخاری کا ماضی"

عالیہ اور سبطین دو ہی بچے تھے شاہ صاحب کے...

عالیہ پورے سات سال بڑی تھی سبطین سے،جس کی وجہ سے عالیہ کا پوری حویلی پر حکم چلتا تھا سات سال اس نے اکلوتے بن کر گزارے تھے بے شمار دولت اور نازونخروں نے عالیہ کا دماغ ساتویں آسمان پر پہنچا دیا تھا وہ ایک ضدی لڑکی تھی کوئی اس کی بات نہیں مانتا تو وہ ہنگامہ برپا کر دیتی تھی.

شاہ صاحب کی منظورِ نظر تھی . سبطین حالانکہ اکلوتا بیٹا تھا مگر جو مقام خاندان میں عالیہ کوحاصل تھا وہ س کو نہیں تھا.

قسمت قدم قدم پر عالیہ کا ساتھ دے رہی تھی .ایک امیر کبیر سید خاندان کے اکلوتے لڑکا کا رشتہ عالیہ کے لیے آیا جسے عالیہ کی مرضی سے قبول کر لیا گیا.

خاوند "سید عابد حسین شاہ "نے بھی عالیہ کو مکمل آزادی دی جس سے وہ مزید شیر ہو گی چھوٹے بڑے کا لحاظ سب ختم ہو گیا.

وہ اپنے اعلٰی خاندان، مال و دولت اور حسب نسب پر فخر کرتیں تھیں اور عام لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتی تھیں اللہ کی کرنی ایسی ہوئی کہ شادی کے پہلے سال ہی عالیہ کے گھر لڑکے نے جنم لیا یعنی "سید دبیر حسین شاہ "پیدا ہوا .بیٹے کی ماں بنتے ہی عالیہ بیگم مزید غرور کو شکار ہو گئیں.

سبطین کی طبیعت بلکل عالیہ کے برعکس تھی وہ چھوٹے لوگوں سے بھی اسی طرح ملتا تھا جس طرح اپنے برابر کے لوگوں سے.....اس کے دل میں غرور اور تکبر نام کی چیز نہیں تھی اور یہ بات عالیہ بیگم کو سخت نا پسند تھی وہ کئی بار سبطین کو سمجھا بھی چکیں تھی کہ دوستی اپنے برابر کے لوگوں سے کرتے ہیں....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سبطین ہاں میں سر ہلا دیتا مگر اپنے غریب دوستوں سے یاری نہ چھوڑتا....

جب دبیر تین سال کا ہوا تو سید عابد حسین شاہ کو کینیڈا پانچ سال کے لیے جانا پڑا جس کی وجہ سے عالیہ بیگم حویلی واپس آگئیں دبیر اب سبطین کی آنکھوں کا تارا تھا نانا نانی بھی صدقے واری جاتے....

دبیر کا شمار ان چند خوش قسمت بچوں میں ہوتا تھا جو منہ میں سونے کا چمچ لے کر اس دنیا میں آتے ہیں.جو بات وہ منہ سے نکالتا وہ فوراً پوری ہو جاتی.....

دبیر ہر وقت سبطین کے ساتھ رہتا کبھی وہ سبطین سے گھوڑا بننے کی خواہش کر کے گھنٹوں لان میں گھومتا، کبھی فٹ بال کھیلتا اور کبھی پریوں کی کہانیاں سنتا ویسے بھی عالیہ بیگم اپنا دوسرا بچہ ایکسپٹ کر رہیں تھی تو دبیر نانا نانی اور ماموں ساتھ ہی ہوتا اس نے جب دوسرے بچوں کو بابا کہتے سنا تو سبطین کو بھی بابا بولنے لگا کسی کو بھی اس بات پر اعتراض نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے باپ کو ابا کہتا تھا اور ماں کو اماں ....

.....سبطین بھی ننھے منے بچے کہ منہ سے اپنے لیے بابا کا لفظ سن کر خوش ہوتا

وقت خوش خوش گزر رہا تھا کہ ایک دن اچانک سبطین کی زندگی میں ایک واقعہ نے طوفان برپا کر دیا....

ہوا کچھ یوں کہ سبطین کو اپنی یونی کی ایک لڑکی پسند آ گئی سبطین اس لڑکی سے آہستہ آہستہ قریب ہوتا چلا گیا اور پسندیدگی کب محبت میں تبدیل ہو گئی پتہ نہیں چلا.....

لیکن جب سبطین نے گھر میں ذکر کیا تو سب سے پہلے عالیہ بیگم نے اعتراض کیا کہ میں ایک معمولی گھرانے کی لڑکی کو اپنی بھابی نہیں بناؤں گی...؟؟؟

صرف یہی نہیں بلکہ عالیہ بیگم نے اس لڑکی کے گھر جا کر اُن لوگوں کی خوب بے عزتی کی .جب اس لڑکی کی ماں نے کہا کہ کیا ہو گیا ہے اگر یہ پسند کرتے ہیں تو کر لینے دو ان کو شادی ....اس پر عالیہ بیگم نے اس کی ماں سے کہا

"اگر میری بیٹی ایسا کرتی تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے مار دیتی تمہاری طرح اس
کی حمایت نہ کرتی."

سبطین نے ماں باپ سے بات کی تو انھوں نے بھی عالیہ بیگم کی ہی حمایت
کرتے ہوئے کہا

وہ اس گھر کی بڑی ہے تم ہمارے اکلوتے بیٹے ہو ہم کسی ایسے ویسے خاندان کی
لڑکی نہیں لا سکتے عالیہ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے....

جس پر سبطین کو بہت دکھ ہوا لڑکی والوں نے بھی سبطین کو منع کیا کہہ آئندہ
ہماری بیٹی سے کوئی رابطہ نہ رکھنا اور اپنی بچی کا کہیں اور رشتہ طے کر دیا.

سبطین نے غصے میں آکر گھر چھوڑ دیا. اور اپنے ایک دوست کے گھر رہنے لگا وہ
لوگ بیچارہ عام سے تھے سبطین کو بھی زندگی میں تنہائی ستا رہی تھی مگر ایسے میں
اسے کون رشتہ دیتا جبکہ سبطین کی پڑھائی بھی مکمل نہیں ہوئی تھی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ثریا بیگم سبطین کے دوست کی بہن تھی معمولی شکل و صورت کی مالک مگر اعلیٰ اخلاق و کردار تھا سبطین نے ثریا بیگم سے شادی کی خواہش ظاہر کی جسے ان لوگوں نے خوشی خوشی منظور کر لیا.

ثریا بیگم نے قدم قدم پر سبطین صاحب کا بھر پور ساتھ دیا اپنے زیور بیچ کر ان کی تعلیم مکمل کروائی....

پھر آہستہ آہستہ حالات بہتر ہوتے گئے سبطین کو ایک گورنمنٹ جاب مل گئی انھوں نے تین مرلے کا مکان ایک متوسط طبقے میں خریدا....

اللہ نے انھیں پہلے ایک بیٹی "سیدہ رائحہ بخاری "اور پھر ایک بیٹا "سید کونین بخاری "دیا.

بخاری صاحب اپنی کہانی سنانے کے دوران مسلسل رو رہے تھے رائحہ نے اٹھ کر باپ کی گود میں سر رکھ لیا جبکہ کونین بازو ساتھ لگ گیا.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....

دبیر جب زریاب کے فلیٹ پر پہنچا تو نرمین اور حنین کو دیکھ کر پہلے حیران ہوا پھر مسکراتے ہوئے حنین کو گلے لگا لیا.

خیر ہے یہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے...؟؟؟

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر زریاب سے پوچھا

یار میں آج بہت خوش ہوں تمہیں پتہ ہے رائحہ ہی ہالہ ہے کونین کی بہن......میں ابھی ان لوگوں سے مل کر آ رہا ہوں.

دبیر نے اپنے طور پر دونوں کو سرپرائز دیا مگر وہ دونوں دبیر کی بات سن کر بلکل بھی نہیں چونکے جس پر دبیر کو کافی حیرت ہوئی...؟؟؟

جی....ہمیں یہ بات معلوم ہے اور اب سے نہیں کافی دیر پہلے سے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زریاب نے حنین کی طرف دیکھ کر جواب دیا

تجھے یہ بات کس نے بتائی اور کب.....؟؟؟

وہ دونوں تو حیران نہیں ہوئے البتہ دبیر ضرور حیران ہو گیا

جب میں styloo کو اس کے گھر پہلی بار چھوڑنے گیا تھا تب مجھے معلوم ہوا تھا کہ رائحہ کو گھر والے پیار سے ہالہ بلاتے ہیں اور کونین اس کا چھوٹا بھائی ہے...

...حنین نے تفصیل بتائی جس پر دبیر منہ کھولے دونوں کو دیکھنے لگا

اچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہالہ اور کونین میرے ماموں کے بچے ہیں...؟؟؟

دبیر کے منہ سے جیسے ہی یہ الفاظ نکلے دونوں نے گھوم کر دبیر کو دیکھا

.پھر دبیر نے تمام تفصیل دونوں کو بتائی

....واہ جی کمال ہو گیا میں تو کہتا ہوں مٹھائی کا ڈبہ منگوا لو

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین نے ہنستے ہوئے دبیر سے کہا اتنی دیر میں ماہ نور اور نرمین چائے کے ساتھ ریفریشمنٹ لے آئیں.....

نرمین ادھر آؤ چلو تم تینوں لائن میں لگو مجھے تم تینوں سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے...

حنین نے نرمین کو زریاب اور دبیر کے درمیان صوفے پر بیٹھاتے ہوئے کہا جبکہ ماہ نور جانے لگی

ماہ نور تم ادھر بیٹھ جاؤ...

زریاب نے ماہ نور کو دیکھ کر اپنے قریب پڑے صوفے کی طرف اشارہ کیا.

چلو جی اب شروع ہو جاؤ.....

زریاب نے حنین کو کہا

اوئے تمیز سے بات کر میں کوئی مشین ہوں جو شروع ہو جاؤں.

حنین نے اپنی گول مٹول آنکھیں گھما کر جواب دیا

اچھا جی شادی شدہ تو میں بھی ہوں نرمین بھی ہے مگر تُو ہم دونوں سے کب تمیز سے بات کرتا ہے...؟؟؟

زریاب نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا

...یار بس کرو مجھے گھر جانا ہے جو بھی بات ہے جلدی بتا دو

دبیر نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا

ابھی سے یہ حرکتیں اچھی نہیں اپنی حرکتیں درست کر لے میں تجھے بتا رہا ہوں

....ورنہ ساری زندگی میرے آگے روئے گا

حنین نے کن اکھیوں سے زریاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دبیر سے کہا

جس پت دبیر نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سر کو خم دیا مطلب وہ اب مزید حنین سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا

...سب سے پہلے تم تینوں سیدھے ہو کر بیٹھو

.حنین نے تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو کافی ریلیکس بیٹھے تھے

"لڑکیوں اور حضرات جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے میں یعنی "حنین ملک کے پیپرز آپ لوگوں کے بھر پور اصرار پر دے رہا ہوں تو MBA اس سال اب مجھے آپ سے بھی تعاون کی امید ہے)....پھر تینوں پر مسکراتی ہوئی ایک نظر ڈالی(

یعنی تم دونوں)زریاب اور دبیر کی طرف انگلی سے اشارہ کیا (میرے پیپرز دو گے

اور نرمین ملک جوکہ میرے خفیہ ذرائع کے مطابق وہاں نگران ہو گی ہمیں چیٹنگ فسٹ گریڈ MBA کرائے گی اس طرح میں تم تینوں کے بھر پور تعاون سے میں کروں گا .اور آپ سب کو میری مدد کرنے کے نتیجہ میں میرا ولیمہ کھانے کو ملے گا.....

اپنی بات کہ اختتام پر حنین نے ایک ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے ہوئے جھک کر تینوں کو آنکھ ماری جوکہ اس کی باتوں سے پھٹی پھٹی نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے.

میں تمہیں چیٹنگ نہیں کراؤں گی..؟؟

سب سے پہلے نرمین بول پڑی

چپ نافرمان بیوی مت بنو تمہیں آج ہی میں نے کتنا سمجھایا ہے سمجھ نہیں آتی اچھی بیویاں خاوند کو نہ نہیں کہتیں.....

حنین کے اس لیکچر پر دبیر اور زریاب نیچے منہ کر کے ہنسنے لگے جبکہ نرمین نے اپنا سر پکڑ لیا.

نرمین تم بہت برا پھنسی ہو مجھے تم سے پوری ہمدردی ہے.....

زریاب نے نرمین کے کان میں سرگوشی کی.

خبردار کو میری بیوی کے کان کسی نے میرے خلاف بھرے یہ شیطان کا کام

ہے...

حنین نے زریاب پر چوٹ کی .دبیر نے جلدی سے مداخلت کی ورنہ یہ دونوں پھر شروع ہو جاتے.

یار مگر ہم یونی جائیں گے کیسے...؟؟؟

دبیر نے سوچتے ہوئے پوچھا

سٹوڈنٹ بن کر...ایک دفعہ پھر سٹوڈنٹ لائف انجوائے کرتے ہیں .پھر حنین نے اپنا ہاتھ زریاب اور دبیر کے آگے پھیلاتے ہوئے یونی کے زمانے کا ڈائیلاگ بولا جس میں زریاب اور دبیر نے اس کا ساتھ دیا جبکہ نرمین نے کانوں میں انگلیاں لے لیں اور ماہ نور حیرت سے زریاب کو دیکھنے لگی.

"وہ بھی کیا دن تھے جب ہم جن تھے اب ہم دیو ہیں اُن کے بھی پیو ہیں"

تینوں کے قہقے فلیٹ میں گونجے

....

دبیر آج بے حد خوش تھا اسے ایک ساتھ ساری خوشیاں مل گئیں تھیں وہ جلد از جلد گھر پہنچ کر اماں بی کو سب بتانا چاہتا تھا مگر کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ خوشیوں کے بہت قریب ہوتے ہیں یا یوں کہا جائے خوشیاں تو ساری مل

جاتیں ہیں مگر وقت ختم ہو جاتا ہے.

دبیر اپنی دھن میں گاڑی چلا رہا تھا جب سامنے سے آتے ڈمپر سے ٹکرا گیا........

اس وقت ہسپتال کے کوریڈور میں تقریباً سب افراد ہی موجود تھے مگر اب رشتوں کی نوعیت بدل گئی تھی.

حنین تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا زریاب پاس پہنچا......

تم دونوں نے ٹھیکہ لے رکھا ہے مجھے اتنی سی عمر میں رلانے اور پریشان کرنے کا.....

مجھے پتہ ہے تم دونوں مجھ سے جیلس ہوتے ہو تم چاہتے ہو کہ میں رو رو کہہ جلدی سے بوڑھا ہو جاؤں.....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حنین ٹینشن میں کیا بول رہا تھا اسے خود بھی خبر نہیں تھی ہاں البتہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو صاف دکھائی دے رہے تھے.

اس سے پہلے زریاب کچھ جواب دیتا حنین کو رائحہ آتی ہوئی نظر آئی.

دبیر کیسا ہے...؟؟؟؟ styloo حنین نے اس کے قریب جا کر پوچھا

شکر کرو کہ وہ بلکل ٹھیک ہے بس زرا پاؤں پر زیادہ چوٹ لگی ہے. تھوڑی دیر میں تم مل سکتے ہو....

کون styloo رائحہ اس وقت جلدی میں تھی اس لیے یہ نہ پوچھ سکی کہ ہے..؟؟؟؟

زریاب اور حنین اس وقت دبیر کے کمرے میں موجود تھے جبکہ باقی کے لوگ اسے مل کر جا چکے تھے.

ویسے جناب کو ایسی کون سی خوشی چڑھی تھی کہ مرنے لگے تھے وہ سیانے کہتے

ہیں نا کہ

".....خوشی سے مر نہ جاؤں کہیں"

حنین نے دبیر کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

یار پتہ ہی نہیں چلا بس اچانک سے ڈمپر سامنے آگیا میں نے بچانے کی کافی
...کوشش کی مگر پھر بھی گاڑی سائیڈ سے لگ گئی

...دبیر نے ایکسیڈنٹ کی تفصیل بتائی

بیچاری بیوہ ہو stylooیار پتہ ہی نہیں چلتا اور تو اوپر چلا جاتا ہماری تو خیر ہے
...جاتی

.حنین کے آخری الفاظ کے ساتھ ہی رائحہ کمرے میں داخل ہوئی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کون ہے میں styloo آپ لوگ اب جائیں مریض کو آرام کرنے دیں اور یہ نے آگے بھی آپ کے منہ سے یہ لفظ سنا ہے...؟؟؟

رائحہ نے تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

دبیر اور زریاب حنین کو دیکھ کر مسکرانے لگے اور حنین چھت پر لگی لائیٹیں گننے لگا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو....

میں نے آپ سے پوچھا ہے مسٹر حنین کیا آپ کچھ دیر میری بات سن سکتے ہیں...؟؟؟

رائحہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی.

یار تم دونوں کی بیگمات کیا چیزیں ہیں مجھے تو توپ کے منہ پر رکھتی ہیں قسم سے کوئی معصوم لڑکی نہیں ملی تم دونوں کو.....

....اب سو جھوٹ بول کر سیٹ کرنا پڑے گا

حنین بڑبڑاتا ہوا باہر کی طرف جانے لگا جب دبیر اور زریاب کی آواز کانوں میں پڑی.

ہر لڑکی نرمین نہیں ہوتی..؟؟؟

....

کوریڈور میں اماں بی اور عترت دبیر سے مل کر واپس جا رہیں تھیں جب اماں بی کی نظر سبطین بخاری پر پڑی وہ دونوں آمنے سامنے تھے کچھ دیر ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد آگے بڑھنے لگے جب اماں بی نے پکارا.

چھوٹے ہمیں معاف نہیں کرو گے ہم بہت اکیلے ہو گئے ہیں ...؟؟؟؟

اماں ابا اور عابد صاحب کے جانے کے بعد ہم نے تمہیں شدت سے یاد کیا دبیر نے تمہیں بہت تلاش کیا مگر......

اتنا کہہ کر اماں بی رونے لگیں جبکہ عترت حیران سی سبطین بخاری کو دیکھ رہی تھی.

کونین نے سبطین صاحب سے کہا

......بابا معاف کر دیں پھپھو جان کو

کونین کے پھپھو کہنے پر عترت نے حیرت سے اسے دیکھا

اماں بی کو سبطین نے گلے لگا لیا وہ دونوں ہی رونے لگے اور کونین نے عترت کو حیران پریشان سا دیکھا تو مسکرا کر مخاطب کیا..

.....ڈیئر کزن میں آپ کا ماموں زاد ہوں وہ بھی سگے والا

دبیر ایک ہفتہ ہسپتال داخل رہا اس کے بعد گھر شفٹ ہو گیا دبیر کے پاؤں میں چوٹ کی وجہ سے چلنے میں دشواری تھی باقی زخم معمولی تھے جلد ٹھیک ہو گئے.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دبیر کے بھر پور اصرار پر سبطین بخاری کی پوری فیملی دبیر لوگوں کے گھر تو شفٹ نہیں ہوئی لیکن ان کے سامنے والے بینگلور میں شفٹ ہوگئی جو دبیر نے انھیں یہ کہہ کر خرید کر دیا کہ جائیداد میں آپ کا جو حصہ ہے وہ اب آپ خود سمبھالے یا کونین کو دیں مگر مجھ سے لے لیں.

......اس طرح آپ پر میرا کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ آپ کا حق ہے

....

حنین کے پیرز بھی کسی لطیفے سے کم نہ تھے .ساری کلاس حنین کا ساتھ دیتی کی سٹوڈنٹ تھی اس لیے اسے کمرہ امتحان میں دوسرے Phd نرمین کیونکہ سٹوڈنٹ ساتھ نگران مقرر کیا گیا جس کا حنین کے ساتھ ساتھ باقی نکمے ..... سٹوڈنٹس نے بھی خوب فائدہ اٹھایا

سو سو دفعہ وہ ایک بات حنین کو بتاتی مگر حنین پھر بھی سر نفی میں ہلا رہا ہوتا کمرہ امتحان ،کمرہ امتحان کم اور ایک مچھلی منڈی کا نقشہ زیادہ پیش کر رہا ہوتا جیسے

ہی چیکنگ والے آتے یوں سناٹا چھا جاتا جیسے کوئی موجود نہ ہو.

اللہ اللہ کر کے حنین کے پیپرز ختم ہوئے تو نرمین نے سکھ کا سانس لیا جبکہ حنین اداس ہو گیا حنین کو اداس ہوتا دیکھ کر نرمین نے پوچھا.....

اب کیا ہوا ہے تمہیں.....؟؟؟؟

یار میں اب اس یونی سے چلا جاؤں گا قسم سے یہ سوچ کر میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے میں بہت مس کروں گا سب کو......

حنین واقعی ہی سیریس تھا.

....

عترت کا کونین سے اور ہالہ کا دبیر سے رشتہ طے پایا دونوں کپل ہی بہت خوش تھے.

آج حنین کی بارات تھی اس نے مہرون اور گولڈن شیروانی پہنی تھی جبکہ نرمین

کا ڈریس بھی بلکل حنین کے کلر کا تھا اور اس کا انتخاب حنین نے خود کیا تھا.

رخصتی کے بعد جب نرمین نے اپنے اور حنین کے مشترکہ کمرے میں قدم رکھا تو حیران رہ گئی وہاں کسی قسم کی کوئی سجاوٹ نہیں تھی کمرہ بلکل اپنی عام حالت میں تھا جسے دیکھ کر نرمین کو دکھ لگا مگر اس نے ظاہر نہیں کیا.....

غزالہ بیگم نے نرمین کو بہت پیار سے بیڈ پر بیٹھایا اور کہا

ہمیں حنین نے کمرہ سجانے نہیں دیا تمہیں تو معلوم ہے وہ اپنی بات منوا کر چھوڑتا ہے اگر ہم سارا گھر سجا سکتے ہیں تو کمرہ کیوں نہیں....؟؟؟؟

اتنی دیر میں حنین موبائل پر بات کرتا ہوا کمرے میں داخل ہوا اور مسکراتے ہوئے غزالہ بیگم اور نرمین کے درمیان آ کر بیٹھ گیا.

......موم میک اپ میں آپ کی بہو بہت پیاری لگ رہی ہے

حنین کی شرارت سمجھ کر نرمین اور غزالہ بیگم ہنسنے لگیں.

....میری بیٹی بغیر میک اپ کے بھی مجھے بہت پیاری لگتی ہے

غزالہ بیگم نے نرمین کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

....مام یہ غلط بات ہے صرف میں آپ کا بیٹا ہوں اور کوئی بیٹی نہیں آپ کی

یہ بہو ہے اسے بہو ہی سمجھیں ہمارے ہاں اسی لیے گھر خراب ہوتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے سے غلط امیدیں رکھتے ہیں یہ بہو ہے اور ساری زندگی بہو ہی رہے گی میں بیٹا ہوں اور ساری زندگی بیٹا ہی رہوں گا . سمجھی آپ......

چلیں اب آپ جائیں اور ملک صاحب کی بات سن لیں وہ آپ کو پورے گھر میں تلاش کر رہے ہیں ایک تو آپ نے ان پر پتہ نہیں کونسا جادو کیا ہوا ہے ہر وقت آپ کے پیچھے پھرتے رہتے ہیں.ویس بھی کباب میں ہڈی بننا بری بات ہوتی ہے.

حنین نے آنکھ مارتے ہوئے اپنے موبائل پر میسج چیک کیا.جبکہ غزالہ بیگم ڈھیروں دعائیں دیتی وہاں سے چلی گئیں.

غزالہ بیگم کے جاتے ہی حنین نے جلدی سے روم لاک کیا اور دراز سے کچھ پیپرز نکال کر نرمین کے آگے رکھے...

یار نرمین مجھے کہیں جانا ہے تم پلیززز یہ پیپرز فل کر دو تمہیں تو ایسے فارم فل کرنے میں مہارت ہے اور پن نرمین نے ہاتھ میں دیا.

ویسے بہت افسوس کی بات ہے نہ تم نے مجھے منہ دکھائی دی اور نہ ہی میرا کمرہ سجایا تمہیں زرا خوشی نہیں میرے آنے کی....

نرمین نے پیپرز اور پن لیتے ہوئے گلہ کیا

یار منہ دیکھائی اسے دیتے ہیں جسے کبھی دیکھا نہ ہو اور میں تمہیں ہر حال میں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پچھلے چھ سال سے دیکھ رہا ہوں اس لیے منہ دیکھائی نہیں بنتی.دوسرا مجھے مزاروں کی طرح کمرہ سجا ہوا بلکل پسند نہیں ایسا لگتا ہے بندہ قبر میں سو رہا ہے جس پر رنگ برنگی جھنڈیاں لٹک رہی ہوں......

حنین نے ڈرانے والے انداز میں نرمین کو جواب دیا جس پر وہ جھرجھری لے کر رہ گئی

اچھا سنو میں ٹیرس کے راستے باہر جا رہا ہوں کیونکہ گیٹ سے مام جانے نہیں دیں گی تم چینج کر کے سو جاؤ میں کچھ دیر تک آتا ہوں.

حنین یہ کہہ کر واشروم کپڑے بدلنے چلا گیا جبکہ نرمین حیران پریشان سی اسے دیکھنے لگی.

شادی کی پہلی رات عجیب ہو گی اسے اندازہ تھا مگر اتنی عجیب یہ اندازہ نہیں تھا.

نرمین نے فام فل کر کے کپڑے چینج کیے اور نائٹ بلب جلا کر سو گئی.

رات کا پتہ نہیں کون سا پہر تھا جب نرمین کے کان میں حنین نے سرگوشی کی.

نرمین اٹھو یار اب اور کتنا سوؤں گی....؟؟؟؟

حنین کی آواز پر اس نے آہستہ سے سائیڈ لیتے ہوئے آنکھیں کھولیں مگر اپنے آس پاس حنین کو نہ پایا .وہ مسکراتے ہوئے پھر سونے لگی تو اسے خیال آیا کہ وہ ہے کہاں.....؟؟؟؟؟

تھوڑا ذہن پر زور ڈالتے اندازہ ہوا کہ آج اس کی حنین کے گھر میں پہلی رات ہے مگر وہ ابھی تک نہیں آیا...؟؟؟؟

نرمین نے ادھر ادھر گردن گھما کر ٹائم دیکھنے کی کوشش کی گھڑی تو نظر نہیں آئی مگر اسے احساس ہوا یہ وہ کمرہ نہیں ہے جس میں وہ سوئی تھی یا شاید....؟؟؟

کمرہ انتہائی خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا جگہ جگہ گلاب کی پتیوں کے درمیان کینڈلز جل رہیں تھیں کمرہ کسی خواب کی مانند لگ رہا تھا خوشبوؤں سے بھرا.......

کچھ دیر نرمین کمرے کی در و دیوار کو غور سے دیکھتی رہی .کمرہ تو وہی تھا جس میں وہ سوئی تھی مگر سجایا کب گیا تھا اس کے بارے میں نرمین نہیں جانتی تھی.....؟؟؟

صوفے کے پاس ایک چھوٹے سے ٹیبل پر گلاب کی پتیوں کے درمیان شاید کیک پڑا تھا جسے دیکھتے ہی نرمین کو بھوک کا احساس ہوا وہ جیسے ہی ٹیبل پاس جانے کے لیے بیڈ سے اتری اس کے پاؤں کسی نرم و ملائم چیز پر پڑے.

بیڈ سے لے کر ٹیبل تک گلاب، موتیا اور گینڈے کے پھولوں سے راستہ بنایا گیا تھا.

نرمین تھوڑی دیر حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کھڑی رہی پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ٹیبل پاس پہنچ گئی.کیک پر لکھی تحریر پڑھ کر نرمین کی آنکھوں میں نمی اتر آئی لکھا تھا...

"Thanks 4 coming in my life. "

ایک پلیٹ میں پتیوں کے درمیان وہی سرخ رنگ کی ڈبیہ پڑی تھی جو اس دن حنین نے جیولری شاپ سے لی تھی.

اس سے پہلے کہ نرمین وہ ڈبیہ پکڑتی کسی نے اسے اپنے حصار میں لے لیا.

حنین..........نرمین کے منہ سے بے ساختہ نکلا

نرمین ....حنین نے نرمین کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے محبت سے بھر پور لہجے میں اپنے ہونے کی تصدیق کی.

تم نے یہ سب کب کیا....؟؟؟؟

نرمین نے پوچھا

جب تم گھوڑے، گدھے اور پتہ نہین کیا کیا بیچ کر سو رہی تھی اتنا پکا سوتی ہو قسم سے......

حنین نے شرارت سے نرمین کو جواب دیا جس پر نرمین نے مصنوعی غصہ سے منہ بنا لیا.

اچھا اب ناراض تو نہ ہو اتنی محنت کی ہے میں نے تمہارے لیے اپنے ہاتھوں سے.......

حنین نے نرمین کے بالوں سے اپنا سر ٹکراتے ہوئے کہا

.تو کس نے کہا تھا اتنی محنت کرنے کو...؟؟؟ ڈیکوریشن والے سے کروا لیتے

.نرمین نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے

.نرمین کی بچی......میری ساری محنت پر پانی پھیر دیا تمہیں تو نہیں چھوڑوں گا

حنین نے اپنے دانتوں میں نرمی سے نرمین کے کان کو پکڑتے ہوئے کہا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مجھے مت کھاؤ کیک کھا لو.

نرمین نے آہستہ سے اپنا کان چھڑاتے ہوئے جواب دیا.

حنین نے نرمین کے ہاتھ میں چھری پکڑا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور دونوں نے ایک ساتھ کینڈلز بجھائی اور کیک کاٹا.

حنین نے نرمین کو اپنے حصار سے آزاد کر دیا.اب دونوں ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے.پہلے نرمین نے حنین کو کیک کھلایا پھر حنین نے نرمین کو.......

مگر نرمین کی قسمت خراب تھی کہ کیک کے ساتھ حنین کی انگلی نرمین کے دانتوں میں آگئی.

اتنے زور سے حنین نے چیخ ماری کہ نرمین پریشان ہو گئی.

کیا ہوا.....؟؟؟

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین نے پریشانی سے پوچھا

تم آدم خور ہو میری انگلی بھی کھا گئی ہو ابھی سب تمہیں معصوم کہتے ہیں میں صبح سب کو بتاؤں گا کہ رات میں تم نے میری انگلی کھائی ہے.

حنین کی دھمکی پر نرمین کی آنکھیں پھیل گئی اسے معلوم تھا حنین صبح یہی کرے گا.

سوری حنین میں نے جان بجھ کر ایسا نہیں کیا.

نرمین نے شرمندگی سے نظروں کے ساتھ ساتھ اپنی گردن بھی جھکا لی وہ جلدی ڈر جاتی تھی خاص طور پر حنین کی دھمکی تو اس پر ویسے بھی بہت اثر کرتی تھی.اس سے پہلے کہ وہ حنین کی ناراضگی کا سوچ کر رو دیتی . حنین کے قہقوں نے اسے غصہ دلا دیا.

نرمین تم کتنی ڈرپوک ہو.....

حنین کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا.

میں نہیں بولتی تم سے نرمین کی آنکھوں میں ستارے چمکنے لگے اس سے پہلے کہ وہ موتی نرمین کی گالوں پر گرتے حنین نے نرمین کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا.

مزاق کیا تھا تمہیں معلوم ہے میں تمہیں روتا نہیں دیکھ سکتا اب رونا نہیں.......

پھر حنین نرمین کے بال سہلاتا رہا جب تک وہ رو کر چپ نہیں ہو گئی.

اچھا یہ دیکھو میں نے اپنی اور تمہاری سلامیوں کے پیسے سے تمہاری منہ دکھائی کے لیے کیا لیا ہے...؟؟؟

حنین نے نرمین کو خود سے الگ کرتے ہوئے وہی مخملی ڈبیہ نرمین کے ہاتھ میں رکھی.

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نرمین نے اس کو کھولا تو حیران رہ گئی اس میں ڈائمنڈ کے دو چھوٹے چھوٹے مگر انتہائی قیمتی اور خوبصورت ٹاپس تھے.

میری سلامیوں کے اتنے پیسے نہیں تھے کہ میں تمہارے لیے یہ خریدتا اس لیے میں نے تم سے پیسے لیے...موم ڈیڈ سے میں لینا نہیں چاہتا تھا سوری....

حنین نے کان پکڑ کر معزرت کی

Love u so much Hunain

نرمین نے حنین کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا

جبکہ حنین نے اسے اپنی بانہوں میں سمو لیا....

بے شک محبت دونوں پر مہربان تھی آج سے نہیں شروع سے.....

....

صبح حنین نے ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا

پتہ موم رات نرمین نے میرے ساتھ کیا کیا...؟؟؟

حنین کا اتنا کہنا تھا ملک صاحب کو کھانسی لگ گئی نرمین بیچاری اپنی پلیٹ پر پہلے سے زیادہ جھک گئی جبکہ غزالہ بیگم نے غصہ سے کہا

.....حنین کبھی تو اپنی بکواس بند رکھا کر

موم آپ سنے تو سہی کہ کیا ہوا تھا...؟؟؟

حنین نے احتجاج کیا جس پر بیگم غزالہ نے جواب دیا

......ہم نے کچھ نہیں سننا بس تو چپ کر جا

اس کے بعد حنین نے ہوٹل میں ولیمے پر زریاب اور دبیر کو بھی اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے بارے میں بتانا چاہا مگر کوئی سننے کو تیار نہ تھا کیونکہ حنین سے کچھ امید نہ تھی کہ کیا بتائے گا......

البتہ حنین نے اپنی ذاتی کوششوں سے انھیں اپنی انگلی کا بتا کر اپنی شامت کو خود آواز دی .زریاب اور دبیر نے ٹکا کر حنین کی کلاس لی اور خوب انجوائے کیا.

....حنین کی شادی کے بعد دبیر اور کونین کی شادی ہوئی

....

پھر چاروں کپل ایک ساتھ ہنی مون پر گئے ہنی مون میں نرمین کا پلہ کافی بھاری رہا کیونکہ جو نرمین کہتی زریاب اور دبیر فوراً اس کی حمایت میں بول پڑتے عترت اور ماہ نور بھی نرمین کا ساتھ دیتیں .یوں حنین کی بولتی بند ہو جاتی اور نرمین ووٹنگ میں جیت جاتی جبکہ کونین اور ہالہ کسی چیز میں حصہ نہ لیتے صرف ان کی نوک جھوک کو انجوائے کرتے.....

....

سب سے پہلے اللہ نے حنین کو اولاد کی نعمت سے نوازا.بقول حنین کے اللہ بندے کی نیتیں دیکھ کر دیتا ہے اور یہ پوائنٹ ہمیشہ کی طرح زریاب کے لیے تھا جسے زریاب نے ہنس کر برداشت کر لیا.

حنین کا بیٹا بلکل شکل و صورت اور عادات میں حنین پر تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہو گا کہ اس سے بھی چار ہاتھ آگے تھے .حنین نے اس کا نام اپنے نام سے ملا کر"حمین ملک "رکھا تھا.

ملک صاحب اور غزالہ بیگم کی آنکھوں کا تارا تھا جدھر سے حمین گزرتا پتہ چلتا تھا کہ حمین گزر کر گیا تھا سب کا لاڈلا تھا کسی کے قابو نہیں اتا تھا صرف حنین ہی اسے قابو کر سکتا تھا.

نرمین حمین سے سخت تنگ تھی اس نے زندگی میں اتنا شرارتی بچہ نہیں دیکھا تھا

کبھی کبھی تو وہ رو بھی پڑتی تھی جبکہ حنین اپنے بچہ پر بہت خوش تھا اس کا کہنا تھا میرا بچہ ہے اور پتہ چلتا ہے کہ "حنین ملک "کا بیٹا ہے.

میں نے سوچا تھا میرا بیٹا میرے جیسا ہو گا...؟؟؟

ایک دن نرمین نے دکھ سے حمین کو شرارت کرتا دیکھ کر کہا...

نرمین تم ہمت مت ہارو کوشش جاری رکھو دیکھو محمود غزنوی نے بھی سومنات کو فتح کرنے کے لیے سترہ حملے کیے تھے اور بلآخر کامیاب ہوا مجھے لگتا ہے اگر تم نے محنت جاری رکھی تو سترواں بچہ تم پر ہو گا....

حنین کے جواب پر نرمین نے پاس پڑا کشن پورے زور سے حنین کو مارا.

لیکن اللہ نے نرمین کی جلدی سن لی حمین کے تین سال بعد اللہ نے نرمین کو ایک اور بیٹا دیا جو بلکل نرمین پر تھا سانولا سا پر کشش آنکھوں والا.....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

....حنین نے نرمین سے کہا کیونکہ یہ تم پر ہے اس لیے تم ہی اس کا نام رکھو

نرمین نے اس کا نام "موسیٰ ملک "رکھا .جس پر حنین نے خوب شور مچایا تم میرے حمین کو "فرعون " سمجھتی ہو اس لیے تم نے اپنے بیٹے کا نام موسیٰ رکھا ہے.

حمین کے ہاتھوں بیچارے موسیٰ کی خوب پٹائی لگتی جس وجہ سے نرمین ہمیشہ موسیٰ کو اپنے ساتھ رکھتی.اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ نرمین کا لاڈلا بن گیا.

موسیٰ کے دو سال بعد اللہ نے حنین کو ایک بیٹی دی جو بلکل حنین پر تھی اس کا نام حنین نے"رامین ملک " رکھا.

.....یہ تو تھی حنین ملک کی فیملی

زریاب نے ماہ نور کے تقریباً سارے خواب پورے کیے .پوری دنیا کی سیر

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کروائی .ہر سال اسے عمرے کے لیے لے کر جاتا.

اللہ نے زریاب کو پانچ سال بعد ایک بیٹی دی جو شکل و صورت میں ماہ نور پر تھی اور عادات زریاب پر ...

زریاب نے اس کا نام "زرناب علی خان "رکھا.

یہ بچی بڑی ہو کر انتہائی ذہین اور مغرور نکلی اس کی ٹکر ہمیشہ "حمین ملک "سے رہتی...

زریاب کو اللہ نے اور اولاد نہیں دی جس کا ماہ نور کو بہت دکھ تھا.پہلے بھائی نہ ہونے کا غم اور اب بیٹے کی کمی ....

دبیر اور رائحہ کے دو جڑواں بیٹے تھے".سید ارتضیٰ حسین شاہ اور سید مرتضیٰ حسین شاہ"جبکہ عترت اور کونین کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا.

....

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یہ تینوں دوست وقت کے ساتھ ساتھ مزید ایک دوسرے کے قریب آتے گئے ایک دوسرے کے بچوں پر جان چھڑکتے تھے مگر "حمین ملک"خاص طور پر سب کی آنکھوں کا تارا تھا .پنڈی اسلام آباد کے لوگ ایک اور حنین کے منتظر تھے .... حمین کی شکل میں

....

25 سال بعد

اسلام آباد ائیر پورٹ پر لندن کی فلیٹ لینڈ کرتی ہے بہت سارے لوگوں کے ساتھ ایک چوبیس سال کا خوبصورت نوجوان بھی اترتا ہے پانچ لاکھ کا سوٹ زیبِ تن کیے برینڈڈ گھڑی، جوتے پہنے اور موبائل ہاتھ میں لیے ایک لاکھ کے ہئیر سٹاءل کے ساتھ آنکھوں پر بلیک گلاسس لگائے ایک ہاتھ سے اپنا سفری سامان گھسیٹتے ہوئے دوسرے بازو پر اپنا کوٹ ڈالے شانِ بے نیازی سے چلتا ہوا .....کلیئرنس تک پہنچا

ریسپشن پر موجود لڑکی نے مودبانہ لہجہ میں پوچھا.

سر آپ کا نام...؟؟؟

گلاسس اتارتے اپنی گول مٹول آنکھوں میں شرارتی مسکراہٹ سجائے انتہائی غرور سے جواب دیتے وہ نوجوان بولا

"I am mumain Malik son of Hunain Malik"

لندن سے وکالت کی ڈگری حاصل کر کے آنے والا یہ نوجوان جس کا باپ حنین ملک "کو کبھی کسی نے دلائل میں نہیں ہرایا تھا تو پھر "حمین جو کہ باقاعدہ ڈگری ہولڈر تھا کسی سے ہار جاتا ناممکن.......

اس نوجوان نے اسلام آباد کے لائ چمبر میں جو طوفان برپا کرنا تھا اسلام آباد ائیر پورٹ سے نکلتے ہی ہوائیں بتا رہی تھیں...

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بقول شاعر

"...یہ کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے"

..............ختم شد

ہچکیاں محبت کی"ناول آج اپنے اختتام کو پہنچا".

تمام گروپس ان کے ایڈمن،رائیٹرز اور خاص طور پر ریڈرز کی محبتوں کا بہت

بہت شکریہ.

میری وجہ سے کسی کا دل دکھا ہو تو میں معافی کی طلب گار ہوں دعاؤں میں یاد

رکھیں گا.

اللہ حافظ

....

السلام علیکم

ہمارے بلاگ میں شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ حقوق بمعہ مصنفہ کے نام کے محفوظ ہیں۔ کوئی بھی بغیر اجازت کے اس ناول سے متعلقہ کوئی بھی مسودہ بلاگ اور مصنف/مصنفہ کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں نقل کرنے والے بعد میں پیش آنے والے مسائل کا ذمہ دار خود ہو گا۔

نوٹ: ہمیں اپنے بلاگز Best Novel Collection(بہترین ناولز کا انتخاب)اور Novels Hi Novels(ناولز ہی ناولز) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

E.mail addrss: blognovel3@gmail.com or aqdathayat2018@gmail.com

Facebook Group: Best Novels Collection Official's

Facebook Page: Best Novels Collection Official's

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر بلاگ پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ (انتظامیہ: بہترین ناولز کا انتخاب)